# پہلی چاہت

تحریر: فاطمہ احمد

مجھے مرحا سے اکیلے میں کچھ بات کرنی ہے بی جان --- وہ کچھ پریشان دکھائی دے رہا تھا -----

کیا مطلب --- کیا بات کرنی ہے تمھیں اس سے --- تین دن بعد تمھاری شادی ہے اور تمھیں اس سے اکیلے میں بات کرنی ہے --- مجھے بتاؤ کیا بات کرنی ہے --- میں اسے بتا دوں گی ----- بی جان اپنے بیٹے کی اس فرمائش پر حیران ہی تو رہ گئی تھیں ----

بس بی جان میں نے کہہ دیا ہے اگر وہ مجھ سے اکیلے میں بات نہیں کر سکتی تو شادی کینسل ---- انکار کر دیجئے گا شادی سے ----

اس کی طبیعت کچھ ٹھیک نہیں لگ رہی تھی ---- وہ بی جان کی بات کا جواب سنے بغیر ہی تیز تیز قدم اٹھاتا وہاں سے چلا گیا ----

مگر بی جان کچھ بھی سمجھنے سے قاصر تھیں ---- جانے کیا ہوا ہے اس لڑکے کو --- پہلے جب کہا تھا کہ تصویر ہی دیکھ لے اس وقت تو اس نے منع کر دیا ---- اب جانے کیا سوجھی ہے کہ اکیلے میں ملنا ہے -

وہ لوگ جانے کیا سوچیں گے ---- وہ یہ سب سوچتے ہوئے ہی شرمندہ ہو رہی تھیں ----

فیصل ---- انھوں نے اپنے بڑے بیٹے فیصل کو آواز دی جو شاید باہر کی طرف جا رہا تھا ----

جی بی جان خیریت ---- وہ بی جان کی آواز سن کر سیدھا ان کے پاس آ گیا تھا ----

اشعر کہہ رہا ہے کہ وہ اپنی منگیتر سے اکیلے میں ملنا چاہتا ہے ---- انھیں کچھ سمجھ نہیں آئی تو اپنے بڑے بیٹے فیصل سے اس بات کا تذکرہ کیا ----

فیصل کے چہرے پر مسکراہٹ در آئی ---- تو بی جان اس میں مسئلہ کیا ہے --- کرنی ہو گی کوئی بات ---- ویسے بھی تو اشعر بے چارہ آپ کے کہنے پر ہی اس شادی پر راضی ہوا ہے ورنہ اس نے تو کبھی اس لڑکی کی تصویر بھی نہیں دیکھی شاید --- فیصل نے کچھ سوچتے ہوئے اپنی ماں کو تجویز دی تھی ----

ہاں مگر میں ان لوگوں سے کیا کہوں گی ---- وہ لوگ کیا سوچیں گے کہ شادی میں ابھی صرف تین دن ہیں اور یہ لڑکا اپنی منگیتر سے اکیلے میں بات کرنا چاہ رہا

ہے --- انھیں سمجھ ہی نہیں آ رہی تھی کہ وہ اشعر کے سسرال والوں سے کیا کہیں گی ----

آپ کہتی ہیں تو میں بات کروں --- فیصل نے بی جان کو پریشان دیکھا تو ---- خود بات کرنے کی اجازت مانگی ----

ہاں یہ بھی ٹھیک ہے مگر --- میں چاہتی ہوں کہ ہم تینوں ہی اشعر کے سسرال چلتے ہیں ---- تم ان لوگوں سے بات کر لینا --- اشعر تب تک گاڑی میں بیٹھا رہے گا --- اگر اس کے بھائی نے اجازت دے دی تو تم اشعر کو اندر بلا لانا ---- وہ اپنے طور پر پلین بتانے لگیں ----

اور اگر اجازت نہ دی تو ---- فیصل اب بی جان کو تنگ کر رہا تھا ----

ہاں یہ تو میں نے سوچا ہی نہیں ---- وہ مزید پریشان ہو گئیں ----

ہاہاہاہا میں مزاق کر رہا تھا بی جان ---- یہ تو اشعر کا حق ہے اور اس کی منگیتر کا بھی ---- آپ پریشان نہ ہوں میں انھیں قائل کر لوں گا --

فیصل نے ہنستے ہوئے بی جان کے ہاتھوں کو عقیدت سے چوما تھا --

اچھا اب اجازت میں زرا کام سے جا رہا ہوں شام پانچ بجے تک چلیں گے اشعر سے کہئے گا کہ تیار رہے --- اور آپ بھی تیار ہو جائیے گا ---

فیصل یہ کہتا ہوا باہر چلا گیا تھا ---

فیصل نے فون کر کہ اشعر کے سالے سے اس معاملے پر بات کی تو انھوں نے اس بات پر کوئی اعتراض نہیں کیا ---- بلکہ بہت خوشی کا اظہار کیا یہ کہتے ہوئے کہ میں نے تو پہلے بھی کہا تھا مگر اشعر نے خود ہی انکار کر دیا ----

اسلئے اب اشعر کو اکیلے سسرال جانے میں کوئی مسئلہ نہیں تھ ----

آج پہلی بار اس نے اپنی ہونے والی بیوی کو دیکھا تھا ----

عبایا پہنے بالوں کو اسکارف سے چھپائے ---- وہ اس کے سامنے تھی

اسے معلوم تھا کہ وہ پردہ کرتی تھی مگر وہ اشعر سے بھی پردہ کرے گی یہ بات اس کے وہم و گمان میں بھی نہیں تھی ----

وہ اس کے سامنے نظریں جھکائے بیٹھی تھی ---- میں آج آپ سے کوئی جھوٹ نہیں بولوں گا ---- میں پہلے بھی آپ سے شادی کے لیے رضامند نہیں تھا ---- اور اشعر کی اس بات پر مرحا کے منہ سے بے اختیار ' کیوں ----- کا لفظ ادا ہوا تھا -----

وہ اصل میں ۔۔۔ میں اپنی پسند سے شادی کرنا چاہتا تھا ۔۔۔ لیکن بی جان نے میرے لئے آپ کا انتخاب کیا تھا ۔۔۔ مگر ابھی تک کوئی اور

پسند نہیں آئی تھی ۔۔۔ اسی وجہ سے شادی سے انکار نہیں کر سکا ۔۔۔۔

تو اسی لئے آپ کے حق میں فیصلہ دے دیا ۔۔۔

وہ بنا یہ سوچے کہ اس لڑکی کے دل پر کیا گزر رہی ہو گی ۔۔۔ اپنی ہی دھن میں سب کچھ کہتا چلا گیا ۔۔۔۔

تو آپ مجھے شادی سے تین دن پہلے یہ سب بتانے آئیں ہیں کہ آپ مجھے پسند نہیں کرتے ۔۔۔ اور اپنی بی جان کے کہنے پر مجھ سے شادی کر رہے ہیں ۔۔۔ تو سن لیں میں انکار نہیں کر سکتی اس شادی سے ۔۔۔ وہ یہ سب کہتے ہوئے اٹھ کر جانے ہی لگی کہ وہ پھر سے بول پڑا ۔۔۔

نہیں وہ بات نہیں ---آپ پہلے میری پوری بات تو سن لیں ---

اس کا چہرہ تھکا تھکا سا لگ رہا تھا --- آنکھوں میں سرخ ڈورے ---

دیکھ کہ لگ رہا تھا جیسے کیئں راتوں سے سویا نہ ہو ---

پہلی بار اس نے اس شخص کو اتنے غور سے دیکھا تھا ---- اس کے دل کو کچھ ہوا تھا ---- بے شک سامنے بیٹھا شخص اسے ٹھکرا رہا تھا مگر --- پھر بھی وہ اس سے محبت کرتی تھی --- آج سے نہیں بچپن سے ---- جب سے وہ اس کے نام سے منسوب ہوئی تھی ---- تب سے

وہ کچھ عرصے سے میرے سر میں درد ہوتا تھا ---- میں نے دھیان نہیں دیا ---- اب جو ٹیسٹ کروائے تو پتہ چلا کہ مجھے برین ٹیومر ہے رپورٹ کے مطابق 40 میں ---- فیصد میرے بچے جانے کے چانسز ہیں اور 60 فیصد نہیں ہیں

نہیں چاہتا کہ میری وجہ سے آپ کی زندگی برباد ہو ۔۔۔۔ اسی لئے آپ کو بتانے آیا ہوں ۔۔۔۔۔ آپ پہلی انسان ہیں جسے میں نے یہ سب کچھ بتا دیا ہے ۔۔۔۔ آپ اپنے گھر والوں کو کوئی اور وجہ بتا کر اس شادی سے انکار کر سکتی ہیں ۔۔۔

وہ سب کچھ کہہ کر اب اس کے جواب کا منتظر تھا ۔۔۔۔

پہلی بات کہ یہ شادی کوئی گڈے گڑیا کا کھیل نہیں ۔۔۔۔ اور دوسری بات یہ کہ ۔۔۔۔ میں یہ شادی آپ کی طرح کسی دباؤ میں آکر نہیں کر رہی ۔۔۔۔ میں نے آپ کو اس وقت سے چاہا ہے ۔۔۔ جب سے مجھے آپ کے نام سے منسوب کر دیا گیا ۔۔۔۔ اور رہی بات آپ کی بیماری کی ۔۔۔

تو میں صرف اور صرف تقدیر پر یقین رکھتی ہوں ۔۔۔۔ اللہ نے چاہا تو آپ واپس ٹھیک ہو جائیں گے ۔۔۔ مگر میں جیتے جی آپ سے جدا ہونے کا تصور بھی نہیں

کر سکتی ۔۔۔۔ اس نے بنا کچھ سوچے ہی اسے جواب دے دیا تھا ۔۔۔۔ اور وہ اس کا جواب سن کر لا جواب ہو چکا تھا

آپ نے بس یہی کہنا تھا ۔۔۔ وہ اسے سوالیہ نظروں سے دیکھنے لگی

جی بس یہی پوچھنا تھا ۔۔۔ وہ اب اس کی طرف نہیں دیکھ رہا تھا

وہ سر جھکائے کسی گہری سوچ میں گم تھا ۔۔۔۔ آپ ایک بار پھر سوچ لیں ۔۔۔۔ وہ نہیں چاہتا تھا کہ وہ لڑکی بھی اس کی وجہ سے زندگی کی خوشیوں سے محروم ہو جائے

اسلئے وہ اس لڑکی کو تسلی سے سوچنے کا کہہ رہا تھا

وہ گہرے صدمے سے دو چار تھا ۔۔۔۔

کہ ابھی تو اس کی ازدواجی زندگی کی شروعات بھی نہیں ہوئی اور یہ سب ----

وہ کیا سوچ رہا تھا اور کیا ہو گیا تھا ----

میں ایک بار سوچوں یا دس بار میرا فیصلہ ہر بار وہی ہو گا -----

آپ مجھ سے بار بار ایک ہی سوال کر کہ اپنا اور میرا ٹائم ضائع کر رہے ہیں

----- وہ اسے اپنا حتمی فیصلہ سنا چکی تھی ----

وہ بھی اللہ حافظ کہتا وہاں سے چلا گیا تھا ----

وہ دونوں ڈرائنگ روم میں بیٹھ کر بات کر رہے تھے ----

جیسے ہی وہ اٹھ کر گیا وہ بھی ڈرائنگ روم سے نکل کر اپنے کمرے کی طرف جانے لگی تب ہی ---- کزنز کی طرف سے ہوٹنگ کی گئی تھی ----- اور ایک کزن نے تو باقاعدہ اس کے سامنے آکر اس کا رستہ ہی روک لیا تھا ---- آپ

ایسے نہیں جا سکتیں ---- ہمیں بتائیں کہ کیا کہا انھوں نے ---- وہ آنکھیں گھما گھما کر اس سے ان دونوں کے مابین ہونے والی گفتگو کے بارے میں سوال کر رہی تھی -----

ہاں تمھیں ہی تو بتاؤں گی نہ میں ----- انسان کی کچھ پرسنل باتیں بھی ہوتی ہیں --- ہر بات ہر کسی کو نہیں بتائی جاتی ----

لیکن خیر ایسا کچھ پرسنل نہیں تھا بس وہ مجھ سے یہ پوچھنا چاہ رہے تھے کہ میں ان سے شادی کے لیے رضامند ہوں یا نہیں --- کوئی میرے ساتھ زبردستی تو نہیں کر رہا ---- اور کچھ خاص نہیں ----

اسے کچھ سمجھ نہیں آئی تو یہی بتا دیا ----

اچھا تو شادی سے تین دن پہلے یاد آیا یہ سب ۔۔۔۔ کزن کو اس کی باتوں پر یقین نہیں آیا تھا ۔۔۔۔

میں کسی کو بھی جواب دینے کی پابند نہیں ہوں ۔۔۔ وہ غصے سے کہتی ہوئی اپنے کمرے کی طرف چلی گئی ۔۔۔۔ وہ جانتی تھی کہ اگر اس نے اپنے گھر والوں کو اشعر کی بیماری کے بارے میں بتایا تو ۔۔۔ وہ کسی صورت اس کی شادی اشعر سے نہیں ہونے دیں گے ۔۔۔ اسی لئے سب سے جھوٹ بولا ۔۔۔۔ مگر وہ اشعر کی اس حالت کے بارے میں سوچ کر خود بھی پریشان ہو گئ تھی ۔۔۔

لڑکی والے سید تھے اسی لئے انھوں نے کوئی بھی رسم کرنے سے منع کر دیا تھا ۔۔۔ نکاح سادگی سے ہونا تھا ۔۔۔ اور اسی وجہ سے شادی کے گھر میں کوئی ہنگامہ نہیں تھا ۔۔۔ البتہ گھر میں کچھ مہمان موجود تھے ۔۔۔۔

شادی سادگی سے ہوئی تھی ---- ویسے بھی جو حالت اشعر کی تھی ۔ وہ ان حالات میں کوئی شور شرابہ نہیں چاہتا تھا ----

دلہن کو رخصتی کے بعد گھر لایا گیا تھا ---- اشعر بہت حساس طبیعت کا مالک تھا ----- وہ نہیں چاہتا تھا کہ اس کی بیماری کے بارے میں کسی اور کو پتہ چلے ---- اس لیے گھر میں اس کی حالت کی کسی کو بھی خبر نہ تھی ---- سوائے اس کی بیوی کے -----

بے شک شادی سادگی سے ہوئی تھی --- مگر افشاں بیگم کی خواہش تھی کہ وہ دلہن کو گھر لا کر رسمیں کرنا چاہتی تھیں ---- لحاظہ ان کا گھر مہمانوں سے بھرا ہوا تھا ---- اشعر نہ چاہتے ہوئے بھی سب برداشت کرتا رہا ---- آخر کار جب ساری رسمیں ہو چکیں --- اور دلہن کو کمرے میں لے جایا گیا تو اشعر نے شکر

کا کلمہ پڑھا ---- اور خود بھی اپنے کمرے کی طرف بڑھ گیا مگر یہاں بھی ایک رسم دروازہ رکائی کی باقی تھی ---- اشعر نے جلدی سے پیسے دے کر اپنی جان چھڑائی ---- اور کمرے میں آ کر سکون کا سانس لیا -----

اس نے دروازہ لاک کیا ---- اور اپنی دلہن کے پاس آ کر بیٹھ گیا

وہ سر جھکائے اس کی منتظر تھی ----

آپ بہت پیاری لگ رہی ہیں ---- یہ سچ ہے کہ مجھے اپنی پسند سے شادی کرنی تھی مگر آپ کو دیکھنے کے بعد پتہ چلا کہ بی جان کی پسند بھی لا جواب ہے ---- وہ اس کی طرف گہری نظروں سے دیکھ رہا تھا ----

آپ میرا دل رکھنے کے لیے ایسا کہہ رہے ہیں ناں ---- وہ نا چاہتے ہوئے بھی اس سے شکوہ کر گئی ----

نہیں ایسا نہیں ہے ---- آپ سے ملنے سے پہلے میں سوچتا تھا کہ لڑکیاں ماڈرن ہوں تو اچھی لگتی ہیں ---- مگر آپ سے ملنے کے بعد پتہ چلا کہ سادگی اور حجاب میں سب سے زیادہ حسن ہے ---- اور آج تک میں یہ فیصلہ ہی نہیں کر پایا تھا کہ مجھے کس طرح کی لڑکی چاہیئے ---- مگر آپ کو دیکھنے کے بعد مجھے میرے سوالوں کا جواب مل گیا ---- یہ کہتے ہوئے اشعر نے مرحا کا ہاتھ تھام لیا تھا

-----

پھر جیب سے ایک ڈبیا نکالی اور --- اس میں سے ڈائمنڈ رنگ نکال کر اس کی انگلی میں پہنائی تھی -----

آپ چینج کر لیں ---- ریلیکس ہو جائیں ---- وہ یہ کہتا خود بھی واشروم کی طرف بڑھ گیا

وہ جب کپڑے چینج کر کے آئی تو وہ کمرے میں کہیں موجود نہیں تھا ----
بالکونی کی طرف گئی تو وہ وہاں موجود تھا -----

آپ یہاں ہیں ---- میں تو پریشان ہی ہو گئی تھی --- کہ پتہ نہیں کہاں چلے گئے ہیں آپ ----- وہ اس کا ہاتھ تھام کر اس کے بازو پر سر رکھ چکی تھی

----

آپ اندر جائیں --- وہ اس کا ہاتھ چھوڑتے اسے کمرے میں جانے کا کہنے لگا

---

کیوں ---- وہ حیران سی اسے دیکھ رہی تھی -----

وہ بہت کمزور اور تھکا تھکا سا لگ رہا تھا --- آنکھیں جیسے سرخ انگارا ہو گئی تھیں ----- آپ کے سر میں درد ہے تو میں دبا دیتی ہوں

اب پھر سے اس نے اشعر کا ہاتھ تھام لیا تھا ---

مجھے ایک بات بار بار کہنے کی عادت نہیں ہے ---- وہ ہاتھ چھڑاتا تیز تیز قدم اٹھاتا وہاں سے واشروم کی طرف بڑھ گیا تھا------

اس کا دل بہت بری طرح ٹوٹا تھا------ وہ روتے ہوئے جا کر بیڈ پر لیٹ گئی تھی ----- رخ دوسری طرف پھیر لیا------

وہ جب کمرے میں آیا تو لائٹ آف تھی ---- لیمپ کی ہلکی روشنی میں وہ اسے بیڈ کے دوسری طرف رخ پھیرے لیٹی ہوئی نظر آئی ----

وہ خود بھی بیڈ کی جانب بڑھ گیا-----

اس کا بازو ہلایا تھا ۔۔۔۔ مگر وہ ٹس سے مس نہ ہوئی ۔۔۔۔

اب کی بار اسے کندھے سے پکڑ کر رخ اپنی جانب کیا تھا ۔۔۔۔

وہ آنسوؤں سے رو رہی تھی ۔۔۔۔ اشعریک دم ہی پریشان ہو گیا ۔۔۔۔

اٹھو پلیز اٹھ کر بیٹھو کیا ہوا ہے ۔۔۔۔اشعر نے اس کی کمر کے گرد بازو حمائل کیئے اسے اپنے سامنے کیا ۔۔۔۔

وہ اب اس کے سامنے بیٹھی تھی ۔۔۔۔

مگر نظریں جھکی ہوئی تھی ۔۔۔۔

سوری ۔۔۔۔ وہ طبیعت کچھ ٹھیک نہیں تھی

اس لیے ایسا بی ہیو کیا ۔۔۔ اس نے واقعی کان پکڑ لئے تھے ۔۔۔۔

مگر مجال ہے اس پری پیکر نے نظر اٹھا کر بھی اپنے شوہر کو دیکھا ہو ۔۔۔۔

پھر اشعر نے اس کے آنسو صاف کئے تھے ---- تب بھی اس نے نظر اٹھا کر اسے نہیں دیکھا ---- اور پھر سے اس کا ہاتھ جھٹکتی رخ پھیرے لیٹ گئی ---- تب ہی اشعر اس کا رخ اپنی سائیڈ پر کرتے اس کے ہونٹوں پر جھک گیا ---- اس نے مزاحمت کرتے ہوئے اپنے ہاتھ اشعر کے سینے پر رکھے ---- تو اشعر نے اس کے ہاتھ ہٹاتے اس کی گردن پر لب رکھ دیئے تھے -----

اسے تہجد پڑھنے کی عادت تھی ---- لحاظہ آج بھی تھکاوٹ کے باوجود تہجد کی نماز ادا کی ---- اور پھر فجر کی اذان ہوئی تو فجر کی نماز پڑھ کر وہ اس شخص کے پاس آئی تھی ---- جو ابھی کل ہی اس کی زندگی کا حصہ بن چکا تھا ---- یا پھر زندگی بن گیا تھا ----

اشعر اٹھ جائیں نماز پڑھ لیں ---- نماز کا ٹائم جا رہا ہے -----

مگر وہ گہری نیند میں تھا تب ہی اس نے اشعر کا کندھا ہلایا تھا ----

وہ ہڑبڑا کر اٹھا ---- جیسے اسے کچھ یاد ہی نہیں تھا ---- ہوش میں آیا تو پھر جیسے سب سمجھ میں آ گئی تھی ---- کیوں اٹھا رہی ہو سونے دو نیند آ رہی ہے ---- وہ پھر سے منہ دوسری طرف کر کے لیٹ گیا ----

معاملہ نماز کا نہ ہوتا تو وہ اسے کبھی دوبارہ نہ اٹھاتی ---- اب پھر سے اس کا بازو ہلایا تھا ----

اور اب کی بار اشعر نے اسے اپنی طرف کھینچ لیا تھا ---- وہ اس اچانک افتاد کے لیے تیار نہیں تھی ---- دل کی دھڑکنیں منتشر ہوئی تھیں ---- کیوں تنگ کر رہی ہو ہاں ---- اشعر نے اس کے قریب ہوتے ہوئے اس کے کان میں سرگوشی کی تھی ----- شرم سے اس کے کان کی لوئیں تک سرخ ہو گئی تھیں ---- مم میں وہ آپ کو نماز کے لیے اٹھا رہی تھی ---- اس سے گھبراہٹ میں کچھ بولا ہی نہیں جا رہا تھا

اچھا ---- اشعر اس کے گال پر کس کرتے ہوئے اس سے دور ہوا تھا -----

اس کے جاتے ہی مرحا نے شکر ادا کیا تھا ---- کیسے وہ اسے دیکھ رہا تھا ----
اگر وہ تھوڑی دیر اور اسے ایسے دیکھتا رہتا تو شاید وہ خود ہی اس سے دور ہو جاتی
---- مگر اچھا ہی ہوا کہ وہ نماز کے لیے اٹھ گیا تھا ---- خود سے کہتے وہ خود بھی
وہاں سے اٹھ گئی تھی

مرحا کے گھر والوں نے ناشتہ لیکر آنا تھا ---- سو وہ بھی اٹھ کر اپنے کپڑے
نکالنے لگی ---- میچنگ جیولری ، جوتی اور سب سے اسپیشل جو اس کی شخصیت
میں نکھار پیدا کر دیتا تھا ---- وہ تھا اسکارف

اس نے برائڈل ڈریس میں بھی اسکارف پہنا تھا ----
اس کے بالوں کو کبھی کسی نا محرم نے نہیں دیکھا تھا ---

مرحا کے خیال میں عورت کی خوبصورتی صرف اس کے شوہر کے لیے ہونی چاہیے
--- اور اسی وجہ سے وہ با پردہ رہتی تھی ----

اشعر نماز پڑھ کر فارغ ہوا تو دیکھا اس کی بیگم الماری سے کپڑے نکالتے ہوئے کسی گہری سوچ میں گم تھی شاید ----

مرحا کو لگا کوئی اس کے پیچھے کھڑا ہے --- مڑ کر دیکھنے ہی لگی کہ اشعر نے پیچھے سے اسے اپنے بازوؤں کے حصار میں لیتے ہوئے تھوڑی اس کے کندھے پر رکھ دی تھی ---- میری بیگم مجھ سے ناراض ہے ---- اشعر نے اس کے کان میں سرگوشی کی ----

مرحا کا دل کانوں میں گونج رہا تھا ----

مرحا نے کچھ سیکنڈز کے لیے آنکھیں بند کر لیں تھیں --- اس کا دل کیا یہ لمحے کبھی ختم نہ ہوں --- اس لیے کچھ نہ کہا ----

اشعر کو مرحا کی خاموشی تنگ کرنے لگی تب ہی اس سے الگ ہوتے ہوئے ---
اس کا رخ اپنی جانب کیا تھا ---- کیا ہوا مرحا خاموش کیوں ہیں آپ ---- اس
کی بے چینی بڑھنے لگی تھی ---- ایک تو اشعر کی بیماری اور پھر اس کی بیوی کا
یوں خاموش رہنا ---- اسے کچھ بھی سمجھ نہیں آ رہی تھی ---

اشعر میں آپ سے بہت محبت کرتی ہوں ---- آپ کا بار بار مجھے یوں ٹھکرا دینا
مجھے اندر سے توڑ دیتا ہے ----- وہ سر جھکائے اشعر سے گلہ کر رہی تھی ----

اور میرا کیا مجھے تو زندگی نے ہی ٹھکرا دیا ہے ---- اور موت بھی قبول نہیں کر
رہی ---- آپ بتائیں میں کس سے گلہ کروں ----

اشعر شاید زندگی سے بالکل ہی نا امید ہو چکا تھا اسی لیے ایسی باتیں کر رہا تھا وہ --

مرحا نے اس کی طرف تڑپ کر دیکھا تھا ---- پلیز اشعر ایسی باتیں مت کریں ---- پتہ ہے جس دن سے مجھے آپ کی بیماری کا پتہ چلا ہے میں سکون کی نیند نہیں سوئی --- اور رات کو بھی مجھے نیند نہیں آ رہی تھی تب ہی اٹھ گئی ---- تہجد میں بہت دعائیں مانگی آپ کے لیے --- اللہ آپ کو میری زندگی بھی لگا دے ---- وہ روتے ہوئے اشعر کو سب بتانے لگی ----

ایسا نہیں کہتے میری جان --- کیوں فکر کرتی ہو --- ڈاکٹروں نے بالکل جواب تو نہیں دیا ناں ---- میری امریکہ کے ایک ڈاکٹر سے آن لائن بات ہوئی تھی ---- انھیں میں نے اپنی تمام رپورٹس سینڈ کی تو انھوں نے کافی امید دلائی ہے --- ان شاءاللہ میں ٹھیک ہو جاؤں گا ---

اور اب تو مجھے اتنی اچھی بیوی مل گئی ہے کہ وہ تہجد میں میرے لیے دعائیں مانگتی ہے تو یہ کیسے ہو سکتا ہے کہ میں ٹھیک نہ ہوں --

وہ خود تو بہت ڈر گیا تھا مگر اپنی بیوی کو تسلی دے رہا تھا ----

اور یہ بتاؤ رات کو کیوں مجھے پیچھے ہٹا رہی تھیں ہاں ---

اشعر نے مرحا کے انتہائی قریب آ کر کہا تو وہ سر جھکا گئی ----

مجھے خیرات میں کوئی چیز نہیں چاہیے نہ آپ کی محبت اور نہ ہی قربت ----

وہ رات والی بات پر اب تک خفا تھی ----

اچھا تو یہ بات ہے ---- پھر ٹھیک ہے ----

آج رات تیار رہیے گا ----

پھر شرمانا مت ----اور مجھ سے بھاگنا بھی مت اور اگر اب مجھے خود سے دور کرنے کی کوشش کی تو خیر نہیں ہو گی ----

اشعر نے اس کی تھوڑی پر ہاتھ رکھ کر اس کا چہرہ اوپر کرتے ہوئے اس سے کہا تو وہ دونوں ہاتھوں سے اپنا چہرہ چھپا گئی ----

ہاہاہاہا ---- ابھی سے شرما گئیں ---- رات میں کیا کریں گی آپ ---

اشعر نے یہ کہتے اسے خود سے قریب کر لیا تھا -----

اشعر کی فیملی میں اشعر سمیت پانچ لوگ تھے ----

اشعر اس کا سوتیلا بھائی فیصل ، بھابھی فریال ان کا چھ سالہ بیٹا ارحم اور اشعر کی ماں یعنی بی جان ----

فیصل اور اشعر دونوں سوتیلے بھائی تھے ---- فیصل اشعر سے بارہ سال بڑا تھا ---- دونوں بھائیوں میں بہت پیار اور اتفاق تھا ---

کوئی انھیں دیکھ کر یہ کبھی بھی نہیں کہہ سکتا تھا کہ وہ سوتیلے بھائی تھے ---
اور اس سب میں افشاں کا ہاتھ تھا کہ انھوں نے اشعر اور فیصل میں کبھی کوئی فرق نہیں سمجھا تھا ---

صدیق صاحب کی پہلی شادی در نجف سے ہوئی تھی ---- فیصل جب آٹھ سال کا ہوا تو اس کی ماں کا انتقال ہو گیا پھر ان کی شادی افشاں سے ہو گئی ---- شادی کے چار سال بعد ان کے ہاں اشعر کی آمد ہوئی مگر اشعر کے آنے کے باوجود بھی انھوں نے کبھی بھی فیصل کو نظر انداز نہیں کیا ---- اور فیصل نے بھی ہمیشہ انھیں اپنی سگی ماں جیسی ہی عزت دی ----

افشاں کی جب شادی ہوئی تو ان کے والد نے انھیں وراثت میں سے حصہ دیا تھا ---- ان کے حصے میں پلاٹ آیا تھا جس پر بعد میں انھوں نے گھر تعمیر کروا لیا تھا ---- اور اب وہ سب اسی گھر میں رہ رہے تھے --- یہ زمین ہمیشہ سے افشاں کے نام ہی تھی ---- ان کے شوہر نے ان سے کبھی بھی یہ گھر اپنے نام کروانے کے لیے نہیں کہا ----

اور آج بھی یہ گھر افشاں کے نام ہی تھا --- کچھ سال پہلے اشعر اور فیصل کے والد کا انتقال ہو چکا تھا --- اور افشاں کے بعد یہ گھر اشعر کا ہونے والا تھا ---- فیصل کو اپنی پھوپھی زاد فریال پسند تھی ---- تو بی جان نے فیصل کی پسند کو مد نظر رکھتے ہوئے فیصل کی شادی فریال سے کر دی --- فیصل کو تو کوئی لالچ نہیں تھی مگر اس کی بیوی فریال کچھ اچھی فطرت کی مالک نہیں تھی ---- لالچ اور ہوس اس کے اندر کوٹ کوٹ کر بھرا ہوا تھا --- جسے وہ چاہ کر بھی اپنے اندر سے نکال نہیں پائی تھی ---- اور اس کے اس لالچ اور ہوس کو ہوا دینے والی اس کی اپنی ماں تھیں --- جو وقتاً فوقتاً اپنی بیٹی فریال کے کان بھرتی رہتی تھیں

اسی لئے وہ چاہتی تھیں کہ ان کی دوسری بیٹی صدف کی شادی بھی اسی گھر میں فیصل کے چھوٹے بھائی اشعر سے ہو جائے ----

جبکہ اشعر جب صرف دس سال کا تھا تو افشاں نے اس کا رشتہ اپنے منہ بولے بھائی شاہ میر صاحب کی پانچ سالہ بیٹی مرحا سے طے کر دیا ---- اور وہ کسی طور بھی اپنے فیصلے سے پیچھے ہٹنے والی نہیں تھیں ---- حالانکہ اشعر خود بھی اس شادی کے لیے دل سے رضامند نہیں تھا --- مگر انھوں نے اشعر کو بھی صاف صاف بتا دیا کہ اگر شادی ہو گی تو مرحا سے ورنہ نہیں ---

اشعر بھی اپنی ماں کی زد کے آگے ہار مان گیا اور شادی کے لیے رضامندی دے دی ----

مرحا کی فیملی میں اس کی امی بابا بھائی بھابھی اور ان کے دو بچے ایک بیٹا اور ایک بیٹی تھے

مرحا کے والد کا دو سال پہلے انتقال ہو چکا تھا --- مگر مرنے سے پہلے انھوں نے اپنی بیوی سے وعدہ لیا تھا کہ --- وہ مرحا کی شادی اشعر سے ہی کریں گی کیوں کہ وہ زبان دے چکے تھے --- اور انھوں نے اپنے شوہر کو یقین دلایا تھا کہ وہ ان کی دی ہوئی زبان کی لاج رکھیں گی اور اپنے شوہر کے اس دنیا سے چلے

جانے کے باوجود بھی انھوں نے مرحا کا رشتہ اشعر سے کر کے اپنے شوہر سے کیا وعدہ نبھایا تھا ----

مرحا تیار ہو کر کمرے سے باہر چلی گئی تھی --- مگر اشعر وہ ابھی کمرے میں ہی تھا --- وہ تھوڑی دیر اکیلا ہی رہنا چاہتا تھا ---- سب کی نظروں سے اوجھل مرحا کی بھی کیوں کہ وہ اپنی اس تکلیف سے اس معصوم سی لڑکی کو دکھی نہیں کرنا چاہتا تھا جس نے ابھی زندگی کی خوشیاں دیکھی بھی نہیں تھیں ---- وہ اس سے شادی نہیں کرنا چاہتا تھا مگر مرحا کی خاطر کر لی ---- وہ اس کے قریب بھی نہیں جانا چاہتا تھا مگر پھر وہ دکھی ہو گئی ---- پھر وہ اس کی خاطر اس کے قریب بھی چلا گیا ---- اشعر آنکھیں بند کئے یہی سوچ رہا تھا کہ -- اب اسے کچھ ہو گیا تو وہ کیا کرے گی --- کیسے گزارے گی یہ زندگی ---- اب اشعر کو خود سے زیادہ مرحا کی فکر تھی ---- جس سے وہ خود بھی جدا نہیں ہونا چاہتا تھا

---

مگر وہ بے بس ہو چکا تھا ---- وہ بہت پچھتا رہا تھا کہ جب اس کے سر میں درد ہوتا تھا تو وہ نظر انداز کر دیتا عام سر درد سمجھ کر تقریباً دو مہینے اسی غلط فہمی میں گزر گئے --- جب ڈاکٹر کو بتایا اور کچھ ٹیسٹ اور سی ٹی سکین کروایا تو پتہ چلا کہ اس کا برین ٹیومر کافی پھیل چکا تھا --- اور ڈاکٹر نے اسے صاف الفاظ میں بتا دیا تھا کہ اشعر کے بچنے کے چانسز بہت کم تھے ----

اور اسی وجہ سے وہ خود بھی کمزور پڑتا جا رہا تھا -----

مرحا جیسے ہی لاؤنج میں آئی ---- بی جان سامنے صوفے پر بیٹھی تھیں ---- اسے دیکھ کر اپنی جگہ سے اٹھ گئیں --- اس کا ماتھا چوما اور پھر اسے گلے لگایا

----

کیسی ہو میری جان ---- وہ اس کے چہرے کو اپنے ہاتھوں میں لیے اس سے پوچھنے لگیں ----

میں ٹھیک ہوں آپ کیسی ہیں ---- اور آپ میرے لئے اپنی جگہ سے کیوں اٹھیں --- مجھے اچھا نہیں لگتا --- مرحا جانتی تھی کہ اس کی ساس اس سے بہت محبت کرتی ہیں --- مگر پھر بھی انھیں اپنے لیے اس طرح کھڑے ہوتے دیکھ کر وہ شرمندہ سی ہو گئی ----

میری بیٹی ہوتی تو اس سے بھی میں اتنا ہی پیار کرتی جتنا کہ تم سے کرتی ہوں ---- پتہ ہے جب تم پانچ سال کی تھیں نہ تو میں تمھارے گھر گئی ---- اور تم آ کر میرے پاس بیٹھی مجھے سلام کیا اور میرے ہاتھوں کو چوم لیا ---- اسی وقت بس تم مجھے بہت اچھی لگی ---- اور میں نے اسی دن تمھارے بابا سے تمھارا ہاتھ اشعر کے لیے مانگ لیا ---- تمھاری امی بہت حیران ہوئیں --- وہ تو چپ ہو گئیں مگر تمھارے بابا نے فوراً سے ہاں کہہ دی --- تمھارے بابا میرے سگے بھائی نہیں تھے مگر انھوں نے بھائی ہونے کا حق ادا کر دیا ----

جب تک زندہ رہے مجھے اپنی بہنوں کی طرح عزیز رکھا -----

آج وہ ہوتے تو تمھیں یہاں دیکھ کر بہت خوش ہوتے -----

بی جان کی آواز رندھ گئی تھی -----

تب ہی اشعر آیا تھا لاؤنج میں ----- دونوں کے اترے ہوئے چہرے دیکھے تو ڈر گیا ---- اسے لگا کہ شاید مرحا نے بی جان کو اس کی بیماری کے بارے میں بتا دیا ----

کیا ہوا کیوں رلا رہی ہیں آپ میری بی جان کو ---- اشعر نے خود کو نارمل رکھتے ہوئے ---- حالات حاضرہ کا جائزہ لینے کی کوشش کی

کچھ نہیں بس بابا کی یاد آ گئی تھی ---- اسی لئے آنکھیں نم ہو گئیں اپنے آنسو صاف کرتے اس نے اشعر کی طرف دیکھا تھا ----

اشعر نے پر سکون سانس لی ---- ورنہ وہ تو ڈر ہی گیا تھا کہ اگر مرحا نے بی جان کو کچھ بتا دیا ---- اس سے آگے وہ کچھ سوچ ہی نہ سکا ----

ابھی وہ مرحا سے کچھ اور کہتا اس سے پہلے ہی مرحا کے گھر والے ناشتہ لے کر آ گئے ---- مرحا کے گھر والوں کو فیصل نے ریسیور کیا تھا ---

مرحا سب سے مل کر بہت خوش ہوئی ---- مرحا کی امی اسے خوش دیکھ کر دل ہی دل میں اس کی خوشیوں کی دعائیں مانگنے لگیں بھائی نے بھی سر پر ہاتھ رکھ کر اسے دعا دی تھی ---اس کی بھابھی نے اسے گلے لگاتے ہوئے کان میں سرگوشی کی تھی ---- اور مرحا کی کان کی لوئیں تک سرخ ہو گئی تھیں ---- وہ نظریں جھکا گئی تھی ----

اتنے میں فریال بھابھی بھی آ گئیں --- وہ مرحا کے آنے سے پہلے ہی اپنے کمرے میں گئی تھیں ---- اپنے بیٹے کو جگانے ---- اور اب بیٹے کو گود میں

لئے جب لاؤنج میں آئیں تو ان کا بیٹا ارحم فوراً سے اپنی ماں کی گود سے اتر کر اشعر کے پاس چلا گیا ----- اشعر نے بھی اسے گود میں اٹھا لیا تھا ---- کیونکہ اشعر کی اپنے بھتیجے ارحم سے بہت بنتی تھی ---- اور وہ دونوں ہی ایک دوسرے کے بغیر نہیں رہتے تھے ---

فریال سب سے ملی ---- پھر مرحا کو گلے لگایا ----

یوں تو مرحا کو دیکھ کر بہت خوشی کا اظہار کیا مگر ---- دل ہی دل میں جل رہی تھیں اسے خوش دیکھ کر ----

سب نے مل کر ناشتہ کیا تھا ----

مرحا اور اشعر ویسے تو بہت پریشان تھے مگر سب کے ساتھ بیٹھ کر کچھ دیر کے لیے وہ اپنا غم بھول گئے تھے ----

آپ بتا دیں مرحا کو کب لے جائیں ہم ---- ہمارے ہاں تو لڑکی کو شادی کے اگلے دن لے جاتے ہیں ----- اگر آپ مناسب سمجھیں تو --- پھر شام میں واپس آ جائے گی---

مرحا کی امی نے افشاں بیگم سے پوچھا تو وہ اشعر کی طرف دیکھنے لگیں --- جی مجھے تو کوئی اعتراض نہیں آپ اشعر سے پوچھ لیں ----

جی بالکل لے جائیے --- آپ کی بیٹی ہے --- آپ کا حق ہے اس پر ---

اشعر نے اجازت تو دے دی مگر وہ اندر سے بے چین تھا کہ کہیں وہ اپنے گھر میں کسی کو کچھ بتا نہ دے ----

مرحا تیار ہونے کے لیے کمرے میں گئی تو وہ بھی اس کے پیچھے چلا گیا----

مرحا --- اشعر نے مرحا کو پکارا تو وہ حیران سی اسے دیکھنے لگی کیوں کہ وہ بہت تیزی سے اس کی طرف آیا تھا----

کیا ہوا اشعر ---- آپ پریشان ہیں --- کیا مسئلہ ہے --- مرحا نے اشعر کے چہرے پر ہاتھ رکھتے ہوئے فکر سے پوچھا ----

کچھ نہیں --- پلیز ابھی فی الحال میری بیماری کے بارے میں کسی کو مت بتانا --- وہ نہیں چاہتا تھا کہ شادی کے دوسرے دن ہی اس کا تماشہ بن جائے اسی لئے مرحا کو منع کر دیا کہ وہ اس بات کا تذکرہ کسی سے نہ کرے ----

آپ کی اجازت کے بغیر کیسے کسی کو بتا سکتی ہوں ---- آپ مجھ پر مکمل اعتبار کر سکتے ہیں جناب ---- وہ چہرے پہ مسکراہٹ لئے اسے دیکھ رہی تھی ----

ہمم ---- ہمیں تو پتہ ہی نہیں تھا ہماری بیگم اتنی سمجھدار ہیں ----

اشعر نے اسے باہوں کے حصار میں لے لیا تھا ----

کیسے آپ میرے دل کے اتنا قریب ہو گئی --- پتہ ہی نہیں چلا ----

وہ بہت آہستہ آواز میں کہہ رہا تھا جسے بس وہ دونوں ہی سن سکے تھے --- کہ اگر مرحا اس سے کچھ فاصلے پر ہوتی تو اسے اشعر کی بات ہی سمجھ نہ آتی ----

مرحا کے دل کی دھڑکنیں تیز ہوئی تھیں ---- دل کیا وقت تھم جائے

یہ لمحے کبھی ختم نہ ہوں ---- تب ہی اشعر نے مرحا کے کندھے پر لب رکھے تو

وہ ہوش میں آئی ---- پلیز اشعر جانا ہے --- سب انتظار کر رہے ہیں --- تیار
ہونا ہے مجھے ---- اس سے دور ہوئی تھی وہ

چہرے پر حیا کے رنگ بکھرے ہوئے تھے -----

ٹھیک ہے --- ادھار ہے سب ---- اسے وہ شرمائی سی مرحا بہت اچھی
لگ رہی تھی ----

مرحا نے الماری سے کپڑے نکالے اور سائیڈ روم کی طرف چلی گئی ---

تیار تو وہ پہلے سے ہی تھی بس میک اپ تھوڑا ریفریش کرنا تھا اور کپڑے چینج

کرنے تھے ---- جب کپڑے چینج کر کے آئی تو وہ روم میں کہیں نہیں تھا

---- اس نے دل ہی دل میں شکر ادا کیا تھا ---

ورنہ وہ اس کے ہوتے ہوئے بالکل بھی تیار نہیں ہو پاتی ----

بہت کنفیوژ ہو رہی تھی وہ اس کی بے باک نظروں سے ----

مرحا اپنے گھر والوں کے ساتھ چلی گئی تھی ---- اور اب اشعر لاؤنج میں آیا تو اس کا بھتیجا کچھ ناراض ناراض سا صوفے پر بیٹھا تھا --

اشعر نے دھیان ہی نہیں دیا---- اپنے بھتیجے پر کہ وہ اس سے ناراض تھا --- تب ہی بی جان نے اسے مخاطب کیا تھا --- پھر کب لینے جاؤ گے اسے ---

آپ بتا دیں کب جاؤں ---- اسے کچھ سمجھ نہ آئی تو بی جان سے ہی پوچھ لیا ----

شام میں چلے جانا ----وہ کچھ سوچتے ہوئے بولیں -----

آپ بھی چلیں ناں ---- اشعر پہلی بار سسرال جاتے ہوئے کنفیوژ ہو رہا تھا ----

نہیں میرا کیا کام ---- ابھی تم چلے جانا میں پھر کبھی چلی جاؤں گی ----
تمھارے اور مرحا کے ساتھ

وہ ویسے بھی شادی کی وجہ سے تھک گئی تھیں ---- روٹین بہت ڈسٹرب ہو گئی
تھی اسی لیے جانے سے انکار کر دیا ----

وہ ابھی بی جان سے بات ہی کر رہا تھا کہ اس کا چھ سالہ بھتیجا تقریباً بھاگتا ہوا
وہاں سے چلا گیا ----

تب ہی اشعر نے اسے دیکھا تو ---- کچھ یاد آنے پر اس کے پیچھے گیا تھا ----
مگر اب وہ اپنے کمرے میں جا چکا تھا ----

اشعر اسے منانے کے لیے سیڑھیاں چڑھتا ہوا اس کے کمرے تک پہنچا تو بھتیجے کی
آواز پر اس کے قدم رک گئے --- سسکیوں سے روتا ہوا اپنی ماں کو اشعر کی
شکایت لگا رہا تھا ---- مما چاچو آج مجھے اپنے کمرے میں بھی نہیں لے کر گئے

مجھے مہمانوں کے ساتھ بٹھا دیا --- اور پھر واپس آ کر بھی مجھ سے بات نہیں کی

----

وہ روتا ہوا ماں کے گلے لگ گیا ----

کوئی بات نہیں بیٹا چاچو بڑی تھے نہ میں ان سے پوچھوں گی کہ انھوں نے میرے بیٹے کو کیوں ناراض کیا --- وہ اب اپنے بیٹے کے آنسو صاف کرتے اسے تسلی دے رہی تھی --- کہ دروازہ ناک ہوا اور اشعر نے آ کر فوراً سے اپنے بھتیجے ارحم کو کندھے پر اٹھایا اور کمرے سے لے گیا ---- ارحم سخت ناراض تھا سو اشعر کی کمر پر خوب مکے برسائے

چاچو میں ناراض ہوں --- چھوڑیں مجھے ---- مگر اشعر پر ان نازک مکوں کا کہاں اثر ہونا تھا ---- لحاظہ اسے صوفے پر لا کر ہی چھوڑا ---- جہاں صوفے کی دوسری سائیڈ پر بی جان بیٹھی ان دونوں کی جنگ ہوتے دیکھ کر مسکرا رہی تھیں

----

ارحم اور اشعر کی آپس میں بہت دوستی تھی وہ کبھی بھی ارحم کی باتوں کا برا نہیں مناتا

تھا ---- اکثر جب ارحم کو اشعر پر غصہ آ جاتا تو وہ اس کے بال پکڑ کر اشعر پر اپنا غصہ نکالتا ---- اور اشعر صرف ہنس دیا کرتا تھا اپنے بھتیجے کی ان حرکتوں پر ----- اسی طرح ارحم بھی اپنے چاچو سے بہت محبت کرتا تھا ---- اس کے ماں باپ ناراض ہو جاتے تو اسے پرواہ بھی نہیں ہوتی لیکن جب اشعر ناراض ہو جاتا --- تو ارحم کی جان پر بن جاتی ---- اور جب تک اشعر اس سے راضی نہیں ہو جاتا ---- وہ کسی سے بھی بات نہ کرتا ----

اب بتائیں کہ میرا شیر مجھ سے کیوں ناراض تھا ----- اشعر ارحم کے سامنے گھٹنوں کے بل زمین پر بیٹھ گیا ----

ارحم نے خفگی سے منہ ہی پھیر لیا----

اوہ ہو ناراضگی بہت سخت قسم کی ہے ---- چلو آؤ آپ کو میں اپنا روم دکھاتا ہوں --- کل رات تھک گیا تھا اسی لیے نہیں لے کر گیا نہ

اور ابھی مہمان آ گئے تھے اسی لئے روم نہیں دکھایا---- جلدی سے آ جاؤ---- اشعر ارحم کو کہتا روم کی طرف بڑھ گیا---- لیکن ابھی بھی ترچھی نگاہوں سے اسے دیکھ رہا تھا کہ وہ اس کے پیچھے آ بھی رہا تھا کہ نہیں --- مگر وہ تو بچہ تھا اس کا دل چاہ رہا تھا کہ اپنے چاچو کا سجا ہوا کمرہ دیکھے تب ہی بھاگتا ہوا اس کے پیچھے چلا گیا----

اور ارحم کی اس ادا پر اشعر کی مسکراہٹ کافی گہری ہو گئی تھی

وہ دونوں روم میں آئے تو پرفیوم کی بھینی بھینی خوشبو پورے کمرے میں پھیلی ہوئی تھی ---- وہ خوشبو اشعر کی سانسوں میں اترنے لگی تھی ---- کسی کے نہ ہوتے ہوئے بھی ہونے کا احساس ہو رہا تھا ----

چاچو ---- ارحم کے پکارنے پر اشعر نے اسے دیکھا تو وہ ڈریسنگ ٹیبل کے پاس کھڑا ساری چیزوں کا جائزہ لے رہا تھا ----- یہ میک اپ کا سامان کس کا ہے ---- وہ لپ اسٹک کو ہاتھ لگاتا اشعر سے پوچھنے لگا

وہ جو دلہن آئی ہیں ناں ہمارے گھر یہ ان کا ہے ---- اشعر نے ارحم کے گال پر کس کرتے ہوئے کہا ----

تو میں ان کو دلہن بولوں ---- ارحم کے معصومانہ سوال پر اشعر کا قہقہہ گونجا تھا ---- نہیں یار دلہن تو وہ میری ہے ---- آپ ان کو چچی جان کہنا ٹھیک ہے ----- اشعر نے اسے بتایا تو پھر سے سوال کیا گیا ---- اچھا وہ آپ انھیں دلہن کہیں گے ----- ہاہاہاہا نہیں ان کا نام مرحا ہے

میں انھیں مرحا کہوں گا ---- اب کے اشعر نے جواب دیا مگر ارحم کسی اور ہی سوچوں میں اگلا سوال کر گیا ---- چاچو آپ نے کہا چاچی آپ کی دلہن ہیں ----- تو پھر میری دلہن کہاں ہے -----

ہاہاہاہا ---- ہاہاہاہا ---- اب تو تیرے باپ سے بات کرنی پڑے گی -----

بتاؤں گا تمھارے بابا کو بچہ جوان ہو گیا ہے اس کے لیے ابھی سے دلہن ڈھونڈنا شروع کر دیں ------ اشعر واقعی اس کی باتوں سے بہت محظوظ ہو رہا تھا

-----

اور ارحم کو سمجھ ہی نہیں آرہی تھی کہ اس کے چاچو کس بات پر ہنس رہے تھے

----

آپ کیوں ہنس رہے ہیں چاچو ----- ارحم حیران سا اسے دیکھ رہا تھا ----

کیوں کہ میرا دماغ خراب ہو گیا ہے ---- اشعر اب ارحم کا ہاتھ پکڑے اسے بی جان کے پاس لے آیا تھا ----- اور انھیں ارحم کی ساری باتیں بتانے لگا

-----اور اب تو بی جان بھی ارحم کی باتوں سے بہت لطف اندوز ہو رہی تھیں

------

اسے اپنے سسرال میں بیٹھے تقریباً آدھا گھنٹہ ہو چکا تھا----اس کی ساس اور سالے صاحب اس کے ساتھ بیٹھے خوش گپیوں میں مصروف تھے -----مگر جس کا انتظار تھا وہ تو آ ہی نہیں رہی تھی --

اب جو آئی تو وہ اسے دیکھ کر حیران ہی رہ گیا----- ٹی پنک کلر کی کامدار فراک کے ساتھ شاکنگ پنک چوڑی دار پاجامہ اور ٹی پنک دوپٹے پر گوڈن اور شاکنگ پنک کلر کے دھاگے کا ایمبرائیڈڈ دوپٹہ

سائیڈ پر ڈالے ----لمبے بال کھلے چھوڑے ---- فل میک اپ کے ساتھ وہ بہت پیاری لگ رہی تھی ----

ایک پل کے لیے تو وہ اس سے نظریں ہی نہیں ہٹا سکا ----

اسلام و علیکم ---- مرحا نے اسے دیکھ کر سلام کیا تو ---- جیسے اشعر ہوش میں آیا تھا --- وعلیکم السلام --- کیسی ہیں آپ ---- اشعر نے مسکرا کر اسے دیکھا تھا ---

ٹھیک ہوں -- وہ بھی مسکرا دی

مرحا کی امی اور بھائی مرحا کے آنے کے بعد وہاں سے اٹھ گئے تھے --

ان کے جانے کے بعد وہ مرحا کے قریب آ گیا تھا ----

بہت حسین لگ رہی ہو ---- آفت لگ رہی ہو آفت

اشعر نے اس کے کان کے قریب ہوتے ہوئے سرگوشی کی تھی

اس کی قربت پھر بے باک نظریں ---- وہ اسے نظر اٹھا کر دیکھ بھی نہیں پائی تھی ---- کیا ہوا کیوں نہیں دیکھ رہی میری طرف ----

اس کی تھوڑی پر ہاتھ رکھ کر چہرے کو اوپر کیا تھا ----

اب جو مرحا نے نظر اٹھا کر اسے دیکھا تو ---- دل کی دھڑکنیں جیسے رکنے لگی تھیں ---- سانس لینا مشکل ہو رہا تھا ----

پلیز کوئی آ جائے گا ---- مرحا نے اسے خود سے دور کرتے ہوئے کہا تو اس نے اٹھ کر ڈرائنگ روم کا دروازہ بند کر دیا -----

وہ بھی گھبرا کر اپنی جگہ سے اٹھ گئی تھی ----- اس کے لمبے سلکی بال اس کی کمر پر پھیلے ہوئے تھے ----

وہ جب دروازہ بند کر کے اس کی طرف آیا تو پھر اسے باہوں کے حصار میں لیتے --- خود سے قریب کیا تھا ---- کیوں نہیں دیکھتی میری طرف ہاں ---- اس نے حصار تنگ کر لیا تھا ----

اشعر بری بات ہے کیا کہیں گے سب ---- آپ نے دروازہ کیوں بند کر لیا اسے اچھا نہیں لگ رہا تھا یہ سب --- اسی لئے اسے منع کرنے لگی

کیا کہیں گے --- یہی کہیں گے نہ کہ اپنی بیوی کے ساتھ رومانس کر رہا ہے ---- اشعر اسے چھوڑنے پر رضامند نہیں تھا ----

پلیز گھر جا کر ابھی نہیں ---- وہ جیسے رو دینے کو تھی -----

اشعر اس کے گال پر کس کرتے ہوئے جیسے ہی اس سے دور ہوا مرحا نے فوراً سے دروازہ کھولا تھا ---- مرحا کی اس حرکت پر اشعر کے چہرے کی مسکراہٹ کافی گہری ہو گئی تھی -----

اور وہ بھی اب آ کر صوفے پر بیٹھ گیا تھا -----

پھر سب نے کھانا کھایا اور کافی دیر تک گپ شپ چلتی رہی -----

چلنا چاہیے --- اب کافی دیر ہو گئی ہے ----- اشعر نے کلائی میں بندھی گھڑی کو دیکھتے ہوئے مرحا سے کہا تو وہ یک دم ہی اپنی جگہ سے اٹھ گئی ---- وہ آج بہت گھبرا رہی تھی ---- بہت شرم آ رہی تھی اسے

اس کو جلدی سے اٹھتے دیکھ کر اس کی بھابھی نے معنی خیز نظروں سے دیکھا تھا اسے ---- اتنی بھی کیا جلدی ہے چلی جانا گھر

اور بھابھی کی بات سنتے ہی بیچاری پھر سے بیٹھ گئی تھی -----

شرمندگی سے چہرہ سرخ ہو گیا تھا -----

وہ نظریں جھکائے ہاتھوں کی انگلیوں کو آپس میں مسل رہی تھی --

اتنے میں اس کی بھابھی نے اس کا ہاتھ پکڑا اور اسے وہاں سے دوسرے کمرے میں لے گئیں -----

کیا ہو گیا ہے اتنی نروس کیوں ہو رہی ہو ----- ریلیکس ہو جاؤ ----

شروع شروع میں لڑکیاں ہو جاتی ہیں نروس مگر تم کچھ زیادہ ہی پزل ہو رہی ہو ---- خود کو ریلیکس رکھو ---- بھابھی نے اس کا ہاتھ تھامتے ہوئے اسے تسلی دی --- جب وہ کچھ ریلیکس فیل کرنے لگی تو اس کی بھابھی کو پھر سے شرارت سوجھی

ویسے دروازہ بند کر کے کیا ہو رہا تھا ---- بھابھی نے آنکھوں میں شرارت لئے سوال کیا تو مرحا جو پہلے ہی اتنی نروس ہو رہی تھی ---

اب پھر سے وہی حالت ہونے لگی اس کی ۔۔۔ وہ انھوں نے دروازہ بند کیا تھا میں نے نہیں ۔۔۔۔ اب تو اس کی آواز بھی کپکپا رہی تھی ۔۔۔

ہاہاہاہا ۔۔۔۔ پاگل لڑکی ۔۔۔ تم تو ایسے گھبرا رہی ہو جیسے کوئی جرم کر لیا ہو ۔۔۔۔ اچھا ہے انجوائے کرو ۔۔۔۔ مگر خود کو ریلیکس رکھو ۔۔۔

اتنا نروس ہونے کی بالکل بھی ضرورت نہیں ۔۔۔۔ اس کی بھابھی نے اسے گلے لگاتے تسلی دی تھی ۔۔۔۔۔

جی ۔۔۔۔۔ مرحا بھی ہلکا سا مسکرا دی ۔۔۔۔۔

پھر اس نے عبایا اور اسکارف پہنا ۔۔۔۔ اور پھر وہ دونوں خدا حافظ کہتے وہاں سے نکل گئے تھے ۔۔۔۔

جب گھر پہنچے تو پہلے بی جان کے کمرے میں گئے ۔۔۔۔ بی جان کے علاؤہ بھی کوئی تھا جو اشعر کا انتظار کر رہا تھا ۔۔۔۔ وہ تھا ارحم اس کا بھتیجا ۔۔۔۔ بی جان

سے ملنے کے بعد اس نے ارحم کو گود میں اٹھایا تھا ---- ارحم اب بھی کچھ خفا تھا ----

کیا ہوا میرے شیر کو ---- اشعر نے اس کے گال پر کس کرتے ہوئے اس سے پوچھا تو اس نے غصے سے اپنا گال صاف کیا تھا ---- وہ اکثر ایسا ہی کرتا تھا جب اشعر سے ناراض ہوتا ----- اس کی اس ادا پر سب ہی ہنس دیئے ----

اب بتا بھی دو نہ یار کیوں ناراض ہو ---- بتاؤ گے نہیں تو کیسے پتہ چلے گا کہ آپ ناراض ہو ---- اشعر نے اسے گود سے اتار کر صوفے پر بٹھاتے ہوئے پوچھا ---

آپ چاچی کو لینے اکیلے ہی چلے گئے ---- مجھے بھی جانا تھا آپ کے ساتھ ----- وہ خفگی سے منہ پھیر گیا تھا ----

ہاہاہا تو مجھے پہلے بتانا تھا ناں ---- تو میں آپ کو بھی لے جاتا

چلو اگلی بار جب جاؤں گا تو آپ کو بھی ساتھ لے جاؤں گا ---

اشعر نے کان پکڑ کر اس سے معافی مانگی تو ارحم بھی مسکرا دیا

پکا وعدہ ---- ارحم نے اپنا چھوٹا سا ہاتھ آگے کیا ----

جو حکم میرے آقا --- یہ کہتے ہوئے اشعر نے بھی اس کا ہاتھ تھام لیا

وہ دونوں جب کمرے میں آئے تو --- مرحا نے عبایا اور اسکارف اتار دیا --- پھر ڈریسنگ ٹیبل کے سامنے کھڑے ہو کر جیولری اتارنے لگی

تب ہی اشعر آیا تھا ---- کیا کر رہی ہے میری حسین وائف ----

اسے خود سے قریب کیا تھا ----- پھر اس کے ہاتھ اپنے کندھوں پر رکھتے ہوئے اسے بہت سنجیدگی سے دیکھنے لگا ----

کیا ہوا اشعر کچھ کہنا چاہتے ہیں مجھ سے ---- اشعر کے چہرے پر چھائی سنجیدگی دیکھ کر اس نے اشعر سے سوال کیا تو --- وہ اس کا ہاتھ پکڑے بیڈ کے پاس

لایا اور اسے وہاں بٹھاتے خود بھی بیٹھ گیا۔۔۔۔۔ وہ اب بھی پریشان سی اسے دیکھ رہی تھی ۔۔۔۔۔

سمجھنے لگی ہو مجھے ہاں ۔۔۔۔ اشعر نے مرحا کی گود میں سر رکھتے اس کی طرف دیکھا۔۔۔۔۔

رومانس تو ہوتا رہے گا۔۔۔۔ آج ہم ایک دوسرے سے اپنی ہر بات شئیر کریں گے ۔۔۔۔ جو آپ کے دل میں ہے جو آپ مجھ سے کہنا چاہتی ہیں کہہ دینا اور میں بھی آپ کو اپنے بارے میں سب کچھ بتاؤں گا۔۔۔۔ ہمیں ساتھ زندگی گزارنے کے لیے ایک دوسرے کے بارے میں سب پتہ ہونا چاہیئے ۔۔۔۔ ایک دوسرے کی پسند ناپسند ۔۔۔۔ آپ مجھ سے کیا توقعات رکھتیں ہیں ۔۔۔ میں آپ سے کیا چاہتا ہوں ۔۔۔۔۔

ہم آج ایک دوسرے کو سب بتائیں گے ۔۔۔۔

اشعر نے اس کے ہاتھ تھام کر اپنے سینے پر رکھ لئے تھے ۔۔۔۔۔

اور خود آنکھیں موند لیں تھیں -----

پہلے آپ کہیں گی یا میں ----- اشعر نے اسے دیکھا تو مرحا نے جلدی سے کہا میں بتاؤں گی سب کچھ آپ کو -----

جی جناب یہ بندہ آپ کو سن رہا ہے ارشاد فرمائیے -----

اشعر نے اسے اتنی سعادت مندی سے جواب دیا تو مرحا ہنسنے لگی

مجھے بارہ سال کی عمر میں پتہ چلا کہ آپ کا نام مجھ سے منسوب ہے ----- بس پھر ہر گزرتے دن کے ساتھ میں آپ کے بارے میں سوچنے لگی ---- اور آپ نے تو ہمارے گھر ہی آنا چھوڑ دیا تھا ---- دل کرتا کہ آپ سامنے آ جائیں دیکھ لوں آپ کو ایک بار ----- یہ دس سال بس آپ کی چاہت میں گزار دیئے میں نے ---- اگر آپ مجھے نہ ملتے تو میں کبھی کسی اور سے شادی نہ کرتی ---- آپ میری زندگی کا حاصل ہیں اشعر ---- پلیز مجھ سے بے وفائی مت کیجئے گا -----

میں آپ کے بنا نہیں جی سکتی -----

نہیں رہ پاؤں گی آپ کے بغیر -----

مرحا کی آنکھیں نم ہو گئیں -----

اشعر یک دم ہی اٹھ کر بیٹھ گیا ----- زندگی نے وفا کی تو یہ بندہ آپ کا غلام رہے گا ---- ان شاءاللہ ---- اشعر نے اپنے سینے پر سیدھا ہاتھ رکھ کر سر جھکاتے اس سے کہا تو وہ روتے ہوئے بھی مسکرا دی ----

اب میں بتاؤں ---- اشعر پھر سے مرحا کی گود میں سر رکھتے اپنی کہانی سنانا شروع ہو گیا ----

میں نے کبھی آپ کی تصویر بھی نہیں دیکھی تھی ---- میں نے آپ کو بچپن میں دیکھا تھا ----- بس وہی گندی سی بچی میرے ذہن میں آتی تھی جس کی ہر

وقت ناک بہہ رہی ہوتی تھی ---- تو میں سوچتا کہ بی جان کو ساری دنیا کی لڑکیاں چھوڑ کر ایک یہی پسند آئی تھی میرے لئے ---- اس لیے میں نے سوچ لیا تھا ---- کہ شادی تو اپنی پسند سے کروں گا ----- مگر مجھے نہیں پتہ تھا کہ وہ گندی سی بچی اب اتنی پیاری ہو گئی ہے -----

وہ جانتا تھا کہ مرحا تنگ ہو رہی تھی مگر وہ انجان بنا اسے بار بار گندا کہہ رہا تھا

-----

اٹھیں فوراََ ---- میری گود میں سر رکھ کر بار بار مجھے ہی گندا بول رہے ہیں ---- جائیں ڈھونڈ لیں اپنے لیے کوئی اچھی اور صاف ستھری سی لڑکی ----- اب کے مرحا واقعی چڑ گئی ----

تو اشعر نے ہنستے ہوئے اس کا ہاتھ پکڑا تھا ----

میری جان یہ کام میری بی جان نے کر لیا ---- ڈھونڈ لی اتنی اچھی خوبصورت نفاست پسند اور مجھے چاہنے والی لڑکی

اپنی اتنی تعریف سننے کے باوجود بھی مرحا ہاتھ چھڑاتی سائیڈ روم کی طرف بڑھ گئ

----

اوہ ہو ایک تو یہ ناراض بہت جلدی ہو جاتی ہے

وہ جب واپس آئی تو اشعر اس کا انتظار کر رہا تھا -----

اسے دیکھ کر جان بوجھ کر آنکھیں بند کر لیں ---- مرحا لائیٹس آف کر کے بیڈ پر لیٹ گئ ----- اشعر کی طرف دیکھ رہی تھی --- مگر وہ سونے کی ایکٹنگ کرنے لگا تو --- خود بھی دوسری طرف کروٹ لے لی ---- تب ہی اشعر کا قہقہہ گونجا تھا ----- میری سوئیٹ اینڈ لولی وائف ناراض ہو گئ ہے مجھ سے ----- یہ کہتے ہوئے اشعر نے اسے خود سے قریب کر لیا تھا -----

اور آج مرحا نے بھی کوئی مزاحمت نہیں کی تھی -----

تم اس معصوم کے ساتھ ایسا مت کرو ---- اس سے بہتر ہے تم اس کا گلا دبا دو ---- یا زہر دے دو اسے ----- میرا دل تو مطمئن ہو گا نہ کہ ہم نے اسے دنیا کی ذلالت جھیلنے کے لیے نہیں چھوڑا ----

وہ اپنی بیوی کی منتیں کر رہا تھا کہ وہ اس معصوم سی جان پر اتنا بڑا ظلم نہ کرے ----

اور زہر دے کر ہم پوری دنیا کے سامنے مجرم بن جائیں ---- ہے ناں

اگر آپ وہ نہیں کریں گے جیسا میں کہہ رہی ہوں تو پھر آپ مجھے طلاق دے دیں ---- اس نے اپنے شوہر کے ارادوں کو کمزور پڑتے دیکھا تو آخری حربہ آزمایا ---
جس میں وہ کامیاب بھی ہو گئی ----

ولیمہ کی تقریب بہت اچھے سے ہو گئی تھی ---- سب ہی اشعر اور مرحا کی جوڑی کی بہت تعریف کر رہے تھے ----

مرحا پر بہت روپ آیا تھا ---- آج تو اشعر کی نظریں ہی نہیں ہٹ رہی تھی مرحا پر سے ---- ولیمے کی تقریب ختم ہو گئی تو وہ لوگ گھر آ چکے تھے --- مرحا کو آج زیادہ تھکاوٹ ہو گئی تو وہ جلد ہی سو گئی

وہ بالکونی میں آ گیا تھا ---- وہ خود کو نارمل رکھنے کی جتنی بھی کوشش کر لیتا مگر اس کی بیماری کا غم اسے اندر ہی اندر کھائے جا رہا تھا ----

کاش ہمارا ساتھ زیادہ ہوتا مرحا --- آپ نے مجھ سے شادی کا فیصلہ کر کہ اپنے اور میرے ساتھ بالکل اچھا نہیں کیا ---- مجھے اب زندگی سے محبت ہونے لگی ہے ---- دل نہیں چاہتا مرنے کو آپ نے مجھے محبت کرنا سکھا دیا ---- زندگی کا مطلب بتا دیا --- اور جب زندگی کا مطلب پتہ چل گیا ہے تو زندگی ہی نہیں رہی

مجھے آپ کے ساتھ جینا ہے --- مجھے بہت سارا جینا ہے ---- مجھے اولاد کی خوشی دیکھنی ہے ----

مگر میں جانتا ہوں یہ سب میرا مقدر نہیں ---- لیکن آپ کے بارے میں سوچتا ہوں تو پھر اور تکلیف ہونے لگتی ہے --- کیا ہو گا آپ کا میرے بغیر ---- وہ دل ہی دل میں مرحا سے مخاطب تھا --- گرل کو سختی سے پکڑ رکھا تھا ----- آنکھیں بند تھیں مگر آنسو ان بند آنکھوں سے بھی باہر آ رہے تھے ----- کیسی اذیت تھی ---- چاہ کر بھی کسی سے نہیں کہہ سکتا تھا ---- مرحا سے بھی نہیں ---- کہ وہ یہ سب سن کر مزید پریشان ہو جاتی --- کیونکہ وہ تو اسے بس جھوٹی تسلیاں ہی دے رہا تھا جب سے شادی ہوئی تھی ----

مرحا کی آنکھ کھلی تو دیکھا اشعر بیڈ پر نہیں تھا ---- وہ فوراً سے اٹھی بالوں کو فولڈ کیا اور پھر واش روم میں دیکھا وہاں نہیں تھا --- پھر اسے لگا وہ بالکونی میں ہے ---- وہ وہاں گئی تو اسے وہ وہاں کھڑا نظر آیا ----

اشعر ---- مرحا کے پکارنے پر بھی جب اشعر نے اس کی طرف نہ دیکھا تو وہ پریشان ہی ہو گئی -----

آپ کی طبیعت تو ٹھیک ہے نہ ----- مرحا نے اس کے کندھے پر ہاتھ رکھ کر پوچھا تو اشعر فوراً ہی اس سے لپٹ گیا-----

پلیز مجھ سے دور مت ہونا ----- وہ رو رہا تھا ----- آج ضبط ٹوٹ چکا تھا ---- خود پر اختیار نہیں رہا تھا ----  اذیت ہی اذیت تھی ----

اس کی باتوں میں ، لہجے میں ، ہر انداز میں بس صرف اذیت دکھائی دے رہی تھی

-----

مرحا خود بھی خاموشی سے آنسو بہاتی رہی ----- کیا کہتی اسے کیسے تسلی دیتی اسے ----- وہ تو خود اسی آگ میں جل رہی تھی

جسے پانے کے لیے اتنے سالوں سے دعائیں مانگتی رہی ---- ملا بھی تو جدا ہونے کے لیے ----

پھر کچھ دیر بعد وہ اس سے الگ ہوا تھا -----

سوری میں نے آپ کو ڈسٹرب کر دیا ----- آپ جا کر سو جائیں -----

وہ پھر سے گرل پر ہاتھ رکھے آسمان کی طرف دیکھنے لگا تھا ----

ڈسٹرب تو آپ کی وجہ سے میں دس سال پہلے ہی ہو گئی تھی ---- اب تو دل کو سکون ملا ہے ---- آپ کو پا کر ---- اور نا امید کیوں ہوتے ہیں

ڈاکٹر چاہے کچھ بھی کہہ دیں ---- اللہ کی ذات سے انسان کو کبھی بھی نا امید نہیں ہونا چاہیے ---- وہ اس کے کندھے سے سر ٹکائے اسے تسلی دینے لگی

----

آ جائیں اندر مجھے آپ کے بغیر نیند نہیں آتی اب ---- وہ اس کا ہاتھ پکڑے اسے کمرے میں لے آئی تھی -----

وہ بیڈ پر لیٹ گیا تو مرحا نے بھی اس کے سینے پر سر رکھ کر آنکھیں موند لیں تھیں -----

اشعر تو سو گیا مگر مرحا کی نیند حرام ہو چکی تھی ---- وہ اشعر کے پاس سے اٹھ گئی ---- وضو کیا اور رو رو کر اشعر کی صحتیابی کے لیے دعائیں مانگتی رہی ----- یہاں تک کہ فجر کی اذان ہو گئی ---

نماز ادا کر کے اس نے اشعر کو جگایا تھا ---

اٹھ جائیں پلیز --- فجر کی نماز پڑھ لیں ---- مرحا نے اشعر کے چہرے پر ہاتھ رکھتے اس سے کہا تو اشعر نے اس کا ہاتھ چوم لیا -----

شکریہ بہت شکریہ میری زندگی میں آنے کے لیے -----

اشعر نے مرحا کا ماتھا چوما ----- اور پھر وضو کرنے کے لیے چلا گیا

مرحا ساری رات نہیں سوئی تھی ---- اس لیے اسے بہت نیند آ رہی تھی ----
دل پر بہت بوجھ تھا ---- کچھ آنسو آنکھوں سے نکل کر تکیے میں جذب ہو گئے
تھے -----

وہ جب نماز پڑھ کر فارغ ہوا تو ---- دیکھا مرحا گہری نیند میں تھی
اس کے بالوں کی کچھ لٹیں اس کے چہرے پر آ رہی تھیں -----
چہرے پر آئی لٹوں کو کان کے پیچھے کرتے اس کے گال پر کس کیا تھا ---
پھر دور ہوا تھا اس سے -----

وہ سو کر اٹھی تو دیکھا ۔۔۔۔ اشعر کمرے میں کہیں بھی موجود نہیں

ٹائم دیکھا تو صبح کے گیارہ بج رہے تھے ۔۔۔۔۔ اف خدایا میں اتنا کیسے سو گئی اور اشعر ۔۔۔۔ انھوں نے بھی نہیں اٹھایا مجھے ۔۔۔۔

بی جان بھی کیا سوچتی ہوں گی ۔۔۔۔ وہ دل ہی دل میں شرمندہ ہو رہی تھی ۔۔۔۔ تب ہی اس کی نظر سائیڈ ٹیبل پر پڑے کاغذ اور پین پر پڑی ۔۔۔ فوراً سے اٹھا کر دیکھا ۔۔۔۔

۔۔۔۔۔ لکھا تھا

میری عزیز از جان شریک حیات

---- آپ ساری رات جاگتی رہی تھی --- تو میرا دل نہیں کیا کہ آپ کو تنگ کروں ---- میں اسلام آباد جا رہا ہوں ------ میری آج آسٹریلیا کے ماہر نیورو سرجن کے ساتھ اپوائنٹمنٹ ہے ----- وہ یہیں اسلام آباد آئے ہوئے ہیں ----- تو مجھے آج لازمی وہاں پہنچنا تھا -----

وہ مجھے آج فائنل بتائیں گے کہ میرا علاج ہو سکتا بھی ہے کہ نہیں ۔

انھوں نے بہت سی سرجریز کی ہیں ---- میں بہت پر امید ہوں -------

دعا کرنا کوئی راستہ نکل آئے -------

آپ کا اشعر

اور اسے یہ سب جان کر خود پر بہت غصہ آ رہا تھا کہ وہ کیوں سو گئی --- اگر جاگ رہی ہوتی تو ---- اسے جانے سے پہلے دیکھ تو لیتی

اشعر یہ کیا کیا آپ نے ----- مجھے آپ پر بہت غصہ آرہا ہے اور خود پر بھی ----- خود سے کہتی وہ فریش ہونے واش روم کی طرف بڑھ گئی -----

وہ لاؤنج میں آئی تو کوئی بھی نہیں تھا ---- دل ہی دل میں کتنی شرمندہ ہو رہی تھی ---- شادی سے پہلے تو اور بات تھی مگر اب تو سسرال میں اتنی دیر سے اٹھنا اسے خود اچھا نہیں لگ رہا تھا ----

وہ بی جان کے کمرے میں چلی گئی ---- دروازہ ناک کر کہ اندر گئی تو

وہ اشعر سے فون پر بات کر رہی تھیں ---- مرحا نے انھیں سلام کیا تو

سلام کا جواب دیتے انھوں نے اس کے سر پر ہاتھ پھیرا تھا ------

یہ بات کر لو اپنی بیگم سے آ گئی ہے ---- انھوں نے موبائل مرحا کی طرف بڑھایا ----- مرحا نے سلام کیا تو بہت محبت سے سلام کا جواب دیا گیا ---- مرحا کا

دل کیا خوب باتیں سنائے اپنے شوہر کو مگر پھر ساس کی وجہ سے ایسا نہ کر سکی

---- کیسے ہیں آپ ----- مرحا نے بھی مسکراتے ہوئے پوچھا تو ----

آپ کے بغیر کیسا ہو سکتا ہے یہ بندہ ---- اشعر نے بہت خوش دلی سے جواب دیا تھا

اچھا ---- وہ جواب میں بس اتنا ہی کہہ سکی ----

بی جان کمرے سے چلی گئیں تا کہ وہ آرام سے بات کر لے -----

جب وہ چلی گئیں تو مرحا نے اشعر کی خوب کلاس لی کہ وہ اسے بتائے بغیر کیوں چلا گیا تھا ----- اور مرحا کی اس بات پر اشعر صرف مسکرا ہی سکا تھا

-----

جب آپ میرے پاس سے اٹھ کر چلی گئیں نہ تو میری آنکھ کھل گئی تھی ----- پھر مجھے نیند آ گئی ---- اور جب دوبارہ میری آنکھ کھلی تب بھی آپ جاگ

رہی تھیں ----- سوچا آپ کو بتا دوں مگر جب نماز پڑھ کر فارغ ہوا تو آپ خواب خرگوش کے مزے لے رہی تھی --- اس لیے آپ کو تنگ کرنا مناسب نہیں سمجھا --

اور رہی بات بی جان کی تو انھیں میں نے بتا دیا تھا کہ میں آفس کے کام سے جا رہا ہوں -----

اور میں پرسوں شام تک واپس آؤں گا ---- جب تک آپ اپنی امی کے گھر چلی جائیں ---- میں نے بی جان سے کہہ دیا ہے ---- آپ کو فیصل بھائی چھوڑ دیں گے -----

اشعر نے ایک سانس میں ساری تفصیل بتا دی اسے -----

اچھا یہ سب چھوڑیں یہ بتائیں ---- کہ ڈاکٹر سے کتنے بجے کی اپوائنٹمنٹ ہے

مرحا کو پوچھتے ہوئے خیال ہی نہیں رہا کہ پہلے کمرے سے باہر دیکھ لیتی --- یا دروازہ بند کر لیتی ---- بس اپنی ہی دھن میں سوال کئے جا رہی تھی ----- اور شاید کسی نے اس کی یہ باتیں سن لی تھیں ---

آج شام میں چھ بجے ---- پھر کل کچھ اور ٹیسٹ ہوں گے ---- تو پرسوں شام میں گھر واپس پہنچوں گا ----- آپ دعا کرنا ----

اشعر خود بھی چاہتا تھا وہ ٹھیک ہو جائے ---- جی میری دعائیں ہمیشہ آپ کے ساتھ رہیں گی ---- مرحا نے دل ہی دل میں اشعر کی صحتیابی کی دعا مانگی تھی

اب زندگی سے پیار ہو گیا ہے جینا چاہتا ہوں میں ------ وہ یہ بات صرف سوچ ہی سکا کہہ نہیں پایا تھا -----

اچھا پھر بعد میں بات ہوتی ہے ----- اشعر نے اللہ حافظ کہتے فون بند کر دیا تھا -----

جب وہ لاؤنج میں آئی تو فریال بھابھی ٹیبل پر ناشتہ لگا رہی تھیں ----- اور بی جان بھی وہیں بیٹھی تھیں ----

وہ ان کی طرف آئی تھی ---- میں کچھ کروا دوں ---- آج آنکھ ہی نہیں کھلی ----- پتہ نہیں کیسے اتنا سو گئی --- مرحا شرمندہ ہو رہی تھی ---- اتنی دیر سے اٹھنے پر -----

کوئی بات نہیں شروع شروع میں ایسا ہوتا ہے ---- آہستہ آہستہ روٹین بن جائے گی ----- وہ اسے معنی خیز نظروں سے دیکھتے ہوئے بولیں تو مرحا کے چہرے کا رنگ یک دم ہی سرخ پڑ گیا تھا ----

کوئی بات نہیں ---- ہو جاتا ہے کبھی کبھار --- میں بھی زیادہ سو جاتی ہوں --- بی جان نے مرحا کا سرخ پڑتا چہرہ دیکھا تو بات ہی بدل دی ----- اور مرحا ان کی بات پر بس ہلکا سا مسکرا دی

آپ لوگ کر لیتے ناشتہ ---- میرا انتظار کیوں کیا ---- وہ شرمندہ ہو رہی تھی ----

کوئی مسئلہ نہیں ---- کبھی کبھی دیر سے بھی کر لینا چاہیے ----- فریال بھابھی نے یہ کہتے ہوئے چائے سرو کرنا شروع کر دی ----- پھر ان تینوں

نے مل کر ناشتہ کیا تھا ---- آج شادی کے بعد پہلی بار وہ اشعر کے بغیر ناشتہ کر رہی تھی ---- اور اسے بہت مس کر رہی تھی ----

وہ اپنی امی کے گھر آ گئی تھی -----

میری بچی اتنی کمزور لگ رہی ہے ---- طبیعت تو ٹھیک ہے نہ -----

پتہ نہیں کیوں انھیں اپنی بیٹی ---- شادی کے پہلے دن کی طرح خوش نہیں لگ رہی تھی ------

نہیں کچھ نہیں وہم ہے آپ کا ---- وہ فی الحال ابھی کسی کو بھی کچھ نہیں بتانا چاہتی تھی --- اسی لئے اپنی ماں کی بات کو ٹال گئی

مگر وہ بھی ماں تھیں --- دل میں کھٹکا تھا ان کے --- کہ کچھ نہ کچھ غلط ضرور تھا -----

امی جان اشعر کل آ جائیں گے ---- مجھے ابھی جانا ہے بھائی سے کہیں مجھے گھر چھوڑ دیں ----- اسے اشعر کی بہت یاد آ رہی تھی ---

کل چلی جاتیں تم ---- خیر اب تمھیں جانا ہے تو چلی جاؤ ----- مرحا کی امی کا دل چاہ رہا تھا کہ وہ ایک اور دن رک جاتی ان کے پاس ----

مگر پھر مرحا کے بارہا کہنے پر اسے اس کے گھر بھجوا دیا -----

اشعر نے صبح میں آنا تھا ---- اس نے مرحا سے جھوٹ بولا تھا تا کہ سرپرائز دے سکے اسے -----

وہ آج نماز کے بعد سوئی ہی نہیں ----- دل کر رہا تھا کہ اشعر واپس آ جائے ---- بے مقصد ہی کمرے میں چکر لگا رہی تھی ------ پھر کچھ سمجھ نہیں آئی تو بی جان کے پاس جا کر بیٹھ گئی -----

کچھ دیر گپ شپ کی ----- پھر اٹھ کر باہر آ گئی تھی ----- فریال بھابھی ناشتہ بنا رہی تھیں ----- وہ بھی وہیں چلی گئی -----

میں بھی مدد کر دیتی ہوں آپ کی ----- اس نے چائے کا پانی برنر پر رکھتے کہا تو ----- فریال بھابھی اسے ہاتھ پکڑ کر باہر لے آئیں -----

کر لینا کام ----- کام کو ہاتھ نہیں لگایا تم نے ابھی تک ----- اور شکر کرو بی جان نے نہیں دیکھا ورنہ تمھارے ساتھ ساتھ مجھے بھی ڈانٹ پڑ جاتی ----

فریال بھابھی اسے کرسی پر بٹھاتے خود دوبارہ کچن میں چلی گئیں

تو وہ پھر سے اپنے کمرے میں آ گئی ----- اشعر کا فون ملایا تو وہ بار بار ڈسکنیکٹ کر رہا تھا -----

وہ بیزار سی ہونے لگی ----

پھر سوچا لاؤنج میں ہی جا کر بیٹھ جائے ----- جیسے ہی کمرے کا دروازہ کھولا تو اشعر سامنے کھڑا تھا ----- مرحا کا منہ کھلے کا کھلا رہ گیا ---- آپ اشعر ----- آپ کب آئے ---- مرحا کو یقین ہی نہیں آ رہا تھا ----- اور اشعر نے روم میں آ کر دروازہ لاک کیا اور اسے گلے لگایا تھا ----- یار شام میں آنا تھا ---- لیکن آپ کی یاد مجھے یہاں کھینچ لائی ----

وہ اسے چھوڑ ہی نہیں رہا تھا ---- آپ نہیں جانتی یہ دو دن میں نے کیسے گزارے ہیں آپ کے بغیر -----

مرحا کی خود اپنی یہ حالت تھی ----- کیا کہتی اسے

خوشی سے کچھ بولا ہی نہیں جا رہا تھا -----

میں نے بھی بہت مس کیا آپ کو ---- مرحا نے اس سے الگ ہوتے ہوئے کہا ----

چلو یار ناشتہ کر لیتے ہیں بہت بھوک لگی ہے ---- فریال بھابھی کہہ رہی تھیں --- کہ ناشتہ تیار ہے اور نیچے سب ہمارا انتظار کر رہے ہیں ---- میں فریش ہو کر آتا ہوں ----

پھر ساتھ چلتے ہیں ----- وہ یہ کہتے واشروم کی طرف بڑھ گیا تھا ----

وہ لوگ جب ناشتہ کر رہے تھے تو بی جان بار بار اشعر کو گہری نظروں سے دیکھ رہی تھیں ---- جیسے کچھ سمجھنے کی کوشش کر رہی ہوں ---- اور یہ بات اشعر کے ساتھ ساتھ مرحا نے بھی نوٹ کی تھی ----

مرحا اور اشعر ناشتہ کر کے اپنے کمرے میں آئے تھے ----

رپورٹس کا کیا ہوا ---- مرحا نے اشعر سے اس کی رپورٹس کے بارے میں سوال کیا تھا -----

ابھی نہیں آئی رپورٹس ----- جب آئیں گی تب ہی کچھ بتائیں گے وہ

اشعر ابھی فی الحال ان چیزوں کو ڈسکس نہیں کرنا چاہتا تھا ----

اسی لئے مرحا کو مزید کچھ پوچھنے سے منع کر دیا ----

وہ بیڈ پر لیٹ گیا تھا ---- لیکن مرحا کو پتہ نہیں کون سے کام یاد آ گئے تھے جو وہ اس کے پاس ہی نہیں آ رہی تھی ----

مرحا ---- اشعر کے صبر کا پیمانہ لبریز ہو گیا تو اسے آواز دی -----

وہ سائیڈ روم میں پتہ نہیں کیا ڈھونڈ رہی تھی ---- جو اسے مل نہیں رہا تھا ---- اشعر کی آواز پر جلدی سے آئی تھی ----

کیا ہوا اشعر ---- ایسے کیوں آواز دی میں تو ڈر ہی گئی ----

وہ دل پہ ہاتھ رکھے اسے بتانے لگی -----

آپ کو احساس ہی نہیں ہے شوہر تھکا ہوا آیا ہے ----- اور آپ کو پتہ نہیں کون سے کام یاد آ رہے ہیں ----- اشعر کا غصہ اب عروج پر تھا

وہ میں نے آپ کے کپڑے رکھے تھے کبرڈ میں مگر مل نہیں رہے ---- استری کرنے تھے تو ڈھونڈ رہی تھی میں ----- مرحا اشعر کا غصہ دیکھ کر گھبرا گئی تھی -----

ٹھیک ہے جائیں آپ کپڑے ڈھونڈیں ----- شوہر جائے بھاڑ میں ----

غصے سے کہتا وہ رخ پھیر کر لیٹ گیا ----

وہ اس کے پاس آئی تھی ---- سوری ---- اس نے اشعر کے بازو پر اپنا ہاتھ رکھ کر معذرت کی تو ---- اشعر نے اسے اپنی طرف کھینچ لیا تھا

آپ کو احساس نہیں ہے نہ میرا ---- اشعر نے گلہ کیا تھا اس سے ----

نہیں وہ ---- مرحا کچھ کہنے ہی لگی کہ اشعر نے اس کے ہونٹوں پر ہاتھ رکھ کر اسے مزید کچھ کہنے سے روک دیا ---- اور اس کی بولتی بند کر دی -----

مرحا کی جب آنکھ کھلی تو اسے اپنے قریب پایا ----

وہ شخص اب اس کا سب کچھ تھا ------

اب تو وہ ایک پل بھی اس کے بنا رہنے کا تصور نہیں کر سکتی تھی

اشعر آپ میرا سب کچھ ہیں ---- آپ کو نہیں پتہ ---- وہ بہت آہستہ آواز میں اس سے مخاطب تھی --- وہ جانتی تھی وہ سو رہا تھا ---- اور اس نے نہیں سنا ہو گا ---- مگر اس نے سن لیا تھا -----

آنکھیں کھولے بنا ہی ----- اسے باہوں کے حصار میں لیتے اسے خود سے قریب کیا تھا ----- مجھے سب پتہ ہے ----- میں سب جانتا ہوں کہ میری بیوی مجھ سے کتنا پیار کرتی ہے ---- میری زندگی کے لیے دعائیں مانگتی ہے ----- یہ کہتے ہوئے اس نے مرحا کے چہرے پر کس کی تھی ---

کب آئے گی رپورٹس ---- شام کو عصر کی نماز کے بعد ---- مرحا نے پھر سے اشعر سے رپورٹس کے بارے میں سوال کیا تھا ----

آپ ایک چیز کے پیچھے کیوں پڑ جاتی ہیں ---- کہہ رہا ہوں نہ جب آئیں گی پتہ چل جائے گا --- وہ غصے سے کہتا کمرے سے نکل گیا تھا

مرحا بے چاری بہت پریشان ہو گئ تھی ---- کسی سے اپنا دکھ بھی نہیں کہہ سکتی تھی ---- پتہ نہیں کیسے انسان ہیں یہ --- پل میں تولہ --- پل میں ماشہ

میں بھی اب بات نہیں کروں گی ---- سمجھتے کیا ہیں خود کو ----

غصے سے سر جھٹکتی وہ کبرڈ میں کپڑے ڈھونڈنے لگی ----

وہ نیچے لاؤنج میں آیا تو ارحم ٹی وی دیکھ رہا تھا -----

اسے دیکھ کر کوئی رسپانس نہیں دیا تو وہ خود ہی اسے تنگ کرنے لگا ----

نہ کریں چاچو ---- پیچھے ہٹیں ---- وہ چاچو سے کچھ خفا خفا سا لگ رہا تھا -----

کیوں ---- کیا ہوا ہے ---- ارحم کا موڈ خراب دیکھا تو اسے گود میں اٹھا لیا ----

آپ سارا دن اپنی دلہن کے ساتھ ہوتے ہیں ---- مجھ سے تو بات بھی نہیں کرتے اور اب تو باہر بھی لے کر نہیں جاتے ----- وہ ٹی وی کی طرف دیکھ رہا تھا ---مگر بات اشعر سے کر رہا تھا -----

ہاہاہاہا --- اچھا اب تو آپ کے ساتھ ہوں ----- چلو چلتے ہیں -----

ارحم کو گود میں اٹھاتے وہ باہر چلا گیا تھا -----

قریبی مارکیٹ سے کچھ ضرورت کی چیزیں لیں اور ارحم کو بھی شاپنگ کروائی ----- ارحم کے ضد کرنے پر اسے پلے لینڈ لے گیا ---- پھر گھر کی راہ لی -----

تقریباً دو ڈھائی گھنٹے بعد گھر واپس آئے تھے وہ لوگ -----

گاڑی کا ہارن بجانے کے باوجود بھی کسی نے دروازہ نہیں کھولا تو خود اتر کر گیٹ کا لاک کھولا اور پھر گاڑی اندر کی -----

وہ اندر آیا تو بالکل سناٹا تھا----- گھر کھانے کو آ رہا تھا-----

گھر میں کوئی نہیں تھا------

موبائل وہ گھر پر چھوڑ گیا تھا----- جلدی سے اوپر کمرے میں گیا--

کمرہ بھی اندھیرے میں ڈوبا ہوا تھا---- لائیٹس آن کی ---

مرحا بھی نہیں تھی ---- کہاں چلے گئے سب ---- اشعر بہت پریشان ہو گیا تھا-----

موبائل چیک کیا تو اس پر مرحا اور فیصل بھائی کی مسڈ کالز آئی ہوئی تھیں ---- فوراً سے کال ملائی ---- مرحا تو فون نہیں اٹھا رہی تھی ---- پھر فیصل بھائی کو کال ملائی تو انھوں نے بتایا کہ مرحا کی امی کی طبیعت اچانک سے خراب ہو گئی

تھی اسی لیے انھیں فورا وہاں جانا پڑا ---- لیکن اب ان کی طبیعت کچھ سنبھل گئی تھی اسی لیے اب انھیں گھر لے آئے تھے

اشعر کو سخت شرمندگی محسوس ہوئی کہ اس وقت اسے وہاں ہونا چاہیے تھا ---- پھر جلدی سے بھتیجے کو ساتھ لئے گاڑی میں بٹھایا اور سسرال روانہ ہو گیا -----

وہاں پہنچا تو سب ہی وہاں موجود تھے سوائے اشعر کے ---- اور اسے مزید شرمندگی تو اس وقت ہوئی جب اس نے مرحا کی بھابی کے گھر والوں کو وہاں بیٹھے دیکھا -----

اب ہر ایک کو کیا بتاتا کہ وہ کیوں لیٹ آیا تھا -----

پھر بھی تھوڑی بہت وضاحت دے دی ------

حالانکہ اشعر کے گھر والے بتا ہی چکے تھے مگر پھر بھی اپنی تسلی کے لیے اس نے دیر سے آنے پر خود بھی معذرت کی تھی -----

تھوڑی دیر وہاں رکنے کے بعد ---- مرحا کی بھابی کے گھر والے اپنے گھر واپس چلے گئے تو فیصل بھائی ، فریال بھابھی اور بی جان بھی جانے کے لیے اٹھ گئے تھے ---- البتہ اشعر مرحا کے ساتھ وہیں رک گیا تھا ----- جب سب چلے گئے تو اشعر نے پھر سے اپنے لیٹ آنے پر ان لوگوں سے معذرت کی تھی ----

کوئی بات نہیں ہو جاتا ہے کبھی کبھار ایسا ---- مرحا کے بھائی نے اشعر کے کندھے پر ہاتھ رکھتے اسے کہا اور کمرے سے باہر چلے گئے۔

مرحا کی امی سو گئی تھیں ---- تو اشعر نے مرحا سے اکیلے میں بات کرنے کے لیے کہا تو وہ اسے دوسرے کمرے میں لے گئی ---- جو شادی سے پہلے اس کا

کمرہ تھا ---- اب بھی وہاں مرحا کی بہت سی چیزیں رکھی تھیں ---- اور بھائی نے اپنی بیوی سے کہہ دیا تھا کہ یہ مرحا کا کمرہ ہے ----- وہ جب آیا کرے گی تو اسی کمرے میں رہے گی ---- لحاظہ اس کمرے کی سیٹنگ ویسی ہی تھی ----- کچھ بھی چینج نہیں ہوا تھا -----

مرحا ----- آپ چل رہی ہیں میرے ساتھ ----- اشعر صبح ہونے والی لڑائی کی وجہ سے پریشان تھا -----

نہیں ----- میں نہیں جاؤں گی ----- مرحا نے منہ ہی پھر لیا

کیوں نہیں جائیں گی آپ ---- اشعر پہلے ہی پریشان تھا اس کا انکار سننے کے بعد تو اس کے دل کی دھڑکنیں جیسے رکنے لگیں -----

آپ جو سلوک میرے ساتھ کرتے ہیں نہ ----- ابھی مرحا کی بات بھی پوری نہیں ہوئی تھی کہ دروازہ ناک ہوا -----

دروازہ کھولا تو مرحا کا بھائی تھا سامنے ----- امی آپ دونوں کو بلا رہی ہیں

یہ کہہ کر مرحا کے بھائی نے ایک گہری نظر اشعر پر ڈالی اور پھر تیز تیز قدم اٹھاتا وہاں سے چلا گیا ---

بیٹا یہ پراپرٹی کے کاغذات ہیں ----- تمھارے بابا نے مرنے سے پہلے تمھارے نام کی تھی ----- انھوں نے اپنی زندگی میں ہی دونوں بچوں کا حصہ دے دیا تھا ----- یہ گھر اور ایک پلاٹ تمھارے بھائی کے نام ہے ---- اور دوسرا پلاٹ تمھارے نام کیا تھا ----- میں چاہتی ہوں -----

اپنی زندگی میں ہی دے دوں -----

مرحا کی امی نے وہ فائل مرحا کی طرف بڑھائی تھی -----

امی مگر مجھے اس کی ضرورت نہیں -----

مرحا لینا نہیں چاہ رہی تھی مگر پھر ماں اور بھائی کے کہنے پر لے لی -----

وہ دونوں وہیں بیٹھے رہے کچھ دیر ---- پھر مرحا کے بھائی نے مرحا کو اشارہ کرتے ہوئے باہر آنے کو کہا ---- اور پھر اس نے اشعر کو بھی باہر بلا لیا تھا ------

میں ذرا اشعر کے ساتھ باہر جا رہا ہوں ------

مرحا کے بھائی نے اپنی بیوی سے کہا

اور پھر وہ دونوں ---- اشعر کی گاڑی میں بیٹھ کر وہاں سے چلے گئے ---

وہ لوگ ایک ریسٹورنٹ میں بیٹھے تھے -----

میرا خیال ہے کہ ----- آپ مجھے بتا سکتے ہیں کہ آپ دونوں کے درمیان کیا مسئلہ چل رہا ہے ----- اگر آپ نے جھوٹ بولا تو مجھ سے برا کوئی نہیں ہو گا -----

مرحا کے بھائی کا چہرہ سرخ ہو رہا تھا -----

کوئی مسئلہ نہیں ہے ----- وہ تو ہم ویسے ہی ----- ابھی اشعر کی بات پوری بھی نہیں ہوئی تھی کہ وہ پھر سے بول پڑا -----

میری بہن کے معاملے میں میں نے کبھی اپنی بیوی کو برداشت نہیں کیا تو تم کیا چیز ہو ----- اب کی بار مرحا کے بھائی کا لہجہ ذرا سخت ہو گیا تھا ------

وہ میں نے آپ کی بہن کو منع کیا تھا کہ مجھ سے شادی نہ کرے مگر یہ نہیں مانی ----- اشعر کی اس بات پر مرحا کا بھائی حیران ہی ہو گیا ----

کیا مطلب ---- کیوں منع کیا تھا ---- اسے اشعر کی بات سمجھ نہیں آئی تو حیرت سے اشعر کی طرف دیکھنے لگا -----

وہ مجھے برین ٹیومر ہے ----- میں بی جان کو نہیں بتا سکتا -----

میں نے شادی سے انکار کیا تھا مگر وہ نہیں مانیں -----

اشعر نظریں جھکائے اسے سب بتانے لگا ------

اور تمھیں میری بہن کی زندگی برباد کرتے ہوئے ذرا سا بھی اس کا خیال نہیں آیا ----- اس کا بس نہیں چل رہا تھا کہ اشعر کا گلا اپنے ہاتھوں سے دبا دیتا -----

میں اسلام آباد گیا تھا ---- ڈاکٹروں نے میٹنگ کی تھی ------

ان کا کہنا ہے کہ علاج میں ساٹھ سے ستر لاکھ کا خرچہ آئے گا-----

میرے پاس اتنے پیسے نہیں ہیں ----- کہ علاج کروا سکوں -----

آسٹریلیا کے ایک سرجن نے سرجری کا کہا ہے ----- لیکن وہ یہاں زیادہ نہیں رک سکتے علاج کے لیے وہیں جانا ہو گا-----

میرے پاس پیسے نہیں ہیں تو----- بس ٹھیک ہے جتنی زندگی ہے کافی ہے میرے لیے ----

اس اذیت کو تو وہ کب سے ہی اکیلے جھیل رہا تھا---- مگر پچھلے دس پندرہ دن سے مرحا بھی اس آگ میں جل رہی تھی -----

ٹھیک ہے مرنا ہے تو مرو مگر میری بہن اب تمھارے ساتھ نہیں جائے گی -----
وہ غصے سے پاگل ہو رہا تھا-----

تم نے مجھے بتانا تھا---- میں یہ شادی ہونے ہی نہیں دیتا-----

مرحا کے بھائی کی آنکھیں جیسے سرخ انگارا ہو گئی تھیں -----

اگر آپ یہ شادی نہ ہونے دیتے تو وہ جیتے جی مر جاتی -----

وہ کسی اور سے شادی نہ کرتی ----- اس نے مجھے بچپن سے چاہا ہے

اور یہ سب باتیں اس نے مجھے خود بتائی ہیں -----

اشعر خود بھی بہت پریشان تھا

بہرحال جو بھی ہے ----- وہ اب تمھارے ساتھ نہیں جائے گی -----

خلع کے پیپرز تمھیں مل جائیں گے -----

اب تم گھر جا سکتے ہو ----- میں خود چلا جاؤں گا گھر -----

مرحا کا بھائی غصے سے کہتا وہاں سے اٹھ چکا تھا ---

اشعر غم سے پاگل ہو رہا تھا ----- ہاں اس نے بھی کہا تھا کہ وہ میرے ساتھ گھر نہیں جانا چاہتی ---- چلو اچھا ہی ہے ----- راہیں جدا ہو جائیں گی تو پھر جینے کی خواہش بھی نہیں رہے گی -----

شکریہ مرحا ----- آپ نے مجھ سے اتنی محبت کی -----

مجھے محبت کرنا سکھائی -----

بس اب بی جان کی فکر رہے گی مجھے -----

پتہ نہیں ان کے دل پر کیا گزرے گی -----

بس ٹھیک ہے میں کسی کو بھی نہیں بتاؤں گا -----

خاموشی سے مر جاؤں گا -----

بے بسی کیا ہوتی ہے ----- اسے آج اچھے سے اندازہ ہو گیا تھا -----

پھر یک دم ہی کچھ سوچتے اس نے موبائل سے میسج کیا تھا-----

وہ ہوٹل سے نکل کر قریب ہی ایک پارک میں چلا گیا تھا-----

اس وقت وہ کسی سے بھی بات نہیں کرنا چاہتا تھا-----

میری بہن ----- میری گڑیا----- تم سے کتنی محبت تھی مجھے کبھی دنیا کی گرم ہوا بھی نہیں لگنے دی تمھیں ----- مگر تمھارا نصیب نہیں بدل سکا تمھارا یہ بد قسمت بھائی ----- مجھے معاف کر دینا---

تم نے کیوں کیا ایسا اپنے ساتھ --- مر حا میری جان ----

اپنے بھائی کو تو بتا دیتی ---- خود پر اتنا ظلم کر لیا----- اتنا کچھ سہہ لیا----- کیوں کیا تم نے اپنے ساتھ ایسا-----

وہ بے آواز رو رہا تھا -----

ابھی تو تم نے خوشیاں بھی نہیں دیکھی تھیں ----- اور اتنی بڑی آزمائش ---- خود چن لی تم نے اپنے لیے ------

کیوں کیا تم نے ایسا ------

اس کا بس نہیں چل رہا تھا کہ اپنی بہن کو جھنجھوڑ کر پوچھتا ---

مگر وہ اب فیصلہ کر چکا تھا -----

اور اب اسے اس فیصلے پر عمل کرنا تھا -----

جاری ہے پہلی چاہت قسط نمبر 3 پارٹ ٹو

از قلم فاطمہ احمد

اس نے اپنے آنسو صاف کیئے تھے ----

تب ہی موبائل پر میسج آیا تھا ----

میں جانتا ہوں آپ حق پر ہیں ---- مگر طلاق کا فیصلہ بالکل غلط ہے ۔

سوچیں میں مر بھی گیا تو مرحا کے دامن پر طلاق کا داغ لگ جائے گا ---- یہ دنیا اسے جینے نہیں دے گی ----- وہ مجھ سے بہت محبت کرتی ہے ---- وہ مجھ سے کسی صورت الگ نہیں ہو گی ---- آپ چاہتے ہیں نہ کہ میں اس سے دور رہوں ---- میں اسے اپنے طریقے سے سمجھا دوں گا ---- آپ پلیز اس سے کچھ مت کہیے گا ----

اشعر کا میسج پڑھنے کے بعد ---- وہ پارک میں بنے واشروم کی طرف بڑھ گیا

---- بہت اچھی طرح سے اپنا چہرہ دھویا تھا ----

وہ نہیں چاہتا تھا کہ گھر میں کوئی بھی اس کو ایسی حالت میں دیکھے ---- اس

لیے خود کو نارمل کرتے وہاں سے گھر کی طرف نکل گیا ----

مرحا کی امی کی آنکھ کھلی تو مرحا ان کا ہاتھ تھامے وہیں ان کے پاس بیٹھی تھی

----

کیا ہوا مرحا ---- اشعر کہاں ہے ---- تم گھر نہیں گئی ابھی تک ----

انھوں نے اشعر کو وہاں نہیں دیکھا تو پریشان ہو گئیں ----

نہیں امی جان ---- وہ بھائی اور اشعر ذرا باہر گئے تھے ----

مرحا خود بھی پریشان تھی ---- مگر اپنی ماں کو تسلی دے رہی تھی

کہاں گئے ہیں ---- مرحا کی امی سوالیہ نظروں سے اسے دیکھنے لگیں

پتہ نہیں ویسے ہی گئے ہیں دونوں ---- مرحا نے خود کو نارمل ظاہر کرتے ہوئے انھیں بتایا ----

امی آپ سو جائیں ---- آپ کو آرام کی ضرورت ہے ----- مرحا نے اپنی امی کو کمفرٹر اوڑھایا اور لائیٹس آف کر کے کمرے سے نکل گئی ----

وہ نہیں چاہتی تھی کہ اس کی امی اشعر کے بارے میں مزید سوال کریں اسی لئے اس نے کمرے سے باہر جانا ہی مناسب سمجھا ----

وہ کب سے کال کر کر کہ تھک گئی تھی ---- کوئی بھی فون نہیں اٹھا رہا تھا ---- بھائی اور نہ ہی شوہر ----

دل میں عجیب سے وسوسے آ رہے تھے -----

اشعر اگر گھر چلے گئے تو ----

نہ آئے تو ---- کیا کروں گی میں ----

پھر فون اٹھا کر اشعر کو میسج کیا ----

وہ گھر آیا تو بی جان انتظار کر رہی تھیں ----

ان کی عادت تھی ---- اشعر اور فیصل دونوں جب تک گھر نہیں آ جاتے وہ جاگتی رہتی تھیں ---- اب بھی اشعر اور مرحا کی راہ تک رہی تھیں ----

اسے اکیلا آتے دیکھ کر پریشان ہو گئیں ----

مرحا کہاں ہے ----- کیوں نہیں آئی وہ ----

اس سے لڑائی ہوئی ہے کیا ----

اشعر کا اترا ہوا چہرہ دیکھا تو خود سے اندازے لگانے لگیں ----

نہیں بی جان ---- وہ اس کی امی کی طبیعت ٹھیک نہیں تھی ---- تو میں نے اسے خود سے کہہ دیا کہ وہ وہاں رک جائے ----

اس لیے وہ نہیں آئی ----

ابھی بہت تھکا ہوا ہوں بی جان ---- آرام کرنا چاہتا ہوں ----

اس سے پہلے بی جان کچھ اور پوچھتی وہ ---- وہ بی جان کی جانچتی نظروں سے خود کو بچاتا ان کے کمرے سے نکل گیا تھا --

مرحا کی بھابھی بہت تھک گئی تھیں ---- اسلئے اپنے دونوں بچوں کو سلاتے ہوئے وہ خود بھی سو گئی تھیں ----

وہ بھی سیڑھیاں چڑھتے اپنے کمرے میں آ گئی تھی ----

اور کھڑکی میں کھڑی ہو کر ان دونوں کا انتظار کرنے لگی ----

اس کا موبائل بجا تو ---- مرحا کا میسج تھا ----

کہاں ہیں اشعر ---- کال کیوں ریسیو نہیں کر رہے ---- مجھ سے ناراض ہیں کیا ---- پلیز آ جائیں مجھے آپ کے ساتھ گھر جانا ہے ---

مجھے پتہ ہے کہ آپ مجھ سے کچھ چھپا رہے ہیں --- مگر پلیز مجھ سے ناراض مت ہوں ---- میں آپ کے بغیر نہیں رہ سکتی ----

میں آپ کا انتظار کر رہی ہوں جلدی آ جائیں ----

صرف اور صرف آپ کی مرحا ----

میسج پڑھتے ہی آنسو پھر سے چھلکنے لگے تھے ----

کیا کروں مرحا ---- اس ایک ہفتے میں میری زندگی کتنی بدل گئی ہے میں خود بدل گیا ہوں ---- میں بھی آپ کے بنا نہیں جینا چاہتا ----

مگر قسمت کے ہاتھوں مجبور ہو گیا ہوں-----

مجھے معاف کر دینا----

وہ دل ہی دل میں مرحا سے مخاطب تھا----

مگر میسج کا کوئی جواب نہیں دیا اسے ----

اور فون آف کر کے رکھ دیا تھا----

مرحا نے بھائی کو اکیلے ہی گھر کے اندر داخل ہوتے دیکھا تو پریشان ہی ہو گئی ----فوراً سے بھاگتی ہوئی نیچے آئی تھی -----

اس کا بھائی لاؤنج میں داخل ہوا تو دیکھا مرحا پریشان تھی ---- اس کی نظریں کسی کی متلاشی تھیں ---- وہ بھائی کے پاس سے گزرتی ہوئی لاؤنج سے باہر کی

طرف جانے لگی تو ---- بھائی کی آواز پر رک گئی تھی ---- وہ نہیں آیا ہے مرحا ---- اب تم بھی جا کر اپنے کمرے میں سو جاؤ ---- مجھے سخت نیند آ رہی ہے ---- میں بھی سونے جا رہا ہوں ----

بھائی کی بات سن کر ---- مرحا کا رنگ فق ہوگیا -----

چہرہ زرد پڑ گیا -----

کیوں نہیں آئے وہ ----- میں نے انھیں میسج کیا تھا کہ میں ان کے ساتھ گھر جاؤں گی ---- مجھے اشعر کے ساتھ جانا ہے بھائی ----

انھیں بلائیں ناں ----

وہ اشعر کے لیے ایسے تڑپ رہی تھی جیسے بن پانی کے مچھلی ---

کہا ناں وہ گھر چلا گیا ہے ---- تم نے خود کہا تھا نہ کہ یہیں رہو گی آج ----
بھائی کا دل کیا اس سے سارے حساب برابر کرے پوچھے اس سے کہ جانتے بوجھتے اس نے کیوں کی اشعر سے شادی مگر رات کے اس پہر وہ کوئی تماشہ نہیں کرنا چاہتا تھا ---- اس لیے خود پر ضبط کر گیا ----

ہاں میں نے ویسے ہی کہہ دیا تھا مگر اب مجھے اپنے گھر جانا ہے ---

ان کی طبیعت بھی ٹھیک نہیں ہے ---

اور یک دم ہی اپنے منہ پر اس نے ہاتھ رکھ لیا --- جو نہیں کہنا چاہتی تھی ----
وہ بھائی کے سامنے کہہ گئی ----

کیا ہوا ہے اسے ---- بھائی نے بھی بہت حیرت سے سوال کیا تھا ---

ن ننن نہیں کچھ بھی نہیں ---- بس ویسے ہی ----

مرحا بتاؤ نہ کیا ہوا ہے اسے ----

اب کہ بھائی اسے بازوؤں سے پکڑ کر اس سے پوچھنے لگا تو وہ پھوٹ پھوٹ کر رو دی ----

بھائی وہ بہت بیمار ہیں ---- وہ مجھ سے بہت محبت کرتے ہیں ----

پلیز مجھے جانے دیں ---- میں نہیں رہ سکتی ان کے بغیر ----

وہ زاروقطار رو رہی تھی ----

بھائی نے اس کے سر پر ہاتھ رکھتے اس کے سر کو چوما تھا ----

میری پیاری سی بہن پریشان مت ہو وہ کل صبح آکر آپ کو لے جائے گا ----

اب جا کر کمرے میں آرام کرو ----

کھانا کھایا تم نے ---- بھائی نے اس کے آنسو صاف کرتے پوچھا تھا ---

نہیں ---- اس نے ناں میں سر ہلایا

اور باقی سب نے ---- بھائی نے پھر سے پوچھا تھا ---

بھابھی نے کہا تھا کھا لو مگر میں نے نہیں کھایا --- اور اسی وجہ سے انھوں نے بھی کھانا نہیں کھایا ----

امی جان کو کھلا دیا تھا میں نے ---- ان کو میڈیسن دینی تھی ---- اسی وجہ سے امی نے کھانا کھا لیا ----

مرحا خفا خفا سی لگ رہی تھی ----

اچھا چلو میں نے بھی نہیں کھایا ---- ہم ساتھ کھا لیتے ہیں ----

چلو کھانا گرم کرو ہم دونوں بیٹھ کر کھاتے ہیں بلکہ اپنی بھابھی کو بھی بلا لاؤ ----- اس کو کہتا ہوں کھانا لگائے ---- پھر ہم سب ملکر کھانا کھائیں گے ----

وہ یہ کہتے ہوئے جانے ہی لگا تھا کہ مرحا کی آواز پر رک گیا ----

اشعر نے کھانا نہیں کھایا تو مرحا کیسے کھا سکتی ہے ----

آپ نے کھانا ہے تو بھابھی کے ساتھ بیٹھ کر کھا سکتے ہیں ---- مگر میں کھانے کی طرف دیکھوں گی بھی نہیں جب تک اشعر نہیں آئیں گے ----

وہ اپنے بھائی کے جواب کا انتظار کئے بنا ہی اپنے کمرے کی طرف چلی گئی

-----

مرحا تو چلی گئی مگر اس کا بھائی احتشام اپنی بہن کی قسمت پر ماتم کرتا وہیں لاؤنج میں صوفے پر بیٹھ گیا ----

مرحا تم کیوں نہیں سمجھ رہی ---- تم ایک ایسے انسان سے محبت کر بیٹھی ---- جس کا کوئی مستقبل ہی نہیں ہے ---- جس کو اپنے کل کا ہی پتہ نہیں ---- میں تمھیں دوبارہ اس کے پاس نہیں جانے دوں گا کل کلاں کو تمھاری اولاد ہو گئی تو پھر تم اکیلے اپنی اولاد کو کیسے سنبھالو گی ---- اس نے حتمی فیصلہ کر لیا تھا کہ اب وہ اپنی بہن کو اشعر کے پاس نہیں جانے دے گا ----- یہ سوچتے ہوئے وہ وہاں سے اٹھ گیا تھا -----

جیسے ہی اپنے کمرے میں آیا تو اس کی ایک سالہ بیٹی ---- سو کر اٹھ چکی تھی ---- اس کا اب دن نکل چکا تھا ---- اور اب دو تین گھنٹے تک تو وہ سونے والی نہیں تھی ---- اور اس کی وجہ سے اس کی ماں بھی اٹھ چکی تھی -----

احتشام آپ کب آئے ---- سویرا نے اسے دیکھا تو ---- آنکھیں ملتی اس سے پوچھنے لگی -----

تم سو جاؤ میں اپنی گڑیا کو دیکھ رہا ہوں ---- وہ اپنی بیوی کی بات کو یکسر نظر انداز کرتے بیٹی کے ساتھ کھیل میں لگ گیا ----

کھانا کھایا آپ نے ---- اسے یاد آیا تو اپنے شوہر سے پوچھنے لگی ----

ہاں میں نے اشعر کے ساتھ کھا لیا تھا ---- اس کی بھوک تو ویسے ہی

اڑ چکی تھی ---- کھانا پینا اس پر حرام ہو چکا تھا ----- اسی لئے جھوٹ بول دیا

اوہ ہو بتا تو دیتے ---- دیکھیں میں اور مرحا ---- ہم ویسے ہی اپنے شوہروں کے انتظار میں اب تک بھوکی بیٹھی ہوئی تھیں -----

چلیں خیر مجھے تو بہت بھوک لگی ہے میں اور مرحا دونوں ملکر کھانا کھا لیتے ہیں

----

وہ جیسے ہی اٹھنے لگی تب ہی احتشام کی آواز پر پلٹ کر دیکھا

وہ نہیں کھائے گی ---- میں نے ابھی پوچھا تھا --- کہہ رہی تھی بھوک نہیں ہے ---- وہ اپنی بیٹی کے ساتھ کھیلتا اسے بتانے لگا ----

میں خود پوچھوں گی اس سے ---- وہ جانے ہی لگی تب ہی احتشام کی آواز پر حیران سی اسے دیکھنے لگی ----

کہہ تو رہا ہوں کہ نہیں کھائے گی ---- تم نے کھانا ہے تو کھا لو اسے ڈسٹرب مت کرنا ----

میں بھی نہیں کھا رہی ----- اس نے بھی غصے سے منہ پھیر لیا تھا

تو مت کھاؤ ---- احتشام نے بھی لاپرواہی سے اسے جواب دیا تھا

اسے بہت حیرانگی ہوئی تھی ۔۔۔۔ آج سے پہلے تو اس کے شوہر نے اس طرح سے اس سے بات نہیں کی تھی اور خاص طور پر کھانے کے معاملے میں تو وہ ہمیشہ اس سے کہتا تھا کہ خالی پیٹ مت سویا کرو کچھ نہ کچھ کھا لیا کرو ۔۔۔۔ اور آج اس طرح بے رخی دکھا رہا تھا وہ ۔۔۔۔ دل کو تکلیف ہوئی مگر پھر ضبط کر گئی ۔۔۔۔

شادی کے بعد ان تین سالوں میں اس شخص نے جتنا اس کا خیال رکھا تھا ۔۔۔۔ وہ اس سے ایسے رویے کی توقع نہیں کر رہی تھی ۔۔۔

وہ اس پر گہری نگاہ ڈالتے واشروم کی طرف بڑھ گئی تھی ۔۔۔۔

وہ جب دوبارہ کمرے میں آئی تو ---- پھر خود سے ہی احتشام سے بات کرنے لگی -----

احتشام ---- سویرا کے پکارنے پر احتشام نے اسے دیکھا تھا -----

ہاں بولو -----

میرے بھائی ہماری بیٹی کا ہاتھ اپنے بیٹے مہد کے لیے مانگ رہے تھے ---

کہہ رہے تھے کہ اس طرح رشتے مضبوط ہو جاتے ہیں ----

ابھی سویرا نے اپنی بات ختم بھی نہیں کی تھی کہ احتشام پھٹ پڑا

اپنے بھائی کو بولو کہیں اور رشتہ دیکھ لے ---- مجھے بچپن سے اپنی بیٹی کو کسی سے منسوب کرنے کا کوئی شوق نہیں ---- اور خبردار جو تم نے دوبارہ ایسا سوچا بھی ----

وہ پہلے ہی بہن کے بچپن کے رشتے پر بہت سوگ منا چکا تھا ---- اور اس میں مزید ہمت نہیں تھی ---- کہ بیٹی کو بھی اسی آگ میں جھونک دیتا ----

آپ کو کیا ہو گیا ہے ان تین سالوں میں آپ نے کبھی اتنا غصہ نہیں کیا اور آج ---- طبیعت ٹھیک ہے آپ کی ---- وہ اس کے پاس آ گئی ---

اس کا ہاتھ پکڑا ---- کیا ہوا ہے مجھے بتائیں ----

احتشام کا ایسا روپ اس نے ان تین سالوں میں کبھی بھی نہیں دیکھا تھا

سوری ---- کچھ نہیں بس تم سو جاؤ ---

اس کے چہرے پر ہاتھ رکھتے اس نے اپنی بیوی سے معذرت کی تھی ۔

کوئی بات نہیں ---- آپ آرام کریں میں اسوہ کو سنبھال لوں گی

وہ جانتی تھی اس وقت احتشام غصے میں ہے تو زیادہ بات کرنا مناسب نہیں سمجھا

مرحا کمرے میں آکر اشعر کا نمبر ملانے لگی ---- مگر جواب ندارد

کیوں نمبر بند ہے ---- یا اللہ میں کیا کروں ----

وہ کمرے میں جلے پیر کی بلی کی طرح چکر کاٹنے لگی -----

اشعر آپ کیوں مجھ سے ناراض ہو گئے ہیں ایسا کیا کہہ دیا ہے میں نے ----

کوئی اور وقت ہوتا تو شاید وہ صبر کر لیتی مگر ابھی مسئلہ اشعر کی بیماری کا تھا ---

اور پھر اس نے خود اشعر کے ساتھ جانے سے انکار کیا تھا ---- صرف اس خیال سے ہی اس کی جان جا رہی تھی --- کہ اشعر ناراض ہو گیا اور وہ صبح اسے لینے نہ آیا تو ---

اشعر میں آپ سے بہت محبت کرتی ہوں مجھ سے کوئی غلطی ہو گئی ہے تو مجھے معاف کر دیں ---- میں آپ کے بنا نہیں رہ سکتی --

جب تک آپ کا جواب نہیں آئے گا میں سو نہیں سکتی ---- ساری رات اسی طرح آپ کے جواب کا انتظار کروں گی ----

اس نے موبائل سے اسے میسج کیا اور جواب کا انتظار کرنے لگی --

پھر سے کال ملائی اور پھر سے نمبر بند جا رہا تھا -----

پھر وضو کر کے ---- جائے نماز پر بیٹھ کر دعائیں مانگنے لگی ---- کہ اس کے علاؤہ اس کے پاس کوئی اور چارہ نہیں تھا ----

---------------------------

ساری رات اذیت میں گزر گئی ----

تھوڑی دیر کے لیے آنکھ لگی تھی ---- پھر فجر کی اذان پر خود ہی آنکھ کھل گئی ---- اسے لگا کہ شاید مرحا نے اسے اٹھایا ہو ----

مگر سب کچھ یاد آتے ہی جیسے ---- ساری خوش فہمی دور ہوئی تھی ----- اٹھنے کا دل نہیں تھا ---- مگر اٹھ کر وضو کیا اور پھر نماز پڑھی ----

پھر بیڈ پر آ کر لیٹ گیا ----

جذبات اس پر حاوی ہو چکے تھے ----

نہ چاہتے ہوئے بھی موبائل آن کر لیا ----

کتنی ہی مسڈ کالز آئی ہوئی تھیں مرحا کی ----

پھر میسیجز ----

یعنی وہ بھی میری طرح ساری رات نہیں سوئی ----

جانے کیوں دل کو سکون ملا تھا ----

روتے ہوئے بھی ---- چہرے پر مسکراہٹ پھیل گئی تھی ----

موبائل سے میسیج ٹائپ کیا تھا ----

مرحا میری جان ---- آپ مجھ سے محبت کرتی ہیں میں جانتا ہوں ----

میں آؤں گا آپ کو لینے ----

سوری رات کو لیٹ ہو گیا تو نہ آ سکا ----

آپ کا اشعر ----

اس کی محبت کے احساس سے ہی سارا درد ساری اذیت کہیں دور چلی گئی تھی

-----

اب تو مر بھی جاؤں نہ مرحا ---- تو کوئی غم نہیں ----

بس دل کی تسلی کے لیے یہی کافی ہے کہ آپ مجھے بہت چاہتی ہیں

اگر آپ مجھ سے بے وفائی کرتی نہ تو پھر سو سال کی زندگی کا بھی کوئی فائدہ نہیں تھا ---- مگر اب تو مجھ پر موت بھی آسان ہو جائے گی ---- آپ کی محبت میں یہ موت بھی خوبصورت لگے گی مجھے ---

خود سے کہتے۔ اس نے اپنے آنسو صاف کیئے ----

پھر تھوڑی دیر آرام کرنے کی غرض سے بیڈ پر لیٹ گیا ---- دل پر سکون ہو گیا تھا تو نیند بھی فوراً ہی آ گئی

پھر کسے ہوش تھا کہ ارد گرد کیا ہو رہا تھا ----

وہ ساری رات نوافل پڑھتی رہی تھی ---- اور پھر جائے نماز پر ہی سو گئی ----

فجر کی اذان ہوئی تو دوبارہ سے وضو کیا ----

نماز پڑھ کر اٹھی تو آنکھیں نیند سے بوجھل ہو رہی تھیں ----

دیکھا موبائل بجا تھا ---- پاگلوں کی طرح موبائل کی طرف لپکی تھی

میسج پڑھ کر دل کو سکون ملا تھا ۔۔۔ اور فوراً ہی کال ملائی تھی اشعر کو مگر اب وہ فون نہیں اٹھا رہا تھا ۔۔۔۔

تومرحا نے اسے دوبارہ سے میسج کیا ۔۔۔

دل پھر سے بے چین ہونے لگا ۔۔۔۔ مگر اب دل کو قدرے سکون تھا کہ وہ اسے لینے آئے گا ۔۔۔ تو دل ہی دل میں اس سے شکوہ کرتی ۔۔۔ نیند کی وادیوں میں اتر گئی ۔۔۔۔

بی جان ۔۔۔۔ فریال بی جان کے کمرے میں آئی تھیں ۔۔۔

ہاں بولو ۔۔۔ بی جان کچھ پریشان لگ رہی تھیں ۔۔۔

اپنی بہو کے پکارنے پر اسے دیکھنے لگیں ۔۔۔۔

ناشتہ لگا دوں ---- فریال شاید اپنے ہی دھیان میں تھی ---- اسلئے بی جان کے چہرے پر چھائی پریشانی کو نا بھانپ سکی ----

آج تم فیصل اور ارحم کے ساتھ ناشتہ کر لینا ---- میرا اور اشعر کا ناشتہ اوپر اسی کے کمرے میں لے آنا ----

فریال کو کہتی ہوئیں وہ اپنے کمرے سے باہر نکل گئی تھیں ----

کیوں مرحا نہیں آئی واپس ---- وہ رات کو سو چکی تھی تو اسے معلوم نہیں تھا کہ مرحا واپس آئی بھی تھی کہ نہیں -----

وہ حیران سی بی جان کو دیکھنے لگی -----

نہیں میں نے ہی اشعر سے کہا تھا کہ ---- اس کی امی کی طبیعت ٹھیک نہیں تو وہ اسے وہیں چھوڑ دے --- لے آئے گا آج ---- وہ فریال کی فطرت سے بہت اچھی طرح واقف تھیں ---- اس لیے اسے وہیں چپ کروا دیا -----

آج وہ بہت دن بعد اشعر کے کمرے میں آئی تھیں ----- اشعر ---- انھوں نے سوئے ہوئے اشعر کو آواز دی تو --- وہ ہڑبڑا کر اٹھا -----

بی جان آپ ----- آپ کیوں آ گئیں ---- مجھے اپنے کمرے میں بلوا لیا ہوتا ---- آپ کے گھٹنوں میں پھر سے درد ہو گا ----

وہ شرمندہ ہو رہا تھا ----

نہیں آج تو میرا دل کر رہا تھا ---- کہ اپنے بیٹے کے کمرے میں جاؤں تو اس لیے آ گئی ---

جاؤ فریش ہو کر آؤ پھر ہم دونوں ناشتہ کریں گے ----

وہ بیڈ پر بیٹھتے ہوئے بولیں ----

اسے کسی انہونی کا خدشہ تھا --- ایسے صبح صبح وہ کبھی اس کے کمرے میں نہیں آئی تھیں ----- خیر دیکھی جائے گی --- کندھے اچکاتا وہ واشروم کی طرف بڑھ گیا ---

وہ واشروم سے نکلا تو بی جان اس کے کمرے میں پڑی فالتو چیزیں اٹھا رہی تھیں ---- جو اشعر نے مرحا کے جانے کے بعد پھیلا دی تھیں

کپڑے چینج کر کے انہیں بیڈ پر چھوڑ دیا تھا ---- چائے پی کر کپ ڈریسنگ ٹیبل پر رکھ دیا --- ٹاول بھی وہیں صوفے پر پھینکا ہوا تھا

حالانکہ اشعر شادی سے پہلے ایسا بالکل بھی نہیں تھا ---- وہ اپنا کمرہ صاف رکھتا تھا ---- اور اب اسے بی جان کو اپنا کمرہ سمیٹتے دیکھ کر شدید شرمندگی نے آن گھیرا ----

بی جان رہنے دیں میں کر لوں گا ---- اس نے بی جان کا ہاتھ پکڑا اور انھیں بیڈ پر بٹھایا ----

وہ اسے جانچتی نظروں سے دیکھنے لگی ---- میرا بیٹا بہت بدل گیا ہے ---- مجھ سے بہت کچھ چھپانے لگا ہے -----

وہ کھڑکی سے آتی روشنی کی طرف دیکھتے ہوئے ---- کسی گہری سوچ میں تھیں ----

کیا مطلب بی جان ---- وہ یک دم ہی گھبرا گیا ----

تم اسلام آباد کون سا چیک اپ کروانے گئے تھے جو یہاں کراچی میں نہیں ہو سکتا تھا ----- وہ نا چاہتے ہوئے بھی کہہ گئی تھیں ---

ان سے اپنے بیٹے کی یہ حالت دیکھی نہیں جا رہی تھی ----

وہ کچھ نہیں ویسے ہی ---- میری جاب وہیں تھی --- یہاں تو ٹرانسفر کروا کر آیا تھا --- تو میڈیکل چیک اپ ہر چھ مہینے بعد وہیں جا کر کروانا ہوتا ہے تو اسی سلسلے میں گیا تھا --- وہ ان سے نظریں چراتا کہنے لگا ----

اور مرحا --- وہ کیوں نہیں آئی ---- وہ جانتی تھیں اشعر ان سے مسلسل جھوٹ بول رہا تھا ----- تب ہی مرحا کے بارے میں سوال کیا

وہ اس کی امی بیمار تھیں اسی لئے وہیں چھوڑ دیا اسے ----

بی جان سے مسلسل جھوٹ بولتے اسے شرمندگی ہونے لگی ----

اچھا اور اسے وہاں چھوڑنے سے پہلے نہ تم نے مجھ سے پوچھا اور نہ ہی اس نے ---- ورنہ مرحا تو کم از کم ہر کام مجھ سے پوچھ کر ہی کرتی ہے ---- خیر میں تم سے اس معاملے پر بحث نہیں کروں گی ----

دوپہر تک جا کر مرحا کو لے آنا ----- جو بھی تم دونوں کے درمیان مسئلہ ہے ---- وہ جلد از جلد حل کر لو تو بہتر ہے -----

ابھی بی جان اشعر سے بات ہی کر رہی تھیں کہ فریال ناشتہ لے کر آ گئی ----

اسلام وعلیکم ----- فریال مسکراتی ہوئی کمرے میں داخل ہوئی تھی

وعلیکم السلام ---- اشعر اور بی جان نے ایک ساتھ سلام کا جواب دیا تھا
------

لگتا ہے مرحا بہت یاد آ رہی ہے ----- فریال بھابھی نے اشعر کو دیکھتے ہوئے
کہا تو وہ مسکرا دیا ----

نہیں ایسی بات نہیں ہے ---- آ جائیں بھابھی بیٹھیں ہمارے ساتھ ناشتہ
کریں ---- اشعر نے چائے کا کپ اٹھاتے ہوئے ان سے کہا تھا

نہیں فیصل نے آفس جانا ہے تو پھر شور مچائیں گے ان کو ساری چیزیں سامنے رکھ کر دینی ہوتی ہیں وہ تمھاری طرح بالکل بھی نہیں ہیں ---- فریال نہ چاہتے ہوئے بھی شکوہ کر گئی ----

بی جان کو فریال کی یہ بات اچھی نہیں لگی ----

شوہر ہے تمھارا ---- تم بھی تو جب بھی کہتی ہو کہیں بھی جانے کا تو چل پڑتا ہے کبھی انکار کیا اس نے ---- بی جان کو فیصل بھی اشعر کی طرح ہی عزیز تھا ----

اس لئے فریال کی اچھی خاصی کلاس لے لی ---- اشعر سر نیچے کر کے مسکرا رہا تھا ----

جی وہ تو میں بس ویسے ہی --- فریال بے چاری شرمندہ ہو گئی اور فوراً سے کمرے سے باہر چلی گئی ---

---------------------------

بی جان آپ نے انھیں میرے سامنے کیوں ایسے کہا ---- اچھا نہیں لگتا ناں ---- اشعر کو محسوس ہوا تھا کہ فریال بھابھی کا موڈ کچھ آف ہو گیا تھا --- تو اس لیے بی جان کو منع کر دیا اگلی بار اس کے سامنے انھیں کچھ بھی کہنے سے ----

اچھا اچھا زیادہ وکالت نہ کرو اس کی ---- اور اگر کبھی مجھے مرحا کی کوئی بات بری لگی تو اسے بھی کہہ دوں گی میں ---- اور مجھے بتاؤ کہ کیا مسئلہ ہے میں مرحا کو خود لینے جاؤں گی ----

وہ ناشتہ کر چکی تھیں --- تب ہی اٹھتے ہوئے بولیں ----

وہ بی جان ---- ان کی اس بات پر اشعر کی جان پر بن آئی ----

میں خود لینے جاؤں گا --- وہ یک دم ہی اپنی جگہ سے کھڑا ہو گیا تھا -----

انھوں نے اشعر کی طرف مڑ کر دیکھا اور بنا جواب دیئے ہی اشعر کے کمرے سے نکل گئیں ----

ان کے کمرے سے باہر جانے کے بعد اس نے مرحا کا میسیج پڑھا اور فوراً سائیڈ روم کی طرف بھاگا تھا ----

جیسے ہی کارنر والی کبرڈ کھولی تو یک دم ہی میوزک بجنے لگا ----

happy birthday to you

Birthday card

اور گفٹ تھا ---- فوراً سے گفٹ کھولا تو رسٹ واچ تھی ---- اور دوسرا گفٹ پرفیوم تھا ----

آج تو اشعر کا دل جھوم رہا تھا ----

تو اسے یاد تھا کہ آج اس کی سالگرہ تھی ----

اور وہ اس دن میرا سوٹ نہیں ڈھونڈ رہی تھی شاید یہی سب سوچ رہی تھی ---- پاگل لڑکی ---- وہ دل ہی دل میں اسے سوچتا مسکرانے لگا

اس کی محبت نے تو آج اشعر کو پاگل ہی کر دیا تھا ----

اشعر کا فون بجا تھا ---- نمبر دیکھا تو جان نکلنے لگی اس کی ----

ہیلو ---- اور کال ریسیو کرنے پر جو کچھ اس نے سنا تھا ----

وہ اس کو اندر تک ہلا گیا تھا ----

------------------------

مرحا کے بھائی نے اس کے سامنے کچھ پیپرز رکھے تھے ---

سائن کرو مرحا --- سوچ کیا رہی ہو ---

مرحا نے اپنے بھائی کے کہنے پر سائن کر دیئے

پھر وہاں کھڑے اس شخص نے بھی کچھ پیپرز پر سائن کئے تھے

اس نے مرحا کے کمرے کا دروازہ ناک کیا ---

مرحا چلو ناشتہ کر لو پھر میں تمھیں تمھارے گھر چھوڑ آؤں گا ---

احتشام مرحا کے کمرے میں آیا تو دیکھا وہ اب تک سو رہی تھی ---

اوہ ہو یہ لڑکی اب تک سو رہی ہے ---

وہ واپس ہی جانے لگا کہ مرحا کی آنکھ کھل گئی ---- بھائی کیا ہوا اشعر آ گئے کیا ---- وہ آنکھیں ملتی بڑا سا منہ کھولتے ہوئے جمائی لینے لگی ----

ایک تو اس کو خواب میں بھی اشعر نظر آتا ہے ---- ماں اور بھائی کو تو یہ پوچھتی ہی نہیں ---- دل میں سوچتا وہ غصے سے منہ پھیر گیا تھا ----

نہیں اسے میں نے منع کیا ہے وہ نہیں آئے گا ---- میں تمھیں لے جاؤں گا ---- اس نے خود کو نارمل کرتے ہوئے کہا ----

---- نہیں مجھے اشعر کے ساتھ جانا ہے بس ---
وہ بچوں کی طرح ضد کرنے لگی ----

اچھا میری ماں فریش ہو کر نیچے آ جاؤ سب ناشتے پر تمھارا انتظار کر رہے ہیں ---- احتشام کی بہن نے اسے صبح کا بیزار کر دیا تھا ---

اشعر اشعر اشعر --- یہ نام سن سن کر اس کے کان اب تک پک چکے تھے ---۔ آٹھ دن شادی کو ہوئے ہیں اور ایسا لگتا ہے اس اشعر کے ساتھ رہتے اس کو اٹھائیس سال ہو چکے ہیں ----۔ منہ میں بڑبڑاتا وہ اس کے کمرے سے نکل گیا ---۔ اگر اشعر کے ساتھ یہ مسئلہ نہیں ہوتا تو احتشام اپنی بہن کو اس کے ساتھ خوش دیکھ کر بہت خوش ہوتا

مگر اشعر کی بیماری اور اپنی بہن کی آنکھوں میں اشعر کے لیے اتنی محبت اور اسے کھو دینے کا ڈر دیکھتا تو اندر ہی اندر بہت دکھی ہو جاتا ---- ----

بستر سے اٹھنے سے پہلے موبائل چیک کیا تھا ----

thanks a lot my sweet and lovely wife...

I love you more than anything ....

میسج پڑھ کر مرحا کا چہرہ گلاب کی طرح کھل گیا تھا۔

Love  you too my dear husband

jaldi a jaen intezaar nai hota ab

میسج کا ریپلائی کر کہ وہ فریش ہونے چلی گئی ----

جب وہ لوگ ناشتہ کر رہے تھے تب ہی ---- مرحا کی امی نے سوال کیا

اشعر نہیں آیا تمھیں لینے ---- مرحا ویسے ہی بڑی خوش خوش نظر آ رہی تھی ----

جی امی جان میری بات ہوئی ہے ---- آ جائیں گے تھوڑی دیر میں ---- اور

مرحا کی اس بات پر احتشام سر ہلا کر رہ گیا --

میسج میں تو بڑے ڈائیلاگ مار رہا تھا --- آپ کہیں گے تو میں اس سے دور رہوں

گا ---- دل ہی دل میں سوچتا اسے زبردست القابات سے پکارنے لگا ----

جیسے ہی ناشتہ کر کہ وہ لوگ فارغ ہوئے ---- تب ہی بی جان کا فون آیا تھا

---- مرحا دیکھنا ذرا کس کا فون ہے --- مرحا کی امی نے اسے فون اٹھانے کے لیے کہا تو وہ خود ہی بات کرنے لگی ---

اسلام و علیکم --- کیسی ہیں آپ --- مرحا بی جان کی آواز سن کر کھل اٹھی تھی ----

میں تو ٹھیک ہوں تم سناؤ کیسی ہو ---- آ جاؤ گھر --- میرا بیٹا اور میں تمھارے بغیر بہت اداس ہیں ---- بی جان کی اس بات پر مرحا کی مسکراہٹ کافی گہری ہو گئی تھی ----

جی --- وہ بس اتنا ہی کہہ سکی ---

امی کیسی ہیں ذرا بات تو کرواؤ ---- انھوں نے مرحا کی چہکتی ہوئی آواز سنی تو کچھ مطمئن ہو گئیں ----

اس نے فون اپنی امی کو دے دیا تو وہ ان سے بات کرنے لگیں ---

تب ہی احتشام نے مرحا کو اشارے سے باہر بلایا تھا -----

وہ اس کے ساتھ اس کے کمرے میں چلا گیا ----

مرحا اس پر سائن کرو ---- اس نے کچھ کاغذات مرحا کے سامنے رکھے تھے ---- مرحا یک دم ہی گھبرا گئی --- یہ کیا ہے بھائی ---

اشعر کے پاس اتنے پیسے نہیں ہیں کہ وہ علاج کروا سکے ---- میرے اور تمھارے نام جو زمینیں ہیں وہ ایک کروڑ بیس لاکھ میں جا رہی ہیں ---- ہم مزید دیر نہیں کر سکتے ---- تم اس کے بغیر رہ نہیں سکتیں اور میں تمھیں دکھی نہیں دیکھ سکتا ---- سائن کر دو تا کہ کل تک ہمیں پیسے مل جائیں --- مرحا نم آنکھوں سے اپنے بھائی کی طرف دیکھنے لگی ----

اب دیکھ کیا رہی ہو سائن کرو --- وہ اپنی بہن کے دکھ کو سمجھ سکتا تھا تب ہی اتنی بڑی قربانی دے رہا تھا ----

مرحا نے سائن کئے تو احتشام نے بھی اپنی فائل پر سائن کر دئیے --

احتشام دونوں فائلز اٹھا کر وہاں سے نکل کر اپنے کمرے میں تیار ہونے چلا گیا

----

وہ اپنے کمرے میں تیار ہو رہی تھی ----

کون سا سوٹ پہنوں ---- وہ یہی سوچ رہی تھی تب ہی اس کی نظر اس سوٹ پر پڑی جو اس نے شادی سے پہلے سلوایا تھا --- مگر پہنا نہیں تھا ---- اسی طرح پڑا تھا ابھی تک ----

ڈارک پرپل کلر کی شرٹ جس کے بازو تقریباً نا ہونے کے برابر تھے --- اس پر کاپر کلر کا نیٹ کے ایمبرائیڈڈ گاؤن کے ساتھ پرپل کلر کا چوڑی دار پاجامہ اور ڈارک پرپل کلر کا ایمبرائیڈڈ نیٹ کا دوپٹہ ----

ہمم یہ تو زبردست رہے گا ---- فوراً سے فریش ہو کر اس نے کپڑے پہنے اور تیاری شروع کی ----

میچنگ جیولری ۔۔۔۔ کاپر کلر کے کنگن اور کاپر کلر کے ہی کانوں میں ائیر رنگز پہنے ہلکے میک اپ کے ساتھ ۔۔۔ وہ غضب ڈھا رہی تھی ۔۔۔

آج تیاری میں تقریباً آدھا گھنٹہ لگ گیا تھا اسے ۔۔۔۔ میک اپ کو آخری ٹچ دیتے ہوئے اس نے سوچا کہ بس اب میں یہ گاؤن اور دوپٹہ پہن کر نیچے جاتی ہوں ۔۔۔ تب ہی دروازہ ناک ہوا تھا ۔۔۔۔ وہ ابھی دوپٹہ اٹھانے ہی والی تھی کہ ۔۔۔ دشمن جاں کمرے میں داخل ہوا تھا ۔۔۔۔

وہ دونوں ہی ایک دوسرے کو دیکھ کر بہت خوش تھے ۔۔۔۔۔

آپ کب آئے اشعر ---- اشعر کو دیکھتے ہی --- وہ اس سے لپٹ گئی تھی
--- اشعر کہاں رہ گئے تھے --- کیوں نہیں آئے کل --- قسم سے بہت
انتظار کیا آپ کا --- مرحا کی آنکھیں نم ہو گئیں تھیں ---

اس نے بھی مرحا کے گرد اپنی بانہوں کا حصار تنگ کر لیا تھا ----

اشعر نے اس کے گال پر کس کی تھی ---

بس نہیں آیا --- اب آ گیا ہوں ناں ---- اب چلیں اپنے گھر ----

یہ کہتے وہ اس سے الگ ہوا تھا ---- اور یہ کیا اس طرح جائیں گی گھر ---

یہ کیا پہنا ہے آپ نے ---- وہ اس کی شرٹ دیکھ کر حیران ہوا تھا ---
جس میں سے اس کے دودھیا بازو نمایاں ہو رہے تھے --- اور پچھلا گلا ذرا ڈیپ
تھا ---

کوئی اور وقت ہوتا تو وہ بہک ہی جاتا مگر ابھی وقت کا تقاضا تھا کہ وہ بہک نہیں سکتا تھا ---- نہ موقع تھا اور نہ ہی جگہ ---

وہ گاؤن ہے ناں ---- مرحا نے فوراً سے گاؤن پہنا اور دوپٹہ سائیڈ پر ڈالتے ہوئے اشعر سے پوچھا تھا ---- اب ٹھیک ہے نہ ----

ہاں سب کے سامنے ایسے ہی ٹھیک رہے گا ---- لیکن میرے سامنے ویسے ---- اشعر نے مسکراتے ہوئے کہا تو ---- مرحا کا قہقہہ گونجا تھا

اور مرحا کی بھابھی جو اسے بلانے اس کے کمرے کی طرف آ رہی تھیں --- اس کے ہنسنے کی آواز سن کر خود بھی مسکرا دی

دروازہ ناک ہوا تھا ---تب ہی اشعر نے دروازہ کھولا تو سامنے بھابھی تھیں ----

آپ لوگ نیچے آ جائیں ---- امی جان بلا رہی ہیں --- وہ انھیں اپنی ساس کا پیغام دے کر واپس چلی گئی تھیں ----

اشعر آپ کب آئے ----- مرحا آئینے میں دیکھتے ہوئے اپنا دوپٹہ سیٹ کرتے اس سے پوچھنے لگی ----

ابھی ہی آیا --- آپ کی امی سو رہی تھیں --- آپ کے بھائی صاحب کمرے میں تھے نہیں --- بھابھی سے سلام دعا کی تو انھوں نے مجھے آپ کے پاس یہاں بھیج دیا ---- وہ اس پر گہری نظر ڈالتے اسے بتانے لگا ----

کیسی لگ رہی ہوں میں ---- اشعر کو اپنی طرف محو پایا تو اس کے کندھوں پر ہاتھ رکھتے پوچھنے لگی ----- تب ہی اشعر نے اسے جھٹکے سے خود سے قریب کیا تھا ---- یہ تو گھر جا کر بتاؤں گا -----

وہ اسے کس کرنے لگا تو --- مرحا نے اسے پیچھے کیا تھا -----

ہٹیں نیچے امی ہمارا انتظار کر رہی ہیں ----- وہ اسے پیچھے ہٹاتی دوبارہ سے آئینے میں اپنا جائزہ لینے لگی -----

بس کر دیں بہت اچھی لگ رہی ہیں آپ ----- اشعر نے اس کا ہاتھ پکڑا اور باہر لے آیا ----

اشعر ،مرحا، اس کی امی، احتشام، سویرا سب ہی بیٹھے باتیں کر رہے تھے----

تب ہی احتشام نے ٹائم دیکھتے ہوئے کہا کہ میں تو جا رہا ہوں مجھے دیر ہو رہی ہے --- اسی وقت اشعر اور مرحا بھی خدا حافظ کہتے وہاں سے نکل گئے تھے ----

وہ لوگ گھر آئے تو پہلے بی جان کے کمرے میں گئے -----

بی جان اسے دیکھ کر بہت خوش تھیں ----- کیسی ہے میری بیٹی

وہ واقعی مرحا کو اپنی بیٹی مانتی تھیں ----

میں ٹھیک ہوں بی جان آپ کیسی ہیں ---- اس نے بی جان کے ہاتھ پکڑے کہا ----

مجھے کیا ہونا ہے ---- میری جان تو میرے بچوں میں ہے ----

اگر اشعر تمھیں تنگ کرے تو بتانا مجھے ----

وہ اشعر کی طرف دیکھ کر مرحا سے کہنے لگیں تو اشعر مسکرا دیا

نہیں بی جان یہ میرا بہت خیال رکھتے ہیں ---- مرحا نے اشعر کی طرف دیکھ کر مسکراتے ہوئے کہا تو بی جان نے دل ہی دل میں ان دونوں کی خوشیوں کی دعا مانگی تھی -----

وہ دونوں کمرے میں آئے تو مرحا نے عبایا اتارا ---- ہی تھا کہ وہ اس کے پاس آیا تھا ----

کیا پوچھ رہی تھیں آپ مجھ سے ---- اب بتاؤں ---- اشعر اسے بانہوں کے حصار میں لیتے اس کے چہرے پر جھکنے لگا تو یک دم ہی فون بجنے لگا ----

اوہ ہو یہ فون ہمیشہ غلط ٹائم پر بجتا ہے ---- پیچھے ہٹتے ہوئے اشعر نے کہا تو --- مرحا کا قہقہہ گونجا تھا ----

سالے صاحب کا فون تھا ---- کہہ رہے ہیں ملنا چاہتے ہیں ---- اس دن تو میری صحیح کی کلاس لے لی تھی آپ کے بھائی نے ----

آج پتہ نہیں کیا کہنا چاہتے ہیں ----- وہ ابھی بھی اندر سے ڈرا ہوا تھا

کیا مطلب کیا کہا بھائی نے آپ سے ---- مرحا حیران سی اسے دیکھنے لگی -----

انھوں نے میری اور آپ کی ساری باتیں سن لی تھیں ۔۔۔ تب ہی باہر لے جا کر میرا ریمانڈ لیا تھا ۔۔۔۔ وہ مرحا کے کندھوں پر اپنے دونوں ہاتھ رکھتے اسے بتانے لگا ۔۔۔۔

اور پھر مرحا کو وہ ساری باتیں بتائیں جو اس کے اور احتشام کے درمیان ہوئی تھیں ۔۔۔۔۔

مجھے پہلے ہی شک تھا ۔۔۔ کہ ضرور بھائی نے کچھ کہا ہو گا آپ سے

وہ دل ہی دل میں اپنے بھائی پر بہت غصہ تھی ۔۔۔ مگر اشعر پر ظاہر نہیں کیا ۔۔۔۔

خیر آج تو کچھ ایسا نہیں کرنے والے وہ ---- آپ چلے جائیں ---- اس نے کچھ سوچتے ہوئے اشعر سے کہا ----

مطلب ---- اشعر سوالیہ نظروں سے اسے دیکھنے لگا ----

جائیں گے تو پتہ چل جائے ---- وہ اس کی شرٹ کا بٹن بند کرتے بولی

اچھا جی حکم سر آنکھوں پر ---- اشعر نے مرحا کے سامنے جھکتے ہوئے کہا تو وہ مسکرا دی ----

آج وہ سب ہی اشعر کے گھر بیٹھے تھے ----- مرحا کے گھر والے اچانک سے آ گئے تو بی جان حیران رہ گئیں ---- مگر خوش بھی تھیں -----

ابھی تک صرف تین ہی لوگوں کو پتہ تھا کہ مرحا کے گھر والے یہاں کیوں آئے تھے ---- مرحا ، اشعر اور احتشام ----- مگر کسی میں بھی ہمت نہیں تھی کہ اشعر کی بیماری کے بارے میں بات کرتا ----

تب ہی اشعر نے بی جان کا ہاتھ تھاما اور احتشام نے اپنی امی کا ---

وہ سب ہی خاموش تھے ---- جب اشعر نے اپنی بیماری کے بارے میں بتانا شروع کیا --

آج اصل میں ہم سب یہاں اس لیے موجود ہیں کہ میں آپ سب کے ساتھ ایک ایسی بات ڈسکس کرنا چاہتا تھا --- جس کے بارے میں مجھے بھی ابھی کچھ دن پہلے ہی پتہ چلا ہے ----

میرے سر میں درد ہوتا تھا ---- جب میں نے چیک اپ کروایا تو پتہ چلا کہ مجھے برین ٹیومر ہے ---- لیکن ابھی یہ بالکل پہلی سٹیج ہے

ڈاکٹروں کے مطابق میرا علاج بہت آسانی سے ہو سکتا ہے ----

اشعر نہیں چاہتا تھا کہ بی جان ، مرحا کی امی اور باقی سب کو اس کی بیماری کی نوعیت پتہ چلے اسی لئے اصل حقیقت چھپا گیا

پچھلے دنوں میں جب اسلام آباد گیا تو وہاں آسٹریلیا کے ماہر نیورو سرجن آئے ہوئے تھے ---- انھوں نے کافی سرجریز کی ہوئی ہیں ----

انھوں نے مجھے امید دلائی ہے کہ ---- وہ میرا علاج کریں گے ----

بس اسی لئے مجھے آسڑیلیا جانا ہو گا ---- میرے ساتھ کون جانا چاہے گا ---- احتشام بھائی یا پھر فیصل بھائی ---- آپ لوگ ڈیسائیڈ کر کے بتا دیجیے گا ---- اور آپ سب کو بالکل بھی پریشان ہونے کی ضرورت نہیں ہے ---- رونے یا پریشان ہونے سے بہت بہتر ہے کہ آپ سب لوگ میرے لیے دعا کیجیے ---- مجھے آپ سب کی دعاؤں کی بہت ضرورت ہے ---- اشعر سر جھکائے سب کو بتا رہا تھا ----

مرحا کی امی تو اسی وقت رونے لگیں ---- جب کہ بی جان بالکل خاموشی سے سر جھکائے بیٹھی تھیں ----

اشعر نے بی جان کو گلے لگایا تھا ----

مگر پھر بھی کمال ضبط تھا کہ ان کا ایک آنسو بھی نہیں نکلا ----

بس بالکل خاموشی اختیار کر لی تھی انھوں نے ----

فیصل بھائی کو بہت بڑا دھچکا لگا تھا ---- اشعر ان کا سہارہ تھا --- ان کا بازو تھا --- کبھی بھی انھوں نے اسے سوتیلا نہیں سمجھا تھا

یک دم ہی دل کو کچھ ہوا تھا --- وہ تو کچھ بول ہی نہیں پا رہے تھے

اپنے حواس پر قابو پاتے بی جان کے پاس اٹھ کر آئے تھے ----

بی جان دیکھیں اشعر کہہ رہا ہے ناں کہ ابھی انیسئیشل سٹیج ہے

علاج آرام سے ہو جائے گا --- وہ ان کے ہاتھ پر ہاتھ رکھے انھیں تسلی دینے لگے ----

احتشام نے اپنی امی کو گلے لگاتے انھیں تسلی دی تھی ----

امی دیکھیں نہ ---- اشعر اور مرحا کتنے بہادر ہیں ---- آپ اپنی بیٹی کو دیکھیں کتنا حوصلہ ہے اس چھوٹی سی لڑکی میں ---- کبھی یہ آپ کو گلہ کرتی نظر آئی --- اشعر کو دیکھیں کتنی ہمت ہے اس میں

ہمیں تو ان دونوں کو حوصلہ دینا ہے ناں --- اگر ہم ہی ہمت ہار جائیں گے تو پھر یہ دونوں کیا کریں گے ---- احتشام کا اپنا دل خون کے آنسو رو رہا تھا مگر ---- اپنے لہجے کو اتنا مضبوط رکھا کہ کسی کو محسوس نہیں ہونے دیا کہ وہ کتنا ٹوٹا ہوا تھا ----

مرحا کی امی خاموش آنسو بہاتی رہیں ---- مگر زبان سے کچھ نہ کہا

احتشام نے ان کے آنسو صاف کیئے اور ان کا ماتھا چوما تھا -----

پھر سویرا نے انھیں پانی پلایا -----

وہ تینوں مرد تھوڑی دیر وہیں بیٹھے رہے ---- پھر وہاں سے اٹھ کر باہر چلے گئے ----

سویرا اور فریال دونوں ہی بہت زیادہ حیران تھیں ----

ان دونوں کے پاس تو الفاظ بھی نہیں تھے کہ وہ مرحا کو تسلی دیتیں ----

دونوں بس خاموشی سے وہاں بیٹھی رہیں ----

احتشام نے سویرا کو باہر بلایا تھا ---- تو وہ اٹھ کر چلی گئی ----

کچھ دیر بعد وہ چاروں لوگ ڈرائنگ روم میں داخل ہوئے تھے ----

پھر احتشام نے بات کرنی شروع کی ----

ہم نے یہ فیصلہ کیا ہے کہ ---- میں اشعر کے ساتھ جاؤں گا ----

فیصل بھائی یہیں رہیں گے ---- اور میں نے سویرا کے چھوٹے بھائی سے بات کر لی ہے وہ کچھ دن ہمارے گھر رہ لے گا ---- جب تک ہم نہیں آئیں گے ----

اب آپ لوگ بتا دیں اگر آپ لوگ چاہتے ہیں کہ فیصل بھائی جائیں تو تب بھی مجھے کوئی اعتراض نہیں ہے ---- وہ بی جان اور اپنی امی کی طرف دیکھ کر دونوں سے پوچھنے لگا ----

جیسا آپ لوگ مناسب سمجھیں ۔۔۔۔ مرحا کی امی نے اپنے آنسو پونچھتے ہوئے کہا ۔۔۔

تب احتشام نے بی جان کی طرف دیکھا تو انھوں نے بھی کوئی اعتراض نہیں کیا ۔۔۔۔

میں نے بات کر لی ہے ۔۔۔۔ پرسوں ہماری فلائیٹ ہے ان شاءاللہ ۔۔۔۔۔

میں اور اشعر پرسوں روانہ ہو جائیں گے ۔۔۔۔۔

آپ لوگ بس دعاؤں میں یاد رکھیئے گا ۔۔۔۔۔

اتنے میں احتشام کا فون بجنے لگا تو وہ اٹھ کر باہر چلا گیا ۔۔۔۔۔

مرحا بی جان کے پاس آ کر بیٹھی تو انھوں نے مرحا کو گلے لگا کر پیار کیا ----
میری بچی مجھے معاف کر دو ---- وہ اس کے سامنے ہاتھ جوڑنے لگیں تو مرحا نے ان کے ہاتھ تھام لئے ----

نہیں بی جان ---- آپ ایسے کیوں کہہ رہی ہیں --- شادی سے پہلے ہی اشعر نے یہاں پر چیک اپ کروایا تھا تو انھیں پتہ چلا ---- پھر انھوں نے مجھے کہا تھا کہ ---- میں اس شادی سے انکار کر دوں مگر میں خود نہیں مانی ---- میں اشعر کے ساتھ بچپن سے منسوب تھی ---

مجھے ہمیشہ سے اشعر سے بہت محبت تھی ---- تو اس مشکل وقت میں میں انھیں کیسے اکیلا چھوڑ سکتی تھی ---

وہ بی جان کا ہاتھ پکڑے کہنے لگی ----

البتہ آنکھوں میں آنسو نہیں تھے ---- خود کو نارمل ظاہر کرتے مسکرا رہی تھی

----

پھر وہ اپنی امی کے پاس جا کر بیٹھی تو اس کی امی کا ضبط ٹوٹ گیا ---- نا چاہتے ہوئے بھی رو پڑیں ----

میری بچی اللہ اشعر کو لمبی زندگی دے اور تمھیں بہت سی خوشیاں نصیب فرمائے آمین ---- اپنی بیٹی کا ہاتھ چومتے اسے دعائیں دینے لگیں -----

مرحا کے دل پر جو بیت رہی تھی وہ تو بس وہ خود ہی جانتی تھی

مگر کمال ظرف تھا کہ ان لوگوں کے سامنے اس کی آنکھیں بھی نم نہ ہوئیں

----

امی دعا کیجیے بس ---- ہمیں اس وقت آپ لوگوں کی دعاؤں کی ضرورت ہے اور کچھ بھی نہیں چاہیے ----

مرحا کے چہرے پر مسکراہٹ تھی مگر آنکھیں کچھ اور ہی داستان سنا رہی تھیں

----

وہ خود قرب اور اذیت سے گزر رہی تھی ---- مگر سب کو تسلی دے رہی تھی

-----

میری بچی نے اتنی سی عمر میں کتنے دکھ دیکھ لئے ---- مرحا کی امی اسے دیکھ کر دکھ سے سوچنے لگیں ---

امی جان کافی دیر ہو گئی ہے ابھی ہمیں چلنا چاہیے ----

احتشام نے اپنی امی کو روتے دیکھا تو یہاں زیادہ ٹھہرنا مناسب نہیں سمجھا ----

بی جان نے مرحا کی امی کو گلے لگا کر تسلی دی ---- حالانکہ وہ خود اندر سے ٹوٹ پھوٹ کا شکار تھیں ---- اللہ سے دعا کیجیے وہ دعاؤں کو سننے والا ہے ---- بی جان جانتی تھیں کہ مرحا کی امی کو کتنا بڑا دکھ تھا --- ان کی بیٹی کی شادی کو ابھی دس دن بھی نہیں ہوئے تھے --- اور اسے یہ سب جھیلنا پڑا رہا تھا -----

جی آپ بھی دعا کیجئے گا ----- مرحا کی امی کے اب بھی آنسو نہیں رک رہے تھے -----

احتشام نے مرحا کے سر پر ہاتھ پھیرتے اسے تسلی دی تھی ----

سویرا نے بھی اسے گلے لگا کر اس کی ہمت بندھائی تھی -----

اور مرحا کی امی اس کے گلے لگ کر پھر سے رونے لگی تھیں ----

مرحا نے اپنی امی کے آنسو پونچھے ---- وہ بے چاری انھیں تسلی بھی نہیں دے سکتی تھی ---- بس خاموشی سے ان سے الگ ہوئی تھی ---

مرحا کے گھر والے جب چلے گئے ---- تو وہ سب ایک ساتھ بیٹھے تھے

بی جان اب بھی خاموش تھیں ---- اشعر ان کی زندگی کا اثاثہ تھا --

ایک اشعر ہی تو تھا جس پر وہ اپنا حق جتاتی تھیں ----

ورنہ فیصل پر کبھی انھوں نے کوئی سختی نہیں کی تھی -----

مرحا اور فریال بی جان کے پاس بیٹھی تھیں ----

جبکہ اشعر کو فیصل بھائی نے باہر بلا لیا تھا -----

اشعر تم نے مجھے اپنا نہیں سمجھا ---- مجھے بہت دکھ ہے ----

انھوں نے جب سے سنا تھا وہ خود غم سے پاگل ہو رہے تھے ----

نہیں بھائی میں نے تو کسی کو بھی نہیں بتایا ---- مجھے اگر پتہ ہوتا کہ مرحا یہ حقیقت جاننے کے باوجود بھی مجھ سے شادی کر لے گی تو میں اسے بھی نہیں بتاتا --- خاموشی سے مر جاتا ---- ابھی بھی میرے لاکھ منع کرنے کے باوجود بھی میرے علاج کے سارے اخراجات مرحا کے گھر والے اٹھا رہے ہیں ---- میری تو اتنی استطاعت ہی نہیں تھی ---- احتشام نے زمینیں بیچ کر پیسوں کا انتظام کیا ہے ----

اشعر نے ساری تفصیل فیصل بھائی کو بتائی ----

تم مجھے کہہ دیتے ---- ہم یہ گھر بیچ دیتے تمھاری زندگی سے زیادہ تو نہیں تھا ناں ---- فیصل بھائی بہت شرمندہ تھے ---- کہ وہ اشعر کے لیے کچھ نہیں کر سکے ----

آپ پریشان نا ہوں بھائی ---- بس اب میری صحتیابی کے لیے دعا کیجیے ---- مجھے بس آپ کی دعاؤں کی ضرورت ہے ----

اشعر نے فیصل بھائی کا ہاتھ تھامے ان سے کہا تو ---- فیصل بھائی نے اسے گلے لگا لیا ---- میری دعائیں تمھارے ساتھ ہیں ---- ان شاءاللہ تم ٹھیک ہو جاؤ گے ---- ابھی تو مجھے تمھارے بچوں کے ساتھ بھی کھیلنا ہے ---- فیصل بھائی نے اشعر کے کندھے پر ہاتھ رکھتے اسے کہا تو ان شاءاللہ کہتے اشعر ہنس دیا --

مرحا کمرے میں آئی تو اشعر سو چکا تھا ۔۔۔۔۔ اس نے تنگ کرنا مناسب نہیں سمجھا اور صوفے پر ہی لیٹ گئی ۔۔۔۔ اشعر کی نیند بہت کچی تھی ۔۔۔۔ فوراً جاگ جاتا تھا ۔۔۔۔ اسی لئے وہ بیڈ پر نہیں گئی ۔۔۔

نیند آنکھوں سے کوسوں دور تھی ۔۔۔۔۔ جو بھی تھا اب تک وہ نظروں کے سامنے تھا مگر پرسوں اسے چلے جانا تھا ۔۔۔ پھر سرجری تھی ۔۔۔

پتہ نہیں کیا ہو گا ۔۔۔ یا اللہ تو خیر کرنا ۔۔۔ اس کی عافیت کی دعائیں مانگتی وہ رو رہی تھی ۔۔۔۔ مگر پھر آنسو صاف کیۓ کہ اگر وہ ہمت ہار جاتی تو اشعر کو کیسے تسلی دیتی ۔۔۔

اشعر کی آنکھ کھلی تو وہ بیڈ پر نہیں تھی ۔۔۔۔۔ وہ تو پریشان ہی ہو گیا ۔۔۔ کمرے میں بس لیمپ کی ہلکی سی روشنی تھی ۔۔۔۔

فوراً سے اٹھا تو دیکھا وہ صوفے پر سو رہی تھی ----

گھٹنوں کے بل اس کے پاس آ کر بیٹھ گیا ----

وہ معصوم سی لڑکی اس کو بھکا رہی تھی ----

وہ اس کے چہرے پر جھکا ہی تھا کہ اس کی سانسوں کی تپش مرحا کو اپنے چہرے پر محسوس ہوئی تو اس کی آنکھ کھل گئی -----

مرحا نے وہی سوٹ اب تک پہنا ہوا تھا البتہ نیٹ کا گاؤن وہ اتار چکی تھی -----

وہ اس کے دودھیا بازوؤں کو اپنے ہاتھوں کی پوروں سے چھو کر محسوس کرنے لگا تو مرحا فوراً سے اٹھ گئی ----

---- کیا ہوا مرحا ---- وہ حیران سا اسے دیکھنے لگا ----

کچھ نہیں میں ناراض ہوں آپ سے ---- وہ اشعر کا ہاتھ جھٹکتے وہاں سے اٹھ گئی ----

اشعر جانتا تھا وہ ناراض نہیں تھی اداس تھی ---- اشعر نے جانا تھا اس وجہ سے ----

مگر میں تو ناراض نہیں ہوں اپنی وائفی سے ----

یہ کہتے ہی اشعر نے اسے اپنے بازوؤں میں اٹھایا تو مرحا کو لگا کہ وہ گر ہی جائے گی تو فوراً سے اشعر کی شرٹ کا کالر پکڑ لیا ----

وہ دونوں ایک دوسرے کی طرف دیکھ رہے تھے -----

وہ اسے اٹھا کر بیڈ پر لٹا چکا تھا -----

وہ جیسے ہی اس پر جھکا تو مرحا نے اسے پکارا تھا ----- اشعر پلیز نہیں ---

جانے کیوں آج اسے اتنی گھبراہٹ ہو رہی تھی ---- وہ سمجھنے سے قاصر تھی -----

ششش ---- اشعر نے اس کے ہونٹوں پر شہادت کی انگلی رکھتے اسے کچھ بھی کہنے سے منع کر دیا ----

بس کچھ نہیں مرحا کچھ بھی نہیں ---- آج بس مجھے سوچو صرف مجھے ----

یہ کہتے ہی وہ مدہوش ہو چکا تھا ----

مرحا تو سو گئی مگر جانے کیوں اسے نیند ہی نہیں آرہی تھی ----

وہ اس کے پاس سے اٹھ کر بالکونی میں چلا گیا ---- وہ آج رونا چاہتا تھا ---

بہت رونا چاہتا تھا مگر ضبط کر گیا ---- اچانک سے دل گھبرانے لگا --- دل بند ہونے لگا تھا اس کا ---- فوراً سے واشروم کی طرف گیا --

اور پانی کھول کر شاور کے نیچے کھڑا ہو گیا -- جانے کب تک وہ ایسے شاور سے گرتے پانی کے نیچے کھڑا رہا ----

مرحا کی آنکھ کھلی تو اسے واشروم سے پانی گرنے کی آواز آئی ----

نیند آنکھوں سے غائب ہو چکی تھی ---- سو اٹھ کر اس کا انتظار کرنے لگی ---- کافی دیر گزرنے کے بعد بھی جب پانی گرنا بند نا ہوا تو وہ پریشان ہی ہو گئی ---- واشروم کا دروازہ ناک کیا ---- تب بھی اشعر نے کوئی رسپانس نہیں دیا ----

پھر زور زور سے دروازہ بجایا ---- اشعر کیا ہو گیا ہے باہر آئیں ---

مرحا پریشان ہو گئی تھی

مرحا کی آواز پر اس نے پانی بند کیا --- ہا ہاں مر مرحا مم میں آ آ ر رہا ہوں ---- اشعر سے الفاظ بھی صحیح ادا نہیں ہو رہے تھے ---

کتنے ہی آنسو تھے جو پانی کے قطروں کے ساتھ مل کر اپنی اہمیت کھو چکے تھے
----

اشعر نے بہت اچھی طرح اپنے چہرے اور آنکھوں کو دھویا تھا ---- کہ کہیں
مرحا اسے دیکھ کر پریشان نہ ہو جائے ----

مرحا کو اس کی آواز سن کر تسلی ہوئی ---- تو وہ جا کر بیڈ پر بیٹھ گئی اور اشعر کا
انتظار کرنے لگی ----

وہ اپنے گیلے بالوں کو ٹاول سے صاف کرتا ہوا باہر آیا تھا ----

کیا ہوا میری بیگم تو میرے بنا ایک پل بھی نہیں رہ سکتی ----

ویسے میں کافی خوش قسمت شوہر ہوں ---- مرحا کو دیکھ کر خود کو نارمل ظاہر
کرتے ہوئے اس نے مسکراتے ہوئے کہا ---

میں بھی بہت خوش قسمت ہوں ---یہ کہتے ہوئے مرحا بھی ہلکا سا مسکرا دی
----

اب جائیں آپ بھی فریش ہو جائیں ---- فجر کی نماز کا ٹائم ہونے والا ہے ----
اشعر نے گھڑی کی طرف دیکھتے ہوئے کہا تو مرحا یک دم ہی اپنی جگہ سے اٹھ گئ
---- ہا یہ کیا ہوا آج تو میں تہجد کے لیے بھی نہیں اٹھ سکی ----

اسی لئے کہہ رہا ہوں فجر نہ مس کر دیجئے گا ---- اشعر اس کو دیکھتے ہوئے مسکرا
دیا ----

نماز پڑھنے کے بعد مرحا کو اشعر کے کپڑے سوٹ کیس میں رکھنے تھے ---- تب ہی جلدی جلدی اپنے گیلے بال سلجھانے لگی ----

مرحا نے بال سلجھانے کے لیے آگے کر لئے تھے ----

تب ہی اشعر نے آ کر اسے پیچھے سے اپنی باہنوں کے حصار میں لیتے ہوئے اپنی تھوڑی اس کے کندھے پر رکھ دی ---- اشعر نے اس کے کان کی لو کو چوما تو وہ اس کی سانسیں جیسے رکنے لگیں ----

مرحا نے اپنی آنکھیں بند کر لیں ---- شاید اسے بھی اب اشعر کی قربت میں سکون ملنے لگا تھا ----

کیا ہوا میری وائفی کو ---- کیوں چپ ہے ---

اشعر کو جب مرحا پر زیادہ پیار آتا تو اس کو وہ وائفی کہہ کر پکارتا ----

مرحا اس سے الگ ہوئی تھی ----

اشعر کی طرف رخ کر کے اپنے بازو اس کے کندھے پر رکھ دیئے تھے ---

تب ہی اشعر نے اس کی کمر کے گرد بازوؤں کا حصار تنگ کر کے اسے اپنے سینے میں بھینچا تھا ----

I love you my sweet heart....

اشعر نے اس کے سر کو چومتے ہوئے محبت کا اظہار کیا تھا ----

مرحا اب بھی کچھ نہیں بولی تھی ---- مرحا کا دل چاہ رہا تھا کہ وقت رک جائے ----

جیسے جیسے وقت بیت رہا تھا ---- مرحا بہت پریشان ہو رہی تھی ----

مرحا میری جان ---- اشعر اس سے الگ ہوا تھا ----

کیا ہوا ہے کیوں اداس ہو ---- وہ کل سے نوٹ کر رہا تھا کہ مرحا بہت اداس تھی ---- وہ اب بھی اسے بہت غور سے دیکھ رہا تھا -----

مرحا کا ضبط ٹوٹ چکا تھا ----- اس کا چہرہ آنسوؤں سے بھیگنے لگا ۔

مجھے بھی ساتھ لے جائیں اشعر ---- میں اکیلی یہاں کیا کروں گی ---

مرحا اس کے سینے پر سر رکھ کر زاروقطار رو رہی تھی -----

وہاں جا کر آپ مزید پریشان ہو جائیں گی ----- آپ کیوں فکر کرتی ہیں ---- احتشام ہیں نہ میرے ساتھ ----

، اور آپ اکیلی کیسے ---- یہاں بی جان ہیں ---- فیصل بھائی ، فریال بھابھی ارحم ---- سب ہی ہیں

اور پھر آپ کی امی ، اور بھابھی بھی تو ہیں ناں ---- اتنے سب لوگ آپ کے ساتھ ہیں اور آپ اتنا زیادہ پریشان ہو رہی ہیں ----

ایسے روئیں گی ناں تو میں جا نہیں سکوں گا ---- وہ اس کی کمر کو سہلا رہا تھا ----

جائیں جلدی سے منہ دھو کر آئیں --- یہ سارا کام نمٹانا ہے میرا سامان رکھنا ہے ---- اور پھر رشتے دار ملنے آ جائیں گے تو پھر انھیں بھی ٹائم دینا پڑے گا ----

ایسے رونے سے کچھ نہیں ہو گا ---- بس آپ کی دعائیں چاہییے -----

کسی اور کے سامنے میں آپ کو روتا ہوا نہ دیکھوں ---- میں نہیں چاہتا کہ کوئی میری بیوی کو بزدل کہے ---- آپ تو بہت بہادر ہیں ناں

اس نے مرحا کے آنسو صاف کرتے ہوئے پوچھا تو اس نے تائید میں سر ہلایا

-----

رات کو بھی آرام نہیں کر سکتے کیونکہ صبح چار بجے کی فلائٹ ہے

میں آپ کے ساتھ ملکر پیکنگ کروا دیتا ہوں ---- پھر نیچے جائیں گے

ناشتے پر سب ویٹ کر رہے ہوں گے -----

اشعر نے مرحا کا ماتھا چوما -----

مرحا بھی خاموشی سے اشعر سے الگ ہوتے ہوئے اشعر کے کپڑے سوٹ کیس میں رکھنے لگی -----

آج ناشتہ کرتے ہوئے سب ہی خاموش تھے ---- سوائے ارحم کے ---- اسے پتہ ہی نہیں تھا کہ اس کے عزیز از جان چچا کے اوپر کیا قیامت بیت چکی تھی ----

چاچو آپ کو پتہ ہے ---- آج مما نے میری اسکول کی چھٹی کروا لی --
وہ بڑی خوشی سے اپنے چاچو کو بتا رہا تھا ----

اچھا واہ بھئی واہ --- کیا بات ہے ---- اشعر نے اس کے بال خراب کئے تو ارحم نے منہ بنایا تھا ---- چاچو آپ نے میرے بال ہی خراب کر دیئے

ہاہاہاہا ---- چاچو کی جان آپ ناشتہ کر لو پھر چاچو آپ کے بال بنا دیں گے ---- اشعر نے ہنستے ہوئے ارحم سے کہا ---- بس وہی دونوں ہی ناشتہ کر رہے تھے -----

باقی سب کا تو کھانا پینا حرام ہو چکا تھا -----

بی جان نے زبردستی دو نوالے لئے ----- مرحا نے صرف چائے ہی پی ---

فیصل بھائی نے بھی کچھ نہ کھایا اور فریال بھابھی بھی ایسے ماحول میں کچھ نہ کھا سکیں ----

سارا کا سارا ناشتہ ایسے ہی پڑا رہ گیا تھا -----

وہ لوگ ابھی ناشتے کر کے اٹھے ہی تھے کہ فریال بھابھی کے گھر والے آ گئے ---- فریال کے بھائی بھابی امی بابا اور بہت ہی حسین بہن صدف ---- جس کا

رشتہ وہ اشعر سے کروانا چاہتی تھیں --- مگر بی جان کے فیصلے کے آگے ان کی ایک نہ چلی --- اور مرحا اشعر کی دلہن بن کر آ گئی ---- اسی دن سے صدف اور اس کی امی کے تن بدن میں آگ لگی ہوئی تھی ---- اور جب فریال بھابھی نے فون پر اپنی امی کو اشعر کی بیماری کے بارے میں بتایا تو ---- ان کا کہنا تھا کہ جب دوسروں کی بد دعائیں لیں گے تو ایسا ہی ہو گا ---- اور فریال بھابھی اپنی امی کی بات سن کر اندر تک لرز گیئں ---- امی کچھ تو خدا کا خوف کریں ---- بیماری تو کسی پر بھی آ سکتی --- فریال بھابھی نے اپنی امی کو سمجھانے کی کوشش کی تو انھوں نے الٹا فریال بھابھی کو ہی جھاڑ دیا --- یہ کہہ کر کہ زیادہ اپنے سسرال والوں کی سائیڈ مت لیا کرو ---- تب ہی فریال بھابھی نے زیادہ بات کرنا مناسب نہیں سمجھی ----

فریال بھابھی کے گھر والے سب لاؤنج میں آ چکے تھے ---- مگر ایک ہستی جو ابھی بھی باہر ہی تھی ---- صدف صاحبہ ---- جس نے ریڈ دھاگے کی کامدار گھٹنوں

تک آتی ڈیپ گلے والی بلیک شرٹ کے ساتھ بلیک کیپری اور ریڈ دوپٹہ پہنا تھا --- سلکی سٹیپ کٹنگ بال شانوں پر لہرا رہے تھے ---- اس کی ہائی ہیل والی سینڈل کا سٹیپ کھل نہیں رہا تھا ----

کیونکہ بی جان کو بالکل پسند نہیں تھا کہ کوئی لاؤنج میں جوتوں سمیت آئے تو سب ہی باہر جوتے اتار کر آتے تھے ---- اسی وجہ سے وہ بھی سینڈل کا سٹیپ کھولنے کی تگ ودو میں لگی تھی ---- جیسے ہی سینڈل کا سٹیپ کھلا ---- وہ اٹھ کر کھڑی ہو گئی ---- اور بے چارہ اشعر --- اسے شاید آفس سے کوئی کال آ رہی تھی تو وہ سننے باہر کی جانب بڑھا --- وہ تو اپنے دھیان میں تیزی سے جا رہا تھا ----

اور لاؤنج کے دروازے پر کھڑی صدف --- سے ٹکرانے ہی لگا تھا کہ دروازہ پکڑ لیا --- مگر صدف اپنا توازن برقرار نہ رکھ سکی اور گرنے کی ایکٹنگ کرتے ہوئے --- اشعر کی شرٹ کا کالر پکڑا اور دوسرا ہاتھ اس کے بازو پر رکھ کر کہنے لگی --- شکر

ہے اشعر آپ نے پکڑ لیا ورنہ میں گر جاتی --- اس نے اتنی تیز آواز میں بولا کہ سب ہی اس کی طرف متوجہ ہو گئے تھے ----

اس سے پہلے اشعر کچھ کہتا اس نے اشعر سے قریب ہوتے ہوئے سرگوشی کی -- اگر اتنا ہی شوق تھا ٹکرانے کا تو کر لیتے شادی ----

ان دونوں کو اتنا قریب دیکھ کر مرحا کا چہرہ دھواں ہو رہا تھا ----

اشعر نے بنا کچھ کہے ہی اس کے ہاتھ سے اپنی شرٹ چھڑائی ---

اور غصے سے باہر نکل گیا --- کال آفس سے تھی تو صدف کی وجہ سے ڈسکنیکٹ کر دی مگر پھر سے کال ملا کر بات کرنے لگا ----

غصے اور خفت سے اس کا چہرہ سرخ ہو رہا تھا ---- مرحا کیا سوچتی ہو گی ---- پتہ نہیں وہ کیسے ری ایکٹ کرے گی ---- باقی سب تو صدف کی ان اوٹ پٹانگ حرکتوں سے خوب واقف تھے ---- مگر مرحا اسے تو کچھ بھی نہیں پتہ تھا

سوائے اس کے --- کہ صدف اشعر سے شادی کرنا چاہتی تھی --- اور پھر مرحا اس کی بیوی تھی --- وہ اشعر کو کتنا چاہتی تھی --- اس بات سے اشعر لا علم نہیں تھا ----

وہ دھڑکتے دل کے ساتھ لاونج میں داخل ہوا تو اسے مرحا کہیں بھی نظر نہیں آئی ---- دل بے چین ہونے لگا تھا --- اور مجبوری یہ تھی کہ مہمانوں کے ساتھ بیٹھنا پڑا ----

تب ہی صدف بول پڑی --- اشعر مجھے آپ کی بیماری کا سن کر بہت افسوس ہوا تھا ---- میں تو ساری رات سو نہیں سکی ---- وہ اتنی بے شرموں کی طرح اول فول بکے جا رہی تھی ---- اسے یہ خیال ہی نہیں تھا کہ ارد گرد بہت سے لوگ بیٹھے تھے ---- صدف کے بھائی کا چہرہ شرمندگی سے سرخ ہو رہا تھا -- اور فیصل بھائی تو بس سر ہلا کر رہ گئے ---- ایسا نہیں تھا کہ وہ پہلی بار ایسی بکواس کر رہی تھی ----

مگر اب اشعر شادی شدہ تھا ---- اسے اتنا بھی خیال نہیں رہا ----

آپ کو رات کو سو جانا چاہیے تھا کیونکہ رات کو میرے لیے جاگنے کا کام مرحا نے سنبھال لیا ہے ---- یہ کہہ کر اشعر وہاں رکا نہیں تھا اٹھ کر اپنے کمرے میں آگیا تھا ---- جہاں مرحا اس کے سامان کا جائزہ لے رہی تھی ---- کہ کوئی چیز رہ تو نہیں گئی ----

تب ہی وہ اس کے پاس آیا تھا ---- مرحا کا چہرہ بے تاثر تھا -----

کیا ہوا کیوں ناراض ہیں آپ ---- اشعر نے اس کا ہاتھ پکڑتے ہوئے کہا --

نہیں میں کیوں ہونے لگی ناراض ---- دل میں تو بہت غصہ بھرا تھا --- اس صدف کی حرکت پر ---- مگر وہ جاتے ہوئے اشعر کو پریشان نہیں کرنا چاہتی تھی اسی لیے کچھ نہ کہا ----

وہ جان بوجھ کر ٹکرائی تھی مجھ سے ---- اشعر مرحا کو بہت چاہنے لگا تھا اور اس سے اب یہ برداشت نہیں تھا کہ مرحا اس پر شک کرے

اسی لئے اسے وضاحت دینے لگا ----

اشعر میں نے آپ سے کوئی وضاحت نہیں مانگی ---- مجھے آپ پر پورا بھروسہ ہے ---- لیکن اگر آپ کو کوئی لڑکی پسند بھی تھی تو آپ اسے بھول جائیے ---- آپ کے لیے یہی بہتر ہو گا ---- ورنہ مرحا اپنی جان بھی دینے سے گریز نہیں کرے گی ---- مرحا ہاتھ چھڑا کر رخ پھیر گئی ----

مرحا وہ مجھے پسند نہیں تھی ---- اگر ہوتی نہ تو دنیا کی کوئی طاقت مجھے اس سے شادی کرنے سے نہیں روک سکتی تھی --- سمجھیں آپ ؟------ اشعر کا موڈ سخت خراب ہو چکا تھا ----

تو آپ نے اسے جواب کیوں نہیں دیا ---- خاموش کیوں ہو گئے ----

مرحا کی آنکھوں میں نمی در آئی ----

مرحا عقل استعمال کریں ---- اس وقت سب کو یہ لگتا کہ میں اوور ری ایکٹ کر رہا ہوں ---- اور پھر میں آن کال تھا ---- اس لیے بھی کچھ نہیں کہا ---- اشعر کا چہرہ غصے سے سرخ ہو گیا تھا----

تو وہ جو آپ کے کان میں گھسی ہوئی تھی---- کیا کہہ رہی تھی ---

مرحا کچھ بھی سمجھنے کے لیے تیار نہیں تھی----

وہ کہہ رہی تھی --- اتنا ٹکرانے کا شوق ہے تو مجھ سے شادی کر لیتے

وہ سچ بول گیا----

اور مرحا کا منہ حیرت سے کھلے کا کھلا رہ گیا----

اور آپ نے اسے کچھ نہیں کہا----

مرحا کو یقین ہی نہیں آرہا تھا----

مرحا میں آن کال تھا--- اس سے اپنا کالر چھڑوا کر میں باہر چلا گیا

اشعر بے گناہ ہو کر بھی صفائیاں دے رہا تھا----

تو بعد میں کہہ دیتے ---- مرحا کا بس نہیں چل رہا تھا کہ وہ اس لڑکی کا گلا دبا دیتی ----

مرحا آپ یہاں آگئیں ---- تو اس نے مجھے کہا کہ وہ میری فکر میں ساری رات جاگتی رہی ----

تب ہی میں نے اسے جواب دیا کہ میری فکر میں جاگنے کے لیے میری بیوی موجود ہے ---- آپ اپنی نیند پوری کیا کریں ----

اور اگر میری بات پر یقین نہیں تو آپ بی جان سے بھی پوچھ سکتی ہیں ----

میں تو ہوں ہی جھوٹا ---- اب تو اشعر بھی اسے وضاحتیں دے دے کر تھک گیا تھا ---- غصے سے جا کر صوفے پر بیٹھ گیا ---

اب مرحا کو احساس ہوا کہ وہ کچھ زیادہ ہی ری ایکٹ کر گئی ---

اشعر کے پاس جا کر بیٹھی ----- اس کا ہاتھ پکڑا تو اشعر نے ہاتھ چھڑا لیا ----

سوری ----- مرحا نے اپنے کان پکڑ لئے ----

اشعر نے اب بھی اس کی طرف نہیں دیکھا ----

مرحا گھٹنوں کے بل بیٹھ گئی اور اس کے گھٹنوں پر اپنا سر ٹکا لیا --

اٹھیں مرحا یہ کیا کر رہی ہیں آپ ---- اشعر نے اسے پیچھے کیا تھا ---

پہلے کہیں کہ آپ مجھ سے ناراض نہیں ہیں ---- مرحا اٹھ کر اشعر کے ساتھ بیٹھ گئی ---- اور اسکے کندھے پر سر رکھ لیا ----

بھلا میں اپنی جان سے کیسے ناراض ہو سکتا ہوں ---- اشعر نے مرحا کی طرف رخ کر کے اسے اپنے سینے سے لگایا تھا -----

آپ نہیں جانتیں ---- اشعر کی جان مرحا میں بستی ہے -----

یہ کہتے ہوئے اشعر نے اس کے گال پر کس کی تھی -----

سوری اشعر میں آپ کو کسی کے ساتھ بھی شئیر نہیں کر سکتی ---- میں برداشت نہیں کر سکتی کہ آپ کو کوئی اس نظر سے دیکھے بھی ---- مرحا نے اشعر سے الگ ہوتے ہوئے کہا -----

کس نظر سے ----- اب کے اشعر کو شرارت سوجھی ----- تو معنی خیز نظروں سے مرحا کو دیکھا تو دونوں ہی ہنس دیئے ----

جس نظر سے میں آپ کو دیکھتی ہوں ---- محبت سے چاہت سے

مرحا شاید جزباتی ہو گئی تھی -----

پتہ ہے مجھے ----- اب رونا شروع نہیں کر دینا -----

اشعر نے اس کے چہرے کے تاثرات بھانپتے ہوئے کہا ----

اب باہر چلتے ہیں ---- باہر سب مہمان بیٹھے ہیں ---- اچھا نہیں لگتا نا

یہ کہتے ہوئے اشعر نے مرحا کا ہاتھ پکڑا اور اسے باہر لے آیا ----

وہ دونوں سیڑھیاں اتر رہے تھے تب ہی سامنے سے صدف آتی دکھائی دی ---

اور صدف کو دیکھتے ہی --- اشعر نے مرحا کے کان میں سرگوشی کی تھی ----
جس پر وہ دونوں قہقہہ لگا کر ہنسے تھے ---- اور صدف یہ سب دیکھ کر آگ بگولہ
ہو گئی تھی ----

دیکھتے ہی دیکھتے گھر مہمانوں سے بھر گیا ---- سب رشتے دار ملنے آ رہے تھے
---- اب اشعر کے جانے کا وقت آ گیا تھا -----

تقریباً سارے رشتے دار مل کر جا چکے تھے ---- بس فریال بھابھی کی امی موجود
تھیں ---- بھائی اور بھابی پہلے چلے گئے تھے ----

اور صدف بھی جل بھن کر اپنے بھائی کے ساتھ گھر چلی گئی تھی

اشعر کی فیملی کے سب لوگ اور احتشام اس کی امی، سویرا اور احتشام کے سسرال والے سب ائیرپورٹ پر پہنچ چکے تھے ---

وقت رخصت آ چکا تھا ---- یہ وقت ان سب کے لیے بہت بھاری تھا ----

بی جان پچھلے دو دن سے خاموش تھیں ---- اب بھی کچھ نہیں بول رہی تھیں ----

تب ہی اشعر مرحا کو سائیڈ پر لے گیا -----

مرحا پلیز مجھ سے ایک وعدہ کریں -----

جب تک میں واپس نہیں آ جاتا ----- آپ بی جان کا خیال رکھیں گی

اور رات کو انھیں کے کمرے میں ان کے ساتھ سوئیں گی ---- کیونکہ دن میں تو فریال بھابھی بھی بی جان کا خیال رکھ سکتی ہیں --- اصل مسئلہ رات کا ہے --- آپ کا یہ احسان میں کبھی نہیں بھولوں گا ----- وہ اس کا ہاتھ پکڑے اس کی منت کرنے لگا -----

آپ کیسی غیروں والی باتیں کرتے ہیں ----- بی جان میرے لیے میری امی جیسی ہیں ---- آپ نہ بھی کہتے تو بھی میں ان کا خیال رکھتی

جیسا آپ نے کہا ویسا ہی ہو گا ---- میں دن میں بھی بی جان کا خیال رکھوں گی ------ آپ بے فکر ہو جائیں ----- مرحا نے اسے یقین دلایا کہ وہ بی جان کے معاملے میں بالکل غفلت نہیں برتے گی ----

شکریہ ----- اشعر نے مرحا کو گلے لگایا ----

پھر اشعر ---- بی جان ، فیصل بھائی اور سب سے ملا

احتشام بھی مرحا سویرا ، اپنی امی اور سسرال والوں سے ملا

اور پھر جاتے جاتے آخری بار سب کو دور سے دیکھ کر دونوں نے ہاتھ ہلایا تھا

-----

اسے آسٹریلیا گئے ہوئے پورے دو دن گزر چکے تھے ---- اس گھر میں اگر اب کوئی زیادہ بات کرتا تھا تو وہ صرف اور صرف ارحم تھا ----

ورنہ اس گھر کے مکین آج کل صرف ایک دوسرے کو کام سے ہی مخاطب کیا کرتے تھے ---- ہنسنا مسکرانا تو جیسے سب بھول ہی چکے تھے ---- وہ ہر وقت بی جان کے پاس ہی ہوتی تھی --- ابھی دوپہر کے تین بج رہے تھے ---- بی

جان سو چکی تھیں ۔۔۔۔۔ تب ہی وہ فریال بھابھی کو بتا کر تھوڑی دیر کے لیے اپنے کمرے میں آئی تھی ۔۔۔۔ دل کتنا اداس تھا ۔۔۔۔ کسی سے کہہ بھی نہیں سکتی تھی ۔۔۔

سب کے سامنے خود کو مضبوط ظاہر کرتے کرتے تھک گئی تھی ۔۔۔۔

آ کر بیڈ پر بیٹھی تھی ۔۔۔۔ سوچا بیڈ شیٹ چینج کر لے ۔۔۔۔ اور جیسے ہی بیڈ شیٹ چینج کرنے کی غرض سے تکیے اٹھائے تو تکیے کے نیچے سے ایک فولڈ کاغذ نکلا ۔۔۔۔ فوراً سے اس کاغذ کو کھولا ۔۔۔۔ لکھا تھا

میری عزیز از جان شریک حیات

آپ کو ہر طرح کے حالات کا سامنا کرنے کے لیے تیار رہنا ہو گا ۔۔۔۔

شاید میں واپس آ جاؤں اور شاید نہیں ---- اگر تو میں زندہ سلامت واپس آ گیا تو ہم ایک بہت خوش گوار زندگی گزاریں گے ---- لیکن اگر زندگی نے وفا نہ کی تو ---- پھر آپ سے دوبارہ کبھی بھی نہیں مل سکوں گا ---- اور میرے مرنے کے بعد میرا آپ پر صرف اتنا حق ہو گا کہ آپ اپنی عدت پوری کریں گی ---- اور اگر میری اولاد ہو گئی تو آپ اسے فیصل بھائی کو سونپ دیجیئے گا ----

کسی کے جانے سے زندگی رک نہیں جاتی ---- میں بھی یہی چاہتا ہوں کہ اگر میں واپس نہ آ سکا تو آپ شادی کر لیں ---- اتنی لمبی زندگی اکیلے نہیں گزاری جا سکتی ---- اس وقت آپ کو میری یہ باتیں سمجھ نہیں آئیں گی ---- لیکن حقیقت یہی ہے کہ اس دنیا میں رہنے کے لیے ہمیں کسی نہ کسی کا ساتھ چاہیے ہوتا ہے ---

میں نے احتشام سے بھی کہہ دیا ہے کہ اگر میں نہ بچ سکا تو وہ کسی اچھی جگہ آپ کی شادی کر دیں ---- اللہ کرے آپ کو مجھ سے زیادہ پیار کرنے والے انسان کا ساتھ نصیب ہو آمین -----

ہم لاکھ چاہیں حقیقت سے نظریں نہیں چرا سکتے -----

اگر میری کوئی بات بری لگی ہو تو اس کے لیے معذرت -----

دعاؤں میں یاد رکھیئے گا -----

صرف آپ کا اشعر

نہیں اشعر نہیں آپ کو واپس آنا ہو گا ---- اپنی مرحا کے لیے اپنی بی جان کے لیے ---- اشعر آپ ایسا نہیں کر سکتے ---- اگر آپ نے مجھ سے بے وفائی کی تو میں آپ کو کبھی معاف نہیں کروں گی ----

وہ زاروقطار رو رہی تھی ----

کتنی ہی دیر وہ سسکتی رہی تھی ---- اور نجانے کب وہ نیند کی وادیوں میں اتر گئی ----- آنکھ کھلی تو عصر کی اذان ہو رہی تھی ---

پہلے جب وہ اشعر کے سامنے روتی تھی تو وہ اسے رونے نہیں دیتا تھا --- اس کے آنسو پونچتا تھا ---- اسے تسلی دیتا تھا ---- اور آج اس نے تسلی دینے کی بجائے رہی سہی امید بھی چھین لی تھی ----

اشعر آپ بہت برے ہیں ---- آپ نے اپنی مرحا کا دل دکھایا ہے ----

مرحا آپ کو اس گناہ کے لیے کبھی معاف نہیں کرے گی ----

وہ پھر سے دل ہی دل میں اشعر سے مخاطب تھی ----

اور پھر اپنے آنسو صاف کرتی ---- وہ وضو کرنے کے لیے اٹھ گئی تھی

نماز پڑھ کر وہ نیچے آئی تو ارحم بی جان کے ساتھ بیٹھا باتیں کر رہا تھا ---- مرحا نے ارحم کو اپنے پاس بلایا تو اس نے مرحا کی طرف دیکھا بھی نہیں --- ارحم کی اس حرکت پر مرحا حیران رہ گئی تھی

کیا ہوا ارحم ادھر آئیں میرے پاس بیٹھیں آپ ---- مرحا نے پھر سے اسے مخاطب کیا تو ---- وہ ناراض ناراض سا لگ رہا تھا -----

پھر مرحا خود ہی اس کے پاس آ کر بیٹھ گئی -----

کیا ہوا آپ ناراض لگ رہے ہیں ----- مرحا نے ارحم کو اٹھا کر اپنی گود میں بٹھا لیا ---- آپ بتائیں گے نہیں تو آپ کی چچی جان کو کیسے پتہ چلے گا کہ ارحم کیوں ناراض ہے ---- مرحا نے ارحم کے سلکی بال ہاتھ سے سیٹ کرتے ہوئے کہا تو ارحم نے خفگی سے مرحا کی طرف دیکھا تھا ---- چاچو چلے گئے اور مجھے کسی نے بھی نہیں اٹھایا -----

میں چاچو سے ملا بھی نہیں ----- اور میں چاچو سے بھی سخت ناراض ہوں ----- وہ مجھ سے مل کے بھی نہیں گئے ----

وہ آئیں گے نہ تو میں ان سے بالکل بات نہیں کروں گا ----

وہ اپنی ہی دھن میں بولے جا رہا تھا ----

ہاں ٹھیک ہے آپ کے چاچو آئیں گے نہ تو ہم دونوں ان کو خوب ڈانٹیں گے ---- مرحا نے ارحم کو صوفے پر بٹھاتے کہا تو وہ مسکرا دیا

پرامس پھپھی جان ---- ارحم نے ہاتھ بڑھایا تو مرحا نے بھی اس کا ہاتھ تھام لیا تھا -----

پرامس ---- اب تو آپ مجھ سے ناراض نہیں ہیں ناں

مرحا نے اس کے کندھے پر ہاتھ رکھتے ہوئے پوچھا تو ارحم بھی نا میں سر ہلاتا مسکرا دیا ----

بی جان کے پاس احتشام کا فون آیا تھا ---- ابھی سلام دعا ہی ہوئی تھی کہ کال ڈسکنیکٹ ہو گئی ---- شاید سگنل پرابلم تھی -----

مرحا کتنی بے چین تھی ----- اور جب فون آ کر بھی بات نہ ہو سکی تو وہ جیسے رو دینے کو تھی ----

بی جان اس کی کیفیت کو بہت اچھی طرح سمجھ رہی تھیں ----

مرحا شاید سگنل کا مسئلہ ہے ---- پریشان مت ہو میری بچی ----

ہو سکتا ہے تھوڑی دیر میں دوبارہ کال آ جائے ----

بی جان مرحا کے پاس آ کر بیٹھ گئیں ---- اور اسے گلے لگا لیا ----

جی ۔۔۔ مرحا بس اتنا ہی کہہ سکی ۔۔۔۔۔

تب ہی مرحا کی امی کا فون آیا تو انھوں نے بتایا کہ احتشام اور اشعر وہاں خیریت سے پہنچ چکے ہیں ۔۔۔۔ ابھی تھوڑی دیر پہلے ہی احتشام کی کال آئی تھی ۔۔۔۔

مرحا کو کچھ تسلی ہوئی تھی مگر دل اب بھی بے چین تھا ۔۔۔۔

بی جان بھی مطمئن ہو گئی تھیں ۔۔۔۔ مگر ان کی حالت بھی مرحا سے مختلف نہیں تھی ۔۔۔۔ ان کا بیٹا زندگی اور موت کی جنگ لڑ رہا تھا ۔۔۔ لیکن اب تک انھوں نے کسی سے بھی اپنا دکھ نہیں کہا ۔۔۔۔

زبان سے ناشکری کے الفاظ نہیں ادا کئے ۔۔۔۔ بلکہ مرحا اور اس کی امی کو تسلی دے رہی تھیں ۔۔۔۔

فیصل بھائی بھی آکر لاؤنج میں بیٹھے تھے ۔۔۔۔ سلام دعا کے بعد انھوں نے بتایا تھا کہ ان کے پاس بھی احتشام کا فون آرہا تھا ۔۔۔۔

مگر پھر ڈسکنیکٹ ہو گیا ----

آپ لوگ فکر نہ کریں ---- ان شاءاللہ سب بہتر ہو گا -----

انھوں نے مرحا اور بی جان کو تسلی دی تھی ----- مگر وہ خود بھی اندر سے بہت دکھی تھے -----

اس کا میٹرک کا رزلٹ آیا تھا اس کی دوست جو محلے میں ------

ہی رہتی تھی --- اس نے اخبار بھجوایا تھا --- وہیں صحن میں کھڑے کھڑے دھڑکتے دل کے ساتھ اس نے اخبار میں رول نمبر ڈھونڈنا شروع کیا لیکن نظر ہی نہیں آ رہا تھا

وہ اب رو دینے کو تھی --- اسے لگا وہ کسی نہ کسی سبجیکٹ میں فیل ہو گئی ہے ---- ابھی وہ سچ مچ میں رو دیتی کہ اسے رول نمبر نظر آگیا ---- پریشانی کے

باعث جو نمی اس کی آنکھوں میں تیر رہی تھی اب خوشی سے آنکھیں بھیگ گئیں

----

وہ ٹی وی پر چینل بدل رہا تھا --- پھر بور ہو گیا تو سوچا ذرا گلی کا ہی چکر لگا آئے ---- دوپہر سے ہی سو رہا تھا --- اب جب اپنے کمرے سے یہاں لاؤنج میں آیا تو بھی بوریت نے آن گھیرا --- پھر ٹی وی آف کر کہ جیسے ہی لاؤنج کے دروازے پر پہنچا کوئی اس سے بہت زور سے ٹکرایا تھا ---- اس کی تو ویسے ہی ابھی تک سستی ہی دور نہیں ہوئی تھی اور اپنی ہی سوچوں میں باہر آ رہا تھا ----

وہ بھاگتی ہوئی آ رہی تھی اور اس کے سینے سے ہی جا لگی ----

اس کے دل کی دھڑکنیں منتشر ہوئی تھیں ---- آج تو ایسا لگ رہا تھا جیسے دل پسلیاں توڑ کر باہر ہی آ جائیگا ---- کچھ پل کے لیے وہ کچھ بول ہی نہیں پایا

---بس اسے ہی دیکھتا رہا--- اور اپنے دل کی کیفیت کو سمجھنے کی کوشش کرنے لگا----

س س سوری---- وہ وہ میں--- وہ ابھی کچھ بول ہی نہیں پائی تھی اس نے اس لڑکی کی بات ہی کاٹ دی---- نظر نہیں آتا کیا اندھی ہو---- وہ خود کو نارمل کرتے ہوئے بولا--- وہ بھی کچھ شرمندہ سی ہو گئی تھی--- لیکن شاید لا ابالی پن تھا اس کی طبیعت میں--- اس لیے ان سب چیزوں کو نظر انداز کرتے ہوئے---- اپنے رزلٹ کے بارے میں اسے بتانے لگی---- دیکھیں میں پاس ہو گئی---

اچھا بہت مبارک ہو---اپنی دلی کیفیت کو نظر انداز کرتے ہوئے اس نے زبردستی مسکرانے کی کوشش کی تھی----

پوچھیں گے نہیں کتنے نمبر آئے ہیں میرے --- وہ اسے ایسے خاموش دیکھ کر خود ہی بول پڑی ---

ہا ہاں بتاؤ نا --- وہ اب بھی نارمل نہیں ہوا تھا --- وہ اب سر جھکا گیا کہ اس لڑکی کی طرف اب اس سے دیکھا نہیں جا رہا تھا ----

میری ہائیسٹ فرسٹ ڈویژن آئی ہے --- اور اب آپ مٹھائی لائیں گے اور مجھے گفٹ بھی دلائیں گے ---- یہ کہتے ہوئے اس لڑکی نے اس کے بال زور سے کھینچے تھے ----

آآہ جنگلی بلی ---- وہ زور سے چلایا تھا --- مگر اتنے میں وہ اپنی امی کے کمرے میں جا چکی تھی ----

اشعر کا فون آیا تھا ---- بی جان سے بات ہوئی تھی اس کی ---- پھر مرحا نے فون لیا اور اپنے روم میں چلی گئی ----

میری جان کیسی ہیں آپ ---- اشعر کی آواز میں جیسے چاشنی گھلی ہوئی تھی

-----

اور وہ تو اس کی آواز سن کر جیسے سارے گلے شکوے کرنا بھول ہی گئی تھی

-----

اشعر میں ٹھیک ہوں ----- آپ کیسے ہیں ----- میں نے آپ کو بہت مس کیا ---- آپ سے دور رہ کر جیسے زندگی بے معنی ہو گئی ہے ---- کوئی کام کرنے کو دل ہی نہیں کرتا ---- جلدی سے ٹھیک ہو کر واپس آ جائیں ---- میں آپ کے بنا جینے کا تصور بھی نہیں کر سکتی ----

آنسو اس کی آنکھوں سے رواں تھے ---- اور آواز بھی رندھ گئی تھی

اس کی آواز میں جیسے اذیت ہی اذیت بھری تھی ----

مرحا آپ نے وعدہ کیا تھا نہ کہ آپ نہیں روئیں گی ----- اشعر نے خود پر کنٹرول کرتے ہوئے کہا ---- وہ خود کس اذیت سے گزر رہا تھا ---

یہ تو وہ خود جانتا یا پھر اس کا خدا ----

اشعر میں نے آپ سے اس لیے شادی کی تھی کہ مجھے آپ کے ساتھ جینا ہے ---- اور آپ نے مجھے اتنا نا امید کر دیا ---- آپ نے کیوں لکھا تھا وہ سب ---- وہ نا چاہتے ہوئے بھی سب کچھ کہہ گئی ----

اچھا چھوڑیں یہ باتیں ---- آپ بتائیں کیسی طبعیت ہے آپ کی ----

وہ موضوع بدل گیا----

آپ کے بنا کیسی ہو سکتی ہے مرحا----

آپ بتائیں نہ ڈاکٹر نے کیا کہا----

اب کی بار جھوٹ بولا نہ تو ناراض ہو جاؤں گی ----

وہ اسے دھمکانے لگی ----

اور اشعر اس کی کمزور سی دھمکی سن کر مسکرا دیا----

کیونکہ وہ جانتا تھا کہ مرحا اس سے کبھی ناراض نہیں ہو سکتی ---

ہاں بالکل سچ ہی کہوں گا ---- ابھی فی الحال سارے ٹیسٹ دوبارہ سے ہوئے ہیں ---- کل یا پرسوں تک رپورٹس آئیں گی ---- تب تک میڈیسنز لیتا رہوں گا ---- اور رپورٹس آنے کے بعد --- پھر وہ فائنلی بتائیں گے کہ ---- سرجری کب تک کرنی ہے ---- ہو بھی سکتی ہے یا نہیں ---- اور یہ کہ بچنے کے چانسز ہیں بھی یا نہیں ----

آخری جملہ ادا کرتے ہوئے وہ خود بھی اندر سے کانپ گیا تھا ----

پلیز اشعر ایسا تو مت کہیں ----

اس کی آنکھیں پھر سے بھیگنے لگی تھیں ----

اچھا نہیں کہتا ---- یہ بتاؤ ارحم سے آپ کی دوستی ہوئی یا نہیں ---

مجھے یاد بھی کرتا ہے یا بھول گیا ---- اس نے مرحا کی رندھی ہوئی آواز سنی تو پھر سے بات بدل گیا ----

وہ آپ سے سخت ناراض تھا کہہ رہا تھا کہ چاچو مجھ سے ملکر نہیں گئے ---- اور آپ کی وجہ سے وہ مجھ سے بھی ناراض تھا ----

کہہ رہا تھا ---- کہ اسے کسی نے جگایا ہی نہیں ----

آپ کی بات ہوئی اس سے ؟ ---- وہ اب آنسو پونچھتے ارحم کے بارے میں پوچھنے لگی -----

ہاں مجھ سے بھی خفا تھا ---- مگر پھر میں نے اسے منا لیا -----

اگر ابھی میں اس کے سامنے ہوتا ناں تو اس نے میرے بال کھینچنے تھے --

اسے جب مجھ پر غصہ آتا ہے تو ---- وہ مجھ سے خوب لڑتا ہے ---

قسم سے بہت مس کر رہا ہوں اسے ---

اشعر کو ارحم بہت عزیز تھا ---

صرف ارحم کو ---- مرحا کو بہت عجیب لگا کہ ایک بار بھی اشعر نے اسے نہیں کہا کہ وہ اسے یاد آ رہی تھی ----

ہاں ارحم کو ---- اور سب کو --- اشعر اس کی بے چینی کو محسوس کرتے ہوئے اسے تنگ کرنے لگا ----

سب مطلب ---- مرحا اس کے منہ سے اپنا نام سننا چاہ رہی تھی ---

سب مطلب سب ---- بی جان --- فیصل بھائی ---- فریال بھابھی --- ارحم ----

اورررررر ----- ؟

ابھی اشعر کی بات بھی پوری نہیں ہوئی تھی کہ وہ پھر سے بول پڑی ----

اور بس ---- اشعر کو اسے تنگ کرنا اچھا لگ رہا تھا ----

اچھا ---- اس کا ضبط پھر سے ٹوٹ گیا تھا -----

وہ --- اچھا --- کہہ کر پھر سے رونے لگی ----

ارے ارے میری وائفی کیوں رو رہی ہے ----

اشعر پریشان ہو گیا ----

جو دل میں رہتے ہیں نہ ---- انھیں یاد کرنے کی ضرورت نہیں ہوتی

اور میرے دل کی ہر دھڑکن اور ہر سانس پر صرف اور صرف آپ کا حق ہے

----

مرحا پلیز مت روئیں ---- مجھے پتہ ہے کہ آپ رونے کے بہانے ڈھونڈتی رہتی ہیں --- اور آپ کو معلوم ہے کہ اشعر آپ کو کتنا چاہتا ہے ----

پھر بھی اتنی بے یقینی ----

اشعر جانتا تھا کہ وہ اس سے محبت کا اظہار نہ کرنے کی وجہ سے نہیں رو رہی بلکہ اس کی حالت کی وجہ سے رو رہی تھی ----

نہیں اشعر بس میں آپ کے بنا نہیں رہ سکتی ----- وہ اب سسکیوں سے رو رہی تھی ----

اچھا ٹھیک ہے ---- میں بی جان سے آپ کی شکایت کروں گا کہ آپ رو رہی تھیں ---- اشعر نے ہوا میں تیر پھینکا تھا جو کہ نشانے پر جا لگا ----

سوری اب نہیں روؤں گی --- مرحا نے فوراً سے اپنے آنسو پونچھے ---

hmm that's like a good girl ...

اشعر نے مسکراتے ہوئے کہا تو وہ بھی بمشکل مسکرا دی ----

چلیں پھر بعد میں بات ہوتی ہے ---- اشعر نے خدا حافظ کہتے فون بند کر دیا

----

----------------------

اس دن کے بعد وہ اپنی معصوم سی کزن سے بہت گریز کرنے لگا تھا -- پہلے تو وہ ہمیشہ اس کی پونی کھینچ لیا کرتا تھا --- مگر جب سے دل اس کے لیے بے ایمان ہو گیا تھا ---- تو اب اس کی طرف دیکھنے سے بھی ڈر لگتا تھا ---- اس دن کے بعد سے وہ اس کے معاملے میں بہت ریزرو ہو گیا تھا ---- اسے اپنے کمرے میں بھی آنے سے منع کر دیا تھا ---- اب تو وہ اس سے بلا ضرورت بات بھی نہیں کرتا تھا ---

اس کی پھپھو کے اس پر بے شمار احسانات تھے ---- اور وہ نہیں چاہتا تھا کہ وہ کچھ ایسا کر بیٹھے کہ وہ اس لڑکی کے ساتھ ساتھ اپنی عزیز از جان پھپھو کو بھی کھو دے ---- اسی لئے پھپھو کی بیٹی سے دوری اختیار کرنے میں ہی عافیت جانی ----

حالانکہ اس کے اس بدلے ہوئے رویے کو پھپھو اور ان کی بیٹی نے بھی محسوس کیا تھا مگر ---- اس نے ایسے ظاہر کیا کہ جیسے اسے کچھ پتہ ہی نہیں ---

اور آہستہ آہستہ وہ بھی اس کے اس بدلے ہوئے رویے کی عادی ہو گئی

اب تو پورے پانچ سال گزر چکے تھے ---- مگر اس کے دل کی دھڑکنیں آج بھی اسے سامنے دیکھ کر بے ترتیب ہو جایا کرتی تھیں --- مگر وہ اب بھی اس لڑکی سے کچھ کہہ نہیں پایا تھا ----

-----------------------------

وہ سب رات کا کھانا کھا رہے تھے ---- تب ہی ارحم پھر سے بولنا شروع ہو گیا

---- چاچو کب آئیں گے ----

وہ آنکھیں پھیلائے مرحا کی طرف سوالیہ نظروں سے دیکھنے لگا

جلد آ جائیں گے ان شاءاللہ --- مرحا نے بمشکل مسکراتے ہوئے ارحم کو جواب دیا تھا ----

چچی جان آپ کو یہاں کون لایا تھا ---- اس کے ذہن میں اتنے دنوں سے یہ سوال آ رہا تھا ---- آج پوچھ ہی لیا ----

اور اس کی بات سن کر مرحا کی مسکراہٹ کافی گہری ہو گئی تھی --

مجھے بی جان لائی تھیں ---- کیوں آپ کیوں پوچھ رہے ہیں ارحم ----

ارحم کا سوال سن کر مرحا کو بڑی حیرت ہوئی تھی ----

وہ اس لیے کہ جب سے چاچو کی دلہن آئی ہیں ---- چاچو مجھ سے زیادہ بات ہی نہیں کرتے ----

جب بی جان میری دلہن لائیں گی نہ تو پھر میں بھی چاچو سے زیادہ بات نہیں کروں گا -----

اور ارحم کی بات سن کر جہاں سب کا قہقہہ گونجا تھا ---- وہیں فیصل کا نوالہ گلے میں ہی اٹک گیا تھا ----- ایسا ٹھسکا لگا کہ کھانس کھانس کر برا حال ہوگیا ----- تو وہ اٹھ کر اپنے کمرے کی طرف چلے گئے ----

لگتا ہے تم اسے کچھ زیادہ ہی اچھی لگ گئی ہو ---- یا پھر اشعر کی آنکھوں میں تمہارے لیے پیار دیکھ کر تھوڑا خفا ہو جاتا ہے -----

فریال نے ہنستے ہوئے کہا تو مرحا بھی مسکرا دی -----

بابا کو کیا ہوا ---- ارحم نے اپنے بابا کو اس طرح کھانستے ہوئے دیکھا تو معصومیت سے پوچھنے لگا ----

بیٹا ان کا نوالہ گلے میں پھنس گیا تھا ---- اس لیے انھیں کھانسی شروع ہو گئی ---- تو وہ روم میں چلے گئے ----

فریال نے ارحم کو وضاحت دی مگر اسے ابھی بھی یہ سمجھ نہیں آئی تھی کہ اس کے بابا کا نوالہ حلق میں کیوں اٹک گیا ----

مگر پھر وہ کندھے اچکاتا کھانا کھانے میں مصروف ہو گیا ۔۔۔۔پہلی چاہت

قسط نمبر 7

از قلم فاطمہ احمد

اشعر اور احتشام کو آسٹریلیا گئے ہوئے پورے بیس دن ہو چکے تھے ۔۔

آج اشعر کی سرجری تھی ۔۔۔۔ احتشام کا فون آیا تھا ۔۔۔۔

سب ہی لاؤنج میں موجود تھے ۔۔۔۔

کال پر احتشام تھا ۔۔۔۔ اسپیکر آن تھا ۔۔۔۔ اسلام و علیکم ۔۔۔۔ کیسے ہیں آپ سب ۔۔۔۔

وعلیکم السلام ۔۔۔۔ سب نے ہی ایک ساتھ سلام کا جواب دیا تھا ۔۔۔۔

آج ہم سب کے لیے ہی بہت مشکل دن ہے مگر ہم سب کو بہت حوصلے اور ہمت سے کام لینا ہو گا ---- دو تین گھنٹے میں اشعر کو سرجری کے لیے لے جائیں گے ---- میں نے اس وقت آپ کو اس لیے فون کر لیا کہ

ہو سکتا ہے کہ بعد میں سگنل کا مسئلہ نہ ہو جائے --- تو آپ سب ہی سے دعاؤں کی درخواست ہے ---- اور فون کرنے کی سب سے بڑی وجہ یہ ہے کہ میں بی جان ، مرحا اور فیصل بھائی سے پوچھنا چاہتا ہوں ---- کہ کیا مجھے گارڈین کے طور پر دستخط کرنے کی اجازت ہے --- احتشام خود بھی بہت پریشان تھا ----

کچھ سیکنڈز کے لیے وہاں خاموشی چھا گئی تھی ---- مرحا کا جھکا سر مزید جھک گیا تھا ---- بی جان گہری سانس لے کر رہ گئیں ----

کسی میں بھی ہمت نہیں تھی کہ کچھ کہہ سکے ---- تب ہی فیصل بھائی اپنی جگہ سے اٹھ کر بی جان کے پاس آ کر بیٹھ گئے --- ان کا ہاتھ تھام کر اجازت مانگی تو انھوں نے دکھی دل کے ساتھ ---- ہاں میں سر ہلایا ---- پھر انھوں نے مرحا کی طرف دیکھا جو سر جھکائے بس آنسو بہا رہی تھی ----- پھر انھوں نے فریال بھابھی کو اشارہ کیا تو وہ اٹھ کر مرحا کے پاس آئیں --- اس کا ہاتھ پکڑ کر پوچھا تو ----

وہ فریال بھابھی کے گلے لگ گئی ----- کچھ نہ بولی ---- کچھ کہنے کی ہمت ہوتی تو کہتی نہ ----

حوصلے اور ہمت سے کام لو مرحا ---- فریال بھابھی اس کی کمر سہلا رہی تھیں

جی ٹھیک ہے --- جو میرے رب کی مرضی ---- مرحا بس اتنا ہی کہہ پائی ---

وہ لوگ نہیں چاہتے تھے کہ ارحم کو فی الحال اشعر کے بارے میں کچھ بھی پتہ چلے لحاظہ --- ارحم کو اسکول بھیج دیا تھا -----

فریال بھابھی بے چاری پریشان ہی ہو گئی تھیں ---- کہ ان دونوں کو کیسے تسلی دیتیں ---- فریال بھابھی نے مرحا اور بی جان --- دونوں کو تسلی دی ---- فیصل بھائی نے آج چھٹی کی تھی ---- اسلئے وہ گھر پر ہی موجود تھے -----

وہ بی جان کے ساتھ ہی بیٹھے رہے ----

بی جان تسبیح پڑھ رہی تھیں ----- مرحا بھی رو رو کر دعائیں مانگنے لگی ----
فیصل بھائی نے خود پر کیسے ضبط کیا تھا یہ بس وہی جانتے تھے ---کہ اگر وہ ہمت ہار جاتے تو پھر بی جان اور مرحا کو کیسے تسلی دیتے ---- بس اسی لئے سب کے سامنے خود کو مضبوط ظاہر کر رہے تھے ----

دل ہی دل میں سب اشعر کی صحتیابی کے لیے دعائیں مانگ رہے تھے

حماد آج بہت خوش تھا ---- اس کو گورنمنٹ جاب مل گئی تھی ---

اس نے پڑھائی مکمل کر کہ لیکچرر شپ کے لیے اپلائی کیا تھا ---

اور آج اس کو لیٹر ملنا تھا --- اس کی پھپھو نے اسے دعائیں دیتے ہوئے گھر سے رخصت کیا تھا ---- جیسے ہی حماد کو کال آئی تھی ---- اس نے یہ خوشخبری اپنی پھپھو کو سنائی تھی ---- اور یہ سب سن کر ان کے آنسو نہیں رک رہے تھے ---- آج انھیں لگ رہا تھا کہ ان کی قربانیاں رائیگاں نہیں گئیں --- خوشی غم اذیت تشکر کے ملے جلے تاثرات تھے ان کے چہرے پر ---- حماد نے آگے بڑھ کر اپنی پھپھو کو گلے لگایا تھا --- پھپھو یہ سب آپ کی دی ہوئی قربانیوں کا ہی نتیجہ ہیں ---

وہ جانتا تھا کہ اس کی پھپھو نے اس کی خاطر کتنی بڑی قربانی دی تھی --- اور وہ دل سے ان کا احسان مند تھا ----

آج انیسہ بیگم کی پچھلی زندگی ان کی آنکھوں کے سامنے گھوم گئی تھی

انیسہ بیگم اور ۔۔۔ ان کے بھائی کی شادی ساتھ ہی ہوئی تھی اور شادی کے صرف ایک سال بعد ہی ان کے بھائی کے ہاں بیٹے کی پیدائش ہوئی تھی ۔۔۔ مگر بیٹے کی پیدائش کے وقت ہی ان کی بھابھی اس دنیا سے چل بسیں۔۔۔۔ اور پھر بیٹے کی وجہ سے ان کے بھائی نے دوسری شادی نہیں کی ۔۔۔ انھوں نے جاب بھی چھوڑ دی اور گھر کا اوپر والا پورشن کرائے پر دے دیا ۔۔۔ اور اسی کرایے سے گھر کا خرچہ چلانے لگے ۔۔۔ مگر انیسہ بیگم کے ہاں پہلے تو شادی کے پانچ سال تک اولاد نہیں ہوئی ۔۔۔ اور جب اولاد ہوئی تو وہ بیٹی ۔۔۔۔ وہ تو بیٹی کے پیدا ہونے پر بھی بہت خوش تھیں مگر ۔۔۔ ان کے شوہر اور ساس نے ان کا جینا حرام کر دیا تھا ۔۔۔ وہ ہر وقت بیٹی کے پیدا ہونے پر شوہر اور ساس کے طعنے سنتی ۔۔۔۔

انیسہ بیگم کے بھائی نے اپنی بیوی کی موت کا بہت صدمہ لیا تھا--- ان کی بیوی کی موت کو ابھی تین سال ہی گزرے تھے کہ وہ ہر وقت بیمار رہنے لگے تھے--- پھر آہستہ آہستہ ان کی بیماری بڑھتی چلی گئی--- اور ایک دن وہ اپنے خالق حقیقی سے جا ملے-----

مرتے ہوئے انھوں نے انیسہ بیگم سے وعدہ لیا تھا کہ وہ ان کے بیٹے کا خیال رکھیں گی--- اور بھائی کی موت کے تیسرے دن ہی وہ اپنے بھتیجے حماد کو اپنے گھر لے آئی تھیں--- جس پر ان کے شوہر نے ان سے بہت لڑائی کی تھی--- وہ تو ویسے بھی انھیں طلاق دینے کا بہانہ ڈھونڈ رہے تھے---

تم اس کو جہاں سے لائی ہو واپس وہیں چھوڑ آؤ--- وہ اپنی بیوی کے ساتھ ان کے بھتیجے کو دیکھ کر چلانا شروع ہو گئے تھے

میں اسے نہیں چھوڑ سکتی ---- یہ بہت چھوٹا ہے اکیلا کیسے رہے گا

ان کا غم دوہرا ہو گیا تھا ---- ایک تو بھائی کی موت اور پھر شوہر کا ایسا رویہ ---- وہ آنسوؤں سے رو رہی تھیں ----

ان کی ساس اپنے کمرے میں تھیں ---- شور سن کر باہر آئیں ---- کیا ہوا ہے ہنگامہ کیوں مچا رکھا ہے یہاں --- وہ کمر پر ہاتھ رکھے ایسے سوال کر رہی تھیں جیسے انھیں کچھ علم ہی نہ ہو حالانکہ وہ خود ہی اپنے بیٹے کو بھڑکا رہی تھیں کہ اگر وہ بھتیجے کو ساتھ لائے نہ طلاق دے کر فارغ کر دینا ----

اگر تو نے یہاں رہنا ہے ناں تو اس کو واپس چھوڑ کر آ اور اگر اس کے ساتھ رہنا ہے تو میری طرف سے طلاق ----

نکل جا یہاں سے --- میں تجھے طلاق دیتا ہوں --- طلاق دیتا ہوں --- طلاق دیتا ہوں ---- انھوں نے اپنی بیوی کی کوئی بھی بات سنے بغیر دھکے دے کر گھر سے باہر نکال دیا تھا ----

وہ بے چاری اپنی دو مہینے کی بیٹی ذمل اور پانچ سالہ بھتیجے حماد کے ہمراہ بھائی کے اسی گھر میں آ گئی تھیں --- جسے ابھی وہ تھوڑی دیر پہلے تالا لگا کر گئی تھیں ----

ارحم اسکول سے آیا تو سب ہی لاؤنج میں بیٹھے تھے ----- سب کو عجیب نظروں سے دیکھا پھر بھاگتا ہوا بی جان کے گلے لگا ----

بی جان --- سب یہاں لاؤنج میں کیوں بیٹھے ہیں ---- ارحم نے بی جان سے حیرت سے آنکھیں پھیلاتے پوچھا تو ----

بی جان نے اسے اپنی گود میں بٹھا لیا -----

ہم سب کھانا کھائیں گے ناں ---- اسی لئے یہاں ہیں -----

بی جان نے ارحم کو بتاتے ہوئے اس کے گال پر کس کی تھی -----

اور بی جان چاچو کب آئیں گے ---- میں انھیں بہت مس کر رہا ہوں ---

ان سے کہوں گا --- کہ میں ان سے بالکل بھی ناراض نہیں ہوں ---- وہ بس جلدی سے واپس آ جائیں ---- وہ اشعر کی وجہ سے بہت اداس تھا ----

اور مرحا اس کی بات سنتے ہی ---- فوراً سے اٹھ کر اپنے کمرے میں چلی گئی ---- وہ آج کھل کر رونا چاہتی تھی ---- اور رونے کے لیے اس کی نظر میں اپنے کمرے سے بہترین کوئی اور جگہ نہیں تھی ----

اسی لیے اپنے کمرے میں آ کر دروازہ بند کیا اور اتنا زیادہ روئی کہ اس کی سانس بند ہونے لگی تھا ---- تب ہی دروازے پر دستک ہوئی تھی

اس نے اپنا چہرہ صاف کرتے ہوئے دروازہ کھولا تو سامنے فریال بھابھی تھیں

---- کیا ہوا مرحا ---- فریال بھابھی نے اسے گلے لگایا تو وہ پھر سے رونے لگی

---- فریال بھابھی نے اس کا ہاتھ پکڑا اور اسے بیڈ پر بٹھا دیا ----- دیکھو مرحا میں جانتی ہوں یہ سب کچھ برداشت کرنا آسان نہیں ہے مگر پھر بھی ----- اس طرح رونے سے کچھ نہیں ہو گا ---- اور اب تم نے بالکل بھی نہیں رونا --- سمجھی ------- اگر تم ہی ایسے بی ہیو کرو گی تو پھر بی جان کا کیا ہو گا

----

جاؤ فریش ہو کر آؤ ---- میں نے کھانا لگا دیا ہے ---- ہم سب ملکر کھانا کھائیں گے ---- فریال بھابھی نے اسے تسلی دیتے ہوئے کہا تو وہ بھی فریش ہونے کے لیے واشروم کی طرف بڑھ گئی ----

رات کے آٹھ بج چکے تھے ---- اور اب تک کوئی خیر خبر نہیں آئی تھی

سب ہی چپ تھے --- مگر دل ہی دل میں اشعر کی زندگی کی دعائیں مانگ رہے تھے ----

ارحم بہت حیران تھا کہ آج سے پہلے اس نے اپنے گھر میں ایسا ماحول کبھی نہیں دیکھا تھا ----

بی جان آج سب کو کیا ہوا ہے ---- چاچی کیوں رو رہی ہیں -----

اس نے مرحا کی سرخ آنکھوں کی طرف اشارہ کرتے ہوئے بی جان سے پوچھا ----

پھپھی جان کے سر میں درد ہے نہ اس لیے رو رہی ہیں ----

بی جان ارحم کو بہلانے لگیں ----

اور آپ بھی تو خوش نہیں لگ رہیں بی جان ---- کیا ہوا ہے ----

اور آپ کو پتہ ہے ---- روم میں بابا بھی دعا کرتے ہوئے بہت رو رہے تھے ---- اور مما بھی پریشان لگ رہی تھیں ---- کیا سب کے سر میں درد ہے

اسے کچھ سمجھ نہیں آئی تو معصومیت سے پوچھنے لگا -----

ہاں بیٹا سب ہی کی طبیعت خراب ہے ---- بی جان نے اس کے سر پر ہاتھ رکھتے ہوئے کہا تو ---- وہ حیران سا بی جان کو دیکھنے لگا ----

مرحا کی امی کو ابھی تک کسی نے یہ نہیں بتایا تھا کہ اشعر کی سرجری آج تھی --- کیوں کہ وہ تو پہلے ہی ہارٹ پیشنٹ تھیں ---- اور اشعر کے جانے بعد ان کی طبیعت مزید خراب رہنے لگی تھی ----

حماد جب بہت چھوٹا تھا تو اس کے بابا اس دنیا سے چلے گئے اور ماں کو تو اس نے دیکھا ہی نہیں تھا --- کیونکہ اس کے پیدا ہوتے ہی وہ اس دنیا سے رخصت ہو گئیں ---

پھر اسے اس کی پھپھو نے پالا --- اور اب پھپھو اور ان کی بیٹی زمل ہی اس کی کل کائنات تھے ----

زمل سے اس کی بہت بنتی تھی اور بہت لڑائی بھی ہوتی تھی ----

اور وہ ایک دوسرے کے بغیر رہ بھی نہیں سکتے تھے ----

بس دونوں کو ہی شاید ایک دوسرے کی عادت سی ہو گئی تھی ----

اسی لئے ایک دوسرے کے بغیر ان کا گزارا نہیں ہوتا تھا----

وہ ہمیشہ ہی اس سے لڑتی رہتی تھی --- ان دونوں کا بچپن ساتھ گزرا تھا ---- اسے جب اپنی اس چھوٹی سی کزن کو چھیڑنا ہوتا تو وہ اس کی پونی کھینچ دیا کرتا ---- اور وہ اس سب پر بہت غصہ ہوتی

وقت اسی طرح گزرتا گیا اور وہ میٹرک میں پہنچ گئی ---- لیکن ابھی بھی وہ دونوں اسی طرح لڑتے تھے ---- اب تو اگر وہ اس کی پونی کھینچ دیتا تو وہ بھی بدلے میں اس کے بال زور سے پکڑ کر کھینچتی

اور وہ اس سب پر ہنس دیتا ----

جانے کیوں اسے اپنی کزن کو تنگ کر کے بہت سکون ملتا تھا ----

لیکن اس دن جب وہ تھکا ہوا گھر آیا تو کھانا کھا کر سو گیا تھا

اور جب وہ اپنے کمرے سے باہر آیا تو لاؤنج میں کوئی نہیں تھا --- تو سوچا کہ کیوں نہ ٹی وی ہی لگا لے --- مگر ٹی وی پر کچھ بھی اچھا نہیں لگا اسے ---

تب ہی ٹی وی بھی بند کر دیا ابھی اٹھ کر لاؤنج کے دروازے تک ہی پہنچا تھا کہ وہ پتہ نہیں کہاں سے دوڑتی ہوئی آئی اور اس سے ٹکرا گئی ---

وہ کیا ٹکرائی دل اندر ہچکولے کھانے لگا --- وہ کبھی اپنی کزن کو دیکھتا اور کبھی اپنے دل کی کیفیت کو سمجھنے کی کوشش کرتا

شاید کچھ سیکنڈ اسی میں گزر گئے ----

جانے کیوں ایسی کیفیت ہو گئی تھی وہ اپنے حواس پر قابو پاتے اس سے نظریں چرا گیا تھا --- اور پھر اس ڈر سے کہ وہ اس کی اس کیفیت کو نہ سمجھ جائے --- اسے ڈانٹ دیا تھا ---

جس پر وہ معذرت کرنے لگی --- کوئی اور وقت ہوتا تو اسے بڑی حیرت ہوتی کیونکہ اس نے زندگی میں اس سے کبھی معذرت نہیں کی تھی --- مگر آج سوری کہہ گئی --- لیکن آج تو وہ خود اپنی کیفیت کو ہی نہیں سمجھ پا رہا تھا تو --- اس کی بات پر کیسے غور کرتا ---

وہ اسے اپنے میٹرک میں پاس ہونے کی خوشخبری سنا رہی تھی --- اور اسے کچھ سمجھ ہی نہیں آ رہی تھا --- اگر اس ٹائم اس کے دل کی یہ کیفیت نہ ہوتی تو وہ اب بھی کچھ نہ کچھ کہہ کر اپنی کزن کو چڑا رہا ہوتا مگر صرف مبارک باد دینے پر اکتفا کیا ----

وہ ابھی بھی بعض نہیں آئی اور زور سے اس کے بال کھینچے جس پر اسے شدید غصہ آیا --- مگر غصے کا اظہار نہ کر سکا

اور اس دن کے بعد سے وہ ذرا ریزرو ہو گیا تھا ----

وہ نہیں چاہتا تھا کہ اپنے دل میں اپنی کزن کے لیے سر اٹھاتے جذبات کو ہوا دے اسی لئے دور رہنے میں ہی عافیت جانی

اب تو اس سے مذاق کرنا بھی چھوڑ دیا تھا ---- اور زیادہ بات کرنا بھی --- شروع شروع میں تو اس کی کزن نے اس کے بدلتے رویے کو بہت محسوس کیا مگر پھر

وہ بھی اب اس سے زیادہ بات نہیں کرتی تھی --- اس کی پھپھو نے بھی شاید اپنے بھتیجے کے اس بدلے ہوئے رویے کو نوٹ کیا تھا --- مگر کہا کچھ نہیں --- وہ تو دل میں کچھ اور ہی سوچے بیٹھی تھیں --- مگر اب اپنے بھتیجے کے اس رویے کی وجہ سے اپنا فیصلہ بدل لیا ---

اب تو زمل گریجویشن کر رہی تھی ---- اس کی ماں نے اسے کبھی بھی میک اپ نہیں کرنے دیا تھا --- وہ اسے ہمیشہ کہتیں کہ جب شادی ہو جائے گی تو پھر کر لینا میک اپ --- مگر اس سے پہلے نہیں --- یوں تو اسے میک اپ کی بالکل ضرورت نہیں تھی --- وہ خود ہی بہت پیاری تھی --- مگر پھر بھی دل تو کرتا تھا کہ وہ بھی اور لڑکیوں کی طرح سجے سنورے مگر اپنی ماں کی وجہ سے وہ نہیں کر سکتی تھی --- اور ایک اور وجہ یہ بھی تھی کہ اس کے پاس میک اپ تھا ہی نہیں

اس کی دوست کی شادی تھی اور اب اس نے اپنی ماں سے کہا کہ اسے شادی میں جانے کے لیے میک اپ چاہیے --- پہلے تو اس کی ماں نے انکار کیا مگر پھر اپنی بیٹی کی ضد کے آگے ہار مان گئیں اور اس کے ساتھ بازار جا کر میک اپ کا کچھ سامان لے آئیں ----

آج مہندی تھی تو انھیں مہندی کے فنکشن میں جانا تھا --- زمل کی دوست نے کہا تھا کہ وہ لازمی جلدی آئے --- اس کا گھر محلے میں ہی تھا اسی لیے اسے جانے میں کوئی مسئلہ نہیں تھا ----

اس کی امی پتہ کرنے گئی تھیں کہ آیا فنکشن شروع ہوا کہ نہیں ---

وہ ابھی گھر کے لان میں کھڑی اپنی امی کا انتظار کر رہی تھی کہ حماد گھر میں داخل ہوا تھا ---- زمل پر جو نظر پڑی تو دیکھتا کا دیکھتا ہی رہ گیا ---- لائیٹ

گرین فراک کے ساتھ یلو چوڑی دار پاجامہ اور گرین اور یلو کلر کا مبینیشن کا دوپٹہ سائڈ پر ڈالے ---- میک کے نام پر بس فیس پاؤڈر ، لپ اسٹک اور لائنر لگایا ہوا تھا ---- اس نے زندگی میں پہلی بار اسے اس روپ میں دیکھا تھا ---

نظر ہٹانا ہی بھول گیا ---- زمل بھی اسے اپنی طرف محو دیکھ کر کچھ پریشان ہوئی تھی ----

خیریت --- آپ کو کوئی کام ہے مجھ سے --- اس کے منہ سے الفاظ ہی ادا نہیں ہو رہے تھے ----

نہیں تو بس --- ویسے ہی --- میں یہ پوچھ رہا تھا کہ کہیں جا رہے ہو آپ لوگ ---- حماد کو بھی کچھ سمجھ نہ آئی تو یہی سوال پوچھ لیا ---

اتنے میں پھپھو گھر میں داخل ہوئیں ---

ہاں اس کی دوست کی مہندی کی رسم ہے ہم وہاں جا رہے ہیں ---

انہوں نے بھتیجے کو بتاتے ہوئے دروازہ بند کرنے کا کہا ----

جیسے ہی وہ جانے کے لیے پلٹیں ---- حماد کی آواز پر دونوں نے مڑ کر دیکھا تھا ---

پھپھو آپ لوگ وہاں نہ جائیں --- اس کی دوست کے کزن کچھ اچھی فطرت کے نہیں --- وہ نہیں چاہتا تھا کہ اسے کوئی اور دیکھے اس لیے جانے سے منع کر رہا تھا ----

کچھ نہیں ہوتا میں ساتھ ہوں --- پھپھو نے حماد کی بات کو ان سنا کرتے --- اپنی بیٹی کا ہاتھ پکڑے گھر سے نکل گئیں ---

پتہ نہیں اس کا دل کہہ رہا تھا کہ آج ضرور کوئی انہونی ہونے والی ہے --- مگر پھر سر جھٹکتے --- گھر کے اندر چلا گیا ----

زمل نے آج مہندی کے فنکشن میں بہت انجوائے کیا تھا ---

کوئی رشتے دار تو تھا نہیں اسلئے گلی محلے میں کوئی شادی ہوتی تو وہاں چلی جاتی تھی --- لیکن آج تو وہ ہواؤں میں اڑ رہی تھی --- پہلی بار میک اپ جو کیا تھا

---۔ آج اسے لگ رہا تھا کہ وہ اس وقت دنیا کی سب سے حسین لڑکی تھی ----۔ اور شاید وہ کچھ لوگوں کی نظروں میں بھی آ چکی تھی ---۔ مگر شاید وہ اس سے بے خبر تھی --

وہ دونوں تقریباً رات کے ایک بجے گھر آئی تھیں ----

حماد نے دروازہ کھولا تو ---۔ اس کے چہرے سے ناگواری جھلک رہی تھی ----۔
اتنا لیٹ ----۔ غیروں کی شادی میں ----

بے گانے کی شادی میں عبداللہ دیوانہ ---۔ منہ میں بڑبڑاتے وہ اندر چلا گیا تھا

----

اس کی پھپھو کو اس کا اعتراض کرنا کچھ اچھا نہیں لگا تھا ----

مگر کچھ نہیں کہا ----

اگلے دن شادی تھی ----۔ شادی دن کی رکھی گئی تھی کیونکہ بارات نے لاہور کے لیے شام میں نکلنا تھا ----۔ جس پر حماد نے شکر ادا کیا تھا

اسے گھر کی خواتین کا رات اتنی دیر باہر رہنا پسند نہ تھا ۔۔۔ لیکن پھپھو کو کچھ کہہ بھی نہیں سکتا تھا ۔۔۔

اس کی پھپھو نے اسے بھی ساتھ چلنے کے لیے کہا لیکن اس نے ساتھ جانے سے انکار کردیا

شادی کو ابھی کچھ ہی دن گزرے تھے کہ ۔۔۔۔ پھپھو نے حماد کے سر پر بم پھوڑ دیا تھا ۔۔۔۔ یہ کہتے ہوئے کہ زمل کے لیے اس کی دوست کے کزن کا رشتہ آیا ہے ۔۔۔۔

تو آپ نے کیا کہا ۔۔۔ اسے جیسے کرنٹ لگا تھا

میں نے رضامندی دے دی ہے ۔۔۔۔ اچھے لوگ ہیں تو میں انکار نہیں کرسکی ۔۔۔ وہ حماد کو خوشی سے بتا رہی تھیں ۔۔۔۔

پھپھو شادی زمل نے لوگوں سے نہیں کرنی ---- جس شخص کے ساتھ کرنی ہے
اس کا اچھا ہونا ضروری ہے ---- اسے اپنی پھپھو کی باتیں کچھ سہی نہیں لگ
رہی تھیں ----

نہیں حماد بیٹا میں نے اپنے طور پر پتہ کروایا ہے بہت اچھے لوگ ہیں

وہ حماد کو کسی کھاتے میں نہیں لا رہی تھیں ----

مگر ---- ابھی حماد کچھ کہتا اس سے پہلے ہی اس کی پھپھو بول پڑیں ---- بس
بیٹا شادی کی یہی عمر ہے ---- عمر نکل جائے ناں تو رشتے نہیں آتے پھر

----

اب وہ کیا کہتا اس کی پھپھو نے اسے کچھ سمجھا ہی نہیں ----

اس کی زمل کے لیے محبت ایک طرف مگر زمل کے ساتھ کچھ غلط ہو جاتا تو ----
وہ اس سے زیادہ کچھ سوچ بھی نہیں پایا تھا

زمل کا رشتہ طے کر دیا گیا اور پھر ۔۔۔ نکاح کا دن بھی آن پہنچا

آج نکاح تھا ۔۔۔۔ حماد کا دل اندر سے ویران ہو چکا تھا ۔۔۔۔ پچھلے پانچ چھ سالوں سے وہ جس کے لئے خواب بن رہا تھا ۔۔۔ آج وہ اس کے سامنے رخصت ہو کر جا رہی تھی ۔۔۔۔

نکاح سادگی سے ہونا تھا ۔۔۔۔ اس لیے زیادہ مہمان نہیں بلائے تھے

لڑکے والے آچکے تھے ۔۔۔ اور اب لڑکا اچانک سے اٹھ کر کہیں چلا گیا

سب لڑکے کو ڈھونڈ رہے تھے ۔۔۔۔ اچانک سے لڑکے کی ماں کا فون بجا تھا ۔۔۔۔ کہاں ہو میرے بچے ۔۔۔۔ وہ آنسوؤں سے رو رہی تھیں ۔۔۔۔

روتے روتے فون بند کر دیا ۔۔۔۔ انیسہ بیگم تو دل تھامے ان کی طرف دیکھ رہی تھیں ۔۔۔۔ کیا ہوا کہاں ہے آپ کا بیٹا ۔۔۔۔ انیسہ بیگم نے سینے پر ہاتھ رکھتے ان سے سوال کیا تھا ۔۔۔

لڑکے کی ماں نے ہاتھ جوڑ کر معافی مانگ لی --- مجھے معاف کر دو بہن ----

میرا بیٹا کسی اور لڑکی کو پسند کرتا تھا ---- وہ راضی نہیں تھا پھر بھی میں نے زبردستی اس کا رشتہ آپ کی بیٹی سے طے کر دیا ----

آنٹی آپ کی معافی سے کیا ہو گا ---- جو ہماری عزت داؤ پر لگ گئی اس کا کیا کریں ہم ---- حماد جیسے غصے سے پاگل ہو رہا تھا -----

انیسہ بیگم تو بے بسی سے دروازے کی طرف دیکھ رہی تھیں کہ شاید کوئی معجزہ ہو اور وہ لڑکا نکاح کے لیے آ جائے

مگر اس نے آنا تھا اور نہ ہی آیا ----

پھپھو میں نے آپ سے کہا تھا --- مگر آپ نے میری بات نہیں مانی

اب بھگتیں ---- حماد کا بس نہیں چل رہا تھا کہ وہ لڑکے کی ماں کو کچا ہی چبا جاتا ----

لڑکے کی ماں اور باقی مہمان اٹھ کر جانے ہی والے تھے کہ حماد نے

کہا ---- خبر دار اگر کوئی اپنی جگہ سے ہلا بھی ----- آپ لوگ شادی کا کھانا کھا کر جائیے گا ----میں کروں گا زمل سے شادی ---- اتنا کہتے ہوئے اس نے مولوی صاحب کو نکاح کے لیے کہا

حماد اور زمل کا نکاح تو ہو چکا مگر کس میں ہمت تھی کہ وہاں کھانا کھاتا سب ہی جھکے سروں کے ساتھ وہاں سے نکل گئے البتہ کچھ محلے والوں کو انھوں نے کھانے کے لیے زبردستی روک لیا تھا

جب سب چلے گئے تو زمل بے چاری کے دل کی کیفیت ہی اور تھی ---

بہت بے عزتی ہو چکی تھی سب کے سامنے --- وہ حماد کو کتنا برا سمجھنے لگی تھی مگر آج بھی وہ ویسا ہی تھا ---- محبت کرنے والا احساس کرنے والا ----

اس کے آنسو ہی نہیں رک رہے تھے ----

پھپھو کے ہاتھ حماد کے سامنے جڑے ہوئے تھے ---- مجھے معاف کر دے میرے بچے --- میں نے تیری بات ہی نہیں سنی --- اگر سن لیتی تو آج یہ نہ ہوتا --- ان کی آواز رندھ گئی تھی ----

اگر سن بھی لیتیں نہ تب بھی یہی ہوتا جو اب ہوا ---- وہ انھیں یہ سب کہہ کر بہت کچھ سمجھا چکا تھا -----

رات کے تقریباً گیارہ بجے احتشام نے ---- فیصل بھائی کو فون کیا تھا

فیصل بھائی نے جیسے ہی احتشام کا نمبر سکرین پر جگمگاتا دیکھا

وہ فوراً ہی یہ کہتے ہوئے اٹھ کر گھر سے باہر چلے گئے کہ ---- ایکسکیوزمی میرے دوست کی کال ہے ----

وہ بہت رو رہا تھا ---- اس سے کچھ بولا ہی نہیں جا رہا تھا ----

کلک کیا ہوا ہے احتشام ---- کچھ بولو گے بھی یا بس ایسے ہی روتے رہو گے ---- اب تو فیصل بھی رو دینے کو تھے ---- آخر اشعر ان کا بھائی تھا ---- اور جو کچھ احتشام نے فیصل بھائی سے کہا تھا ---

وہ انھیں بھی رلا گیا تھا ---

اس وقت سب ہی احتشام کی کال کا انتظار کر رہے تھے ---- مگر فیصل کا یوں اٹھ کر باہر چلے جانا --- سب کو شک میں مبتلا کر رہا تھا ----

کیا ہوا فریال بھابھی ---- فیصل بھائی ابھی تک آئے کیوں نہیں ---- کس سے بات کر رہے ہیں ---- بلائیں نہ انھیں ---- مرحا کو اپنا دل ڈوبتا ہوا محسوس ہو رہا تھا -----

ٹھہرو ذرا ---- میں دیکھتی ہوں ---- پریشان کیوں ہو رہی ہو ----

ہو سکتا ہے ان کے کسی دوست کا ہی فون ہو ----

فریال جیسے ہی لان میں آئی ---- فیصل بھائی نے روتے ہوئے انھیں گلے لگایا تھا ----

کیا ہوا ہے بتائیں تو سہی --- آآپ --- اس طرح کیوں رو رہے ہیں ----

وو وہ ---- احتشام کا فون آیا تھا ---- ان سے الفاظ بھی سہی ادا نہیں ہو رہے تھے -----

آج شاید پانچ چھ سال بعد وہ اس کے کمرے میں آئی تھی ----

جب سے اس نے زمل کو منع کیا تھا وہ اس کے کمرے میں نہیں آتی تھی ---- اور آج جس حیثیت سے وہ وہاں بیٹھی تھی ----

اس نے خواب میں بھی نہیں سوچا تھا کہ ایسا بھی ہو سکتا ہے

وہ کمرے میں آیا تھا ---- اس کا دل آج عجیب طرح سے دھڑک رہا تھا

زمل ---- حماد کے پکارنے پر زمل نے اسے مڑ کر دیکھا تھا ----

جی کہیں ---- زمل کی نظریں حماد سے ملیں تو وہ نظریں جھکا گئی

مجھے تم اس لباس میں بالکل اچھی نہیں لگ رہی --- فوراً چینج کرو وہ ناگواری سے کہہ رہا تھا ---- مگر کیوں ----- ابھی اس کی بات پوری بھی نہیں ہوئی کہ حماد نے اس کی بات کاٹ دی -----

شوہر ہوں تمہارا --- جیسا کہہ رہا ہوں ویسا کرو -----

وہ یہ کہہ کر باہر چلا گیا تھا ----- اور آج پھر سے اسے غلط فہمی ہوئی تھی کے حماد نے ترس کھا کر اس سے نکاح کر لیا ہے شاید -----

اس نے کپڑے چینج کر لئے تھے اور اب بالکل سادہ سے لباس میں تھی -----

وہ پھر سے کمرے میں آیا تو وہ نماز پڑھ رہی تھی ----

جب وہ نماز پڑھ چکی تو حماد اس کے پاس آیا تھا ----

اس کا ہاتھ تھام کر اسے اپنے ساتھ بیڈ پر بٹھایا تھا ----- اس کی روئی روئی آنکھیں دیکھ کر حماد کے دل کو کچھ ہوا تھا ----

کیوں رو رہی تھی --- ہاں --- وہ اس کا ہاتھ تھامے اس سے پوچھنے لگا ----

وہ منہ پھیر گئی ---

اس کا چہرہ اپنی طرف کیا تھا --- بولو ناں اتنی زبان چلتی ہے ---

آج گونگی ہو گئی ہو کیا ---- حماد نے بھنویں اچکائیں ----

وہ ہاتھوں میں منہ چھپائے زور زور سے رونے لگی ----

ویسے یہ کندھا میسر ہے --- یہ کہتے ہوئے حماد نے زمل کو خود سے قریب کر لیا تھا ---- اور وہ اس کے کندھے پر سر رکھ کر سارا غبار نکال رہی تھی ----

جب دل بھر کر رو چکی تو جلدی سے پیچھے ہوئی تھی ----

اس کو خود سے اتنا قریب دیکھ کر شرم سے چہرہ سرخ ہو گیا تھا ----

زمل تمھیں میں نے اس لیے کپڑے چینج کرنے کا کہا کیوں کہ وہ سرخ جوڑا تم نے کسی اور کے نام کا پہنا تھا ---- اور یہ بات تو مجھے بالکل بھی منظور نہیں تھی --- اور ابھی جلدی سے تیار ہو جاؤ اچھی سی تیار ہونا ---- صرف اور صرف میرے لیے ---

وہ اس کا گال تھپتپاے ہوئے کمرے سے چلا گیا تھا ----

پھپھو ---- حماد نے اپنی پھپھو کو آواز دی تو ---- کوئی جواب نہیں آیا --- وہ پریشان ہی ہو گیا ---- ان کے کمرے میں گیا تو دیکھا وہ جائے نماز پر سجدے میں سر رکھے زارو قطار رو رہی تھیں -----

وہ جا کر ان کے پاس بیٹھ گیا ---- پھر ان کے کندھے پر ہاتھ رکھا وہ سجدے سے اٹھیں تو اپنے بھتیجے کے گلے لگ کر رونے لگیں ---- مجھے معاف کر دو بیٹا --- میں نے تمھاری بات نہیں مانی --- پتہ ہے --- پہلے جب تم زمل کے ساتھ بہت خوش رہتے تھے تو میں نے یہی سوچا تھا کہ میں تمھاری اور زمل کی شادی کر دوں گی مگر جب سے تمھارا رویہ اس کے ساتھ تلخ ہوتا گیا تو مجھے لگا کہ تم اسی لئے ناپسندیگی کا اظہار کرتے ہو کہ --- تم اس سے شادی نہیں کرنا چاہتے اسی لئے میں نے فوری طور پر اس کی شادی کا فیصلہ کر لیا ---- وہ بہت شرمندہ تھیں اپنے بھتیجے سے ----

پھپھو میں پچھلے پانچ چھ سالوں سے اسے چاہنے لگا تھا مگر اس ڈر سے اس سے دور ہوتا گیا کہ کہیں میں اس کے ساتھ کچھ غلط نہ کر جاؤں --- اور جب آپ نے اس کی شادی طے کر دی تو میں چاہنے کے باوجود بھی آپ سے اس بارے میں کچھ نہ کہہ سکا ----

اور جب آپ کو شادی سے منع کیا تب بھی آپ نے میری بات نہیں مانی ----

میں آپ کو کھونے سے ڈرتا تھا کہ کہیں زمل کے چکر میں

میری پھپھو بھی مجھ سے دور چلی گئیں تو میں کیا کروں گا ---

وہ پھپھو کے ہاتھ تھامے انھیں سب بتا رہا تھا ----

تم سچ میں اسے پسند کرتے تھے --- انھیں اب بھی یقین نہیں تھا

جی پھپھو جان میں آپ سے جھوٹ کیوں بولوں گا-----

اب جلدی سے تیار ہو جائیں ---- ہم تینوں آج باہر کھانا کھائیں گے

حماد یہ کہتے ہوئے کمرے سے چلا گیا----

وہ کمرے میں آیا تو زمل تیار ہو چکی تھی ---- تیار کیا ہونا تھا بس ہلکی سی لپ اسٹک ہی لگائی تھی ---- حماد اس کے پاس آیا تھا---- وہ نظریں جھکا گئی تھی

ویسے اتنی شریف تو نہیں ہو---- اس کی ناک پکڑ کر کھینچی تو زمل چلائی تھی

کیا ہے حماد آپ کیوں تنگ کر رہے ہیں مجھے ---

وہ حماد کے بال پکڑنے لگی تو پھر اپنا اور اس کا رشتہ یاد آتے ہی اس کے ہاتھ رک گئے ----

کھینچ لو یار قسم سے کچھ نہیں کہوں گا ---- ویسے پچھلے پانچ چھ سالوں سے بڑا ارمان رہا ہے کہ تم میرے بال کھینچو ---- یہ کہتے ہوئے حماد نے زمل کے ہاتھوں کو تھامتے ہوئے چوم لیا تھا ----

ابھی ہم باہر جا رہے ہیں واپس آ کر تمھیں اور بھی بہت کچھ بتانا ہے

جاؤ پھپھو جان کو دیکھو تیار ہو گئیں ہیں تو پھر ہم نکلتے ہیں ----

فیصل اور فریال دونوں لاؤنج میں داخل ہوئے تو ان کے چہروں سے لگ رہا تھا جیسے وہ دونوں روئے ہوں ----

کیا ہوا فیصل ---- بی جان یک دم ہی اپنی جگہ سے اٹھ گئیں ----

بی جان ---- وہ اشعر کی سرجری کامیاب ہو گئی ----

وہ فوراً سے آ کر بی جان کے گلے لگ گئے ----

آج پہلی بار بی جان آنسوؤں سے رو رہی تھیں ----

اس سے پہلے کسی نے بھی بی جان کو روتے ہوئے نہیں دیکھا تھا ----

اور مرحا کی تو وہ حالت تھی کہ ---- کاٹو تو لہو نہیں بدن میں ----

میری بچی ---- اشعر ٹھیک ہو گیا ---- اللہ نے اسے نئی زندگی دی ہے ---

انھوں نے مرحا کے کاندھے پر ہاتھ رکھ کر کہا تو جیسے وہ ہوش میں آئی ---- اور فوراً سے بی جان کے گلے لگ گئی ---- آج سب ہی کی آنکھیں نم تھیں ---- بس فرق صرف اتنا تھا کہ آج سب کی آنکھوں میں خوشی کے آنسو تھے -----

حماد زمل اور انیسہ بیگم ---- تینوں ہی آج بہت خوش تھے ----

آج حماد نے انھیں نکاح کی خوشی میں باہر ڈنر کروایا تھا ----

اب وہ آئسکریم کھا رہے تھے ---- تینوں ہی بالکل خاموش تھے ----

تب ہی حماد نے بات شروع کی ---- اور آئسکریم کھانی ہے تو منگوا دوں ----
اس نے زمل اور پھپھو دونوں سے پوچھا تھا -----

نن نہیں ---- بس کافی ہے ---- زمل کو آئسکریم بہت پسند تھی ---- مگر شاید وہ چند گھنٹوں پہلے اپنے نئے بننے والے رشتے کی وجہ سے تھوڑی جھجک رہی تھی ----- اور پھپھو نے بھی انکار کر دیا ----

لیکن پھر بھی حماد نے آئسکریم کے دو پیکٹ لے لئے کہ وہ بہت اچھی طرح سے جانتا تھا کہ زمل آئسکریم کی دیوانی تھی -----

یہ اتنی ساری آئسکریم کس کے لیے ---- زمل دل ہی دل میں آئسکریم دیکھ کر خوش ہو رہی تھی ---- پھر بھی انجان بن گئی -----

وہ جو ابھی کچھ گھنٹوں پہلے ایک لڑکی میری زندگی میں آئی ہے نہ اسے آئسکریم بہت پسند ہے تو بس اسی کے لیے لی ہے -----

حماد نے زمل پر ایک گہری نظر ڈالتے ہوئے ----- گاڑی سٹارٹ کر دی ----

یہ گاڑی کہاں سے آئی حماد ---- آج سے پہلے پھپھو نے حماد کے پاس گاڑی نہیں دیکھی تھی --- تو اسی وجہ سے پوچھ رہی تھیں

یہ میرے دوست کی ہے ---- ان شاءاللہ جلد ہی اپنی بھی خرید لوں گا

حماد کچھ سوچتے ہوئے بولا ----

فیصل بھائی ---- احتشام بھائی نے ہم سے بات کیوں نہیں کی ----

مرحا اب بھی بے یقینی سے انھیں دیکھ رہی تھی ----

وہ خود بہت رو رہا تھا --- وہ وہاں پر اکیلا تھا ---- اسے وہاں کوئی بھی حوصلہ دینے والا نہیں تھا ---- میں نے اسے خود کہا تھا کہ

وہ ہمیں تھوڑی دیر بعد فون کر لے ---- اسی لئے اس نے فون بند کر دیا

ایک گھنٹے تک ہم انتظار کر لیتے ہیں ---- نہیں تو میں خود ہی آپ لوگوں کی اس سے بات کروا دوں گا ---- پھر شاید آپ لوگوں کو بھی تسلی ہو جائے گی -----

فیصل کو اندازہ تھا کہ مرحا اور بی جان کو اس وقت تک تسلی نہیں ہونے والی جب تک وہ احتشام سے خود بات نہ کر لیں ----

وہ کمرے میں آیا تو زمل بیڈ پر بیٹھی تھی ----- وہ جیسے ہی اس کے پاس آ کر بیٹھا ---- زمل اس سے تھوڑا دور ہوئی تھی -----

پھر اس نے زمل کا ہاتھ اپنے ہاتھوں میں تھام لیا -----

میں جانتا ہوں زمل تمھارے لیے یہ سب بہت مشکل ہو گا ----- کیوں کہ تم اب تک کسی اور کے بارے میں سوچ رہی تھیں ---- اور مجھے شوہر کے روپ میں قبول کرنے میں تمھیں تھوڑا ٹائم چاہیے ہو گا ----

میں نے تم سے محبت کی ہے ---- اب سے نہیں پچھلے کئی سالوں سے تمھیں چاہتا رہا ہوں ---- مگر کہہ نہیں پایا ---- ہمت ہی نہیں ہوئی ---- اس لیے

مگر اس کا یہ مطلب تو نہیں کہ تم بھی مجھے چاہو ----

میں تمھیں اور اپنے اس رشتے کو وقت دینا چاہتا ہوں ----

جب تم مطمئن ہو گی ---- اسی وقت ہم اپنی ازدواجی زندگی کی شروعات کریں گے ---- تم ریلیکس ہو جاؤ ----

یہ کہتے ہوئے حماد نے اس کی ناک کو پکڑا تو وہ چڑ گئی ---- کیا کر رہے ہیں ----

میں بھی پھر آپ کے بال کھینچوں گی ---- زمل نے چڑ کر کہا تو حماد ہنس دیا ----

باقی سب کی طرح ارحم بھی وہیں لاؤنج میں اشعر کی کال کا----

انتظار کرتے کرتے بی جان کی گود میں سر رکھ کر سو چکا تھا----

فریال بھابھی نے اپنے شوہر کے کپڑے استری کرنے تھے سو وہ اپنے کمرے میں جا چکی تھیں ----

فیصل بھائی بھی اپنے کمرے میں کمپیوٹر پر آفس کا کچھ کام کر رہے تھے -----

رات کے تقریباً ساڑھے گیارہ بجے احتشام کی کال آئی تھی ----

تھوڑی دیر بعد فیصل بھائی لاؤنج میں آئے تو بی جان اور مرحا وہیں صوفے پر بیٹھیں ہوئی تھیں ----

کیا ہوا کال آئی احتشام کی ---- بی جان نے فیصل کو لاؤنج میں آتے دیکھا تو فکر سے پوچھا -----

جی بی جان کال آئی تھی ---- کہہ رہا تھا کہ ابھی ذرا مصروف تھا کل بات کرے گا --- اور اشعر کی حالت خطرے سے باہر ہے ----

مگر ابھی فی الحال پاکستان واپس آنے کے بارے میں کچھ نہیں بتایا---- جب تک ڈاکٹرز سے بات نہیں ہو جاتی وہ کچھ نہیں کہہ سکتا----

آپ لوگ بے فکر ہو جائیں ---- اشعر اب ٹھیک ہو گیا ہے ---- اس کی صحتیابی کے لیے اللہ سے دعا کریں ----- وہ کافی مطمئن نظر آرہے تھے ----

چلو اللہ کا شکر ہے ---- میرے رب نے ہم پر اپنا کرم کیا---- بی جان گہری سانس لے کر رہ گئیں ----

مرحا کی بے چینی اس کے ہر انداز سے عیاں تھی ---- وہ ہاتھوں کو آپس میں مسل رہی تھی ----

کیا ہوا میری بیٹی کیوں پریشان ہے ---- اب تو سب خیر ہو گئی ہے ---

انھوں نے مرحا کو ایسے پریشان دیکھا تو اس کے سر پر ہاتھ پھیرتے ہوئے کہا

----

نہیں پریشان نہیں ہوں بس ویسے ہی ---- جب تک بات نہیں ہو گی اس وقت تک دل بے چین رہے گا ----

مرحا نے بی جان کے کاندھے پر سر رکھتے ہوئے کہا ----

تو بی جان نے اس کا ماتھا چوما تھا ----

ہاں یہ بات تو ہے مگر جہاں اتنا کٹھن وقت گزر گیا ---- وہاں ہمیں تھوڑا اور صبر کر لینا چاہیے ---- بی جان خود بھی بہت پریشان تھیں مگر مجال ہے کہ کسی کے سامنے کبھی آنسو بہائے ہوں ----

بی جان آپ آرام کر لیں کب سے یہاں بیٹھی ہیں --- تھک جائیں گی

مرحا جانتی تھی کہ اشعر کی بیماری کے بارے میں سوچ سوچ کر وہ اندر سے نڈھال ہو چکی تھیں ---- اور اسی وجہ سے ان کی طبیعت بھی کچھ خراب رہنے لگی تھی --- تب ہی انھیں آرام کرنے کا کہہ رہی تھی ----

ہاں چلو --- اندر چلتے ہیں ---- تم بھی آرام کر لو --- تمھیں بھی ریسٹ کی ضرورت ہے --- وہ مرحا کے ساتھ باتیں کرتی ہوئی اپنے کمرے کی طرف بڑھ گئیں ----

حماد اٹھ بھی جائیں ---- فجر کی نماز بھی نہیں پڑھی آپ نے ----

وہ اپنے شوہر کو اٹھانے آئی تھی ---- جو صوفے پر بے سدھ پڑا سو رہا تھا ----

نیند کا اتنا پکا تھا کہ ---- گھوڑے بیچ کر سوتا تھا ---- نیند کے معاملے میں کوئی کمپرومائز نہیں تھا --- نہ نماز کی عادت تھی اور نہ ہی شوق ---- بس جمعے اور عید کی نماز پڑھ لیا کرتا تھا ----

صبح کے نو بج چکے تھے ---- اور اب بھی اس کا دل نہیں کر رہا تھا کہ اتنی زبردست نیند کو خیر آباد کہے ---- لیکن پھر زمل کے بار بار کہنے پر اسے اٹھنا ہی پڑا ----

کیا ہے شوہر کو سوتا دیکھ کر برداشت نہیں ہوتا کیا ----

وہ آنکھیں ملتا ہوا بڑا سا منہ کھول کر جمائی لینے لگا -----

مجھے آپ کی نیند پر کوئی اعتراض نہیں ۔۔۔ مگر کل ہی ہمارا نکاح ہوا ہے ۔۔۔۔ تو آپ کو ذرا جلدی اٹھنا چاہیے تھا ۔۔۔۔ میں تو فجر کی نماز کے بعد سوئی ہی نہیں ۔۔۔ میں گئی تھی ناشتہ بنانے کے لیے مگر امی نے مجھے یہ کہہ کر واپس بھیج دیا کہ ۔۔۔۔ آج وہ اپنے ہاتھوں سے ہمارے لیے ناشتہ بنائیں گی ۔۔۔ امی بہت خوش ہیں ۔۔۔۔ پلیز فریش ہو کر آجائیں پھر باہر چلتے ہیں ۔۔۔۔۔ زمل کبرڈ کھولے حماد کے کپڑوں کا جائزہ لے رہی تھی ۔۔۔۔

تب ہی وہ اس کے پاس آیا اور ۔۔۔۔ بازو سے پکڑ کر اس کا رخ اپنی جانب کیا تھا ۔۔۔۔ زمل کے دل کی دھڑکنیں منتشر ہوئی تھیں ۔۔۔۔

وہ نظریں جھکا گئی ۔۔۔۔

کیا میری بیوی مجھے اس قابل بھی نہیں سمجھتی کہ میری طرف دیکھ ہی لے ----

حماد خفا خفا سا تھا ----

نن نہیں ---- ایسی بات نہیں ---- ابھی اس کی بات مکمل بھی نہیں ہوئی تھی کہ حماد نے اسے ہاتھ کے اشارے سے کچھ بھی کہنے سے منع کر دیا ----

اور الماری میں سے کپڑے نکالتا واشروم کی طرف بڑھ گیا ----

اسے کل رات بھی بہت غصہ آیا تھا ---- زمل نے اس سے --- ان دونوں کے رشتے کے حوالے سے ایک بات بھی نہیں کہی تھی ---- جیسے اسے کوئی فرق ہی نہ پڑتا ہو ----

کچھ تو کہتی کچھ بھی کہہ دیتی ---- مگر وہ تو بالکل لاتعلق سی تھی اب تک

-----

یعنی میں نے شاید زبردستی ہی اس سے نکاح کر لیا ہے ---- مجھے پہلے اس سے پوچھنا چاہیے تھا ----- وہ واشروم میں شیشے کے سامنے کھڑا --- خود سے ہی سوال جواب کر رہا تھا -----

باہر آیا تو دیکھا وہ روم میں کہیں بھی موجود نہیں تھی -----

میرا انتظار نہیں کر سکتی تھی ----

اس پر مزید غصہ آنے لگا ---- تب ہی وہ کمرے میں داخل ہوئی تھی --

آ جائیں پلیز ناشتہ ٹھنڈا ہو رہا ہے --- آپ فریش ہونے چلے گئے تو پھر میں امی کے ساتھ ناشتہ لگوانے چلی گئی -----

اس کے چہرے پر کوئی تاثر نہیں تھا -----

اور اس کے اس رویے پر اب اور بھی غصہ آنے لگا تھا ----

تم جاؤ میں آتا ہوں ---- حماد نے خفگی سے کہا تو وہ اس کے پاس آئی تھی

---- ہم آپس کے معاملات بعد میں حل کر لیں گے ---

مگر اس وقت ناشتہ کرنے چلیں -----

زمل کے کہنے پر اس نے شرٹ پہنی اور کنگھی کرنے لگا -----

وہ بیڈ پر لیٹی تھی ---- تب ہی اسے لگا کہ کوئی اس کے پاس کھڑا تھا ----
اٹھ کر دیکھا تو اشعر تھا ----

اشعر ---- آپ ---- آپ کب آئے ؟ -----

کیوں چلے گئے تھے مجھے چھوڑ کہ ---- وہ اس کی جانب بڑھی تھی

اشعر نے مرحا کی طرف ہاتھ بڑھایا ---- اور جیسے ہی مرحا نے اس کا ہاتھ تھامنا چاہا تو وہ یک دم ہی غائب ہو گیا -----

اشعر اشعر ---- کک کہاں چلے گئے ہیں آپ ---- اچانک ہی کمرے میں گھپ اندھیرا چھا گیا ----- اسے کچھ نظر نہیں آ رہا تھا ---- اسے لگا وہ مر ہی جائے گی -----

تب ہی وہ نیند سے جاگی تھی ----

وہ پسینے میں نہا گئی تھی ---- ایسا خواب وہ پہلے بھی کئی بار دیکھ چکی تھی مگر اب تو ---- بہت ہی بھیانک خواب دیکھا تھا اس نے ---- اتنا اندھیرا ----- اس کی سانسیں تیز چل رہی تھیں -----

خوف اب بھی اس پر طاری تھا -----

بی جان کی اچانک سے آنکھ کھلی تو دیکھا مرحا خوفزدہ سی بیٹھی تھی -----

کیا ہوا میری بچی ---- کیوں پریشان ہو ---- طبیعت ٹھیک ہے تمھاری

وہ اسے یوں خوفزدہ دیکھ کر پریشان ہی ہو گئی تھیں -----

کچھ نہیں بی جان ---- بس ڈر گئی تھی ----

وہ بی جان کو پریشان نہیں کرنا چاہتی تھی --- تب ہی اپنا خواب انھیں نہیں سنایا ---

انھوں نے اٹھ کر اسے پانی پلایا تھا ----- پانی پی لیا تو اس کے ہاتھ سے گلاس لے کر سائیڈ ٹیبل پر رکھا تھا -----

اگر طبیعت ٹھیک نہیں ہے تو کل ڈاکٹر کے پاس چلیں گے -----

بی جان نے مرحا کا ہاتھ پکڑا تو وہ ان کے گلے لگ گئی -----

میں بالکل ٹھیک ہوں بی جان ----- بس اشعر کی فکر ہونے لگتی ہے کیا کروں پریشان ہو جاتی ہوں ---- سوری --- میں نے آپ کو بھی پریشان کر دیا ----
مرحا نے ان سے الگ ہوتے ہوئے کہا

اچھا ہے دل کا غبار نکال دینا چاہیے ---- ورنہ یہ وبال جان بن جاتا ہے

انھوں نے مرحا کا گال تھپتپاے ہوئے کہا تو وہ مسکرا دی -----

اشعر کی سرجری کو ایک ہفتہ گزر گیا تھا ---- اور اب وہ مکمل طور پر ٹھیک ہو چکا تھا ---- مگر ڈاکٹروں کے مطابق اسے مزید بیس دن انڈر آبزرویشن رکھنا تھا ---- اسی وجہ سے ان دونوں کے واپس آنے کے بارے میں ابھی حتمی فیصلہ نہیں ہو سکا تھا کہ آیا انھوں نے کب آنا تھا ----

احتشام تو اپنے گھر فون کرتا رہتا تھا --- اور بی جان ، فیصل بھائی اور مرحا سے بھی اس کی فون پر بات چیت ہوتی رہتی تھی ----

مگر اشعر نے بی جان ،مرحا ، اور باقی سب سے صرف ایک ہی بار بات کی تھی

----

جہاں مرحا اشعر سے بات کر کے مطمئن ہو گئی تھی ---- وہیں بی جان اور فیصل بھائی بھی کافی خوش دکھائی دے رہے تھے ---- البتہ ارحم اب بھی اشعر کے نہ آنے کی وجہ سے کچھ خفا خفا سا تھا ----

وہ ناشتے کے بعد جب برتن اٹھانے لگی تب ہی اس کی امی نے اسے منع کر دیا --- یہ کہہ کر کہ ابھی کل ہی تمہارا نکاح ہوا ہے --- ابھی فی الحال میں تمھیں کوئی کام نہیں کرنے دوں گی ----

جب ولیمہ ہو گا ---اس کے بعد دیکھی جائے گی ----

لیکن امی آپ تھک جائیں گی --- وہ شرمندہ ہو رہی تھی ----

کوئی بات نہیں تم جاؤ حماد کو ٹائم دو کام تو ہوتا ہی رہے گا نہ ----انھوں نے زمل کے چہرے پر پیار سے ہاتھ رکھتے ہوئے کہا تو وہ ----- مسکرا دی -----

آپ گئے نہیں ---- وہ کمرے میں آئی تو دیکھا وہ بیڈ پر براجمان تھا --

کہاں ---- اس نے موبائل سے نظریں ہٹائے بغیر پوچھا ----

کالج --- اور کہاں جانا ہے آپ نے ---- وہ جیسے اسے کچھ یاد دلا رہی تھی ----

میرا خیال ہے حکومت کی طرف سے اتوار کے دن ہمیں چھٹی دی گئی ہے ---- لیکن اگر آپ کہتی ہیں تو میں آج بھی چلا جاتا ہوں ---

ویسے ہی کالج کا راؤنڈ لے کر آ جاؤں گا ----

اسے زمل کی بات پر شدید غصہ آیا مگر کنٹرول کر گیا ----

وہ یا تو اس کے ہونے سے تنگ ہو رہی تھی یا پھر کنفیوژ ---- پر جو بھی تھا اس کی بات نے حماد کے غصے کو اور ہوا دی تھی -----

وہ اپنے اس بے تکے سوال پر کچھ خجل ہوئی مگر پھر سر جھٹکتے وہیں صوفے پر بیٹھ گئی تھی -----

تم یہاں کیا کر رہی ہو ---- جاؤ پھپھو کے ساتھ کچھ کام ہی کروا لو

میں کوئی ٹام کروز تو ہوں نہیں جو تم مجھے یہاں بیٹھ کر دیکھتی رہو گی ---- اور نہ ہی تم مس یونیورس --- جو میں تمہارے حسن کو دیکھ کر دیوانہ ہو جاؤں گا ----

حماد کی باتوں نے اسے اچھا خاصہ تپا دیا تھا ---- مگر اس نے ظاہر نہیں کیا ----

بنا کوئی جواب دیئے الماری سے کپڑے گرا کر دوبارہ سے رکھنے لگی --

اس کا یہ انداز حماد کو سلگا گیا ---- جانے وہ ایسی کیوں ہو گئی تھی --- بچپن میں تو وہ اسے دو بدو جواب دیتی تھی ----- مگر اب کوئی رسپانس ہی نہیں دیتی تھی ---- اور چہرہ بالکل بے تاثر ہوتا ---

اب بھی حماد کا دماغ ہی گھوم گیا تھا ---

کوئی بندہ اگر اس کی بات کا جواب نہ دیتا تو اسے سر پر لگتی اور تلوؤں پر بجھتی ---- یہ شاید اس کی کمزوری تھی -----

وہ اس کے پاس آیا تھا --- بازو سے پکڑ کر اس کا رخ اپنی جانب کرتے اسے خونخوار نظروں سے دیکھنے لگا ----

میں تمھارا شوہر ہوں ---- کوئی نوکر نہیں ہوں جو ایسے اگنور کرتی ہو مجھے ----

اس کا چہرہ غصے سے سرخ ہو رہا تھا ----

آہ ---- حماد درد ہو رہا ہے ---- وہ درد کی شدت سے کراہ کر رہ گئی ----

شاید حماد نے اس کا بازو بہت سختی سے پکڑا ہوا تھا ----

اس کی آنکھوں میں نمی در آئی ----

تب ہی وہ کچھ شرمندہ ہو گیا---- یک دم ہی اسے چھوڑا -----

اور باہر نکل گیا----

حماد آپ مجھے کیوں نہیں سمجھتے -----

وہ دل ہی دل میں اس سے مخاطب تھی -----

آنسو صاف کرتے ہوئے پھر سے اپنے کام میں مگن ہو گئی -----

احتشام نے آج پھر سے کال کی تھی ---- سب نے بات کی مگر مرحا شاید اپنے کمرے میں تھی اس لیے اس سے بات نہ ہو سکی ----

اشعر نے بھی سب سے حال احوال کیا تھا ----

بی جان کا چہرہ خوشی سے دمک رہا تھا ----

فیصل بھائی کے دل کو بھی کچھ سکون ہوا تھا --- اپنے چھوٹے بھائی سے بات کر کے ----

تب ہی بی جان نے مرحا سے بات کروانے کا کہا تو --- احتشام نے یہ کہتے ہوئے کال ڈسکنیکٹ کر دی کہ میں اسی کے نمبر پر کال کر لیتا ہوں ----

مرحا کو فون ملایا تو اس نے پہلی بیل پر ہی فون ریسیو کر لیا ---- احتشام نے مرحا سے بات کی پھر اشعر کو فون دے کر روم سے باہر چلا گیا ----

کیسی ہے میری جان ---- اشعر کتنا خوش تھا یہ اندازہ تو اس کی آواز سے ہی لگایا جا سکتا تھا -----

بہت ہو گیا اشعر ---- اب مجھ سے انتظار نہیں ہوتا ---- بس کریں ---- آ جائیں ---

مرحا آپ کے بنا نہیں جی سکتی ---- مرحا کی آنکھیں پھر سے بھیگنے لگی تھیں

اوہ ہو اب تو سب سہی ہو گیا ہے اللہ کے کرم سے ---- جانتی ہیں ----

ڈاکٹرز نے میری سرجری سے پہلے احتشام سے کیا کہا تھا ----

میرے بچنے کے چانسز تقریباً نہ ہونے کے برابر تھے -----

ان کے مطابق میرا بچ جانا کسی معجزے سے کم نہیں ہے -----

ان کا کہنا ہے کہ مجھے شاید کسی کی دعاؤں نے بچا لیا ہے ----

ورنہ ڈاکٹرز تو بالکل ہی نا امید ہو چکے تھے ----

اور پتہ ہے ---- میری سرجری سے پہلے ڈاکٹرز نے احتشام کو سب کچھ بتا دیا تھا ---- تب بھی وہ بہت رویا تھا ---- مگر پھر اللہ کا نام لیکر یہ رسک بھی لے لیا ہم نے ---- دیکھیں نا ---- اب میں بالکل ٹھیک ہوں ---- اب تو مسکرانے کا ٹائم ہے ---- رونے کا نہیں -----

اشعر واقعی بہت خوش تھا -----

مگر آپ کی مرحا آپ کو مس کر رہی ہے ---- اس کا دل اشعر کے بنا اب بھی اداس تھا ----

اچھا ایک حل ہے میرے پاس ---- اب کی بار اشعر کو شرارت سوجھی

کون سا حل ---- مرحا واقعی سنجیدہ ہو گئی ----

آپ کی آسٹریلیا کی سیٹ کروا دیتا ہوں ---- آپ بھی آ جائیں ---- ویسے بھی ہمارا ہنی مون تو رہ گیا ہے ----- یہیں منا لیں گے ----

اشعر نے ہنستے ہوئے کہا تو مرحا کا قہقہہ گونجا تھا ----

جی بالکل صحیح کہا آپ نے ---- بھجوا دیں مجھے تو ویسے بھی بس آپ کا ساتھ چاہیے ----

مرحا نے بھی اسے ویسے ہی جواب دیا تو اس کی مسکراہٹ کافی گہری ہو گئی تھی

----

مجھے آپ سے بہت گلہ ہے ---- اشعر نے کچھ سوچتے ہوئے کہا تو مرحا حیران رہ گئی ---

کیا ہوا اشعر مجھ سے کوئی غلطی ہو گئی ہے کیا ---- وہ اشعر کی بات سن کر پریشان ہو گئی تھی ----

غلطی تو ہوئی ہے مگر آکر بتاؤں گا ---- وہ اب اسے تنگ کر رہا تھا ---

بتائیں ناں ورنہ مجھے کسی کل چین نہیں آئے گا ---- وہ خفگی سے کہنے لگی

----

آپ نے اپنے شوہر کو ابھی تک اپنے ہاتھ کا بنا ہوا کھانا نہیں کھلایا ----

اشعر کی دلی خواہش تھی کہ مرحا اسے خود کھانا بنا کر کھلائے -----

بی جان نے ابھی تک مجھے کام کو ہاتھ ہی نہیں لگانے دیا ---- تو میں کیا کر سکتی ہوں ---- اور اگر آپ کے دل میں خواہش تھی تو کہہ دیتے میں بنا دیتی ---- اب کی بار مرحا بالکل سنجیدہ ہو گئی ----

اوہ ہو مذاق کر رہا تھا ---- اب رونا شروع نہیں کر دینا -----

اشعر کو لگا کہ وہ ابھی پھر سے رونا شروع کر دے گی ---- تب ہی فوراً سے بات بدل دی ----

نہیں رو رہی ---- آ جائیں پاکستان ---- پھر آپ کی ساری فرمائیشیں پوری کروں گی ---- مرحا کو دل ہی دل میں خوشی محسوس ہوئی تھی کہ اشعر اس کا کتنا احساس کرتا تھا ----

مرحا کے لیے یہ احساس ہی کافی تھا کہ اشعر بھی اس سے اتنی ہی محبت کرتا ہے جتنی کہ وہ اشعر سے کرتی ہے ----

احتشام ہاسپٹل سے نکل کر نماز پڑھنے کے لئے مسجد کی طرف بڑھ گیا ---- جو کہ ہاسپٹل سے واکنگ ڈسٹینس پر تقریباً دس منٹ کے فاصلے پر تھی ----

جیسے ہی نماز پڑھ کر مسجد سے نکلا تو سامنے سے آتا ہوا شخص اسے جانا پہچانا سا لگا ---- وہ شخص بھی اسے بہت غور سے دیکھ رہا تھا ---- جب قریب آیا تو فوراً سے احتشام کو گلے لگایا تھا -----

اب احتشام بھی اسے پہچان چکا تھا ----- یہ فراز تھا اس کا کلاس فیلو ---- جس نے ماسٹرز کرنے کے بعد آسٹریلیا میں جاب کے لیے اپلائی کیا تھا ---- اس نے احتشام سے بھی کہا تھا کہ وہ بھی یہیں آ جائے ---- مگر احتشام اپنے ماں باپ کی وجہ سے یہاں نہیں آ سکتا تھا لحاظہ اس نے انکار کر دیا تھا -----

احتشام سوچ بھی نہیں سکتا تھا کہ اس طرح فراز سے ملے گا ----

دونوں ایک دوسرے سے مل کر بہت خوش تھے ----

احتشام یار آ جا یہیں پر ---- پاکستان میں کیا رکھا ہے ----

اسی کمپنی میں ملازمت کر لے جہاں میں کر رہا ہوں ----

آج جب وہ احتشام سے ملا تو پھر سے اسے آفر کرنے لگا ----

نہیں یار ---- اب تو وہیں پر شادی بھی کر لی دو بچے ہیں میرے ----
ایک بیٹا اور ایک بیٹی ----- اور ویسے بھی امی جان کبھی رضامند نہیں ہوں گی
---- یہاں آنے پر ----

احتشام کو خود بھی پاکستان سے باہر جاب کرنا پسند نہیں تھا ----
اس لیے خود بھی کبھی آسٹریلیا میں جاب کے لیے کوشش نہیں کی

تو کس سلسلے میں یہاں آیا ہے ---- اب وہ احتشام کے یہاں آنے کا سبب
پوچھنے لگا --- تو احتشام نے سب بتا دیا کہ --- وہ اپنے بہنوئی کے ساتھ اس
کے علاج کے لیے آیا تھا ----

یہ سن کر اس کے دوست کے چہرے کے تاثرات کچھ عجیب سے ہو گئے ----
اور علاج کے لیے خرچہ کہاں سے کیا ---- اس نے کچھ سوچتے ہوئے پوچھا تو ---- احتشام نے اسے بتایا کہ اشعر کے بھائی نے اپنی پراپرٹی بیچ کر اس کا علاج کروایا تھا -----

تب ہی اس نے احتشام سے اس کا موبائل نمبر لیا اور ---- خدا حافظ کہتے وہاں سے نکل گیا -----

مگر احتشام کو اپنے دوست کا رؤیہ کچھ عجیب سا لگا ---- مگر پھر سر جھٹکتے وہ خود بھی ہاسپٹل کی طرف روانہ ہو گیا ------

حماد گھر میں مسکراتا ہوا داخل ہوا تھا ------

زمل اور حماد کی پھپھو دونوں ہی اس کی طرف متوجہ ہو گئیں ---

پھپھو --- اللہ دکھانے میں دیر نہیں کرتا ----- وہ تاسف سے سر ہلا رہا تھا

کیوں کیا ہوا --- پھپھو کچھ نا سمجھتے ہوئے اسے دیکھنے لگیں ---

وہ تھا نہ گدھا --- جس کا انتخاب آپ نے اپنی بیٹی کے لیے کیا تھا ---

وہ جس لڑکی کے لئے شادی چھوڑ کر بھاگا تھا ---- وہ خود کسی اور کے ساتھ بھاگ گئی ---- اور اب اسے گلی کے بچے بھگوڑا بھگوڑا کہہ کر چھیڑ رہے تھے ----

تب ہی اس نے ان بچوں کی اچھی خاصی دھنائی دے دی ----

اور ویسے اس نے زمل سے شادی نہ کر کہ اچھا ہی کیا ---- اس کی اس حرکت کی وجہ سے میرا بھلا ہو گیا -----

اس نے معنی خیز نظروں سے زمل کی طرف دیکھتے ہوئے کہا تو وہ جھینپ گئی ----

جبکہ حماد کی اس بات پر --- اس کی پھپھو کا قہقہہ گونجا تھا

دو دن ہو گئے تھے ---- اور اب تک اشعر اور احتشام سے کوئی رابطہ نہیں ہو سکا تھا ----

اشعر آپ بالکل بھی اچھے نہیں ہیں آپ کو اپنی مرحا کی کوئی فکر نہیں ہے ----
وہ دل ہی دل میں اشعر سے شکوہ کناں تھی --

وہ بہت اداس تھی کہ شادی کے بعد اتنے دن اس نے اشعر کے ساتھ نہیں گزارے تھے جتنے کے اس کے بغیر رہ کر گزار لئے تھے --

اشعر اگر کبھی کال نہ بھی کرتا تو کم از کم ایک میسج ہی کر دیا کرتا تھا --- اور اب تو اسے اپنے بھائی پر بھی رہ رہ کر غصہ آ رہا تھا

بھائی کو بھی احساس نہیں ہے ---- وہی کال کر لیتے ---- وہ احتشام سے بھی خفا تھی ---

وہ کب سے اپنے کمرے میں آ کر اشعر کو کال ملا رہی تھی -- مگر جواب ندارد --- اسے اب بیزاریت نے آن گھیرا ----

وقت جیسے رک سا گیا تھا ---- میں بی جان سے پوچھتی ہوں ---

شاید انھیں کچھ معلوم ہو ---

وہ یہی سوچتی ہوئی لاؤنج میں آئی تو وہاں کوئی بھی نہیں تھا ---

پھر وہ بی جان کے کمرے کی طرف بڑھ گئی --- دروازہ پوری طرح سے بند نہیں تھا --- وہ قریب گئی تو اسے لگا کہ شاید بی جان کسی سے فون پر بات کر رہی تھیں ----

کیوں تنگ کر رہے ہو اسے ---- وہ کسی سے فون پر کہہ رہی تھیں

مگر اسے کچھ سمجھ نہیں آئی ---- وہ واپس ہی پلٹی تھی کہ سامنے سے اسے فریال بھابھی آتی دکھائی دیں ----

کیا ہوا مرحا خیریت ---- کچھ پریشان لگ رہی ہو ---- کوئی کام تھا بی جان سے ---- فریال بھابھی نے ایک سانس میں ہی اتنے سارے سوال پوچھ لئے تھے ----

ہاں بھابھی بس وہ بی جان سے بات کرنے آئی تھی تو وہ فون پر کسی سے بات کر رہی تھیں ---- تو سوچا کہ بعد میں آ جاؤں گی ---

اسی لیے واپس اپنے کمرے میں جا رہی تھی --- آپ سنائیں --- آپ کی طبیعت کیسی ہے --- اور وہ آپ کا گھبرو جوان ارحم کہاں ہے ؟

نظر ہی نہیں آ رہا --- مرحا ادھر ادھر نظریں گھماتے ان سے پوچھنے لگی -----

میں تو بالکل فٹ ہوں اور

ہاں ارحم --- وہ ابھی بھی سو رہا ہے --- اٹھاتی ہوں اسے --- آج کل بہت خفا خفا سا رہتا ہے ---- اشعر کو بہت مس کرتا ہے --- اور پتہ ہے آج تو اس کا موڈ کچھ زیادہ ہی آف تھا ---- کہہ رہا تھا کہ وہ اس وقت تک کچھ نہیں کھائے گا --- جب تک اشعر واپس نہیں آ جاتا ----

وہ اسے ارحم کے بارے میں بتانے لگیں ----

ہاں انھیں تو میں بھی بہت مس کر رہی ہوں ---- مرحا کی اداسی اس کے چہرے سے عیاں تھی ----

اوہ ہو ووو ۔۔۔۔ اشعر کچھ زیادہ ہی یاد نہیں آ رہا ۔۔۔ فریال بھابھی نے مرحا کو معنی خیز نظروں سے دیکھا تھا ۔۔۔۔

نہیں وہ دراصل دو دن سے ان کی کوئی کال آئی اور نہ ہی کوئی میسج آیا ۔۔۔ بس اسی لئے پریشان تھی ۔۔۔۔

بی جان سے یہی پوچھنے آئی تھی کہ بھائی یا اشعر نے انھیں کال کی یا نہیں ۔۔۔۔ اور ہاں یاد آیا ۔۔۔۔ شاید فیصل بھائی کو اشعر نے کال کی ہوگی ۔۔۔۔
فیصل بھائی نے کوئی بات کی آپ سے اس بارے میں ۔۔۔۔
اب وہ فریال بھابھی کی طرف سوالیہ نظروں سے دیکھنے لگی ۔۔۔۔

نہیں تو ---- اگر کال آتی تو مجھے تو ضرور بتاتے وہ ---- مگر ایسا کچھ نہیں ہے

----

ہاں مگر یاد آیا مرحا آج رات آٹھ بجے بی جان کی ایک دوست آ رہی ہیں ---- وہ امریکہ سے آئی ہوئی ہیں ---- آج شام تیار رہنا ---- بہت اچھی سی تیار ہونا ---- بلکہ تمھیں آج میں خود تیار کروں گی -----

وہ اس کی اداسی کو نظر انداز کرتے ---- اسے پتہ نہیں کیا کچھ بتا رہی تھیں

----

مگر فریال بھابھی اچھا تو نہیں لگتا نا کہ میرے شوہر علاج کے لیے باہر گئے ہیں اور میں اتنی زیادہ تیار ہو جاؤں ---- مرحا کو ویسے بھی بہت زیادہ میک اپ کرنا پسند نہیں تھا ---- اسی لئے اب بھی میک اپ کرنے سے منع کر رہی تھی

----

میں تو کروں گی --- کیوں کہ مجھے بی جان نے کہا ہے کہ میں تمھیں اچھا سا تیار کروں ---- فریال بھابھی کافی کانفیڈینٹ تھیں -----

لیکن مرحا ان کی اس بات کے جواب میں سوائے مسکرانے کے اور کچھ نہ کر سکی ----

جاؤ بی جان اب تک فری ہو چکی ہوں گی --- جو بات کرنی ہے کر لو

مجھے شام کے لیے کھانا بنانا ہے ---- اور بھی بہت سے کام ہیں ----

ابھی پہلے جا کر ارحم کو جگاؤں دوپہر سے سو رہا ہے --- پھر رات میں اسے نیند نہیں آئے گی ----

وہ مرحا کو ساری تفصیل بتاتے ہوئے سیڑھیاں چڑھتی اپنے روم کی طرف بڑھ گئی
----

وہ بی جان کے پاس بیٹھی تھی ----- کیسی طبعیت ہے تمھاری ----
بی جان اسے دیکھ کر بہت خوش تھیں ----

جی بی جان میں بالکل ٹھیک ہوں ---- اس نے مسکرا کر کہا ----
مگر وہ پریشانی میں اپنی ہاتھوں کو آپس میں مسل رہی تھی ----

کیا ہوا میری بیٹی کیوں پریشان ہے ----

بی جان اسے جانچتی نظروں سے دیکھ رہی تھیں ----

تب ہی اس کی آنکھیں بھیگنے لگیں ----

وہ سر جھکائے رو رہی تھی ----

ارے ارے کیا ہوا میری بچی کو ---- بی جان نے اسے خود سے قریب کرتے پوچھا تو وہ سسکیوں سے رونے لگی ----

بی جان وہ اشعر کال ریسیو ہی نہیں کر رہے ---- دو دن سے ان کی کوئی کال آئی اور نہ ہی کوئی میسج ---- میں بہت پریشان ہو گئی ہوں

بس اتنی سی بات پر رو رہی ہو ---- ایسے دل چھوٹا نہ کیا کرو -----

ابھی تو اتنی لمبی زندگی گزارنی ہے ---- ذرا ذرا سی بات پر روتی رہی تو ہو گیا تمھارا کام ---- انھوں نے اس کے آنسو صاف کرتے ہوئے اسے تسلی دی تھی

----

وہ لوگ اتنی دور ہیں --- سگنلز کا مسئلہ ہو گیا ہو گا -----

اتنی ٹینشن لینے کی ضرورت نہیں --- اور اب جاؤ اور جلدی سے تیاری شروع کرو ---- فریال نے تمھیں بتا دیا ہو گا ---- اور تمھیں مہندی لگانے کے لیے محلے کی لڑکی آئے گی ---- فریال کے پاس ٹائم نہیں تھا ورنہ وہ لگا دیتی ---- وہ اس کے رونے کو نظر انداز کئے اسے تیاری کرنے کا کہہ رہی تھیں ---- اور مرحا کو کم از کم بی جان سے تو ایسی توقع بالکل بھی نہیں تھی ---- وہ حیران سی بی جان کو دیکھنے لگی تو ---- وہ یک دم ہی بولیں ---- اب مجھے ہی دیکھتی رہو گی یا

---تیاری بھی کرو گی ----جلدی کرو دیر ہو رہی ہے ----اس کی حیران سی شکل دیکھ کر بی جان کو اس پر ٹوٹ کر پیار آیا تھا ----

فریال بھابھی نے کچن کا سارا کال کر لیا تھا ----

اور اب وہ مرحا کو تیار کرنے اس کے کمرے میں آ چکی تھیں ---

مرحا نے لائیٹ گرین کلر کی گھٹنوں تک آتی گولڈن ایمبرائیڈڈ شرٹ کے ساتھ لائیٹ گرین ہی کیپری اور دوپٹہ پہنا تھا ----

لمبے سلکی کھلے بالوں کے ساتھ ---وہ نظر لگ جانے کی حد تک دلفریب لگ رہی تھی-----

مرحا کے حنائی ہاتھوں میں گولڈ کے کنگن بہت ہی پیارے لگ رہے تھے ----

واہ بھئی واہ ---- تمھارے ہاتھوں پر تو مہندی کا بہت رنگ آیا ہے ---- ابھی شاید ایک گھنٹہ پہلے ہی مہندی لگائی تھی نہ ----

فریال بھابھی بھی اس کی تعریف کیئے بنا نہ رہ سکیں ------

ہاں مگر مجھے اتنا زیادہ تیار ہونا اچھا نہیں لگ رہا ---- وہ اب بھی حد سے زیادہ کنفیوژ ہو رہی تھی -----

کچھ نہیں ہوتا ---- فریال بھابھی اس کے اتنا کنفیوژ ہونے سے لطف اندوز ہو رہی تھیں ----

وہ تقریباً تیار ہی تھی ---- تب ہی دروازہ ناک ہوا تو فریال بھابھی دروازہ کھولنے گئیں تو باہر ہی چلی گئیں ----

مرحا مزید پریشان ہو گئی کہ فریال بھابھی ایسے اچانک کہاں چلی گئیں ---- ابھی وہ خود جانے کا سوچ ہی رہی تھی کہ کوئی اندر داخل ہوا تھا ----- ایک پل کے لیے تو مرحا کو یقین ہی نہیں آیا کہ اشعر اس کے سامنے کھڑا تھا ---- اور یک دم ہی اسے اپنا خواب یاد آیا تو وہ ڈر گئی ----- وہ خوفزدہ سی اشعر کو دیکھنے لگی -----

اشعر اس کے قریب آیا تھا ---- اسے باہوں کے حصار میں لیا تو وہ اب بھی بے یقینی سے اسے دیکھنے لگی---- پھر اپنے ہاتھوں کی انگلیوں سے اس کے چہرے کے ایک ایک نقش کو چھو کر دیکھنے لگی

آپ ---- آ گئے ---- اشعر ---- اس کی آنکھیں بھیگنے لگی تھیں -----

ارے ارے یہ کیا میری وائفی کیوں رو رہی ہے -----

خبر دار ---- بالکل بھی نہیں رونا --- ایسے روئیں گی نا تو سارا میک اپ خراب ہو جائے گا -----

اشعر نے ٹشو سے اس کے آنسو احتیاط سے صاف کئے کہ کہیں اس کا میک اپ ہی خراب نہ ہو جائے -----

ایک چیز کی ابھی بھی کمی ہے ---- اشعر نے اس کے حنائی ہاتھوں کو تھامتے ہوئے کہا تو وہ حیران سی اسے دیکھنے لگی -----

اشعر نے ڈریسنگ ٹیبل سے ڈائمنڈ کی رنگ اٹھائی اور اس کے ہاتھ میں پہنا دی -----

پھر اس کے بازو اپنے دونوں کاندھوں پر رکھتے اسے اپنے سینے میں بھینچ لیا تھا

-----

I missed you so much my dear and lovely wife-

اشعر نے اس کے چہرے کو چومتے ہوئے کہا تو ----- اس کے چہرے پر خوشی اور حیا کے رنگ بکھر گئے تھے ---- جنھیں دیکھ کر اشعر کے اندر تک سکون اترنے لگا تھا -----

اشعر کے اس طرح سے دیکھنے پر مرحا کے دل کی دھڑکنیں بے ترتیب سی ہونے لگی تھیں ----

جھکی جھکی نظر تیری کمال کر گئی

اٹھی جو ایک بار سو سوال کر گئی

اشعر نے گنگناتے ہوئے اس کی تھوڑی پر ہاتھ رکھتے اس کا جھکا ہوا چہرہ اوپر کیا تو مرحا نے ہنستے ہوئے اپنا سر اس کے سینے میں چھپا لیا ----

اشعر نے بھی اسے اپنی بانہوں کے حصار میں لیتے ہوئے اس کا ماتھا چوما تھا ----

اب چلیں نیچے ---- سب ہی ہمارا انتظار کر رہے ہوں گے -----

اشعر نے اس سے الگ ہوتے ہوئے کہا تو مرحا جیسے ہوش میں آئی تھی ----

اوہ ہاں ---- بھائی بھی آئے ہوئے ہیں ---- مرحا کو خیال آیا تو شرمندہ سی ہو گئی ----

جی آپ کے بھائی بھابی امی سب ہی نیچے موجود ہیں ---- اور سب ہمارا ہی انتظار کر رہے ہیں -----

وہ دراصل صرف احتشام آپ سے ملنے یہاں آنا چاہ رہا تھا مگر بی جان نے آپ کی امی اور بھابی کو بھی یہیں بلا لیا ---

اشعر نے مرحا کے چہرے پر آئی لٹوں کو کان کے پیچھے اڑستے ہوئے کہا تو اس کی آنکھیں حیرت سے مزید پھیل گئیں ----

کیا امی اور بھابھی بھی ---- اب تو وہ اور زیادہ کنفیوژ ہو گئی کہ سب کیا سوچیں گے -----

اتنی پریشان نہ ہوں ---- سب ہی کو پتہ ہے کہ میاں بیوی اتنے عرصے بعد ملیں تو پھر ررر -----

اشعر نے اپنی بات ادھوری چھوڑ کر مرحا کو پھر سے قریب کیا تو

مرحا نے اسے خود سے دور کیا تھا ---- پلیز اشعر سب ہمارا ویٹ کر رہے ہوں گے ---- یہ کہتے ہوئے مرحا پھر سے آئینے میں دیکھ کر اپنا جائزہ لینے لگی ----

آئینہ دیکھنے کی کیا ضرورت ہے ---- مجھ سے پوچھ لیجیے ---- میں بتا دوں گا کہ میری وائفی کیسی لگ رہی ہے ---- اشعر اس کا ہاتھ پکڑتے اسے باہر کی طرف لے جانے لگا ----

اوہ ہو ---- اشعر ---- کیا میں ایسے سب کے سامنے جاؤں گی ----

مرحا نے اشعر سے اپنا ہاتھ چھڑا لیا ----

ایسے مطلب کیسے ---- اشعر کو کچھ سمجھ ہی نہیں آئی ----
کہ مرحا کیا کہنا چاہ رہی تھی ----

میرے بال کھلے ہوئے ہیں ---- میں بال لپیٹ کر حجاب کروں گی پھر ہی جاؤں گی ناں ---- مرحا نے اشعر کے ماتھے پر ہاتھ سے دباؤ ڈالتے ہوئے کہا --- جیسے اسے یاد دلانہ چاہ رہی ہو --- تو واقعی اشعر کو جیسے سب یاد آگیا کہ مرحا تو ---- کبھی بھی حجاب کے بغیر نہیں جاتی -----

اوہ --- سوری ڈئیر وائفی ---- لیکن جلدی کریں --- سب کہیں گے کہ ان کا رومانس ہی نہیں ختم ہو رہا ---- اشعر نے ہاتھ میں بندھی گھڑی میں ٹائم دیکھتے ہوئے کہا تو --- مرحا نے اشعر سے کہا کہ آپ چلے جائیں میں آتی ہوں ---- اور

اشعر کو شاید مرحا کی یہ بات بالکل اچھی نہیں لگی ---- اور اس کے چہرے سے مسکراہٹ غائب ہو چکی تھی --- جسے مرحا نے فوراً ہی محسوس کر لیا تھا ---

اشعر جیسے ہی جانے لگا --- مرحا نے اشعر کے بدلتے تیور دیکھے تو فوراً ہی اس کا ہاتھ پکڑ لیا ----

رک جائیں ---- ساتھ چلتے ہیں ---- بس ہو گیا ----

مرحا اشعر کو خفا نہیں کرنا چاہتی تھی --- تب ہی ساتھ جانے کا کہہ دیا ---

اسکارف کو پنز سے سیٹ کرتے ہوئے وہ اشعر کے ساتھ کمرے سے باہر نکل گئی تھی -----

سب ڈرائنگ روم میں بیٹھے باتیں کر رہے تھے ---- مرحا اور اشعر جیسے ہی ڈرائنگ روم میں داخل ہوئے تو سب ان کی طرف متوجہ ہو گئے ----

دونوں نے سلام کیا تو سب نے ان کے سلام کا جواب دیا تھا----

وہ فوراً ہی اپنے بھائی سے ملی پھر بھابھی اور امی سے ----

سب ہی مرحا کے چہرے کو دیکھ کر حیران تھے --- جو شاید اشعر کے آنے کی خوشی میں مزید کھل اٹھا تھا----

میک اپ تو اچھا تھا ہی ---- مگر آج تو اس کے چہرے سے مسکراہٹ ہی جدا نہیں ہو رہی تھی ----

مرحا کی امی اور بھائی اسے خوش دیکھ کر دل ہی دل میں اس کی خوشیوں کی دعائیں مانگنے لگے ---

چاچو آج تو آپ کی دلہن بہت اچھی لگ رہی ہیں ---- ارحم سے رہا نہ گیا تو بول ہی دیا ---- اور ارحم کی اس بات پر سب ہی ہنسنے لگے تھے ----

اچھا آپ کے لیے بھی دلہن لے آئیں --- اشعر نے مسکراتے ہوئے ارحم سے پوچھا تو ---- اس نے کہا نہیں چاچو ابھی میں چھوٹا ہوں جب بڑا ہو جاؤں گا نہ تو بی جان میری دلہن بھی لے آئیں گی ---

ارحم کی باتوں پر سب ہی ہنس رہے تھے ----

اشعر کو اب بھی چین نہیں آیا تو پھر سے ارحم سے پوچھنے لگا ---

ارحم آپ کو کیسی دلہن چاہیے ----

چاچی جیسی ---- ارحم نے مرحا کو ستائشی نظروں سے دیکھتے ہوئے کہا تو سب ہی کا قہقہہ گونجا تھا -----

بس مرحا تیاری کر لو ---- فریال بھابھی نے مرحا کو معنی خیز نظروں سے دیکھا تو وہ سر جھکا گئی اس کا چہرہ شرم سے سرخ ہو گیا ----

کھانا کھاتے ہوئے مرحا کو کچھ یاد آیا تو بی جان سے پوچھنے لگی --

بی جان آپ کے مہمان آنے والے تھے ناں جو امریکہ سے آئے تھے --

وہ کیوں نہیں آئے اب تک ----

تب ہی فریال بھابھی نے ہنستے ہوئے کہا ---- مہمان امریکہ سے نہیں آسٹریلیا سے آ رہے تھے ----

اور مرحا کی معصومیت پر سب ہی ہنس دیئے ----

بے چاری مرحا کو اب تک سمجھ نہیں آئی تھی کہ مرحا کے علاوہ سب لوگ جانتے تھے ---- کہ اشعر اور احتشام پاکستان آ رہے تھے ---

وہ تو بے چاری شرمندہ ہی ہو گئی ----

اور دل ہی دل میں اشعر سے خفا بھی تھی کہ اس نے سوائے مرحا کے سب کو بتا دیا تھا ----

کھانا کھانے کے کچھ دیر بعد ---- مرحا کے گھر والے جانے کے لیے اٹھ گئے ---- احتشام کو بھی سفر کی بہت تھکن تھی مگر وہ مرحا کی خاطر ---- ائیرپورٹ سے ڈائیریکٹ اس کے گھر آ گیا تھا ---

اسی لیے وہ سب جلد ہی گھر جانے کے لئے اٹھ گئے تھے ---

ان لوگوں کے جانے کے بعد وہ سب لاؤنج میں بیٹھے باتیں کر رہے تھے

تب ہی ارحم اٹھ کر اشعر کے پاس آیا تو اشعر نے اسے اپنی گود میں بٹھا لیا تھا ----

چاچو نیکسٹ ٹائم اگر آپ مجھ سے دور گئے نہ تو میں آپ سے بالکل بھی بات نہیں کروں گا ----- وہ اپنے چاچو کو کھلی دھمکی دے رہا تھا ----

اچھا اب تو آپ مجھ سے ناراض نہیں ہیں نہ ---- اشعر نے اس کے گال پر کس کرتے ہوئے پوچھا تو ----

ارحم نے نہ میں سر ہلایا تھا ----

ابھی آپ واپس آ گئے ہیں نہ تو اس لیے ناراض نہیں ہوں ----

لیکن اگر دوبارہ چلے گئے نہ تو پھر میں زیادہ ناراض ہو جاؤں گا ----

وہ اپنی ہی دھن میں بولے جا رہا تھا ----

نہیں اب نہیں جاؤں گا ---- اشعر نے اسے صوفے پر بٹھاتے ہوئے کہا تو ارحم بھی مسکرا دیا ----

پھر وہ سب کافی دیر تک لاونج میں بیٹھے گپ شپ کرتے رہے ----

ارحم تو اشعر کی گود میں سر رکھے رکھے سو گیا ----

بی جان کو بھی نیند آ رہی تھی وہ بھی اٹھ گئیں ----

تو فیصل بھائی اور فریال بھابھی بھی اپنے کمرے میں چلے گئے اور مرحا بھی اشعر کے ساتھ اپنے کمرے میں آ گئی ---

مرحا نے اسکارف اتار کر سائیڈ پر رکھا اور جیسے ہی پلٹی تو اس کا سر اشعر کے سینے سے ٹکرایا تھا -----

میرے لئے اتنی محنت کی ہے ---- اتنا تیار ہوئی ہیں آپ ---- اتنا سارا میک اپ --- یہ اتنے اچھے کپڑے اور ان سب چیزوں سے زیادہ جو چیز میرے دل کو بھا گئی ہے ---- وہ ہے آپ کے ہاتھوں کی مہندی

جب اتنی محنت کی ہے تو وصولی تو بنتی ہے ناں -----

اشعر اسے خود سے قریب کرتے ---- اس کے چہرے پر جھکا تو --- مرحا کی دل کی دھڑکنیں تیز ہو گئیں ----

نہیں ---- آپ کے لیے تیار نہیں ہوئی تھی ---- گھبراہٹ میں اس نے بہت ہی کم عقلی کی بات کر دی تھی ---- جسے سن کر اشعر کو سو والٹ کا کرنٹ لگا تھا -----

اسے سمجھ تو آ گئی تھی کہ اس نے ایسا کیوں کہا

مگر پھر بھی میرا دل ہی رکھ لیتی کہ میرے لیے تیار ہوئی تھی ----

یہ سوچتے ہوئے وہ مرحا سے دور ہوا اور واشروم کی طرف بڑھ گیا --

مرحا جیسے رو دینے کو تھی ----

وہ تو ویسے بھی ہر وقت رونے کے لیے تیار رہتی تھی ----

اب بھی آنسوؤں سے روتے ہوئے صوفے پر بیٹھ گئی ----

اٹھ کر لائٹ آف کی اور وہیں صوفے پر لیٹ گئی ----

اشعر آیا تو ---- وہ صوفے پر لیٹی ہوئی تھی ----

وہ اس کے پاس آیا تھا ---- بیڈ پر جا کر سوئیں ---- یہ کوئی طریقہ نہیں ہے ---- اشعر نے سنجیدگی سے کہا تو مرحا کے دل کو برا لگا

مگر آنکھوں سے بازو نہیں ہٹایا -----

آپ دو منٹ میں بیڈ پر آ جائیں ----- میں دوبارہ نہیں کہوں گا -----

وہ اسے حکم دیتا بیڈ پر جا کر سو گیا تھا -----

جب تک وہ صوفے سے اٹھی ----- وہ گہری نیند میں جا چکا تھا ---- اور اب اس کے خراٹوں کی آواز پورے کمرے میں گونج رہی تھی

وہ نہیں چاہتی تھی کہ اس کی وجہ سے اشعر کی نیند خراب ہو ----- اسی لئے وہیں صوفے پر سو گئی ----

پھر تہجد کے لیے اٹھی ---- نماز ادا کی --- اور پھر فجر کی اذان کا انتظار کرنے لگی -----

جیسے ہی اذان ہوئی تو نماز ادا کر کے اشعر کو نماز کے لیے جگایا تھا

اشعر اتنا تھکا ہوا تھا کہ اس سے اٹھا ہی نہیں جا رہا تھا-----

اسی لیے نماز پڑھنے سے انکار کر دیا-----

وہ دوبارہ اس کے پاس آئی تھی ---- پلیز اشعر اٹھ جائیں نماز پڑھ کر پھر سو جائیے گا---- وہ پھر سے اس کا کندھا ہلانے لگی ------

آپ کو ایک بار کی بات سمجھ نہیں آتی کیا-----

اشعر نے غصے سے کہا تو---- مرحا اس سے دور ہوئی تھی -----

اتنا غصہ کر کے اب اشعر کی نیند بھی اڑ ہی چکی تھی ---- لحاظہ نماز کے لیے اٹھ گیا -----

نماز پڑھ کر فارغ ہوا تو دیکھا ---وہ کمرے میں کہیں بھی نہیں تھی

رات کا منظر آنکھوں میں گھوم گیا ----- تو شرمندگی نے دل کو آن گھیرا -----

میں شاید اوور ری ایکٹ کر گیا تھا ----- وہ خود سے کہتا اسے ڈھونڈنے لگا ----

باہر چلی گئی کیا ----- وہ باہر جانے لگا تو دیکھا دروازہ لاک تھا ----

بالکونی میں بھی کہیں نہیں تھی وہ ---- واشروم بھی خالی تھا ---

سائیڈ روم میں جھانکا تو وہ نیچے بیٹھی گھٹنوں میں سر دیئے ----- سسکیوں سے رو رہی تھی ----

اوہ ہو ---- اتنے سارے آنسو آپ کہاں سے لے آتی ہیں ---- ہر وقت ہی رونے کے لیے تیار رہتی ہیں -----

وہ اس کے پاس آ کر بیٹھ گیا-----

مگر وہ مسلسل رو رہی تھی -----

اچھا یار سوری ----- مرحا کے آنسو اس کے دل پر گر رہے تھے -----

آپ جائیں --- آرام کریں ---- جب میرا دل ہلکا ہو جائے گا تو میں رونا بند کر دوں گی ----- میں نہیں چاہتی آپ میری وجہ سے ڈسٹرب ہوں اسی لئے یہاں سائیڈ روم میں آ گئی ----

آپ یہاں سے جائیں ورنہ میں چلی جاؤں گی ----- اسے شدید غصہ آیا ہوا تھا ----

وہ جانتا تھا کہ اس نے مرحا کو بہت خفا کر دیا ہے اسی لیے وہ اتنی آسانی سے نہیں مانے گی ---- تب ہی خاموشی سے اٹھ گیا -----

اور اشعر کا یہ انداز ---- مرحا کے تن بدن میں آگ لگا گیا تھا -----

وہ سوچ رہی تھی کہ اشعر پھر بھی اسے منائے گا ---- مگر اشعر کی اس بے رخی پر مرحا کو بہت دکھ ہوا تھا -----

مرحا آدھی رات سے جاگی ہوئی تھی ---- لحاظہ وہیں بیٹھے بیٹھے سو گئی -----

اشعر شدید ٹینشن میں تھا ---- بیڈ پر بیٹھ کر اس کا انتظار کرنے لگا

مگر ایک گھنٹہ گزرنے کے باوجود بھی جب وہ نہیں آئی تو وہ پریشان ہی ہو گیا

-----

سائیڈ روم میں جھانک کر دیکھا تو وہ وہیں بیٹھے بیٹھے سو گئی تھی ------

اشعر کی نیند جتنی کچی تھی ---- مرحا اتنی ہی نیند کی پکی تھی

اسی لیے اسے پتہ ہی نہیں چلا کہ کب اشعر نے اسے اٹھا کر بیڈ پر شفٹ کر دیا تھا -----

اس کی آنکھ کھلی تو دیکھا صبح کے دس بج رہے تھے -----

دل ہی دل میں شرمندہ ہونے لگی -----

سب نے ناشتہ بھی کر لیا ہو گا یا شاید سب میرے انتظار میں بیٹھے

ہوں گے ----- اور پھر خیال آتے ہی سوچنے لگی ----- میں بیڈ پر کیسے آئی ---- میں تو وہاں سائیڈ روم میں ----- وہ انہیں سوچوں میں گم تھی کہ اشعر کمرے میں داخل ہوا تھا -----

آپ فریش ہو کر نیچے آ جائیں ---- سب ناشتے پر انتظار کر رہے ہیں ----

وہ بول کر جانے ہی والا تھا کہ مرحا کی آواز پر پلٹ کر دیکھا ---

مجھے بھوک نہیں ہے ---- آپ ناشتہ کر لیں ---- مرحا نے اشعر کی طرف بغیر دیکھے کہا ----

آپ کو مجھ پر غصہ ہے تو مجھے پر ہی نکال لیجئے گا

مگر ناشتہ تو آپ کو کرنا ہی ہو گا ہر حال میں ----

دو منٹ میں آ جائیں ----- دوبارہ نہیں کہوں گا -----

وہ اپنی بات کہہ کر ----- کمرے سے جا چکا تھا -----

وہ بھی جلدی سے فریش ہو کر ناشتہ کرنے کے لیے پہنچ چکی تھی

بی جان ---- آج میں کھانا بناؤں گی -----

مرحا فراغت سے اکتا چکی تھی --- اور ویسے بھی ابھی اس کا موڈ اشعر سے سخت خراب تھا --- اسی لئے کمرے میں جانے سے گریز کر رہی تھی ----

نہیں آج تو میں ہی بناؤں گی --- شام میں تم کھیر بناؤ گی ----

تو کل سے جو کام کرنا چاہو وہ کر سکتی ہو ---- فریال بھابھی نے اسے آج کا سارا پلین بتا دیا تھا ----

وہ بی جان کے ساتھ وہیں لاؤنج میں ہی بیٹھ کر باتیں کرنے لگی --

اشعر کو بھی آفس کی طرف سے کال آ گئی تھی ---

مرحا میرے کپڑے نکال دیجئے ---- مجھے آفس جانا ہے ----

مرحا فریال بھابھی سے باتوں میں مصروف تھی --- تب ہی اشعر نے اسے وہاں آ کر کہا تھا --- وہ جتنا کمرے میں جانے سے بچ رہی تھی

اب اسے نا چاہتے ہوئے بھی جانا پڑا ----

اس نے اشعر کی ساری چیزیں نکال کر سامنے بیڈ پر رکھ دیں ----
اور کمرے سے چلی گئی ----

وہ ابھی لاؤنج میں جا کر بیٹھی ہی تھی کہ پھر سے اشعر نے اسے آواز لگائی تھی
----
وہ تقریباً بھاگتی ہوئی سیڑھیاں چڑھتی کمرے کی طرف گئی تھی

وہ کمرے میں گئی تو اشعر سامنے کھڑا فون پر کسی سے بات کر رہا تھا ----
وہ وہیں صوفے پر بیٹھ گئی ----
جیسے ہی وہ بات کر کے فارغ ہوا ---- وہ اس کی طرف آیا تھا ----

وہ اپنی جگہ سے اٹھ گئی تھی ----

آئندہ مجھے دوبارہ آواز نہ لگانی پڑے ----

کیوں گئی تھیں ---- واپس ---- سب کیا کہیں گے کہ آپ مجھے کچھ سمجھتی ہی نہیں ---- وہ نہایت سنجیدگی سے کہہ رہا تھا -----

سوری آئندہ نہیں ہو گا ---- مرحا نظریں جھکا گئی ----

وہ سر جھکائے اس کے سامنے ہی کھڑی رہی ----

ایسے کریں گی ناں تو --- میں بہت بد تمیز ہو جاؤں گا ----

یہ کہتے ہی اشعر نے مرحا کو زور سے گلے لگایا تھا -----

مرحا کا ضبط ٹوٹ چکا تھا ---- وہ پھر سے سسکنے لگی تھی ----

سوری ---- یار مت رویا کریں --- آپ کا اس طرح سے رونا مجھے بہت تکلیف دیتا ہے ----

اور اگر آئندہ میں غصہ کروں نہ تو ---- بے شک بی جان کو میری شکایت لگا دیجئے گا --- وہ اس کے آنسو صاف کرتے ہوئے بولا

خود آپ جو کچھ بھی کریں --- جائز ہے ----

اور میں اگر کچھ کہہ دوں تو آپ کو برا لگ جاتا ہے ---

آپ نے مجھے اپنے آنے کا بھی نہیں بتایا ---- میں آپ کے لیے اتنی پریشان تھی ---- سب کو پتہ تھا ---- کہ آپ واپس آ رہے ہیں --- نہیں پتہ تھا تو ایک مجھے نہیں پتہ تھا ----

اور میں تو تیار بھی نہیں ہو رہی تھی ---- وہ تو بی جان نے مجھے کہا کہ ان کی کوئی دوست آ رہی ہیں تو میں تیار ہو جاؤں --- اور پھر فریال بھابھی نے زبردستی میرا میک اپ کر دیا

میں نے غصے میں آپ سے ایسا نہیں کہا --- کہ آپ کے لیے تیار نہیں ہوئی ----

وہ تو ویسے ہی کہہ دیا میں نے ----

اور اگر آپ مجھے بتا دیتے تو میں خاص طور پر آپ کے لیے تیار ہوتی

الٹا چور کوتوال کو ڈانٹے -----

وہ اپنے دل کی ساری بھڑاس نکال چکی تھی -----

اشعر نے اسے بازوؤں سے پکڑ کر بیڈ پر بٹھایا اور پانی پلایا تھا ----

جی بالکل ---- آپ نے جو کچھ بھی کہا بالکل صحیح کہا ----

ابھی مجھے دیر ہو رہی ہے ---- شام تک واپس آؤں گا تو آپ کی ساری باتوں کے جواب دوں گا ----

شام میں آئسکریم کھانے جائیں گے ----

ٹھیک ہے ----

اشعر نے اس کا ہاتھ تھاما تو مرحا نے واپس کھینچ لیا----

تب ہی اشعر نے اسے گلے لگایا تھا----

پھر سے سوری یار---- معاف کرنے والا بدلہ لینے والے سے بڑا ہوتا ہے --

اشعر نے اس کے گرد باہوں کا حصار تنگ کرتے ---- اس کے کان میں سرگوشی کی تھی----

کیا یاد کریں گے ---- جائیں معاف کیا-----

ویسے بہت چالاک ہیں آپ ----

معافی مانگ رہے ہیں کہ میں بدلہ نہ لوں ---- مرحا نے اس سے الگ ہوتے ہوئے کہا تو---- وہ ہنس دیا----

لے لیجیئے گا جتنے بدلے لینے ہیں ۔۔۔۔ مگر بس رونے کا شغل اچھا نہیں ہے ۔۔۔۔ اشعر نے اس کے چہرے پر آتی لٹوں کو کان کے پیچھے کرتے کہا ۔۔ تو وہ بھی مسکرا دی ۔۔۔۔۔

اشعر آفس چلا گیا اور فیصل بھائی کسی کام سے حیدرآباد کے لیے نکل گئے ۔۔۔اسی وجہ سے آج ارحم کی بھی چھٹی کروالی تھی ۔۔۔

اب گھر میں بی جان ،فریال بھابھی ، مرحا اور ارحم تھے ۔۔۔۔

وہ کچن میں آئی تو فریال بھابھی پیاز کاٹ رہی تھیں ۔۔۔ اور آنکھوں سے بھل بھل آنسو بہہ رہے تھے ۔۔۔۔ فریال بھابھی کو دنیا کا مشکل ترین کام پیاز کاٹنا ہی لگتا تھا ۔۔۔۔ اب آنکھیں بھی سرخ ہو چکی تھیں ۔۔۔۔

اوہ ہو کیا ہوا لائیں مجھے دیں میں پیاز کاٹ دیتی ہوں ---- مرحا نے ان کی یہ حالت دیکھی تو فوراً ہی ان سے پیاز لے کر کاٹنے لگی ----

نہیں رہنے دو مرحا ---- انھوں نے مرحا کو منع کیا مگر مرحا ان کے ہاتھ سے زبردستی پیاز لے کر کاٹنے لگی ----

میرا تو روز کا یہی کام ہے ---- میں تو روزانہ ایسے ہی پیاز کاٹتی ہوں ---- فریال بھابھی شاید کچھ شرمندہ سی تھیں ----

چلیں کوئی بات نہیں ---- اب روزانہ میں کاٹ دیا کروں گی --- مجھے پیاز سے کوئی مسئلہ نہیں ---- مرحا نے مسکراتے ہوئے کہا تو وہ بھی مسکرا دیں -----

ویسے بنا کیا رہی ہیں ----- مرحا پیاز کاٹ کر فارغ ہوئی تو ان سے پوچھا ---

چکن قورمہ ---- تمھیں پسند بھی ہے کہ نہیں ---- فریال بھابھی نے مصروف سے انداز میں پوچھا ----

میں تو سب ہی کچھ کھا لیتی ہوں ---- کبھی نخرے نہیں کیے ----
مرحا ویسے بھی بہت سادہ طبیعت کی مالک تھی ----

ہاں اور سسرال میں نخرے کوئی برداشت بھی نہیں کرتا ----
فریال بھابھی کی بات اور بولنے کا انداز دونوں ہی بہت عجیب سے تھے ---- مگر مرحا نے اس بات کا اتنا نوٹس نہیں لیا ----

تب ہی بی جان کچن میں آئی تھیں ---- زندگی گزارنے کے بھی اصول ہونے چاہئیں --- پھر بندہ چاہے اپنی ماں کے گھر میں ہو یا سسرال میں ---- فضول کے نخرے اپنی سگی ماں بھی برداشت نہیں کرتی --

یہ تو تم ہو جسے میں نے کبھی کچھ بھی نہیں کہا ---- جاؤ فیصل اور اشعر سے پوچھو ---- میں کتنی سخت ماں ہوں ---- پھر شاید میں تمھیں ایک ساس کے طور پر بہت اچھی لگوں -----

بی جان نے چند ہی جملوں میں ---- فریال کی اچھی خاصی کلاس لے لی تھی ---- مگر مجال ہے کہ فریال نے ایک لفظ بھی آگے سے بولا ہو ---- اس میں بھی فیصل کا کمال تھا ---- فریال سے ان کی پسند کی شادی تھی ---- اور شادی سے پہلے ہی انھوں نے فریال سے کہہ دیا تھا کہ شادی کے بعد اگر تم

نے میری ماں کے ساتھ بدتمیزی کی تو مجھ سے برا کوئی نہیں ہو گا ---- سوچ سمجھ کر فیصلہ کرنا ---- فیصل نے فریال کو صاف الفاظ میں بتا دیا تھا کہ ان کی ماں ان کے لیے کتنی اہم تھیں --

لیکن پھر بھی فریال فیصل پر دل و جان سے فدا تھی ---- اسی لئے فیصل کو کبھی شکایت کا موقع نہیں دیا ---- مگر پھر بھی چالاکیاں کرنے سے بعض نہیں آتی تھیں ---- لیکن بی جان بھی ان کی شاطرانہ فطرت سے بہت اچھی طرح واقف تھیں ---- اسی لئے انھیں سیدھا کر کے رکھا ہوا تھا ---- اور وقتاً فوقتاً ان کے کس بل نکال دیا کرتی تھیں ---

بی جان نے اپنی بات ختم کرتے ہوئے ایک نظر مرحا پر ڈالی تو وہ نظریں جھکائے کچھ کنفیوژ سی کھڑی تھی ----

جیسے ہی بی جان کی بات ختم ہو گئی تو وہ کچن سے جانے لگی

تب ہی بی جان نے دوبارہ سے بات شروع کی -----

جس کا کام ہے وہ ہی کرے گی ---- ایک دن مرحا کھانا بنائے گی ---

اور ایک دن فریال ---- پھر اس میں جتنے بھی کام ہوں ---- پیاز کاٹنے ہوں --- کچن سمیٹنا ہو یا برتن دھونے ہوں ---- وہ اسی کا کام ہو گا جس کی ڈیوٹی ہے ---- کوئی مسئلہ ہو تو وہ الگ بات ہے مگر یہ بہانے نہیں چلیں گے کہ پیاز کاٹتے ہوئے آنکھوں سے پانی نکلتا ہے ----

اس گھر میں کام ہی کیا ہے ---- صفائی اور کپڑے دھونے کے لئے کام والی آتی ہے ---- باقی کچن کا ہی کام ہے ---- وہ بھی تم لوگوں سے نہ ہو تو پھر آفرین ہے تم لوگوں پر -----

بی جان نے فریال کو آڑے ہاتھوں لیا تھا ---- جس پر فریال تلملا کر رہ گئی تھیں ---- مگر کچھ کہہ نہیں سکیں ----

اپنے کمرے میں جاؤ مرحا ---- اشعر کال کر رہا تھا ---

اس نے مجھے فون کر کے کہا کہ تم فون نہیں اٹھا رہی --- ہوش میں رہا کرو ----

بی جان نے مرحا کی بھی کلاس لے لی تھی ----

بی جان مرحا کو اشعر کا میسج دینے ہی آئی تھیں مگر فریال کی باتیں سن کر ان کا غصہ آسمان کو چھونے لگا ----

مرحا بی جان کی بات سن کر فوراً ہی کمرے میں آئی ----

دس مسڈ کالز آئی ہوئی تھیں ----

اف ففف ---- اب پھر سے یہ غصہ کریں گے ----

کال بیک کی تو فون بزی جا رہا تھا ----

پھر بیڈ پر بیٹھ کر اس کی کال کا انتظار کرنے لگی ----

تب ہی فون بجا تھا ---- بیل پوری بھی نہیں بجی تھی کہ مرحا نے فوراً ہی فون ریسیو کر لیا -----

اسلام وعلیکم -----

مرحا نے ڈرتے ڈرتے سلام کیا ---- اسے لگ رہا تھا کہ اب اسے اشعر سے فون ریسیو نہ کرنے پر ڈانٹ پڑ جائے گی ----

وعلیکم السلام ---- ہمیں تو ہماری وائفی لفٹ ہی نہیں کرواتی ----

گھر سے بندہ کیا نکلے اس کی بیوی اس سے اتنی غافل ہو جاتی ہے کہ فون بھی اٹھانے کا ٹائم نہیں ہوتا ----

اشعر نے خلاف توقع بہت پیار سے بات کی تھی

نن نہیں --- وہ میں کچن میں فریال بھابھی کے ساتھ تھی -----

اسی لیے آپ کی کال کا پتہ ہی نہیں چلا ---- وہ اب بھی کچھ گھبرائی ہوئی تھی -----

ریلیکس ہو جائیں ---- کچھ نہیں کہہ رہا آپ کو ---- اور اب سے آپ چاہے جہاں بھی ہوں گی ---- اپنا سیل فون ساتھ رکھیں گی

یا پھر ایک میسج کر دیا کریں کہ آپ مصروف ہیں ----

باہر بیٹھا بندہ پریشان ہو جاتا ہے -----

اشعر جانتا تھا کہ وہ اشعر کے صبح والے رویئے کی وجہ سے اس سے اب بھی ڈری ہوئی تھی --- اسی لئے بہت پیار سے بات کر رہا تھا ----

جی ٹھیک ہے ---- اشعر کی بات سن کر وہ کچھ ریلیکس ہوئی تھی

میں ابھی آ رہا ہوں ---- آفس کل سے جوائن کرنا ہے آج تو ویسے ہی دوسرے کام سے آیا تھا ---- کام تو ہوا نہیں ----

دوپہر کا کھانا گھر پر ہی کھاؤں گا ---- تیاری کر لیجئے گا ----

سی ویو جائیں گے ---- پھر بعد میں بات ہوتی ہے ٹیک کیئر ----

وہ اسے تفصیل بتا کر فون رکھ چکا تھا -----

وہ بی جان کے کمرے میں آئی تھی ---

اسلام و علیکم ---- بی جان مجھے آپ سے بات کرنی تھی -----

سلام کے جواب کا انتظار کئے بنا ہی ---- بات کرنی شروع کر دی

وعلیکم السلام ---- کیا ہوا ہے --- آ جاؤ --- اتنی پریشان کیوں ہو ---

بیٹھ کر بات کرو ---- بی جان نے اسے ہاتھ کے اشارے سے اپنے پاس بیٹھنے کا کہا

وہ اشعر سی ویو جانے کا کہہ رہے تھے ----

چلی جاؤں ---- اپنی بات کہہ کر وہ سر جھکائے اپنی ہتھیلیوں کو مسلنے لگی

----

ہاہاہاہا ---- اتنی پریشان کیوں ہو --- جاؤ --- جہاں بھی جانا ہے -----

بی جان نے ہنستے ہوئے کہا ---

نہیں وہ آپ بھی ساتھ چلیں نہ ---- مرحا نے بی جان کو بھی ساتھ چلنے کے لیے کہا تو انھوں نے یہ کہہ کر ساتھ جانے سے انکار کر دیا ----- کہ تم لوگ چلے جاؤ ---- میری اب گھومنے پھرنے کی عمر نہیں ہے -----

بی جان آپ مجھ سے ناراض تو نہیں ہیں ناں ---- مرحا نے آخر کار ہمت کر کے پوچھ ہی لیا ----

نہیں میں کیوں ہوں گی ناراض -----

بس تم سے صرف اتنا ہی کہنا چاہتی ہوں کہ ---- کبھی بھی کسی کی باتوں میں مت آنا ---- جیسی ہو ہمیشہ ویسی ہی رہنا ---- کیوں کہ مجھے اور میرے بیٹے کو یہ بہت پیاری اور معصوم سی مرحا ہی پسند ہے ----- بی جان نے اسے پیار سے دیکھتے ہوئے کہا تو وہ ہلکا سا مسکرا دی -----

آپ فکر نہ کریں بی جان ---- مرحا جیسی ہے ہمیشہ ویسی ہی رہے گی

مرحا نے آگے بڑھ کر بی جان کو گلے لگایا تو انھوں نے مرحا کو خوش رہنے کی دعا دی تھی -----

اشعر گھر آیا تو مرحا کمرے میں ہی تھی ---- وہ تھوڑی دیر بی جان کے پاس بیٹھ کر اپنے کمرے میں آ گیا ----

مرحا الماری سے کپڑے نکال رہی تھی ---- اسے اشعر کے آنے کا پتہ ہی نہیں چلا وہ بہت خاموشی سے کمرے میں آیا تھا -----

مرحا کا رخ الماری کی طرف تھا ---- اشعر نے اسے پیچھے سے آکر اپنی باہوں کے حصار میں لیتے ہوئے اس کے کاندھے پر تھوڑی رکھی تھی ----- اور پھر کس کی تھی ----

کون سے کام ہیں جو ختم نہیں ہو رہے -----

اشعر نے اس کے کان میں سرگوشی کی تو -----

مرحا کا دل تیزی سے دھڑکنے لگا تھا ----- اس نے اپنی آنکھیں بند کر لیں تب ہی ----- اشعر نے اس کا رخ اپنی طرف کیا تھا

اس نے آنکھیں کھول کر اشعر کو دیکھا تو وہ اس کی طرف دیکھ کر مسکرا رہا تھا -----

مرحا بھی ہلکا سا مسکرا دی -----

میں آپ سے بہت محبت کرتا ہوں مرحا ---- آپ میرے دل کے بہت قریب ہیں ---- میں آپ کے بنا جینے کا تصور بھی نہیں کر سکتا ---

اشعر نے اسے خود سے قریب کرتے ہوئے ---- اسے بانہوں کے حصار میں لیا تھا -----

مرحا نے نظر اٹھا کر دیکھا تو وہ اسے بہت گہری نظروں سے دیکھ رہا تھا ----- وہ پھر سے نظریں جھکا گئی -----

خاموش کیوں ہیں آپ ---- مجھ سے لڑتے ہوئے تو بہت زبان چلتی ہے ابھی بولتی بند کیوں ہو گئی ہے ----

کب لڑتی ہوں ---- آپ ہی بات بات پر خفا ہو جاتے ہیں ----

اشعر کی اس بات پر مرحا نے اسے خفگی سے گھورا تھا

اچھا جلدی سے تیار ہو جائیں --- کھانا کھا کر پھر نکلنا ہے ----

اشعر اس سے دور ہوتے ہوئے ---- فریش ہونے کے لیے واشروم کی طرف بڑھ گیا تھا -----

وہ دونوں ابھی نکل ہی رہے تھے ----- تب ہی ارحم بھاگتا ہوا آیا تھا

چلو میں بھی آپ کے ساتھ جاؤں گا --- اس کی آنکھوں میں بڑی آس تھی

-----

تب ہی فریال بھابھی تقریباً بھاگتی ہوئی آئی تھیں ----- نہیں ارحم بری بات ---- وہ اسے ہاتھ پکڑ کر لے جانے لگیں ---- تو مرحا نے کہا کوئی بات نہیں بچہ ہے ---- جانے دیں ----

تب ہی اشعر نے اسے گود میں اٹھا لیا ---- میرا شیر میرے ساتھ جائے گا ----- یہ کہتے ہوئے اشعر نے اس کے گال پر کس کی تھی -----

اور اشعر کی اس بات پر ارحم کی آنکھیں خوشی سے چمکنے لگی تھیں ----

چاچو

I love you so much

ارحم نے اشعر کے کاندھے پر سر رکھتے ہوئے کہا

تو اشعر نے بھی ہنستے ہوئے اس کے سر پر ہاتھ پھیرتے ہوئے اس کے سارے بال خراب کر دیئے تھے ------

وہ لوگ ساحل سمندر پر ہاتھوں میں ہاتھ ڈال کر پانی کی آتی لہروں پر چل رہے تھے ----- اور ارحم خوشی سے بھاگتا ہوا کبھی دور بھاگ جاتا اور کبھی اشعر کے پاس آ جاتا ------

مجھے لگا کہ آپ کو ارحم کو ساتھ لانے پر شاید اعتراض ہو گا ----

اشعر نے مرحا سے اپنے دل کی بات کہی تو ----- وہ مسکرا دی ----

میں اتنی کم ظرف نہیں ہوں ---- اس چھوٹے سے بچے کا دل نہیں توڑ سکتی تھی ---- بڑا ہو گا تو سمجھ آ جائے گی اسے ----- اور ویسے بھی جب ہمارے بچے ہوں گے تو ہم انھیں بھی تو ساتھ لے جائیں گے نہ ----

مرحا کی اس بات پر اشعر نے دل ہی دل میں بی جان کی پسند کو بہت سراہا -----

ویسے بی جان نے بڑی خاندانی بہو چنی ہے -----

اشعر نے اس کے قریب ہوتے ہوئے کہا تو وہ جھینپ گئی -----

بی جان خود بھی بہت خاندانی ہیں ---- وہ بی جان کی تعریف کیئے بنا نہ رہ سکی -----

ہاں یہ تو ہے ----- اشعر نے مرحا کی بات پر تائید میں سر ہلایا تھا -----

اشعر آج جلدی گھر جانا ہے ----- وہ کچھ سوچتے ہوئے بولی

کیوں ---- اشعر نے اس کی طرف حیرانگی سے دیکھا تھا ----

وہ آج مجھے کھیر پکانی تھی نہ ---- اس لئے ----

اس نے اشعر کی طرف دیکھتے ہوئے کہا تو وہ مسکرا دیا ----

بی جان نے مجھے کہا تھا کہ --- جا رہے ہو تو میری بہو کو کھانا بھی باہر کھلانا ----

اور اشعر کی اس بات پر مرحا بہت حیران ہوئی ----

بی جان نے ایسا کہا --- مگر انھوں نے تو ----

ہم کھانا کھائیں گے پھر گھر جا کر آپ کھیر بنا لیجیے گا

ابھی مرحا کی بات بھی مکمل نہیں ہوئی تھی کہ اشعر نے اسے

سارے پلان سے آگاہ کر دیا -----

وہ لوگ رات گیارہ بجے گھر پہنچے تھے -----

ارحم راستے میں ہی سو گیا تھا ---- تو وہ ارحم کو فریال بھابھی کے حوالے کر کے

بی جان کے پاس آئے تھے ----

بی جان انہیں کا انتظار کر رہی تھیں -----

اسلام و علیکم ----- مرحا اور اشعر نے بی جان کو سلام کیا تو انھوں نے دونوں

کو ساتھ دیکھ کر بہت خوشی سے سلام کا جواب دیا تھا

ارحم کہاں ہے ---- انھوں نے ارحم کو ساتھ نہیں دیکھا تو پوچھنے لگیں ----

وہ راستے میں سو گیا تھا اس لیے اسے فریال بھابھی کمرے میں لے گئیں ---
اشعر نے بتایا ----

آج تو دیر ہو گئی ہے پھر صبح میں کھیر بنا لینا ---- بی جان جانتی تھیں کہ مرحا
اسی لئے پریشان تھی --- تو خود ہی اس سے صبح
کھیر بنانے کا کہا ----

اشعر اور مرحا دونوں کمرے میں آ گئے تھے ----

مرحا نے عبایا اتارا اور پھر وضو کر کے نماز ادا کی ---- اور پھر اشعر سے بھی نماز کے لیے کہا تو ---- اس نے انکار کر دیا --- کہ بہت تھک گیا ہوں ---- نہیں پڑھ سکتا ----

مجھ سے بات مت کیجئے گا جب تک آپ نماز نہیں پڑھ لیتے ----

مرحا کو نماز کے معاملے میں سستی کرنے پر بہت غصہ آتا تھا ---

اور نماز کے لیے وہ اشعر سے بھی لڑ پڑتی تھی ---

نا چاہتے ہوئے بھی اشعر نماز کے لیے اٹھ گیا ----

جانتا تھا ---- کہ اگر نماز نہ پڑھی تو بیگم کا موڈ پھر سے آف ہو جائے گا ----

نماز پڑھ کر فارغ ہوا تو ۔۔۔ دیکھا مرحا اس کے کپڑے استری کر رہی تھی ۔۔۔۔

ابھی استری کرنی ضروری ہے کیا ۔۔۔ اشعر اس کے قریب آیا تھا ۔۔۔۔

بس ہو گیا ۔۔۔ مرحا نے کپڑے ہینگ کرتے ہوئے کہا ۔۔۔۔

جلدی آ جائیں ۔۔۔۔ کتنا انتظار کروں اب ۔۔۔

یہ کہتے ہوئے اشعر نے لائٹ آف کر دی ۔۔۔

مرحا اس کے پاس آ کر لیٹی تو اشعر نے اسے خود سے قریب کر لیا تھا ۔۔۔۔

زمل اور حماد کی شادی کو پورا ایک مہینہ ہو چکا تھا ---- مگر زمل کا رویہ ہنوز ویسا ہی تھا ----

حماد جب اس سے پیار سے بات کرتا تو وہ اس سے دور ہو جاتی ---

اور اگر غصہ کرتا تو رونے لگ جاتی ---- اب تو حماد نے اسے اس کے حال پر چھوڑ دیا تھا ----

اب وہ خود بات کر لیتی تو ---- جواب دے دیتا مگر خود سے اسے مخاطب نہیں کرتا ----

پھپھو کے سامنے پھر بھی اس کے ساتھ ہنس بول لیتا مگر کمرے میں تو --- اس کی طرف دیکھتا بھی نہیں تھا -----

حماد مجھے بازار جانا ہے ---- وہ بیڈ پر لیٹا تھا --- تب ہی وہ اس کے پاس آئی تھی ----

تو پھپھو کے ساتھ چلی جاؤ ---- جتنے پیسے چاہئے ---- وہاں ڈریسنگ ٹیبل پر میرا والٹ پڑا ہے اس میں سے لے لو ----

اس نے زمل کی طرف بغیر دیکھے کہا ----

امی کی ٹانگوں میں درد ہے وہ نہیں جا سکتیں --- آپ چلیں ---
زمل نے وجہ بتائی تو حماد کے تن بدن میں آگ لگ گئی ----

ہاں یہی وجہ ہو سکتی ہے ---- ورنہ میرے ساتھ کیوں جانے لگی یہ بازار ----
دل ہی دل میں سوچتا وہ اٹھ کر بیٹھ گیا تھا ----

کب جانا ہے ---- حماد نے پوچھا ----

ابھی چلیں ---- زمل اس کے سر پر کھڑی تھی ----

نوکر سمجھا ہوا ہے ناں ----

دل میں سوچتا وہ جانے کے لیے اٹھ گیا تھا ----

زمل اس کے ساتھ بہت ہی چپک کر بائیک پر بیٹھی تھی ----

تھوڑا پیچھے ہو کر بیٹھو ---- اس لڑکی نے اسے عجیب آزمائش میں ڈال دیا تھا----

اگر پیچھے ہوئی نہ تو گر جاؤں گی ---- ایسی بات نہیں تھی کہ وہ پہلی بار اس کے ساتھ بائیک پر بیٹھی تھی---- مگر پچھلے پانچ چھ سالوں سے وہ اس کے ساتھ کبھی بائیک پر نہیں بیٹھی-----

پہلے وہ پتلی دبلی بھی تھی ---- لیکن اب تو اچھی خاصی صحت مند ہو چکی تھی ----

تو کم کھایا کرو ناں ---- اتنی موٹی بھینس بن چکی ہو -----

غصے سے کہتے ہوئے اس نے بائیک سٹارٹ کر دی تھی-----

صرف ساٹھ کلو ہی تو وزن ہے میرا ---- اتنی نظریں ہیں مجھ پر اسی لئے تو کھانا نہیں لگتا مجھے ---- وہ منہ میں بڑبڑا رہی تھی ----

مگر موٹر سائیکل کی آواز کی وجہ سے وہ سن نہیں پایا----

بازار میں زمل نے اسے اتنا تنگ کیا کہ وہ بیزار ہو گیا---

مگر مجال ہے کہ ایک لفظ بھی اسے کہا ہو ---

وہ بے چارہ ڈرتا ہی رہتا تھا کہ اگر اسے کچھ کہہ دیا تو وہ پھر سے رونا شروع کر دے گی ------

زمل بس کر دو ---- پانچ ہزار کی شاپنگ کر چکی ہو ---- اتنے پیسے نہیں ہیں میرے پاس ---- اس نے اپنی جیب خالی ہوتے دیکھی تو تنگ آ کر بول ہی دیا -----

زمل سے شادی کرنے کا شوق تھا --- تو پھر زمل کے شوق پورے کرنے کا حوصلہ بھی ہونا چاہیے تھا -----

آج تو اتنی بد تمیزی کر رہی تھی وہ -----

حماد خود اتنی بیزار طبیعت کا مالک تھا ---- کہ جب اپنے کپڑے خریدنے ہوتے تو ایک ہی دکان سے بہت ساری شرٹس خرید لاتا ----

اور اب اس زمل کی خاطر اسے کیا کچھ جھیلنا پڑ رہا تھا -----

یہ عشق بھی بندے سے کیا کیا کروا لیتا ہے ----- دل ہی دل میں سوچتے ہوئے وہ تاسف سے سر ہلا گیا ----

اور پھر زمل نے تین ہزار مزید اس سے نکلوا لئے تھے ----

اچھا اسی لئے ساتھ لائی ہے مجھے ---- اتنے پیسے تو یہ مانگ نہیں سکتی تھی مجھ سے ---- مگر اس طرح سے نکلوانے تھے ----

بہت چالاک ہے یہ ----

اسے زمل پر بہت غصہ آرہا تھا۔۔۔ کہ اتنے پیسے تو کبھی اس نے خود پر خرچ نہیں کئے اور اس نے ایک دن میں آٹھ ہزار اڑا دیئے۔۔۔

اب چلیں۔۔۔۔ وہ شاپنگ کر چکی تو حماد نے بیزاریت سے کہا۔۔۔۔

نہیں حماد تھک گئی ہوں۔۔۔۔ آئسکریم ہی کھلا دیں۔۔۔۔

وہ ایسے کہہ رہی تھی جیسے شاپنگ کر کہ اس نے حماد پر احسان کیا ہو۔۔۔۔۔

تھکاوٹ کا آئسکریم سے کیا تعلق ہے۔۔۔۔

وہ صرف سوچ ہی سکا۔۔۔۔ کہہ دیتا تو پھر اس کا موڈ خراب ہو جانا تھا۔۔۔۔ اسی لئے خاموش رہنے میں ہی عافیت جانی۔۔۔۔۔

کون سا فلیور ۔۔۔۔ حماد نے پوچھا

سٹرابری ۔۔۔۔ زمل نے چہک کر بتایا ۔۔۔۔ تو حماد کو اس کے اس انداز پر ہنسی آ گئی ۔۔۔۔ پتہ نہیں وہ اتنی معصوم تھی یا بننے کی کوشش کرتی تھی ۔۔۔۔ آئسکریم کے نام پر تو وہ بچوں کی طرح خوش ہونے لگتی تھی ۔۔۔۔۔

وہ دونوں آئسکریم کھا رہے تھے ۔۔۔۔۔

تب ہی ۔۔۔۔ زمل بہت غور سے حماد کو دیکھ رہی تھی ۔۔۔۔۔

حماد کو اپنے چہرے پر اس کی نظروں کی تپش محسوس ہو رہی تھی جسے وہ مسلسل نظر انداز کر رہا تھا ۔۔۔۔۔

حماد نے ایک بار بھی اس کی طرف نہیں دیکھا ۔۔۔۔۔

وہ بس خاموشی سے ادھر ادھر دیکھتے ہوئے آئسکریم کھانے میں مگن تھا ---

وہ دونوں گھر پہنچے تو رات کے آٹھ بج چکے تھے -----

انیسہ بیگم دونوں کو ساتھ دیکھ کر بہت خوش تھیں -----

آ گئے تم دونوں --- تھک گئے ہو گے ---- چائے بناؤں -----

انھوں نے حماد کی طرف دیکھتے ہوئے پوچھا تو زمل نے کہا پیئں گے کیوں نہیں پیئں گے -----

پھر وہ اپنی امی کو ساری شاپنگ دکھانے لگی -----

امی آپ نے جو کچھ کہا تھا سب لے آئی ہوں -----

آٹھ ہزار خرچ ہو گئے ہیں ----- آپ حماد کو دے دیجیے گا ---

اور زمل کی اس بات پر حماد نے حیرت سے اسے دیکھا تھا -----

نہیں مجھے پیسے نہیں چاہیے -----

وہ بول کر اپنے کمرے میں چلا گیا ----

تمھیں پیسوں کی بات نہیں کرنی چاہیے تھی ----- انیسہ بیگم کو حماد کا یوں اٹھ کر جانا اچھا نہیں لگا تھا -----

امی تو وہ خود کہہ رہے تھے کہ میرے پاس اتنے پیسے نہیں ہیں ---

زمل ابھی بھی اسے صرف اپنا کزن ہی سمجھتی تھی ---- شوہر تو سمجھا ہی نہیں ---- اسی لئے پیسوں والی بات کو دل پر لے لیا ----

ہر شوہر ایسا ہی کہتا ہے ----- انیسہ بیگم نے اسے سمجھانے کی کوشش کی تو وہ غصے سے اٹھ کر وہاں سے کمرے میں چلی گئی -----

تم نے پھپھو کو میری ساری باتیں کیوں بتائیں ---- میاں بیوی میں کچھ باتیں راز بھی رہنی چاہیں ---- مگر تمھیں شاید میری عزت کا کوئی خیال ہی نہیں ہے -----

وہ میری پھپھو نہیں ہیں میری ماں جیسی ہیں ---- تم ان کو مجھ سے دور کرنا چاہ رہی ہو ----- میں ایسا کبھی بھی نہیں ہونے دوں گا

وہ تن فن کرتا باہر چلا گیا تھا -----

وہ رات گئے تک نہیں آیا تو پھپھو پریشان ہی ہو گئیں ------

زمل کال ملاؤ --- پوچھو اس سے کدھر چلا گیا ہے -----

انیسہ بیگم انتظار کر کر کہ تھک گئی تھیں -----تب ہی حماد سے بات کروانے کا کہہ رہی تھیں ----

ویسے تو زمل خود بھی پریشان ہو گئ تھی مگر اپنی امی کے سامنے خود کو نارمل ظاہر کر رہی تھی -----

آ جائیں گے ---- کہاں جانا ہے ----

ویسے بھی وہ مثال تو سنی ہی ہو گی ناں ----

لوٹ کے بدھو گھر کو آئے -----

اور زمل کی یہ بات انیسہ بیگم نے سنی تھی بھی یا نہیں ----- لیکن لاؤنج میں داخل ہوتے حماد نے ضرور سن لی تھی -----

ہاں ہاں میں تو ہوں ہی بدھو پاگل چریہ الو کا پٹھا ----

تمھارے نزدیک اس سے زیادہ میری اہمیت ہی نہیں ہے ----

کتنی مشکل سے اس کا غصہ کچھ ٹھنڈا ہوا تھا ---- لیکن گھر آتے ہی زمل کی باتیں سن کر پھر سے ---- حماد کا موڈ خراب ہو چکا تھا ------

اور زمل اپنی کم عقلی پر دل ہی دل میں ماتم کرنے لگی -----

زمل تمھیں کب عقل آئے گی ۔۔۔۔۔ انیسہ بیگم کو اپنی بیٹی پر رہ رہ کر غصہ آ رہا تھا ۔۔۔۔ حماد بھی انھیں بیٹوں کی طرح عزیز تھا ۔۔۔

اور اب قصور بھی زمل کا ہی تھا تو وہ اسے ہی ڈانٹنے لگیں ۔۔۔۔

وہ کمرے میں آئی تو وہ آنکھوں پر بازو رکھے بیڈ پر لیٹا ہوا تھا ۔۔۔

حماد ۔۔۔۔ مجھے معاف کر دیں۔۔۔۔۔

وہ اس کے سامنے ہاتھ جوڑے کھڑی تھی ۔۔۔۔۔

وہ تیزی سے اٹھا تھا ۔۔۔۔۔

تم مجھے معاف کرو ۔۔۔۔۔

وہ اس کے سامنے ہاتھ جوڑ کر تقریباً دھاڑا تھا ۔۔۔۔۔

اس نے حماد کا یہ روپ کبھی نہیں دیکھا تھا --- اس لیے خوفزدہ ہو کر پیچھے ہٹ گئی -----

وہ کمرے سے باہر آیا تو پھپھو پریشان کھڑی تھیں -----

پھپھو --- کیا ایک کپ چائے مل سکتی ہے -----

اس نے خود کو نارمل ظاہر کرتے ہوئے کہا تو پھپھو نے بمشکل مسکراتے ہوئے کہا ----- ہاں ہاں کیوں نہیں ----- ابھی بنا دیتی ہوں ----

پھپھو اسے چائے دے کر اپنے کمرے میں چلی گئیں ----

وہ چائے پی کر پھپھو کے کمرے میں گیا تھا -----

ناک کیا تو ---- کوئی جواب نہ ملا ---- پھر خود ہی اندر چلا گیا ----

دیکھا ---- پھپھو سجدے میں سر رکھ کر زاروقطار رو رہی تھیں ----

حماد پریشان ہو گیا ----

پھپھو کیا ہوا ہے آپ کو ---- ایسے کیوں رو رہی ہیں ----

اس نے پھپھو کا کاندھا پکڑ کر اٹھایا تو وہ ہاتھ جوڑ کر اس سے معافی مانگنے لگیں

---- بیٹا وہ نادان ہے ---- اسے معاف کر دو -----

پھپھو آپ یہ کیا کر رہی ہیں -----

حماد نے پھپھو کے ہاتھ پکڑ کر چوم لیے تھے -----

حماد نے ان کے آنسو صاف کیئے تھے ----- پھر انھیں پانی پلایا ----

پھپھو آپ اتنی پریشان کیوں ہو رہی ہیں ----

زمل میری بیوی ہے ---- میری ذمہ داری ہے ----

اور میں اس سے بہت محبت کرتا ہوں ----

اور اگر محبت کرتا ہوں تو اتنا تو حق ہے ہی کہ تھوڑا بہت غصہ کر سکوں -----
اور اگر میرا غصہ کرنا آپ کو پسند نہیں تو قسم سے آج کے بعد اسے کچھ نہیں کہوں گا -----

وہ پھپھو سے بہت محبت کرتا تھا اسی لیے انہیں پریشان نہیں دیکھ سکتا تھا ----
تب ہی انھیں منا رہا تھا -----

نہیں بیٹا ---- میرے شوہر نے مجھے چھوڑ دیا ---- اب میں نہیں چاہتی کہ میری بیٹی کے ساتھ بھی ایسا کچھ ہو جائے -----

یہ کہتے ہوئے وہ پھر سے رونے لگی تھیں -----

پھپھو آپ نے یہ سوچ بھی کیسے لیا ۔۔۔۔۔ اسے پھپھو کی باتیں سن کر بہت دکھ ہوا تھا ۔۔۔۔۔

اچھا آپ کہتی ہیں تو میں زمل سے معافی مانگ لیتا ہوں ۔۔۔۔۔

چلیں آئیں ۔۔۔۔۔ میں آپ کے سامنے اس سے معافی مانگوں گا ۔۔۔۔ اب خوش ہو جائیں ۔۔۔۔ پلیز پھپھو ۔۔۔۔ میں آپ کی آنکھوں میں آنسو نہیں دیکھ سکتا ۔۔۔۔

اس نے پھپھو کا ہاتھ پکڑا اور لاؤنج میں لے آیا ۔۔۔۔۔

وہ صوفے پر بیٹھ گئی تھیں ۔۔۔۔۔

پھر وہ زمل کو کمرے سے بلا کر لایا ۔۔۔۔۔

زمل ---- میری طرف سے جو کچھ ہوا میں تم سے معافی مانگتا ہوں --

حماد کی اس بات پر زمل اسے حیران سی دیکھنے لگی ----

چلو کھانا لگاؤ ---- ہم سب ملکر کھانا کھاتے ہیں -----

اس نے زمل سے کہا تو وہ کچن کی طرف بڑھ گئ -----

ان تینوں نے مل کر کھانا کھایا تھا -----

حماد خود ہی باتیں کر رہا تھا ورنہ زمل اور پھپھو خاموش ہی تھیں

کھانا کھانے کے بعد وہ دوبارہ پھپھو کے کمرے میں گیا تھا ----

پھپھو آپ مجھ سے ابھی بھی ناراض ہیں کیا ----

اس نے پھپھو کا ہاتھ تھامے ہوئے کہا تو وہ پھر سے رونے لگیں ----

اوہ ہو اس طرح روئیں گی تو پھر میں آپ سے ناراض ہو جاؤں گا۔۔۔۔

اگر آپ کو میری باتوں پر یقین نہ آئے تو زمل سے پوچھ لیجیے کہ کبھی میں نے اس کو کسی بھی معاملے میں تنگ کیا۔۔۔۔۔

میں اسے بلا لیتا ہوں ۔۔۔۔۔ وہ اسے بلانے کے لیے اٹھنے ہی لگا کہ پھپھو نے حماد کا ہاتھ پکڑ کر اسے اپنے پاس بٹھا لیا۔۔۔۔۔

حماد مجھے پتہ ہے ۔۔۔۔ ہمیشہ وہ ہی تمھیں تنگ کرتی رہتی ہے ۔۔۔۔

میں جانتی ہوں ۔۔۔۔ وہ تمھیں شوہر کم اور کزن زیادہ سمجھتی ہے

میں اسے سمجھاؤں گی ۔۔۔۔۔ تم نے میرے سامنے اس سے معافی مانگی تو میں حد سے زیادہ شرمندہ ہو گئی۔۔۔۔۔ لیکن اس کے سامنے کچھ بھی نہیں کہا۔۔۔۔ وہ اس لیے کہ اسے خود احساس ہو۔۔۔۔۔

میں جانتی ہوں تم اس کا بہت خیال رکھتے ہو --- اور بالکل بھی پریشان ہونے کی ضرورت نہیں ہے ----- وقت کے ساتھ سب ٹھیک ہو جائے گا ----

انھوں نے حماد کا ہاتھ دباتے کہا تو وہ مسکرا دیا ----

حماد کمرے میں آیا تو وہ رو رہی تھی ----

اب کیا ہوا ہے ---- وہ اسے روتا دیکھ کر اس کے پاس آ کر بیٹھ گیا ---

کچھ نہیں ---- وہ منہ پھیر گئی ----

یار یہ رونا بند کرو ----- مجھے نیند آ رہی ہے ----

وہ اس کے پاس سے اٹھ کر لائٹ آف کر کے صوفے پر لیٹ گیا ----

اسے صوفے پر سونا بالکل پسند نہیں تھا مگر اس لڑکی کی وجہ سے وہ یہ قربانی دینے کے لیے بھی تیار تھا-----

وہ اس کے پاس آئی تھی ----

اٹھیں حماد----

اس نے آنکھوں سے بازو ہٹایا تو وہ اس کے سر پر کھڑی تھی -----

کیا ہوا ہے -----حماد اٹھ کر بیٹھ گیا-----

آپ بیڈ پر آ کر سو جائیں -----زمل نے اس کا ہاتھ پکڑتے ہوئے کہا تو

وہ حیران رہ گیا------

پلیز حماد اٹھیں ناں ----- وہ اس کا ہاتھ پکڑے اب اس کی منتیں کرنے لگی -----

حماد اس کی بات مانتے ہوئے اس کے ساتھ بیڈ پر آ کر بیٹھ گیا تھا

مجھے معاف کر دیں ----- وہ اب بھی رو رہی تھی ----

تم نے ایسا کچھ نہیں کیا زمل ---- معافی مانگنے کی کوئی ضرورت نہیں -----

میں تم سے راضی ہوں ----- اور تم بھی اب رونا بند کرو -----

وہ پھر سے بیڈ سے اٹھنے لگا تو زمل نے اس کا ہاتھ پکڑ لیا -----

حماد مجھے آپ کے ساتھ سونا ہے -----

اور زمل کی اس بات پر حماد کا منہ حیرت سے کھلے کا کھلا رہ گیا

یہیں بیٹھیں حماد ----- مجھے آپ سے بہت ساری باتیں کرنی ہیں ---

زمل نے حماد کا ہاتھ پکڑتے ہوئے کہا تو وہ اس کے پاس ہی بیٹھ گیا

مجھے لگتا تھا کہ آپ کی مجھ سے شادی محض ہمدردی تھی -----

اس کے علاوہ اور کچھ نہیں -----

کیونکہ پچھلے کچھ سالوں سے آپ کا رویہ میرے ساتھ کچھ اچھا نہیں تھا ----- اور اسی لیے میں نے آپ کی باتوں پر بھی یقین نہیں کیا کہ شاید آپ میرا دل رکھنے کے لیے ایسا کہہ رہے تھے ------

لیکن اس دن جب میں آپ کی کبرڈ سہی کر رہی تھی تو مجھے آپ کی ڈائری ملی ----- اس میں آپ نے میرے بارے میں سب کچھ لکھا ہوا تھا ---- اس دن مجھ پر انکشاف ہوا کہ آپ بھی مجھ سے محبت کرتے ہیں ----- زمل نے کچھ سوچتے ہوئے کہا تو

حماد بہت حیران ہوا --

بھی مطلب ---- اسے زمل کی بات سمجھ نہیں آئی تھی ----

مطلب یہ کہ میں آپ سے بچپن سے ہی محبت کرتی ہوں --- اور یہ بات امی بہت اچھی طرح سے جانتی تھیں ---- مگر جب آپ کا رویہ میرے ساتھ بدل گیا تو امی نے مجھے قسم دی کہ میں وہیں شادی کروں جہاں امی چاہتی تھیں ---- امی کی وجہ سے میں مجبور ہو گئی اور شادی کے لیے ہاں کہہ دی ----- مگر جب حادثاتی طور پر میں آپ کی زندگی میں آ گئی تو مجھے یہ لگنے لگا کہ آپ نے مجھ سے مجبوری میں شادی کی ہے تو بس اسی وجہ سے میں آپ سے خفا رہتی تھی ---- حالانکہ مجھے آپ کا احسان مند ہونا چاہیے تھا ----

کہ آپ نے مجھے اس دنیا کے سامنے رسوا ہونے سے بچا لیا تھا---

مگر میں غلطی پہ غلطی کرتی گئی اور کمال ظرف تھا آپ کا کہ آپ نے ہمیشہ درگزر سے کام لیا----- اور آج جب آپ نے قصور وار نہ ہوتے ہوئے بھی مجھ سے معافی مانگی تو میں شرم سے پانی پانی ہو گئی۔

اچھا اگر ڈائری نہ پڑھتی تو یقین نہیں آتا---- حماد نے اس کا ہاتھ تھامے ہوئے اس سے پوچھا---

نہیں مجھے ویسے بھی احساس ہو گیا تھا---- امی نے بھی سمجھایا تھا اور میں خود بھی آپ کو بہت چاہتی تھی ---- اسی لئے سوچا تھا کہ آپ سے بات کروں گی مگر ہمت ہی نہیں ہو رہی تھی ---

مجھے معاف کر دیں ---- زمل نے حماد کے سامنے ہاتھ جوڑے تو حماد نے اس کے ہاتھوں کو چوم لیا تھا ------

اشعر اور مرحا کی شادی کو چار مہینے گزر چکے تھے تبھی مرحا کی امی کا انتقال ہو گیا ----- مرحا سوچ بھی نہیں سکتی تھی کہ ایسے یوں اچانک اس کی امی اسے چھوڑ کر اس دنیا سے چلی جائیں گی

اس کا تو رو رو کر برا حال ہوگیا تھا ----- وہ تقریباً دس دن بھائی کے گھر رہ کر واپس اپنے گھر آ گئی تھی ----- مگر اسے اب بھی اپنی امی کے چلے جانے کا بہت دکھ تھا ----- حالانکہ اشعر اس کا بہت خیال رکھتا تھا مگر جب وہ اکیلی ہوتی تو بہت روتی -----

اس کے دل کو روگ لگ چکا تھا -----

وہ اب ہر وقت غمزدہ رہنے لگی تھی -----

اشعر روزانہ اسے بھائی بھابی سے ملوانے لے جاتا تھا -----

مگر پھر بھی ---- جب بھی وہ اپنی امی کے کمرے میں جاتی تو بہت روتی ----
اشعر اور احتشام اسے ایسے روتا دیکھ کر خود بھی پریشان ہو جاتے ----- مگر وہ سمجھتی ہی نہیں تھی ----- اس کی آنکھیں اب ہر وقت نم رہنے لگی تھیں

-----

احتشام کا وہی دوست جو اسے آسٹریلیا میں ملا تھا ---- آجکل پاکستان آیا ہوا تھا
---- وہ جب احتشام سے ملنے اس کے گھر آیا تو پتہ چلا کہ اس کہ امی کا انتقال
ہو چکا تھا ----

تب ہی اس نے احتشام کو مشورہ دیا کہ وہ وہیں جاب کے لیے اپلائی کر لے اور
بیوی بچوں کو لے کر آسٹریلیا شفٹ ہو جائے ----

احتشام کے انکار کرنے کے باوجود بھی اس نے احتشام سے زبردستی اس کے کاغذات لیے اور وہاں جا کر جمع کروا دیئے ------

احتشام کی امی کے انتقال کو ابھی چار مہینے ہی گزرے تھے کہ

احتشام کو کال آ گئی ----

احتشام کی امی کا جب سے انتقال ہوا تھا ---- احتشام کا اپنا دل بھی اچاٹ ہو چکا تھا ---- اور اس نے بھی یہی فیصلہ کیا کہ وہ بھی آسٹریلیا شفٹ ہو جائیگا

-----

اس نے جاب کے لیے اپلائی کیا تو کمپنی والوں نے اسے بلا لیا تھا -----

اپنی امی کے انتقال کے سات مہینے بعد وہ آسٹریلیا شفٹ ہو گیا ---

اور مرحا تو پہلے ہی اپنی ماں کے انتقال کی وجہ سے ہر وقت غمزدہ رہتی تھی ----

اور اب اسے بھائی کے چلے جانے کا بھی بہت دکھ ہوا

اب وہ پہلے جیسی نہیں رہی تھی ----

وہ اب حد سے زیادہ خاموش رہنے لگی تھی ----

کوئی خود ہی اس سے بات کر لیتا تو جواب دے دیتی ---- ورنہ خاموش رہتی

----

اشعر بھی مرحا کی یہ حالت دیکھ کر پریشان رہنے لگا تھا

*******

وقت پر لگا کر اڑتا رہا اور ---- مرحا اور اشعر کی شادی کو ڈیڑھ سال گزر گیا ---- وقت گزرنے کے ساتھ مرحا کچھ سنبھل چکی تھی مگر اب بھی کبھی کبھار

اداس ہو جاتی ---- اس کو زندگی کی طرف واپس لانے میں اشعر کا ہاتھ تھا

---- وہ ہمیشہ اس کی دلجوئی میں لگا رہتا ----

آج اتوار کا دن تھا ---- اور اشعر گھر پر ہی موجود تھا ----

فریال بھابھی اپنے میکے گئی ہوئی تھیں ---- گزشتہ رات ان کی امی کی طبیعت اچانک سے خراب ہو گئی تو وہ رات وہیں رک گئیں ---- اور اب تک نہیں آئی تھیں ----- البتہ فیصل بھائی رات میں آ گئے تھے --- مگر دوپہر میں پھر سے سسرال چلے گئے ----

اشعر دوپہر کا کھانا کھا کر فارغ ہوا تو بی جان نے اسے بات کرنے کے لیے اپنے کمرے میں بلا لیا ---- تھوڑی دیر بی جان کے پاس بیٹھ کر

کمرے میں آیا تو مرحا کا انتظار کرنے لگا ---- مگر وہ کام میں لگی ہوئی تھی ---- شاید اسلئے آ ہی نہیں رہی تھی ---- وہ کام سے فارغ ہو کر بی جان کے پاس گئی تو دیکھا وہ سو چکی تھیں --- تو وہ پھر اپنے کمرے میں آ گئی -----

کمرے میں آئی تو اشعر گہری نیند میں تھا ---- مرحا کی عادت تھی کہ جب اشعر اس سے پہلے بیڈ پر جا کر سو جاتا تو وہ کبھی بھی بیڈ پر نہیں جاتی تھی ---- صوفے پر ہی سو جایا کرتی ---- کیونکہ اشعر کی نیند بہت کچی تھی اور وہ فوراً سے جاگ جاتا ----

مگر آج وہ بیڈ پر اشعر کے پاس ہی آ کر اسے دیکھتے دیکھتے سو گئی -----

اشعر آپ میرا سب کچھ ہیں ---- مرحا آپ کی وجہ سے زندہ ہے ----
بس آپ اپنی مرحا سے کبھی بھی بے وفائی نہ کیجئے گا ---- مرحا آپ کے بنا مر جائے گی ---- جیتے جی مر جائے گی ----

وہ گہری نیند میں تھا ---- جب مرحا کی آنکھ کھلی تو اسے دیکھتے ہوئے وہ دل ہی دل میں اس سے مخاطب تھی -----

اشعر کی آنکھ کھل گئی جانے اسے کیسے پتہ چل گیا کہ مرحا اسے دیکھ رہی تھی ----- اشعر نے مرحا کی طرف دیکھا تو اس کا چہرہ آنسوؤں سے بھیگا ہوا تھا -----

کیا ہوا مرحا ---- اشعر یک دم ہی اٹھ کر بیٹھ گیا ----

میری جان ---- آپ کیوں رو رہی ہیں ----

کیا آپ نہیں جانتی کہ آپ کے آنسو مجھے تکلیف دیتے ہیں ----

اشعر نے مرحا کے آنسو صاف کرتے ہوئے کہا تو وہ بھی اٹھ کر بیٹھ گئی -----

مرحا نے اشعر سے قریب ہو کر اس کے کاندھے پہ سر رکھا تو اشعر نے اسے اپنی بانہوں کے حصار میں لے لیا-----

اشعر مجھے سب چھوڑ کر چلے گئے-----آپ مت چھوڑیئے گا

امی جان بھی چلی گئیں----بھائی بھی مجھ سے دور چلے گئے----

اب اگر آپ نے بے وفائی کی نہ تو مرحا جی نہیں پائے گی-----

مرحا کے آنسوؤں سے اشعر کا کندھا بھیگنے لگا-----

مگر اشعر چاہتا تھا کہ وہ رو لے جی بھر کہ رو لے-----

اسی لیے اسے رونے سے نہ روکا-----

میں اپنی جان سے بھلا بے وفائی کیوں کرنے لگا-----

آپ تو میری روح میں بس چکی ہیں -----

آپ کو دیکھ لیتا ہوں تو دن اچھا گزر جاتا ہے -----

آپ کی قربت میں سکون ملتا ہے -----

آپ کے بغیر میری زندگی ادھوری ہے -----

آپ کے بغیر آپ کا شعر بھی ادھورا ہے -----

اگر زندگی نے وفا کی تو ان شاءاللہ یہ بندہ ہمیشہ آپ کا غلام رہے گا۔

اشعر نے اس سے الگ ہوتے ہوئے اس کے آنسو صاف کئے اور پھر اس کی پیشانی پر اپنے لب رکھے تو اس نے آنکھیں موند لیں -----

اشعر اس سے دور ہوا تو اس نے اپنی آنکھیں کھول کر دیکھا تو وہ اسے ہی دیکھ رہا تھا -----

اچھا یہ بتائیں کہ دو دن سے آپ کھانا سہی طرح سے کیوں نہیں کھا رہیں -----
اشعر نے اس کا ہاتھ اپنے ہاتھوں میں لے کر کہا تو وہ نظریں جھکا گئی ----

پتہ نہیں ----- دل نہیں کرتا ---- ایسے لگتا ہے کھاؤں گی تو سارا کھانا واپس
نکل جائے گا ---- وہ شاید خود بھی اپنی حالت سمجھنے سے قاصر تھی -----

کل دوپہر میں --- میں گھر میں نہیں تھا ---

مجھے پتہ نہیں چلا کہ آپ نے کھانا نہیں کھایا ---- مگر رات میں بھی آپ نے دو
نوالے لے کر چھوڑ دیئے اور صبح میں بھی بس ایک سلائس لیا ---- اور ابھی
دوپہر میں آپ کچھ کھائے بنا ہی اٹھ گئیں -----

ابھی مجھے آپ کی وجہ سے بی جان سے بہت ڈانٹ پڑی ہے -----

کہ میں اپنی بیوی کا خیال نہیں رکھتا -----

انہوں نے کہا کہ میں آپ سے پوچھوں ----- لیکن میں آپ کا انتظار کر کر کہ تھک گیا اور پتہ نہیں کس وقت آنکھ لگ گئی -----

اب بتائیں مسئلہ کیا ہے ----- بھوک نہیں لگتی کیا -----

اشعر اس کے چہرے پر آئی لٹوں کو کان کے پیچھے کرتے ہوئے بولا

بھوک لگتی ہے مگر جیسے ہی کھانے لگتی ہوں تو ایسا لگتا ہے کہ

سارا کھانا واپس نکل جائے گا ---- دل خراب ہونے لگتا ہے ----

اس کی شکل دیکھ کر لگ رہا تھا کہ وہ پھر سے رو دے گی ----

اس کی آنکھوں کے گرد حلقے پڑے ہوئے تھے ----

تو پہلے مجھے کیوں نہیں بتایا ----

اشعر کو اب اس کی لاپرواہی پر غصہ آ رہا تھا ----

وہ میں نے سوچا کہ آپ پریشان ہو جائیں گے ----

اس نے معصوم سی شکل بناتے کہا تو اشعر مسکرا دیا ----

میری جان ---- آپ مجھ سے کہہ دیں گی تو میں پریشان نہیں بلکہ خوش ہو جاؤں گا کہ میری وائفی کو اپنی بھی فکر ہے -----

آج ڈاکٹر کے پاس چلتے ہیں ----- اشعر نے یہ کہتے ہوئے اسے خود سے قریب کیا تو مرحا بھی کچھ پر سکون ہو گئی --

کہ وہ بھی اب اس زندگی سے تنگ آ چکی تھی ---- وہ بھی زندگی کو بھر پور طریقے سے جینا چاہتی تھی ---- خوشیوں بھری زندگی ایک نارمل زندگی ----- جیسے سب جیتے ہیں

بی جان گھر میں اکیلی تھیں ----- سو وہ انھیں بھی اپنے ساتھ لے کر چلے گئے -----

لیڈی ڈاکٹر بہت مغرور سی لگ رہی تھی ---- مگر تھی بہت اچھی ---

سب پیشنٹس کا بہت اچھی طرح چیک اپ کر رہی تھیں -----

مرحا زندگی میں کبھی ڈاکٹر کے پاس نہیں گئی تھی ---- جانے کیوں اسے ڈاکٹر کے پاس جانے سے بہت ڈر لگتا تھا ---- اور اتفاقاً کبھی ایسی نوبت ہی نہیں آئی کہ اسے ڈاکٹر کے پاس جانا پڑا ہو ----

اور آج بھی مرحا بہت نروس تھی ----- تب ہی اسے ڈاکٹر نے مخاطب کیا ----
جی آپ کا نام ---- ڈاکٹر اسے گہری نظروں سے دیکھنے لگی

ج جی وہ مرحا ---- اس نے گھبراتے ہوئے بتایا -----

کیا ہوا ہے آپ کیوں اتنا ڈر رہی ہیں ----- خیریت -----

لیڈی ڈاکٹر کو اسے اس طرح نروس ہوتا دیکھ کر کچھ تعجب ہوا تھا

و۔۔وہ مجھے ڈاکٹرز سے بہت ڈر لگتا ہے کبھی بھی نہیں گئی ڈاکٹر کے پاس ----
وہ بہت کنفیوژ ہو رہی تھی ---- تب ہی بی جان بول پڑیں

یہ میری بہو ہے ---- یہ پچھلے دو دن سے کچھ کھا پی نہیں رہی ----

اس کی طبیعت بھی کچھ ٹھیک نہیں ہے ---- آپ ذرا دیکھ لیں ----

بی جان کی بات سن کر لیڈی ڈاکٹر کی مسکراہٹ کافی گہری ہو گئی

اچھا شادی کو کتنا عرصہ ہوا ہے ---- اب وہ مرحا کی طرف دیکھ کر پوچھنے لگی
----

ڈیڑھ سال ---- مرحا نے جھجھکتے ہوئے بتایا ----

اچھا کیسی کیفیت ہے ---- مطلب کیسا محسوس کر رہی ہیں آجکل آپ -----

لیڈی ڈاکٹر کے پوچھنے پر مرحا نے بتایا تو وہ مسکرانے لگی ----

اچھا آئیں ---- میں آپکا چیک اپ کرتی ہوں ----

یہ کہتے ہی وہ مرحا کو سائیڈ پر لے گئی ----

جب وہ دونوں آئیں ---- تو بی جان فکر سے لیڈی ڈاکٹر کی طرف دیکھنے لگیں

----- کیا ہوا ہے میری بچی کو -----

وہی ہوا ہے جو شادی کے بعد ہوتا ہے ----- یہ پریگننٹ ہیں -----

لیڈی ڈاکٹر نے مسکراتے ہوئے کہا تو مرحا اور بی جان دونوں ہی ایک دوسرے کو بے یقینی سے دیکھنے لگیں -----

ان دونوں کو خوش دیکھ کر ---- ڈاکٹر صاحبہ بھی مسکرانے لگیں

لیکن ان کے ساتھ دو پرابلمز ہیں ----- لیڈی ڈاکٹر کی اس بات پر وہ دونوں ہی پریشان سی اسے دیکھنے لگیں -----

کیسی پرابلمز ---- مرحا کے تو ہاتھ پاؤں پھولنے لگے -----

کوئی ایسی فکر کی بات نہیں ہے -----

ایک مسئلہ تو یہ ہے کہ یہ بہت کمزور ہیں ----- اور دوسرا یہ کہ انہیں بہت
سٹریس ہے ---- ایسی کنڈیشن میں ٹینشن یا سٹریس لینے کی وجہ سے بچے پر برا
اثر پڑ سکتا ہے ------ اس لیے کوشش کریں کہ خوش اور ریلیکس رہیں
----- لیڈی ڈاکٹر نے کچھ دوائیاں اور ملٹی وٹامن کی ٹیبلیٹس لکھ کر دیتے
ہوئے اسے تنبیہہ کی تھی -----

وہ اصل میں ان کی امی کی ڈیتھ ہو گئی اور پھر بھائی بھی باہر کے ملک شفٹ ہو
گئے ہیں تو اسی لئے یہ بہت سوچتی ہیں ----

بی جان نے ڈاکٹر کو بتایا-----

ہمارے پیارے ہمیں بہت عزیز ہوتے ہیں ----- ان کے چلے جانے کا غم بہت بڑا ہوتا ہے ----- جس کا مداوا کوئی نہیں کر سکتا -----

لیکن زندگی کو جینا پڑتا ہے ----- بعض اوقات اپنے لیے نہیں دوسروں کے لیے ----- اور اب تو آپ کو اپنے لیے بھی جینا ہے اور اس ننھی سی جان کے لیے بھی جو آپ کے وجود میں پل رہی ہے -----

یہ کچھ دوائیں میں نے آپ کو لکھ کر دے دی ہیں ----- یہ باقاعدگی سے لیجئے گا اور اپنی خوراک کا بہت اچھے سے خیال رکھنا ہے ----

دودھ فروٹ سبزی اور جس چیز کا دل چاہے وہ کھائیں ----- اور خوب سارا کھائیں ----- اور ان سب چیزوں کے ساتھ ساتھ ایک اور چیز جو سب سے زیادہ ضروری ہے وہ ہے ریلیکسیشن -----

خوش رہیں ---- ریلیکس رہیں اور کسی چیز کی بالکل بھی ٹینشن نہیں لینی ----- اور اگر آپ نے میری باتوں پر عمل نہیں کیا تو میں آپ کی کلاس لوں گی ---- سمجھیں ----- لیڈی ڈاکٹر نے مرحا کو مسکراتے ہوئے کہا تو وہ بھی مسکرا دی -----

اشعر کافی دیر سے ان دونوں کا انتظار کر رہا تھا ----- پورا گھنٹہ گزر گیا ----- پہلے تو نمبر ہی نہیں آ رہا تھا ---- اور پھر ڈاکٹر کے پاس بھی بیس پچیس منٹ لگ گئے ----- اس سے پہلے وہ خود جاتا ---- دیکھا وہ دونوں گاڑی کی طرف آ رہی تھیں -----

ان دونوں کو دیکھ کر اشعر کی جان میں جان آئی -----

کہاں رہ گئے تھے آپ لوگ ---- میں تو پریشان ہی ہو گیا-----

کہ پتہ نہیں کیا ہو گیا ہے -----

اسے واقعی مرحا کی بہت فکر ہو رہی تھی -----

تم پریشان تھے مگر ہم دونوں بہت خوش تھیں -----

بی جان کی اس بات پر اشعر نے بی جان اور پھر مرحا کو دیکھا

مطلب ----- کیوں خوش تھیں ---- وہاں مٹھائی بٹ رہی تھی کیا ----

اشعر کی اس بات پر بی جان اور مرحا دونوں ہی مسکرانے لگیں ----

وہ لوگ اب گاڑی میں بیٹھ چکے -----

مٹھائی بٹ نہیں رہی تھی مگر اب بانٹنی ہی ہو گی ---- بی جان نے خوشی سے کہا تو اشعر نے پھر سے حیران نظروں سے بی جان کی طرف دیکھا ---- بی جان کیا بات ہے ---- آپ کیا کہنا چاہ رہی ہیں ---

اشعر شدید الجھن کا شکار تھا ------

تم باپ بننے والے ہو ------ اب کی بار بی جان نے مسکراتے ہوئے کہا تو

اشعر نے مڑ کر بی جان اور پھر مرحا کی طرف حیرت سے دیکھا ---

وہ دونوں ہی گاڑی کی پچھلی سیٹ پر بیٹھی ہوئی تھیں -----

اشعر کے ایسے دیکھنے پر مرحا نظریں جھکا گئی -----

چلو ابھی گاڑی چلاؤ ---- اپنی بیوی کو گھر جا کہ دل بھر کے دیکھ لینا -----

بی جان نے اشعر کو اتنی محویت سے مرحا کی طرف دیکھتے ہوئے ---- دیکھا تو اسے ہنستے ہوئے کہا ---- تو یک دم ہی جیسے وہ ہوش میں آیا -----

جج جی بی جان ----

اشعر کے منہ سے ٹوٹے پھوٹے الفاظ نکل رہے تھے ----

بی جان ان دونوں کو خوش دیکھ کر دل ہی دل میں ان دونوں کی خوشیوں کی دعائیں مانگنے لگیں ------

اشعر ----- ابھی گاڑی ہاسپٹل کے احاطے سے نکلی ہی تھی کہ بی جان نے اشعر کو مخاطب کیا تھا -----

جی بی جان کہیے ----- اشعر نے کچھ سوچتے ہوئے کہا -----

مٹھائی کی دکان پر گاڑی روک لینا ----- اور مرحا کے لیے جوس بھی لے آنا --- صبح سے اس نے کچھ نہیں کھایا --- بی جان نے اشعر کو کہتے ہوئے مرحا کو مسکراتے ہوئے دیکھا تھا -----

زمل اور حماد کی شادی کو دو سال ہو چکے تھے مگر اب بھی ان کے ہاں اولا نہیں ہوئی تھی ---- حماد کو تو کوئی مسئلہ نہیں تھا ---- جو بھی مسئلہ تھا وہ زمل کو ہی تھا -----

حماد کی آج چھٹی تھی لحاظہ وہ گھر پر ہی تھا ----

حماد ----- حماد کسی کام سے روم سے باہر جانے لگا تب ہی زمل اسے پکارتے ہوئے اس کے قریب آئی تھی -----

حماد کے کاندھوں پر اپنے دونوں ہاتھ رکھتے ---- اسے دیکھنے لگی

کیا ہوا زمل ----- کوئی مسئلہ ہے کیا -----

وہ اسے بہت تنگ کرتی تھی ---- مگر حماد کو اس کا تنگ کرنا بہت اچھا لگتا تھا ----- وہ جانتا تھا کہ آج کل اس لڑکی کو کون سا غم کھائے جا رہا تھا مگر پھر بھی پوچھ لیا -----

حماد ہم چیک اپ کروانے جائیں گے -----

زمل نے حماد کی شرٹ کا کالر صحیح کرتے ہوئے کہا --- تو وہ تپ گیا

زمل اس شہر کی کون سی ڈاکٹر ہے --- جس کے پاس ہم چیک اپ کے لیے نہیں گئے ----- پچھلے دو سالوں سے تم نے جہاں کہا ہے میں وہاں گیا ہوں تمھارے ساتھ ---- اور ہر بار ہر ڈاکٹر نے تمھیں ایک ہی جواب دیا ہے کہ ---- جب اللہ کا حکم ہو جائے گا تو ہو جائے گی اولاد بھی ---

مگر تمھیں سمجھ کیوں نہیں آتی ---- ابھی پچھلے مہینے ہی تم گئی تھیں نہ ---

اب تو ڈاکٹر بھی تمھیں پاگل ضرور کہہ دے گی ----

وہ غصے سے کہتا کمرے سے باہر نکل گیا ----

عجیب لڑکی ہے یہ ---- خود بھی نفسیاتی ہے اور مجھے بھی بنا دے گی بلکہ آدھا تو بنا ہی دیا ہے ---- غصے سے سوچتا وہ گھر سے باہر نکل گیا تھا -----

وہ لوگ گھر پہنچے تو اشعر اور مرحا --- بی جان کے پاس ہی بیٹھ گئے ----

مرحا کو اتنی شرم آ رہی تھی کہ وہ بی جان اور اشعر کی طرف دیکھ ہی نہیں پا رہی تھی ----

شرم سے چہرہ سرخ ہو رہا تھا ----

اشعر ابھی تک میں نے تمھاری بیوی پر سختی نہیں کی ---- لیکن اگر اس نے اب لاپرواہی کی تو میں اس کے ساتھ بہت سختی سے پیش آؤں گی ----

بی جان نے سنجیدگی سے کہا تو اشعر حیران سا بی جان کو دیکھنے لگا -----

وہ لیڈی ڈاکٹر کہہ رہی تھی کہ یہ بہت کمزور ہے ---- اور ٹینشن بہت لیتی ہے ----- اب مجھے یہ شکایت نہیں ملنی چاہیے ---- تم نے اس کا خیال رکھنا ہے ---- اسے کھلاؤ پلاؤ ---- جو اس کا دل چاہتا ہے وہ لا کر دو اسے مگر اب اس کے بارے میں اگر مجھے یہ شکایت ملی کہ اسے کمزوری ہے تو میں تمھیں نہیں چھوڑوں گی ----

بی جان نے اشعر کی اچھی خاصی کلاس لے لی تھی ----

بی جان مگر ----- اشعر کچھ بولتا --- اس سے پہلے ہی بی جان نے اسے ہاتھ کے اشارے سے کچھ بھی کہنے سے منع کر دیا ----

بس اب تم دونوں کمرے میں جاؤ ----

بی جان کی بات سنتے ہی وہ دونوں جانے کے لئے اٹھ گئے ----

اشعر بہت خوش تھا ---- مرحا کی کمر کے گرد بازو حمائل کئے وہ اسے کمرے میں بیڈ تک لایا تھا ---- اسے سہارہ دیتے بیڈ پر بٹھایا اور پھر تکیے رکھے تاکہ وہ آرام سے ٹیک لگا کر بیٹھ جائے -----

اسے واقعی بہت تھکاوٹ محسوس ہو رہی تھی ----- صبح سے کچھ بھی تو نہیں کھایا تھا اس نے -----

کیا کھائیں گی آپ ---- اشعر نے اس کے پاس بیٹھتے ہوئے پوچھا تو وہ شرم سے نظریں جھکا گئی -----

اشعر نے اس کی تھوڑی پر ہاتھ رکھتے اس کے چہرے کو اوپر کیا تو اس نے اشعر کی طرف نظر اٹھا کر دیکھا تھا ---- جس کے چہرے پر اس وقت خوشی اور محبت کے رنگ بکھرے ہوئے تھے -----

شکریہ میری جان ۔۔۔۔ اتنی اچھی خبر سنائی ۔۔۔۔ یہ کہتے ہوئے اشعر نے اس کے گال پر کس کیا تھا ۔۔۔۔

اشعر فروٹ کاٹنے لگا ۔۔۔۔ اب یہ آپ کو کھانا ہی ہو گا ۔۔۔۔ ورنہ اچھا نہیں ہو گا ۔۔۔۔ اشعر کی دھمکی پر مرحا نے شکوہ کناں نگاہوں سے اشعر کی طرف دیکھا تو اس نے اپنا جملہ مکمل کیا تھا ۔۔۔۔

میرے ساتھ اچھا نہیں ہو گا ۔۔۔۔ بی جان نے میری درگت بنا دینی ہے ۔۔۔۔ یار اپنے شوہر پر تھوڑا رحم کریں ۔۔۔۔ اور پلیز اپنی صحت کا خیال رکھیں ۔۔۔۔۔

ورنہ بی جان کے ہاتھوں میری سہی کی شامت آ جانی ہے ۔۔۔۔

اور اشعر کی اس بات پر مرحا مسکرا دی -----

جلدی سے کھائیں اب ----- اشعر سیب کاٹ کر اسے اپنے ہاتھ سے کھلانے لگا -----

حماد کے باہر جاتے ہی وہ اوندھے منہ بیڈ پر لیٹ گئی ------

اور سسکیوں سے رونے لگی ------

اس کی امی کمرے میں آئیں تو وہ سسک رہی تھی ------

اپنی بیٹی کو روتا دیکھ کر وہ پریشان ہی ہو گئیں -----

کیا ہوا ہے -----

زمل کے کاندھے پر ہاتھ رکھتے اس سے پوچھا تو وہ اپنی ماں کے گلے لگ کر پھر سے رونے لگی -----

امی اگر میری اولاد نہ ہوئی تو کیا حماد بھی مجھے چھوڑ دیں گے ---

وہ جانتی تھی کہ اس کے باپ نے اس کی ماں کو چھوڑ دیا تھا ----

شاید اس کے دل میں بھی کہیں نہ کہیں خوف تھا کہ حماد اسے اولاد کی وجہ سے چھوڑ ہی نہ دے ----- تب ہی اپنی ماں سے اپنے خدشات کا اظہار کرنے لگی

-----

زمل ہوش میں آؤ --- وہ تم سے محبت کرتا ہے -----

اور تمھاری ہر خواہش تو پوری کرتا ہے ----

پھر بھی ہر وقت روتی رہتی ہو ----

وہ خود بھی اپنی بیٹی کی ان بچوں والی حرکتوں سے بہت تنگ تھیں ---- اسی لئے اسے ڈانٹنے لگیں -----

امی میں نے ان سے کہا تھا کہ وہ میرے ساتھ جا کر ایک بار چیک اپ کروا لیں تو انھیں مجھ پر غصہ آ گیا ----

زمل بس روئے جا رہی تھی ----

اسے کچھ بھی سمجھ نہیں آ رہی تھی ----

اچھا اٹھو ---- حماد آتا ہے تو میں اس سے بات کرتی ہوں -----

انھوں نے زمل کے آنسو صاف کیۓ ----- اسے پانی پلایا -----

تو وہ چپ ہوئی -----

میں اسے سمجھاؤں گی -----

وہ جانتی تھیں کہ زمل کسی طرح سمجھنے والی نہیں تو اسے پیار سے سمجھانے لگیں

-----

جانے کیوں آجکل وہ بالکل بچوں کی طرح ری ایکٹ کرنے لگی تھی --

غصے سے تو کوئی بات اسے سمجھ نہیں آتی تھی ---- اسی لئے حماد اور انیسہ بیگم اسے پیار سے ہی سمجھایا کرتے تھے -----

شام کو حماد جب گھر آیا پھپھو سے سلام دعا کے بعد اپنے کمرے میں گیا ----

اس کی روئی روئی آنکھیں دیکھ کر حماد کے دل کو کچھ ہوا تھا ----

زمل ---- حماد نے اسے مخاطب کرتے ہوئے اس کا ہاتھ پکڑا تو اس نے غصے سے ہاتھ چھڑا لیا ----

جیسے ہی اٹھ کر جانے لگی تب ہی اس کا سر چکرا گیا تھا ----

کہ اگر حماد اسے نہ پکڑتا تو وہ گر ہی جاتی ----

وہ حماد کی بانہوں میں جھول گئی ----

کیا ہوا ---- حماد پریشان ہو گیا ----

زمل بے ہوش ہو گئی تھی -----

حماد نے اسے بیڈ پر لٹایا اور پھپھو کو آواز لگائی تو وہ فوراً بھاگتی ہوئی کمرے میں آئی تھیں ----- کیا ہوا اللہ خیر کرے -----

فکر سے کہتی وہ زمل کے پاس بیٹھ گئی تھیں -----

ان کی گلی میں ہی کلینک تھا ---- لیڈی ڈاکٹر کو گھر بلوا لیا -----

مبارک ہو آپ نانی بننے والی ہیں ----

چیک اپ کے بعد لیڈی ڈاکٹر نے بتایا تو انیسہ بیگم کی خوشی کی کوئی انتہا نہ رہی
----- وہ تو خوشی سے پاگل ہو رہی تھیں -----

حماد کمرے سے باہر تھا ---- اس لیے اسے اب تک پتہ نہیں تھا ----

ڈاکٹر کے جانے کے بعد انیسہ بیگم نے حماد کو بتایا تو ---- اس کی خوشی کا کوئی ٹھکانہ نہ رہا -----

******

سویرا میرا یہاں دل نہیں لگ رہا ---- پتہ نہیں کیوں مجھے ایسا لگتا ہے کہ میں نے یہاں آ کر بہت بڑی غلطی کی ہے ---- یہاں میرا اپنا کوئی نہیں --- تمہارے گھر والے بھی سب پاکستان میں ہیں ---- یہ پانچ سال کا کانٹریکٹ ہے --- اس سے پہلے میں یہ جاب نہیں چھوڑ سکتا --- جیسے ہی پانچ سال پورے ہوں گے --- ہم فوراً ہی واپس چلے جائیں گے ---- احتشام آسٹریلیا آ کر بہت پچھتا رہا تھا -----

میں نے تو آپ کو پہلے ہی منع کیا تھا یہاں آنے سے مگر آپ نے میری بات ہی نہیں سنی ---- لیکن اب واپس جانے کا مت سوچئے گا -----

آپ ساری کشتیاں جلا کر آئے ہیں ----- جاب بھی چھوڑ دی ----

گھر بھی بیچ دیا ---- وہاں کس کے آسرے پر واپس جائیں گے ----

سویرا بھی صحیح کہہ رہی تھی ----

سویرا تمھاری بات صحیح ہے مگر مجھے فراز کے ارادے بھی کچھ صحیح نہیں لگتے ----
اس کی نظر میرے پیسوں پر ہے ----- گھر ایک کروڑ میں بکا تھا ---- جس میں سے پچاس لاکھ اب تک خرچ ہو چکے ہیں ---- وہ کہتا ہے کہ باقی پیسے کچھ عرصے کے لیے اسے ادھار دے دوں ---- آج تو احتشام جیسے رو دینے کو تھا -----

آپ نے اسے بتایا تھا کہ اشعر بھائی کا علاج آپ نے کروایا تھا ؟ -----
اب سویرا کو کچھ کچھ معاملہ سمجھ آنے لگا -----

نہیں تو ---- اس نے جب مجھ سے پوچھا تو میں نے اسے کہا تھا کہ اشعر کے بڑے بھائی نے علاج کا سارا خرچہ خود اٹھایا تھا ----

احتشام کو اب بھی سویرا کی بات سمجھ نہیں آئی تھی ----

تو وہ حیران سا اسے دیکھنے لگا ----

آپ کو اب بھی سمجھ نہیں آئی کیا ---- آپ کا یہ دوست ایک لالچی انسان ہے ---- اس کی نظر آپ کے پیسوں پر ہے ----

سویرا احتشام کے دوست کے ارادوں کو بھانپ چکی تھی ----

تو اب میں کیا کروں ---- احتشام سوالیہ نظروں سے سویرا کی طرف دیکھنے لگا ----

صاف انکار کر دیں ---- کہہ دیں کہ آپ کے سسرال والوں کو ضرورت تھی تو انھیں دے دیئے ---- احتشام کی باتیں سن کر سویرا بھی پریشان ہو گئ ---- مگر احتشام پر ظاہر نہیں کیا کہ وہ بے چارہ تو پہلے سے ہی بہت پریشان تھا ----

مگر پھر احتشام کو یہاں جاب دلوانے میں اس کا کیا مفاد ہو سکتا ہے ---- سویرا کو کسی بہت بڑی گڑ بڑ کا احساس ہونے لگا -----

مگر ابھی وہ فی الحال احتشام کو مزید پریشان نہیں کرنا چاہتی تھی ---- سو وہ چپ ہی رہی ----

سب ہی لاؤنج میں بیٹھے تھے ---- فریال بھابھی کچن کا کام ختم کر کے بی جان کے پاس آ کر بیٹھیں ---- تب ہی بی جان نے فریال کی طرف دیکھتے ہوئے کہا ---- فریال تم تائی بننے والی ہو -----

فریال بھابھی کو تو جیسے سانپ ہی سونگھ گیا ----

اور بی جان ان کا چہرہ دیکھ کر حیران تھیں ---- کیا ہوا فریال تمھیں خوشی نہیں ہوئی کیا ----- بی جان جانتی تھیں کہ فریال کچھ اچھی فطرت کی مالک نہیں تھی مگر ایسی امید وہ فریال سے نہیں کر رہی تھیں کہ وہ ---- یہ خبر سننے کے بعد ایسے ری ایکٹ کرے گی -----

نن نہیں ---- و وہ یہ تو بہت اچھی خبر ہے -----

بہت بہت مبارک ہو مرحا ----- انھوں نے اٹھ کر مرحا کو گلے لگایا ----

فریال بھابھی سے مرحا کی یہ خوشی ہضم نہیں ہو رہی تھی ----

البتہ فیصل بھائی نے بہت خوشی کا اظہار کیا تھا ۔۔۔۔ انھوں نے اشعر کو گلے لگا کر مبارک باد دی تھی ۔۔۔۔

چلو اچھا ہے ہمارے گھر میں پھر سے رونق ہو جائے گی ۔۔۔۔

فیصل بھائی نے اشعر سے الگ ہوتے ہوئے کہا تو اشعر بھی مسکرا دیا ۔

آج بی جان مرحا کے کمرے میں آئی تھیں ۔۔۔ دروازہ ناک کیا تو جیسے ہی مرحا نے دروازہ کھولا ۔۔۔ دیکھا بی جان وہاں موجود تھیں

اسلام وعلیکم ۔۔۔ مرحا بی جان کو دیکھ کر بہت خوش ہوئی

بی جان آپ ۔۔۔ مجھے بلا لیا ہوتا ۔۔۔ خود کیوں آ گئیں ۔۔۔۔

مرحا ان کا ہاتھ پکڑ کر انہیں بیڈ تک لے آئی ----

وہ مجھے تم سے کچھ باتیں کرنی تھیں ---- وہ بیڈ پر بیٹھتے ہوئے بولیں ----

جی کہیئے --- وہ حیران سی بی جان کو دیکھنے لگی ----

مرحا تمھارا یہاں کوئی نہیں ہے ---- اشعر ہے جو دن بھر گھر میں نہیں ہوتا ---- اور میں بوڑھی جان ---- تمھارا کتنا خیال رکھ سکتی ہوں ---- تمھیں اپنا خیال خود رکھنا ہو گا ---- اور کھانے پینے میں بھی احتیاط سے کام لینا ----

اور بی جان کی یہ بات مرحا کے سر کے اوپر سے گزر گئی ----

احتیاط --- مطلب مرحا کچھ پریشان ہو گئی ----

مطلب یہ کہ فریال تمھاری خوشیوں سے جلتی ہے ---- تمھاری اولاد کی خوشخبری سن کر اسے کچھ اچھا نہیں لگا ----

انھیں فریال کے رویئے پر بہت افسوس تھا ----

مگر کیوں ---- مرحا بی جان کی باتیں سن کر پریشان ہو گئ

میرے خیال میں وجہ یہ مکان ہے ---- یہ مکان میرے نام ہے ---- اور میرے بعد اشعر کا ہونے والا ہے ---- تو اسی وجہ سے فریال کو تمھاری آنے والی اولاد کچھ کھٹک رہی ہے ----

اب تک تو بی جان کی سمجھ میں بس یہی بات آرہی تھی ----

تو آپ یہ مکان فیصل بھائی کے نام کر دیں ---- تا کہ فریال بھابھی بھی خوش ہو جائیں ---- مرحا نے اپنے طور پر حل بتا دیا تھا ---

نہیں جب اشعر کے بابا اس دنیا سے چلے گئے تو ان کا سارا کاروبار میں نے اشعر کی رضامندی سے فیصل کے نام کر دیا تھا ----

اس وقت تو کاروبار بہت اچھا چل رہا تھا ---- مگر اچانک سے کاروبار میں نقصان ہونے لگا ---- اور اب تو آمدنی بس گزارے لائق ہی ہے ---

اور اب اس مکان پر صرف اور صرف اشعر کا حق ہے -----

اور تمھارا کیا خیال ہے کہ میں یہ مکان فیصل کے نام کر دوں گی تو وہ تمھیں اس گھر میں رہنے دے گی ---- یہ تمھاری بھول ہے ----

میری سانس جس دن نکلی نہ ---- یہ تمھیں بھی اس گھر سے چلتا کرے گی

-----

اور بی جان کی اس بات پر مرحا نے فوراً سے کہا کہ اللہ آپ کو زندگی دے ---- ہمارے سروں پر قائم رکھے -----

دیکھنے میں تو ایسی نہیں لگتیں ---- مرحا کچھ سوچتے ہوئے بولی --

ہاں بیٹا --- وہ خوبصورت ناگن ہے ---- اس کے حسن اور میٹھے بول کسی کو بھی اپنی طرف مائل کر سکتے ہیں ----

فیصل بھی اس کی چالوں کو نہیں سمجھ سکتا ---- ایک دو بار اس نے اشعر اور فیصل کے درمیان میں ناچاقی کروانے کی کوشش کی تھی ---- پہلی بار تو وہ کسی حد تک کامیاب ہو بھی گئی تھی --- مگر اگلی بار فیصل کو بھی اس کی مکاری سمجھ میں آ گئی تھی ----

تب ہی اس نے سختی سے فریال کو بھائیوں کے معاملات میں مداخلت کرنے سے منع کر دیا تھا-----

میری فریال سے کوئی دشمنی نہیں ---- بس اس کی ان حرکتوں کی وجہ سے مجھے اس پر غصہ آ جاتا ہے -----

تم سے جتنا کہا ہے تم اتنا ہی کرنا ---- جب تک تمھارا بچہ اس دنیا میں نہیں آ جاتا تم میرے ساتھ والے کمرے میں شفٹ ہو جاؤ ---

ایسی حالت میں بار بار تمھارا سیڑھیاں چڑھنا اترنا مجھے سہی نہیں لگتا ---

ہاں ایک اور بات ---- اگر فریال تمھیں الگ سے کوئی بھی چیز کھانے پینے کے لئے دے تو مت لینا ---- وہ کسی بھی حد تک جا سکتی ہے ----

بی جان جانتی تھیں کہ مرحا بہت معصوم تھی ---- اور وہ فریال بھابھی کی چالاکیوں سے واقف بھی نہیں تھی تو اسی لئے اسے سمجھا رہی تھیں ----

جی اچھا ---- مرحا بس اتنا ہی کہہ سکی

مرحا اب بھی بہت حیران تھی کہ فریال بھابھی جیسی دکھنے میں تھیں ---- بی جان اس کے بالکل الٹ بتا رہی تھیں ----

ہو سکتا ہے کہ جو کچھ میں نے کہا ہو ویسا نہ ہو مگر احتیاط کر لینے میں ہی سب کی بھلائی ہے ---- بی جان کے دل میں آنے والے وقت کے حوالے سے بہت سے خدشات تھے تب ہی مرحا کو سمجھا رہی تھیں -----

وہ رات کو جب کمرے میں آیا تو دیکھا زمل بیڈ کراؤن سے ٹیک لگائے آنکھیں موندے بیٹھی تھی --- وہ اس کے پاس جیسے ہی آ کر بیٹھا ---- تو وہ سیدھی ہو کر بیٹھ گئی ----

حماد کی گہری نظروں سے ---- زمل کی دھڑکنیں منتشر ہونے لگیں ---

آپ کو تو اس بات کی کوئی خوشی نہیں ہے ناں ---

وہ ایسی ہی تھی ---- اسے شرمانا نہیں آتا تھا ---- جب بھی حماد رومینٹک موڈ میں ہوتا تو وہ نروس ہو جایا کرتی ---- اور کچھ نہ کچھ ایسا کہہ دیتی کہ حماد کو غصہ آ جاتا اور پھر زمل رونے لگ جاتی ----

آج بھی زمل اس کی نظروں سے کچھ کنفیوژ سی ہو گئی ----

تب ہی ایسی بات کہہ دی ---- مگر نہ جانے حماد کو آج غصہ کیوں نہیں آ رہا تھا ---- یا پھر حماد کے اسے ایسے دیکھنے پر ---- زمل کے چہرے پر بکھرے حیا کے رنگ وہ دیکھ چکا تھا -----

ہے نہ خوشی بہت خوشی ہے ---- اب بتاؤ اپنی خوشی کا اظہار کیسے کروں ----
اس کے قریب ہوتے حماد نے سرگوشی کی تو زمل شرم سے سر جھکا گئی ----

پلیز حماد پیچھے ہو جائیں ---- مجھے نیند آرہی ہے -----
حماد کو پیچھے ہٹاتی وہ رخ پھیر کر لیٹ گئی -----

حماد نے اسے کندھے سے پکڑ کر اس کا رخ اپنی جانب کیا تھا ---
آج تو آپ کو کوئی سونے نہیں دے گا ---- یہ کہتے ہی وہ اس پر جھک گیا تھا
----

بی جان کہہ رہی تھیں کہ ہم ان کے ساتھ والے کمرے میں شفٹ ہو جائیں
---- اشعر گھر آیا تو اس نے بی جان کی تمام باتوں کا ذکر اشعر سے کر دیا ----

وہ اس کے پاس آ کر بیٹھا تھا ----

مرحا ---- آپ بی جان کی کسی بھی بات کو نیگیٹو مت لیجئے گا ----

انھوں نے جو کچھ بھی کہا ---- وہ صرف اس لیے کہا کہ آپ احتیاط کریں ----
نہ کہ کسی کے بارے میں کچھ برا سوچیں یا ---- کسی سے نفرت کریں -----
لیکن ساری باتوں کی ایک بات دنیا جیسی نظر آتی ہے ویسی ہوتی نہیں ہے ----
ہر کسی پر آنکھیں بند کر کے اعتبار نہیں کیا جا سکتا ---- سمجھیں ---- اشعر
نے مرحا کو حیران ہوتے دیکھا تو اس کے ماتھے پر ہاتھ سے دباؤ ڈالتے کہا ----
تو وہ مسکرا دی ----

اچھا ان باتوں کو چھوڑیں یہ بتائیں کہ کتنا ٹائم ہو گیا ہے -----

اشعر کی بات مرحا کو سمجھ ہی نہیں آئی ----

کس بات کو ---- وہ حیران سی اشعر کو دیکھنے لگی ----

اوہ اچھا ---- پھر خود ہی اسے سمجھ آ گئی کہ اشعر اس کی پریگننیسی کے بارے میں پوچھنا چاہ رہا تھا ----

دو ہفتے ---- مرحا نے بتایا تو اشعر نے اس کی پیشانی پر لب رکھتے ہوئے اسے اپنے حصار میں لے لیا تھا --

زمل اور حماد ایک پیارے سے بچے حمزہ کے ماں باپ بن چکے تھے ----

اور حماد کی خواہش کے مطابق اس کا نام انیسہ بیگم نے رکھا تھا

حمزہ کی شکل بالکل حماد سے ملتی تھی ---- مگر عادتوں میں بالکل اپنی ماں پر گیا تھا ---- ہر وقت ناک میں دم کیا ہوتا تھا ----

اب تو حمزہ ڈھائی مہینے کا ہو چکا تھا ----

کبھی کبھار تو سارا سارا دن کھیلتا رہتا ----

اور کبھی چڑچڑا ہو جاتا تو دن رات روتا رہتا ----

زمل یہ بالکل تم پر چلا گیا ہے ---- مزاج ہی نہیں ملتے شہزادے کے

حماد جب اس کے بدلتے ہوئے تیور دیکھتا تو زمل سے کہہ دیتا جس پر زمل اچھی خاصی تپ جاتی ----

ہاں ہاں صرف میری ہی اولاد ہے نہ تو مجھ پر ہی جانی ہے ----

زمل جب غصے میں جواب دیتی تو حماد بہت ہنستا ----

نہیں نہیں مجھ سے تو صرف اس کی شکل ہی ملتی ہے ----

حرکتیں بالکل ماں جیسی ہیں ---- کسی کو خاطر میں ہی نہیں لاتا یہ ----

اور حماد کے اس جواب پر زمل اسے دیکھ کر رہ جاتی ----

حماد اور زمل کی نوک جھونک اسی طرح چلتی رہتی تھی ----

جسے دیکھ کر انیسہ بیگم بہت خوش ہوتیں ----

مرحا ہاسپٹل میں تھی --- بی جان ، فیصل بھائی ،فریال بھابھی اور مرحا کے کچھ رشتے دار بھی ہاسپٹل پہنچ چکے تھے ----

اشعر بہت بے صبری سے ڈاکٹر کا انتظار کر رہا تھا ----

تب ہی ڈاکٹر باہر آئی تھی ---- سب ہی اس کی طرف دیکھنے لگے ----

کک کیا ہوا ڈاکٹر سب خیریت ہے ---- اشعر نے فوراً سے آگے بڑھ کر پوچھا تو ---- ڈاکٹر نے مسکراتے ہوئے کہا ---- مبارک ہو بیٹی ہوئی ہے ۔

یہ خبر سن کر سب ہی کے چہروں پر مسکراہٹ در آئی -----

بی جان نے دل ہی دل میں اللہ کا شکر ادا کیا -----

کیا میں اپنی وائف سے مل سکتا ہوں ---- اشعر بہت خوش تھا ----

جی بالکل ---- آپ مل لیجئے ---- مگر آپ کی بیٹی کو کچھ دیر انکیوبیٹر میں رکھیں گے --- مگر آپ اسے دیکھ سکتے ہیں ---

ڈاکٹر نے کہا تو وہ فوراً ہی اس سے ملنے اس کے پاس چلا گیا ----

وہ مرحا کے پاس آ کر بیٹھا تھا -----

شکریہ میری جان ----- اشعر نے مرحا کا ہاتھ چومتے ہوئے اس سے کہا تو وہ مسکرا دی -----

طبیعت کیسی ہے آپ کی ----- مرحا بہت کمزور لگ رہی تھی -----

تب ہی اشعر نے فکر سے پوچھا ----

میں ٹھیک ہوں ---- آپ خوش ہیں اشعر ---- مرحا نے اشعر کی طرف سوالیہ نظروں سے دیکھا تھا ----

بہت بہت بہت ---- خوش ہوں ----

اشعر کی خوشی اس کے چہرے سے عیاں تھی ----

اتنے میں بی جان اور باقی سب لوگ روم میں داخل ہوئے تھے ----

بہت بہت مبارک ہو ---- خوش رہو آباد رہو --- بی جان نے مرحا کے سر پر ہاتھ رکھتے ہوئے اسے دعا دی تھی ----

آمین ---- مرحا نے خوش ہوتے ہوئے کہا ----

سب ہی بہت خوش تھے ---- سب نے مرحا کو باری باری مبارک باد دی

تب ہی ارحم روم میں داخل ہوا تھا ---- چاچو ---- اشعر کو آواز لگاتا وہ اس کی طرف آیا تھا ---- اشعر نے بھی فوراً ہی اسے گود میں اٹھا لیا تھا ---- اب تو ارحم آٹھ سال کا ہو چکا تھا مگر اشعر کے لیے اب بھی وہ چھوٹا سا ارحم ہی تھا ----

جی میری جان ---- اشعر نے ارحم کے گال پر کس کرتے ہوئے کہا ----

وہ بابا کہہ رہے تھے کہ ہمارے گھر میں ایک ڈول آئے گی ---- کہاں ہے ارحم نے متلاشی نظروں سے ادھر ادھر دیکھا -----

ہاں ناں آؤ ڈول کو دیکھ کر آتے ہیں ---- اشعر ارحم کا ہاتھ پکڑے اپنی بیٹی کو دیکھنے چلا گیا -----

احتشام کو کال کر کے بتایا تھا تو اسے بہت دکھ ہوا تھا کہ اس خوشی کے وقت میں وہ اپنی بہن سے کتنا دور تھا کہ اس سے مل بھی نہیں سکتا تھا ----- مگر پھر اس سے وعدہ کیا تھا کہ وہ مرحا سے ملنے پاکستان ضرور آئے گا ----- اور احتشام کی بات سن کر مرحا کا دل کچھ مطمئن ہوا تھا ----

مرحا اب گھر آ چکی تھی ---- گھر میں مرحا کی بیٹی کی وجہ سے ایک الگ ہی رونق لگی رہتی تھی ----

سب ہی بہت خوش تھے مگر ارحم اس کی تو خوشی کی کوئی انتہا نہیں تھی ----
اس کا بس نہیں چلتا تھا کہ دنیا کے سارے کام چھوڑ کر بس ڈول کے پاس بیٹھ جائے ---- اس کا بس چلتا تو وہ اسکول جانا بھی چھوڑ دیتا ---- اب تو فریال بھابھی کے لیے سب سے مشکل کام ارحم کو سنبھالنا تھا ----- صبح سو کر اٹھتا تو چاچو کے پاس جا کر حاضری لگاتا اور اس چھوٹی سی ڈول کو کچھ دیر گود میں لے کر بہت ساری باتیں کرتا ---- اسکول سے آتا تو جب تک چاچو کے کمرے میں نہیں چلا جاتا اسے سکون نہیں ملتا -----

مرحا اور اشعر کی بیٹی آج چھ دن کی ہو چکی تھی -----

اگلے دن عقیقہ تھا ---- اور بچی کا نام رکھنا تھا ---- تب ہی سب لوگ لاؤنج میں بیٹھے تھے ---- مرحا بھی اپنی بیٹی کو لے کر کچھ دیر کے لیے لاؤنج میں آئی تو ---- ارحم نے بڑی احتیاط سے مرحا کی بیٹی کو اپنی گود میں لے لیا ------

تو کیا نام سوچا ---- بی جان نے مرحا اور اشعر کی طرف دیکھتے ہوئے پوچھا تو ---- اس سے پہلے کہ وہ دونوں کچھ کہتے ---- ارحم زور سے چلایا ---- حبہ ---- اس کا نام حبہ ہے بس -----

اور سب نے ہی ارحم کو حیرت سے دیکھا تھا -----

اور ارحم کی اس معصومیت پر سب ہی ہنسنے لگے -----

نہیں بیٹا بری بات ---- جب بڑے بات کر رہے ہوں نہ تو بچوں کو اس طرح بیچ میں نہیں بولنا چاہیے ---- فریال نے ارحم کو ٹوکا تھا -----

ارحم کو اپنی ماں کی یہ بات کچھ اچھی نہیں لگی تو مرحا کی بیٹی کو مرحا کے حوالے کر کہ وہ بھاگتا ہوا اپنے کمرے کی طرف چلا گیا ---

اوہ ہو بھابھی ---- بچے کو کیوں ناراض کر دیا ---- اشعر ارحم سے بہت پیار کرتا تھا ---- اسے ارحم کا یوں ناراض ہونا اچھا نہیں لگا تھا

اسی لیے اشعر اسے لینے کے لیے اس کے پیچھے چلا گیا ------

آپ بتا دیجیے بی جان ---- جو نام آپ رکھنا چاہیں -----

مرحا واقعی چاہتی تھی کہ اس کی بیٹی کا نام بی جان ہی رکھتیں

نہیں بیٹا یہ تو ماں باپ کا حق ہوتا ہے ---- تو تم ہی سوچ کر بتا دو

ابھی بی جان کی بات مکمل ہی ہوئی تھی کہ اشعر ارحم کو گود میں لئے لاؤنج میں آیا تھا ----

آپ لوگوں کو بھول گیا کہ ارحم نے کیا نام بتایا تھا -----

میری بیٹی کا نام آج سے حبہ ہے ----- سنا سب نے ----

اور اشعر کی اس بات پر سب ہی حیران رہ گئے ----

تمھیں کوئی اعتراض تو نہیں ہے نہ ---- اشعر نے مرحا کی طرف دیکھتے ہوئے پوچھا تو مرحا نے مسکراتے ہوئے سر ناں میں ہلا دیا

چلو آپ بہت اچھے ہیں ---- آپ میری ساری باتیں مانتے ہیں ----

ارحم نے اشعر کے گال پر کس کرتے ہوئے اس کے کندھے پر سر ٹکا دیا تھا ---- جسے دیکھ کر سب ہی مسکرانے لگے ----

اچھا یہ بتائیں کہ یہ نام آپ نے کہاں سن لیا---- اشعر نے ارحم کو صوفے پر بٹھاتے ہوئے پوچھا -----

میری فرینڈ ہے نہ اس کا نام حبہ ہے ----- تو اسی لیے میں نے اپنی ڈول کا نام بھی حبہ رکھ دیا -----

وہ ساری تفصیل بتاتے ہوئے پھر سے آکر مرحا کے پاس بیٹھ گیا اور بڑے پیار سے اس ڈول کو دیکھنے لگا -----

وہاں بیٹھے سب ہی لوگ اس کی باتوں سے محظوظ ہو رہے تھے ----

اچھا تو یہ آپ کی ڈول ہے ---- مرحا نے ہنستے ہوئے پوچھا ----- تو ارحم نے ہاں میں سر ہلایا تھا -----

جی یہ میری ڈول ہے اور میں اسے کسی اور کو نہیں دوں گا -----

اور ارحم کی باتیں سن سن کر وہاں بیٹھے ہوئے سب لوگ ہنسنے لگے

وہ اپنی دس دن کی بچی کے ساتھ سو رہی تھی ------

تب ہی خواب میں بری طرح ڈر کر اٹھ گئی -----

اشعر رات کو دیر سے کمرے میں آیا تھا ---- دیکھا اس کی بیوی اور بیٹی سو چکی تھیں تو ڈسٹرب کرنا مناسب نہ سمجھا اور صوفے پر سو گیا ----- اچانک سے آنکھ کھلی تو دیکھا کہ مرحا بیڈ پر بیٹھی ہوئی تھی ---- ہلکی لیمپ کی روشنی میں اسے کچھ سمجھ نہیں آئی

تب ہی اٹھ کر مرحا کے پاس آ کر بیٹھا تو دیکھا وہ بے آواز رو رہی تھی ----- مرحا بری طرح سے کانپ رہی تھی ----- جیسے ہی اشعر نے مرحا کے کندھے پر ہاتھ رکھا ----- وہ اشعر کے گلے لگ کر رونے لگی ---

کیا ہوا ----- ایسے کیوں رو رہی ہیں آپ ----- طبیعت تو ٹھیک ہے نہ

اشعر اس کی حالت دیکھ کر خود بھی پریشان ہو گیا تھا مگر پھر خود کو نارمل ظاہر کرتے اسے تسلی دینے لگا -----

اش اشعر ---- میں نے بہت برا خواب دیکھا ---- میں نے دیکھا میں آپ کے ساتھ تھی اور میں نے حبہ کو اٹھایا ہوا تھا ----- پھر پھر ---- آپ مجھ سے دور چلے گئے ---- میں نے آپ کو بہت آوازیں دیں مگر آپ نہیں سن رہے تھے یہاں تک کہ آپ میری نظروں سے اوجھل ہو گئے ----

اووور اور پھر پھر----- میری بیٹی مجھ سے کسی نے لے لی -----

اور وہ مجھے میری بیٹی سے بہت دور لے گئی ----- میں روتی رہی مگر کسی کو مجھ پر رحم نہیں آیا---- اشعر مم میں آپ کے بنا مر جاؤں گی ----- میری بیٹی کو میں خود سے دور نہیں جانے دوں گی

آپ میرا ساتھ دیں گے ناں ---- مجھے چھوڑ کر تو نہیں جائیں گے ناں -

وہ اب بھی زاروقطار رو رہی تھی -----

نہیں میری جان میں ایسا کیوں کروں گا-----

اور کون تھی وہ جس نے آپ سے ہماری بیٹی کو چھین لیا----

شکل دیکھی آپ نے ---- اشعر اس کا خواب سن کر خود بھی اندر سے کانپ گیا تھا ----

نن نہیں اندھیرا تھا ---- مجھے اس نے اندھیرے میں چھوڑ دیا اور میری بیٹی کو لے گئی ----- اشعر اندھیرا تھا ----- بہت اندھیرا ------ وہ چاہ کر بھی اشعر کو نہیں بتا سکی کہ اس سے اسکی بیٹی کو چھیننے والی فریال بھابھی تھی

وہ اب بھی کانپ رہی تھی -----

اچھا یہ پانی پیو ---- اشعر نے اسے پانی پلایا تھا پھر اسے تسلی دی

تو وہ سو گئی مگر اشعر کی نیند اڑ چکی تھی ------ وہ مرحا کی یہ حالت دیکھ کر خود بہت پریشان ہو گیا تھا ----- کہ ابھی اتنی مشکل سے تو وہ زندگی کی طرف واپس آئی تھی ---- اور ابھی پھر سے وہ پریشان ہو گئی تھی -----

نہیں یہ میرا وحم ہے ---- ایسا کچھ نہیں ہوتا ----- خواب ویسے بھی تو آ سکتے ہیں ناں ---- ہر خواب حقیقت بھی تو نہیں ہوتا ------

وہ مرحا کا خواب سن کر حیرت میں ڈوب گیا تھا ------

کیونکہ ------ ایسا خواب وہ بھی دیکھ چکا تھا

مگر محض وہم سمجھ کر ٹال دیا ---- اس نے بھی خواب میں ایک عورت دیکھی تھی ---- جس نے مرحا سے اس کے بچے کو چھین لیا تھا ---- اور اشعر اتنا بے بس تھا کہ وہ نہ مرحا کو بچا سکا تھا اور نہ ہی اپنے بچے کو -----

بس مرحا اور اشعر کے خواب میں صرف اتنا فرق تھا کہ مرحا نے اس عورت کا چہرہ نہیں دیکھا تھا جبکہ وہ اس عورت کو دیکھ چکا تھا

وہ مرحا کو کیا بتاتا کہ ---- اس سے بچہ چھیننے والی عورت کوئی اور نہیں اس کی اپنی بھابھی تھی ---- فریال بھابھی -----

بی جان نے اشعر کو اپنے کمرے میں بلایا تھا -----

اشعر ---- تم اپنا ، اپنی بیوی اور بیٹی کا بہت خیال رکھنا ---- یہ دنیا بہت ظالم ہے ----- میرا جتنا بس چل سکا میں نے مرحا کا بہت خیال رکھا ----- میری زندگی کا کوئی بھروسہ نہیں ----- اشعر اگر مجھے کچھ ہو گیا ناں تو مرحا اور اپنی بیٹی کی بہت حفاظت کرنا

کیوں کہ ان دونوں کا اس دنیا میں تمہارے سوا اور کوئی نہیں ----

جانے آج وہ ایسی باتیں کیوں کر رہی تھیں -----

بی جان اللہ آپ کو زندگی دے ----- آپ ایسا کیوں کہہ رہی ہیں

اشعر ویسے ہی مرحا کی حالت کی وجہ سے پریشان تھا ---- اور اب بی جان کی باتیں سن کر اسے خوف آنے لگا -----

نہیں میرے بچے ---- تمھاری بیوی بہت معصوم ہے ----- وہ دنیا والوں کی مکاریوں کو نہیں سمجھ سکتی ----- وہ تو کسی کو جواب بھی نہیں دے سکتی ----- تم اس کا سائبان ہو ---- تم ہی اب اس کا سب کچھ ہو ----- تم نے ہی اس کی حفاظت کرنی ہے -----

انھیں مرحا کی بہت فکر تھی ---- تب ہی اسے سمجھا رہی تھیں -----

فریال اچھی فطرت کی مالک نہیں ہے ----- اس سے بچ کر رہنا -----

کیوں کہ میرے مرنے کے بعد وہ تم دونوں بھائیوں کو ساتھ نہیں رہنے دے گی ----- میری ایک وصیت ہے ------ کہ اگر میں مر جاؤں ---- چاہے کچھ بھی ہو جائے تم فیصل سے کبھی نہیں لڑو گے ----- الگ ہونا پڑا تو بے شک ہو جانا مگر پیار اور محبت سے ----- لڑ جھگڑ کر نہیں -----

مگر فریال سے ہمیشہ بچ کر رہنا ---- وہ تمھیں کسی حد تک بھی نقصان پہنچا سکتی ہے ------ جانے بی جان کو ایسا کیا نظر آ رہا تھا کہ اب انھیں فریال سے بہت ڈر لگنے لگا تھا ------

اشعر یوں تو بہت زیادہ پریشان تھا مگر بظاہر خود کو نارمل ظاہر کرتے بی جان کو تسلی دینے لگا -------

ابھی اشعر کی بیٹی صرف بیس دن کی تھی کہ بی جان کی ڈیتھ ہو گئی ---- بس پھر کیا تھا ---- اشعر کی تو دنیا ہی اجڑ چکی تھی -----

بی جان نہ صرف اشعر کا سائبان تھیں بلکہ مرحا کو بھی بی جان کا بہت آسرا تھا ---- مرحا کی امی کی ڈیتھ کے بعد بی جان نے اسے بہت حوصلہ دیا تھا ---- وہ اسے ہمیشہ ماں بن کر سمجھاتیں -----

جب بھی مرحا پریشان ہوتی بی جان مرحا کو بہت تسلی دیتیں -----

کئی بار ایسا ہوتا کہ مرحا اپنی پریشانیوں کا ذکر اشعر کی بجائے بی جان سے کر دیا کرتی تھی ---- اور مرحا کو بہت سکون ملتا تھا کہ جب وہ بی جان سے اپنے دل کا حال کہتی ---- تو وہ اسے ایسے سمجھاتیں کہ مرحا کو لگتا کہ اس کی پریشانی تو بہت چھوٹی تھی

اور وہ خوامخواہ پریشان ہو رہی تھی -----

اور آج مرحا کو لگنے لگا تھا کہ وہ پھر سے بہت اکیلی ہو گئی ہے ----

احتشام کو پتہ چلا تو اسے بہت افسوس ہوا مگر وہ اتنے مسائل میں گھرا ہوا تھا کہ اس کا آنا مشکل ہی نہیں ناممکن تھا-----

اماں بڑے ہی زبردست تعویز لا کر دیئے تھے آپ نے----- بی جان کا تو کام تمام ہو گیا---- پہلے والے تعویزات نے بھی اپنا کام بہت اچھے سے دکھایا تھا ---- لیکن وہ مرحا اشعر کی بیماری جاننے کے باوجود بھی اشعر سے شادی کے لیے تیار ہو گئی -----

تہجد میں اٹھ کر اشعر کے لیے رو رو کر دعائیں مانگتی تھی -----

پتا نہیں دعائیں کتنی طاقتور تھیں جو اسے موت کے منہ سے نکال کر لے آئی تھیں ----- پر اب تو وہ بی جان بھی اس دنیا میں نہیں جو اشعر کے لیے دعائیں مانگیں ----- اور اب تو مرحا کی تہجد کی نمازیں گئیں

بچی اتنا تنگ کرتی ہے کہ وہ مشکل سے فجر کی نماز ادا کر پاتی ہے ۔

اماں ---- عامل بابا سے کہنا کہ اس بار پکا کام ہونا چاہیے ---- اور وہ احتشام پر ایسی بندش کر دیں کہ وہ چاہ کر بھی دوبارہ کبھی پاکستان نہ آسکے ----- کیونکہ اگر وہ یہاں آگیا ناں تو ---- ہمارا کام ضرور خراب ہو جائے گا ---- اب بس ہمارے راستے کا ایک ہی کانٹا ہے

اور وہ ہے ---- اشعر ----- اب کی بار ایسے تعویز دیں کہ اس بار وہ بچ ہی نہ پائے ---- پتہ ہے اماں ---- مرحا رخصت ہو کر جس کمرے میں آئی تھی ناں ---- میں نے اس کمرے میں آپ کے لائے ہوئے تعویزات دبا دیئے تھے ---- آج تک مرحا دوبارہ اپنے کمرے میں نہیں جا سکی ----

کہتی ہے ---- جانے کیوں مجھے وہاں جانے سے خوف آتا ہے --------

اب ان شاءاللہ وہ کبھی دوبارہ اس کمرے میں نہیں جا سکے گی ---

وہ کمرہ اور اس کمرے کی ہر چیز --- بلکہ یہ پورا گھر اب میرا ہے --

ایک بار اشعر ہمارے راستے سے ہٹ گیا ناں تو ----- مرحا تو کوئی چیز ہی نہیں ہے ---- چھوئی موئی سی ہے بے چاری ---- اس کی ماں نے اسے کچھ سکھایا ہی نہیں ---- حد سے زیادہ ہی معصوم ہے وہ -----

خیر اچھا ہی ہے ---- چالاک ہوتی تو ہمارے لیے مسئلے ہی کھڑے کرتی

اچھا اماں اب میں فون رکھتی ہوں ---- فیصل اور ارحم گھر آنے والے ہوں گے ----- فریال اپنی اماں سے بات کر کے فارغ ہوئی تو سوچا کہ ایک بار مرحا کو ہی دیکھ لے ---- کہ وہ کیا کر رہی تھی ----

فریال جیسے ہی نیچے آئی ---- دیکھا مرحا لاؤنج میں اپنی بیٹی کو گود میں لئے بیٹھی تھی ----- اب تو بچی پورے پینتالیس دن کی ہو چکی تھی --- بالکل مرحا جیسی تھی ---- دودھیا رنگت ---- کھڑی ناک

کالی آنکھیں ---- گلابی ہونٹ ---- اور بال ایسے جیسے کالی ٹوپی پہنی ہو ---- مسکراہٹ بھی بالکل مرحا جیسی تھی -----

لاؤ اسے مجھے دو ----- جیسے ہی فریال بھابھی نے بچی کو لینے کے لیے ہاتھ بڑھائے ---- مرحا یک دم ہی خوفزدہ ہو گئی ----- نن نہیں --- یہ یہ بھوکی ہو رہی ہے ---- مم مجھے اس کو فیڈ کروانا ہے ---- روئے گی یہ ---- مرحا کے منہ سے گھبراہٹ میں ٹوٹے پھوٹے الفاظ نکل رہے تھے

مرحا گھبراہٹ میں اپنی بچی کو اٹھائے تقریباً بھاگتی ہوئی اپنے کمرے میں چلی گئی ---- اور فریال بھابھی اسے دیکھتی ہی رہ گئیں

اشعر تو اپنی بیٹی کو دیکھ دیکھ کر جیتا تھا ---- مگر جب سے بی جان کی ڈیتھ ہوئی ----- وہ بہت روتا تھا --- اس سے اپنی ماں کی جدائی کا صدمہ سہا نہیں جا رہا تھا --- اب تو یہ عالم تھا کہ اس کی راتوں کی نیندیں تک حرام ہو چکی تھیں -----

نیند میں بھی بی جان کے غم میں رو رہا ہوتا ---- اور جب آنکھ کھلتی تو اس کا چہرہ آنسوؤں سے بھیگا ہوا ہوتا -----

آج بھی وہ مرحا کے گلے لگ کر بہت رویا تھا -----

مرحا میں کیا کروں ----- بی جان مجھے چھوڑ کر چلی گئیں ----

اکیلا چھوڑ دیا مجھے اس دنیا میں ----

میں کیا کروں گا ان کے بغیر ---- میرے سر پر سے میری ماں کا سایہ اٹھ گیا ---- میں کیسے جیوں گا ان کے بغیر ----- آج بھی وہ بہت غمزدہ تھا ----

اشعر پلیز ---- اتنا غم نہ کریں آپ کو کچھ ہو گیا تو میں کیا کروں گی

ڈاکٹرز نے آپ کو ٹینشن لینے سے منع کیا تھا ناں ----- پلیز اشعر میرا اور ہماری بیٹی کا ہی کچھ خیال کریں ----- اللہ کے بعد ہمارا واحد سہارا آپ ہیں ----- مرحا کے پاس اشعر کو تسلی دینے کے لیے الفاظ بھی ختم ہو چکے تھے ----

اشعر وقتی طور پر تو چپ ہو جاتا مگر پھر کچھ گھنٹے گزرنے کے بعد دوبارہ سے رونا شروع کر دیا کرتا ------

اس کے دل کو روگ لگ چکا تھا ------

مرحا اپنا یہ دکھ کسی سے بھی نہیں کہہ سکتی تھی -----

ابھی کتنی مشکل سے مرحا نے اشعر کو تسلی دے کر چپ کروایا تو وہ کچھ دیر کے لیے سو گیا ----- تو اس نے اپنی بیٹی کو گود میں اٹھا کر اپنے سینے سے لگا لیا ----- جب وہ سو گئی تو اسے بیڈ پر لٹا دیا ---

تب ہی سویرا بھابھی کی بہن کا فون آیا تھا -----

ہیلو مرحا ----- وہ بہت گھبرائی ہوئی تھی -----

مرحا اس کی گھبرائی ہوئی آواز سن کر پریشان ہی ہو گئی ----

کیا ہوا سعدیہ ----- سب خیریت تو ہے ناں -----

مرحا پہلے ہی پریشان تھی اب مزید دکھ سہنے کی ہمت اس میں نہیں تھی ----

و وہ ---- احتشام بھائی ----- وہ رو رہی تھی

کیا ہوا بھائی کو ----- مرحا کی تو جیسے سانس ہی رکنے لگی -----

وہ احتشام بھائی کا دوست تھا ناں ----- اس نے خود بہت بلنڈرز کیئے تھے ---- اور اس کمپنی کا مینیجر بھی اس کے ساتھ ملا ہوا تھا ---

وہ دونوں مل کر پتہ نہیں کب سے کمپنی کا پیسہ کھا رہے تھے -----

اب احتشام بھائی کے سر پر ڈال دیا سب کچھ ----- فراز اپنے بیوی بچوں کو پاکستان بھیج کر خود دبئی بھاگ گیا ----- البتہ مینیجر پکڑا گیا ہے ----- اور اس نے احتشام بھائی پر الزام لگایا ہے کہ وہ اس سارے معاملے میں اس کے ساتھ شامل تھے ----- اب وہ جیل میں ہیں

وہ رو رو کر ساری تفصیل بتانے لگی -----

یہ سننا تھا کہ مرحا بے ہوش ہو گئی -----

تب ہی اس کا ہاتھ --- ٹیبل پے پڑے گلاس پر لگا تو گلاس کے ٹوٹنے کی آواز پر اشعر کی آنکھ کھل گئی ----

مرحا --- مرحا کیا ہوا ہے ---- اشعر نے اس کے چہرے پر ہاتھ رکھا تو اس کا چہرہ پسینے سے شرابور تھا

اشعر نے اس کے چہرے پر پانی کے چھینٹے ڈالے تو وہ کچھ کچھ ہوش میں آئی ------

کیا ہوا مرحا ----- اشعر نے مرحا کو ہوش میں آتے دیکھا تو دل ہی دل میں شکر کا کلمہ پڑھا ------

ووو وہ ----- اح احتشام بھائی ------ مرحا اب تک بھی نارمل نہیں ہوئی تھی -----

کیا ہوا احتشام کو ----- اشعر پہلے ہی پریشانیوں میں گھرا ہوا تھا ---
اور اب وہ مزید کچھ اور برداشت کرنے کی سکت نہیں رکھتا تھا ---

وووہ --- وہ جیل میں ہیں ----- ان کے دوست نے ان کے ساتھ فراڈ کیا خود بلنڈرز کیۓ اور بھائی کو پھنسا دیا ------ بھائی کو کچھ ہو گیا تو میں مر جاؤں گی ---- ان کے بیوی بچوں کا کیا ہو گا -----

پلیز اشعر بھائی کو بچا لیں ----- وہ زاروقطار رو رہی تھی -----

ہاں ہاں آپ کو فکر کرنے کی ضرورت نہیں ----- میں دیکھتا ہوں ---

جو کچھ مجھ سے ہو سکا ---- میں ضرور کروں گا ----

اشعر اندر تک لرز اٹھا تھا ----- مگر مرحا کو تسلی دے رہا تھا ----

مرحا کا رو رو کر برا حال ہو گیا تھا ---- دو ہی تو رشتے رہ گۓ تھے ایک شوہر اور دوسرا بھائی ------ اب یہ بھی نہ رہتے تو ----

اس سے آگے وہ کچھ سوچ ہی نہیں سکی تھی -----

اشعر نے اس بارے میں فیصل بھائی سے کہا تو وہ بھی پریشان ہو گئے ----
اشعر اب کیا کرو گے تم ---- فیصل بھائی جانتے تھے کہ احتشام کے پاس اتنی دور جانا مشکل ہی نہیں نا ممکن بھی تھا ---

نہیں بھائی میں جاؤں گا چاہے اس کے لیے مجھے یہ گھر ہی کیوں نہ بیچنا پڑے ----- اشعر کو اب یہی ایک راستہ نظر آ رہا تھا کہ وہ گھر بیچ دیتا -----

لیکن فیصل کو اشعر کی یہ بات کچھ اچھی نہیں لگی تھی ---- مگر فیصل نے اشعر سے اس بات کے جواب میں کچھ نہ کہا بس خاموشی اختیار کر لی -----

اشعر ابھی گھر سے باہر نکلنے لگا تھا کہ اسے زبردست چکر آیا ---- اور وہ وہیں زمین پر گر گیا -----

فیصل بھائی نے دیکھا تو پریشان ہو گئے ----- فوراً اسے ہاسپٹل لے کر گئے تو ---- ڈاکٹر نے کچھ ٹیسٹ کروانے کے لیے کہا -----

ڈاکٹر کے کہنے پر وہ دونوں رپورٹس کے انتظار میں وہیں ہسپتال میں بیٹھ گئے ----

اشعر صاحب --- ان رپورٹس کے مطابق آپ کو برین ٹیومر ہے -----

اور یہ بہت تیزی سے پھیل رہا ہے ----- کیا پہلے بھی ایسا کوئی مسئلہ رہا ہے آپ کے ساتھ ؟--- ڈاکٹر رپورٹس دیکھ کر اشعر سے پوچھنے لگا

فیصل بھائی بھی سن کر حیران و پریشاں سے ڈاکٹر کو دیکھ رہے تھے ----- مگر اشعر تو جیسے پتھر کا ہو چکا تھا

کچھ بھی بولنے کی سکت نہیں رہی تھی اس میں ----

جی پہلے بھی ان کو برین ٹیومر تھا اور انہوں نے آسٹریلیا سے سرجری کروائی تھی ----- فیصل بھائی نے ڈاکٹر کو بتایا -----

کیا آپ میری ان سے بات کروا سکتے ہیں ----- ڈاکٹر نے فیصل سے اس سرجن سے بات کرنے کا کہا ---- جس نے اشعر کی سرجری کی تھی ---

فیصل نے فوراً ہی اس سرجن کا نمبر ملایا اور ڈاکٹر سے بات کروائی

میں نے ان سے بات کی ہے ----- ان کے کہنے کے مطابق ---- ان کا علاج اب کسی صورت بھی ممکن نہیں ---- کہ وہ آپ کو پہلے ہی بتا چکے تھے کہ ---- اگر آپ کو دوبارہ سے برین ٹیومر ہو گیا تو ---- دوبارہ اس کا علاج ممکن نہیں ہو گا ---- اور جب میں نے انھیں آپ کی کنڈیشن اور تیزی سے پھیلتے ٹیومر کے بارے میں بتایا تو انھوں نے بھی وہی رزلٹ بتایا ---- جو میری سمجھ میں آ رہا تھا -----

اور وہ یہ کہ اب ان کے پاس زیادہ وقت نہیں ہے ----- اگر بہت زیادہ بھی یہ جی پائے ---- تو بھی دو مہینے سے زیادہ نہیں جی سکیں گے ----

ڈاکٹر کی بات سننے کے بعد وہ دونوں ہی کچھ بولنے کے قابل نہیں رہے تھے ----- جب وہ گاڑی میں آ کر بیٹھے تب اشعر نے خاموشی توڑی تھی ----

فیصل بھائی آپ مجھ سے ایک وعدہ کریں ---- اشعر دنیا کے ان لوگوں میں سے تھا کہ جن کو اپنی موت سامنے نظر آ رہی ہوتی ہے

وہ جینا چاہتے ہیں ---- پر بے بس ہوتے ہیں ----- وہ بھی آج مجبور ہو چکا تھا ---- مقدر کے ہاتھوں ----- جسے وہ چاہ کر بھی نہیں بدل سکتا تھا ---- اس زندگی کے ہاتھوں جو کسی سے وفا نہیں کرتی ----- اس بیماری کے ہاتھوں جو آہستہ آہستہ اسے موت کے قریب لے جا رہی تھی ----- اور اس وقت کے ہاتھوں جو آہستہ آہستہ گزر رہا تھا -----

اشعر نے فیصل بھائی کی طرف دیکھا تو وہ شاید اشعر کو سن ہی نہیں رہے تھے ---- یقیناً فیصل بھائی کے لیے بھی اس صدمے کو سہنا اتنا آسان نہیں تھا ---- بے شک اشعر ان کا سوتیلا بھائی تھا ---- مگر انھیں زندگی میں کبھی بھی ایسا محسوس ہی نہیں ہوا ---- نہ بی جان کی طرف سے اور نہ ہی اشعر کی طرف سے ----- فیصل بھائی کو یاد نہیں پڑتا تھا کہ کبھی اشعر نے ان سے اونچی آواز میں بھی بات کی ہو ---- بدتمیزی کرنا تو بہت دور کی بات تھی -----

اور بی جان انھوں نے فیصل اور اشعر میں کبھی کوئی فرق نہیں کیا

فیصل بھائی کے لیے اس صدمے کو سہنا آسان نہ تھا -----

بھائی ---- اب کی بار اشعر نے فیصل بھائی کو پکارتے ہوئے ان کے ہاتھ پر ہاتھ رکھا تھا -----

ہاں بولو اشعر ۔۔۔۔ ان کی آواز رندھ گئی تھی ۔۔۔ آنسو ان کی آنکھوں سے رواں تھے ۔۔۔۔

پلیز اس بات کا ذکر آپ کسی سے بھی نہیں کریں گے ۔۔۔ مرحا سے اور نہ ہی فریال بھابھی سے ۔۔۔۔ آپ کو بی جان کی قسم ہے ۔۔۔۔

اشعر نہیں چاہتا تھا کہ اس کی زندگی کے باقی دن بھی مرحا اس اذیت میں گزار دے کہ اشعر اسے چھوڑ کر چلا جائے گا ۔۔۔۔ کہ مرحا تو پہلے ہی غم سے بے حال تھی ۔۔۔ احتشام کا دکھ اس کے لیے کم تھا جو اشعر بھی اسے اپنے بارے میں بتا کر اس کا رہا سہا سکون بھی برباد کر دیتا ۔۔۔۔ مرنا تو اس نے تھا ہی ۔۔۔ تو بس یہی فیصلہ کیا کہ اب کی بار خاموشی سے مر جائے گا ۔۔۔۔

فیصل بھائی خاموشی سے آنسو بہا رہے تھے -----

بولیں نہ بھائی ---- کسی کو بتائیں گے تو نہیں ----

اگر آپ نے بتا دیا ناں تو مرحا ---- غم سے پاگل ہو جائے گی ----

اب تو اشعر بھی رو پڑا ----

ٹھیک ہے نہیں بتاؤں گا ---- فیصل بھائی اپنے آنسو صاف کرتے ہوئے بولے -----

ایک اور وعدہ کریں مجھ سے ----- اشعر اب باہر دیکھ رہا تھا ----

آپ میرے مرنے کے بعد مرحا اور میری بیٹی کا خیال رکھیں گے ----

پلیز وعدہ کریں نہ بھائی ---- تا کہ میں سکون سے مر سکوں ----

اشعر اب ہمت ہار چکا تھا ----

اشعر میرے بھائی تم ایسی باتیں نہ کرو ---- میرا دل درد سے پھٹ جائے گا

----- فیصل بھائی کے آنسو نہیں رک رہے تھے -----

وعدہ کریں ناں ----- ورنہ میری روح بے چین رہے گی -----

اشعر کی اس بات پر فیصل بھائی نے اسے تڑپ کر دیکھا اور پھر وہ دونوں گلے لگ کر پھوٹ پھوٹ کر رو دیئے -----

ہاں میں تمہاری بیٹی اور مرحا کا بہت خیال رکھوں گا -----

فیصل بھائی کی ہمت بھی اب جواب دے گئی تھی -----

وہ دونوں ایک دوسرے سے جیسے ہی الگ ہوئے ---- اشعر کا فون بجا تھا

-----

فون پر مرحا کا نمبر جگمگا رہا تھا ----- خود کو نارمل کرتے اس نے فون ریسیو کیا

تھا ----

بولو مرحا ---- کیا ہوا پھر ---- ہا۔ ہاں ---- میں بس پندرہ بیس منٹ میں گھر

پہنچتا ہوں ----- تم اپنا اور حبہ کا خیال رکھنا -----

اللہ حافظ ----- کہہ کر اس نے فون بند کردیا -----

فیصل بھائی اشعر کی طرف سوالیہ نظروں سے دیکھنے لگے ---- احتشام کی وجہ

سے مرحا بہت پریشان ہے ---- پتہ نہیں بے چاری کی قسمت میں اور کتنے دکھ

لکھے ہیں ----- اشعر یہ کہتے پھر سے رونے لگا ---

ہمیں اللہ سے اچھی امید رکھنی چاہیے اشعر ---- کیا پتہ وہ کوئی معجزہ ہی کر دے ---- کیا پتہ اللہ کوئی راستہ نکال دے -----

فیصل بھائی اشعر کے ساتھ ساتھ خود کو بھی تسلی دے رہے تھے حالانکہ وہ جانتے تھے کہ جو کچھ وہ کہہ رہے تھے وہ محض ایک جھوٹی تسلی تھی جس سے وہ اشعر کو اور خود کو بہلانے کی کوشش کر رہے تھے -----

وہ دونوں گھر پہنچے تو مرحا تیار بیٹھی تھی ----- جیسے ہی گاڑی کی آواز سنی تو باہر آگئی ----- اشعر پلیز جلدی چلیں ----- خالہ ) سویرا بھابھی کی امی ( کا فون آیا تھا ---- ہمیں فوراً ان کے گھر پہنچنا ہے

مرحا نے اشعر کا ہاتھ پکڑتے ہوئے کہا تو وہ پریشان سا فیصل بھائی کی طرف دیکھنے لگا -----

مرحا اشعر کی گاڑی میں کچھ مسئلہ ہو گیا ہے ---- میں آپ لوگوں کو ڈراپ کر دیتا ہوں ----- مجھے بھی کہیں جانا ہے پھر واپسی میں آپ لوگوں کو پک کر لوں گا ----- فیصل بھائی نے موقع کی مناسبت سے بات کو سنبھالا تھا -----

مرحا سمجھی اشعر احتشام کی وجہ سے پریشان ہے سو اس نے اشعر کے تھکے ہوئے چہرے پر زیادہ دھیان نہیں دیا ----- کیوں کہ وہ خود بھی احتشام کی وجہ سے بہت پریشان تھی -----

سویرا کی امی بہت رو رہی تھیں ---- اور باقی سب گھر والے بھی بہت پریشان تھے -----

مرحا ہم نے فیصلہ کیا ہے کہ ---- زوہیب )جو کہ سویرا کا چھوٹا بھائی تھا( کو آسٹریلیا بھیج دیتے ہیں -----

کیوں کہ وہاں سویرا بالکل اکیلی ہے ----- اور پھر اس پر دو چھوٹے چھوٹے بچوں کی ذمہ داری ہے ----وہ وہاں اکیلی کیسے رہے گی ---

وہ اپنی بیٹی کے بارے میں سوچتے ہوئے پھر سے رونے لگیں -----

مرحا نے انھیں گلے لگایا تھا----- خالہ اللہ سب بہتر کرنے والا ہے ----

اللہ سے دعا کریں ---- ضرور کوئی نہ کوئی راستہ نکل ہی آئے گا----

مرحا انھیں تسلی دیتے ہوئے خود بھی رو پڑی ----

مگر مرحا نہیں جانتی تھی کہ آنے والے وقت میں اس پر مصیبتوں کے پہاڑ ٹوٹنے والے ہیں -----

پھر کچھ دیر بعد فیصل بھائی کے ساتھ ہی وہ دونوں گھر آچکے تھے ----- کہ اب اشعر گاڑی ڈرائیو کرنے کا رسک نہیں لے سکتا تھا ---

مرحا ---- اشعر نے بیڈ پر بیٹھتے ہوئے اس کا ہاتھ تھاما تو ---- وہ اشعر کی طرف دیکھنے لگی
-----

جی کہیئے ----- مرحا نے اشعر کا تھکا تھکا سا چہرہ دیکھا تو جیسے دل کو کسی پریشانی نے آن گھیرا -----

مرحا آپ کو ہمت کرنی ہو گی ---- بعض اوقات ہمیں اکیلے جینا پڑتا ہے ---- اپنے لیے بھی اور اپنے پیاروں کے لیے بھی ---- زندگی کا کوئی بھروسہ نہیں ---- یہ کبھی بھی دغا دے جاتی ہے -----

اس لیے آپ وعدہ کریں کہ آپ کبھی ہمت نہیں ہاریں گی ----- اور میری بیٹی کی ہمیشہ حفاظت کریں گی ----

چاہے میں آپ کے ساتھ ہوں یا نہیں -----

اور اشعر کی اس بات پر مرحا کے چہرے کا رنگ فق ہو گیا تھا -----

کیا مطلب آپ ہوں یا نہیں ----- مرحا کی آنکھوں میں نمی در آئی ---

مطلب یہ کہ میں کبھی آفس سے لیٹ ہو جاؤں --- یا آفس کی طرف سے مجھے دوسرے شہر جانا پڑ جائے تو آپ بالکل بھی لا پرواہی نہیں کریں گی ----- اپنا اور ہماری پیاری سی گڑیا کا بہت خیال رکھیں گی -

اشعر اپنی بیٹی کے ساتھ لیٹ گیا اور اس کی طرف رخ کر کے اپنا بازو اس کے گرد حمائل کر لیا ----- کچھ دیر کے لیے اپنی آنکھیں موند لیں -----

مگر جانے کیوں مرحا کو ایسا لگ رہا تھا کہ اشعر اس سے کچھ چھپا گیا تھا ۔۔۔ مگر ابھی وہ بتانا نہیں چاہتا تھا سو اس نے بھی ۔۔۔ بات کو کریدنا مناسب نہیں سمجھا ۔۔۔۔

مرحا بیڈ سے اٹھ کر جانے لگی تب ہی اشعر کی آواز پر اس نے پلٹ کر دیکھا تھا ۔۔۔۔

آپ نے میری بات کا جواب نہیں دیا ۔۔۔۔ خیال رکھیں گی ناں میری پیاری سی وائفی کا اور میری گڑیا کا بھی ۔۔۔۔ وہ ابھی بھی آنکھیں موندے اس سے سوال کر رہا تھا ۔۔۔۔

جی وعدہ ۔۔۔۔ مرحا نے بمشکل مسکراتے ہوئے کہا ۔۔۔۔

زمل اسے اٹھاو ---- کب سے رو رہا ہے ---- حماد جانے کے لیے تیار ہو رہا تھا جب اس کے بیٹے نے گلا پھاڑ کر رونا شروع کر دیا---- تب ہی اس نے زمل کو آواز لگائی تھی -----

میں نہیں اٹھا رہی اسے ---- ساری رات تنگ کیا ہے اس نے ---- اب روتا رہے --- میری سمجھ سے باہر ہے یہ ----- زمل بھی ساری رات کی جاگی تھی ---- اور اب تو جیسے وہ رو دینے کو تھی ----

کیا مطلب کیوں نہیں اٹھا رہی ---- تمھیں نہیں تنگ کرے گا تو کس کو کرے گا---- حماد کو زمل کی باتیں سن کر غصہ آ گیا-----

اور حمزہ زور زور سے روئے جا رہا تھا-----

تب ہی حماد نے کال کر کہ کہہ دیا کہ وہ آج کالج نہیں جا سکتا-----

اور فون بند کر کے فوراً سے حمزہ کو اٹھا لیا----- مگر حمزہ تو اس کے ہاتھوں سے نکل رہا تھا-----

حماد کو سمجھ ہی نہیں آ رہی تھی کہ وہ ایسے کیوں رو رہا تھا----

حماد اسے صرف دس منٹ سنبھال کر ہی تھک گیا---- اب اسے احساس ہوا کہ زمل کیوں اتنی چڑچڑی ہو گئی تھی ----

پھر اس نے جا کر پھپھو کو اٹھایا----

انیسہ بیگم تو پریشان ہی ہو گئیں ----

کیا ہوا ہے ---- تم دونوں سے ایک بچہ نہیں سنبھل رہا --- تین چار ہو گئے تو کیا کرو گے ---- انیسہ بیگم نے حمزہ کو اٹھاتے ہوئے کہا ----

پھر اس کی مالش کی ----- اس کو قہوہ پلایا ----- اور اس کو باندھ دیا تو اسے کچھ سکون آیا تو وہ سو گیا -----

ان سب میں صبح کے ساڑھے نو بج چکے تھے -----

زمل مجھے چائے پلا دو ----- حماد کا اتنا کہنا تھا کہ زمل تپ گئی -----

آپ کو احساس ہے میرا --- میں ساری رات جاگتی رہی ہوں -----

زمل کی اس بات پر حماد بھی غصے میں آ گیا -----

پھر کیا میں خود چائے بناؤں۔ حماد کا چہرہ غصے سے سرخ ہو گیا تھا

آپ تو گھر سے باہر ہی اچھے ہیں ---- گھر میں رہ کر دماغ خراب کر دیتے ہیں ----- زمل کو بھی پتہ نہیں کیا ہو گیا تھا ---- بدتمیزی کی ساری حدیں پار کردیں تھیں -----

تمھاری وجہ سے چھٹی کی تھی ---- حماد بھی دھاڑا تھا -----

میری وجہ سے نہیں کی اپنی اولاد کی وجہ سے کی ----- زمل اس سے زیادہ تیز آواز میں بولی -----

اچھا یہی چاہتی ہو نہ کہ میں چلا جاؤں ---- حماد نے اسے بازوؤں سے پکڑ کر کہا تو ---- زمل خود کو چھڑا کر ہاتھ جوڑتے ہوئے تیز آواز میں بولی -----

ہاں جائیں ---- جان چھوڑیں میری -----

زمل کا اتنا کہنا تھا کہ حماد تن فن کرتا گھر سے نکل گیا-----

اشعر نے آفس سے چھٹیاں لے لی تھیں ۔۔۔۔۔ کیوں کہ اب اس کی ایسی حالت نہیں تھی کہ وہ جاب کر سکتا ۔۔۔ اور ویسے بھی وہ چاہتا تھا کہ اب اس کے پاس جو تھوڑا بہت وقت رہ گیا تھا ۔۔۔ وہ اپنی بیوی اور بیٹی کے ساتھ گزارے ۔۔۔۔۔ مرحا نے اشعر سے اس کی نوکری کے بارے میں سوال کیا تو اس نے کہا کہ ۔۔۔۔ میں نے جاب چھوڑ دی ہے کہیں اور اپلائی کیا ہے ۔۔۔ جب دوسری جگہ جاب مل جائے گی تو پھر سے جانا شروع کر دوں گا ۔۔۔۔۔

مرحا اس کے جواب سے مطمئن نہیں ہوئی تھی ۔۔۔۔۔

مگر پھر سوچا کہ اگر وہ نہیں بتانا چاہ رہا تو ۔۔۔۔۔ وہ اسے کیوں تنگ کرے اسی لئے مرحا نے چپ سادھ لی ۔۔۔۔۔

احتشام کو اٹھارہ سال قید کی سزا سنائی جا چکی تھی ---- جس کے بارے میں اشعر نے اب تک مرحا کو نہیں بتایا تھا ------

آج اشعر کی بیٹی دو مہینے کی ہو چکی تھی ----- یہ بہت برا دن تھا صبح کے نو بجے اشعر کی طبیعت خراب ہونے لگی ---- اور دیکھتے ہی دیکھتے ---- اشعر کی روح قفسِ عنصری سے پرواز کر گئی -------

اشعر آج تو ہم باہر جائیں گے ----- روزانہ ہی آپ میری بات ٹال دیتے ہیں ---- میں آپ کے کپڑے استری کر دیتی ہوں ---- میرے کپڑے تو تیار ہیں ---- بس آج میں آپ کو بتا رہی ہوں اشعر کہ آج شام پانچ بجے آپ مجھے اور حبہ کو باہر لے جا رہے ہیں ---- مجھے پتہ ہے ---- یہ سارے نخرے آپ نے بس مجھے ہی دکھانے ہیں ---- جب حبہ بڑی ہو جائے گی نہ تو ---- اسے آپ

انکار نہیں کر سکیں گے ---- دن کے دس چکر باہر کے لگوائے گی ---- اور اس ٹائم آپ بہت شوق سے اسے لے کر جائیں گے ---- اف بھی نہیں کریں گے ----

مرحا روم میں آئی تو دیکھا کہ اشعر بیٹی کی طرف کروٹ لئے لیٹا ہوا تھا ---- اس کی ادھ کھلی آنکھیں دیکھ کر لگ رہا تھا کہ وہ حبہ کو دیکھ رہا تھا ----- تب ہی مرحا نام سٹاپ بولنا شروع ہو گئی ------

مرحا پچھلے دو دن سے اشعر کو باہر لے جانے کا کہہ رہی تھی -------

مگر وہ کوئی نہ کوئی بہانہ بنا کر ٹال دیا کرتا ----- لیکن آج مرحا نے دل میں پکا ارادہ کیا تھا --- کہ وہ اشعر کو زبردستی باہر لے جائے گی

اس کو خود بھی گھر میں بہت زیادہ گھٹن محسوس ہونے لگی تھی

تب ہی وہ باہر جانے کے لیے بضد تھی -----

تین دن پہلے ہی اشعر مرحا کو لیکر اپنے کمرے میں واپس شفٹ ہو چکا تھا ---- مرحا نے لاکھ منع کیا مگر اشعر کا کہنا تھا کہ میں نے یہ کمرہ رہنے کے لیے تیار کروایا تھا ----- دیکھنے کے لیے نہیں ----

مرحا کو جانے کیوں اس کمرے میں آ کر مایوسی ہونے لگتی ----

مگر پھر اشعر کی خواہش پر وہ اس کمرے میں واپس آ گئی ----

مرحا کے اتنا بولنے پر بھی جب اشعر نے کوئی جواب نہ دیا ---- تو مرحا کو غصہ آ گیا ---- اشعر آپ نے نہیں جانا تو بتا دیجیے --- اس طرح مجھے کیوں اگنور کر رہے ہیں ---- مرحا بولتی ہوئی حبہ کے پاس آ کر بیٹھی ---- اور اشعر کے ہاتھ

پر اپنا ہاتھ رکھا ---- تو مرحا کو لگا --- اشعر کا ہاتھ جیسے بالکل ڈھیلا پڑ گیا تھا -----

جیسے ہی اس نے اشعر کو کندھے سے پکڑ کر ہلایا ---- تو وہ یک دم ہی سیدھا ہو گیا ---- جیسے اس کے جسم میں جان ہی نہ ہو ------

ہا---- یہ یہ کیا ہوا اشعر --- اشعر --- کیا مذاق ہے ----- کیوں تنگ کر رہے ہیں مجھے ---- ایک تو میری بات نہیں مانتے پھر ---- مجھے الٹا تنگ کرتے ہیں ---- اچھا اٹھیں ناں --- نہیں جانا مجھے ----- کہیں بھی نہیں جانا ---- اشعر اٹھیں ناں ---- مرحا اسے جھنجھوڑنے لگی ----

مگر اشعر ہوتا تو بولتا ناں ---- وہ تو شاید دس منٹ پہلے ہی اس فانی دنیا سے کوچ کر چکا تھا ----- اش اشعر ---- کیا ہوا ہے آپ کو ----

مرحا کی سانس بند ہونے لگی تھی -----

ارحم کی سردیوں کی دس دن کی چھٹیاں تھیں ---- وہ آج گھر پر ہی تھا ----
فریال بھابھی فیصل بھائی اور ارحم ڈائنگ ٹیبل پر بیٹھے ناشتہ کر رہے تھے ----
مرحا اور اشعر نے آج جلدی ناشتہ کر لیا تھا ---

مما آج چاچی کہاں ہیں ---- ارحم کو یاد آیا تو اپنی ماں سے پوچھنے لگا ---- اپنے
روم میں ہوں گی ---- فریال بھابھی نے دانت پیستے کہا --- ان کے چہرے پر
بیزاریت صاف دکھائی دے رہی تھی -----

اچھا مما میں ابھی آتا ہوں --- وہ ناشتہ چھوڑ کر بھاگتا ہوا سیڑھیاں چڑھتا اشعر اور
مرحا کے کمرے میں چلا گیا ----- وہاں جا کر دیکھا تو

مرحا رو رہی تھی ---- اشعر کیا ہو گیا ہے اٹھیں ناں ---- مم میں مر جاؤں گی آپ کے بنا ---- آپ کی بیٹی آپ کے بغیر کیسے رہے گی ----

میرا نہیں تو اپنی بیٹی کا ہی کچھ خیال کر لیں ---- دے دیکھیں --

کک کون آیا ہے اشعر ---- اشعر دیکھیں نہ ---- ارحم آیا ہے ----

وہ ارحم کی طرف دیکھتے ہوئے اشعر کو جھنجھوڑ رہی تھی -----

ارحم آپ اٹھاؤ نہ دیکھو آپ کے چاچو مجھ سے ناراض ہو گئے ہیں ---

بات نہیں کر رہے مجھ سے ---- آپ کو تو ہمیشہ جواب دیتے ہیں ناں

آپ سے تو کبھی بھی ناراض نہیں ہوتے ---- پلیز ارحم اپنے چاچو سے کہو نہ کہ یہ اٹھ جائیں ----- مرحا زاروقطار رو رہی تھی ------

ارحم بہت ڈر گیا تھا ---- اب وہ اتنا چھوٹا نہیں رہا تھا کہ اسے زندگی اور موت کا فرق نہ پتہ ہو ----- وہ خوفزدہ ہو کر کمرے سے باہر نکلا اور تیزی سے سیڑھیاں اترتا فیصل کے پاس آیا تھا -----

بابا --- بابا ---- و وہ --- چاچی رو رہی ہیں ---- اشعر چاچو کچھ نہیں بول رہے ---- چاچی کہہ رہی تھیں کہ وہ ناراض ہو گئے ہیں -----

چاچو اٹھ ہی نہیں رہے ---- ارحم کی اس بات پر فیصل کے ہاتھ سے چائے کا کپ چھوٹا اور زمین پر گرتے ہی کرچی کرچی ہو گیا -----

فیصل بھائی فوراً سے اشعر کے کمرے کی طرف بھاگے تھے ------

وہ جان چکے تھے کہ اشعر اب اس دنیا میں نہیں رہا ------

مگر پھر بھی دل اس حقیقت کو ماننے سے انکاری تھا ------

فریال بھی فیصل کے پیچھے پیچھے مرحا اور اشعر کا تماشہ دیکھنے گئی تھی -----
فیصل بھائی اندر جانے لگے تو فریال نے انھیں روک دیا یہ کہتے ہوئے کہ رکیں فیصل مرحا حجاب کرتی ہے کہیں بے پردگی نہ ہو جائے --- تب ہی فریال بھابھی مرحا کے کمرے میں آئی تھی -- مرحا رو رو کر پاگل ہو رہی تھی --- فریال بھابھی نے فوراً مرحا کر سر پر چادر ڈالی تھی -----

اشعر آپ نے مجھ سے وعدہ کیا تھا ناں کہ آپ مجھ سے بے وفائی نہیں کریں گے ---- تو کیوں کیا ایسا ---- کیوں اپنی مرحا کو چھوڑ کر چلے گئے --- فر فریال بھابھی --- دیکھیں نہ اش اشعر کو کیا ہو گیا ہے ---- دیکھیں یہ کچھ بولتے ہی نہیں ----- ناراض ہو گئے ہیں مجھ سے ---- ان سے کہیں ناں کہ بات کریں مجھ سے ---- پوچھیں نہ ان سے یہ کیوں ناراض ہو گئے ---- مرحا سے اب تو بولا بھی نہیں جا رہا تھا ----

تب ہی فیصل بھائی کمرے میں داخل ہوئے تھے -----

ایک منٹ مرحا --- فیصل کو دیکھنے دو ---- فریال بھابھی نے مرحا کو

سہارا دے کر وہاں سے اٹھایا تھا -----

جب فیصل بھائی نے اشعر کو چیک کرنے کے لیے اس کا ہاتھ پکڑا ---
فیصل بھائی کے ہاتھ کانپ رہے تھے ----

جیسے ہی نبض چیک کی ---- تو یقین ہو گیا کہ اشعر کی سانسوں نے اس کا

ساتھ چھوڑ دیا تھا ----

ان اللہ وانا الیہ راجعون ----

-----اشعر اب ہم میں نہیں ----فریال تم مرحا کو سنبھالو -----میں ایمبولینس بلواتا ہوں -----یہ کہتے ہوئے وہ کمرے سے نکل گئے تھے

نہیں اشعر یہ نہیں ہو سکتا ---آپ بہت برے ہیں ---- کیسے آپ نے اپنی مرحا کو اکیلا چھوڑ دیا ----اپنی بیٹی کو کس کے آسرے پر چھوڑ کر چلے گئے ----آپ دھوکے باز نکلے ----جھوٹے وعدے کیے تھے کہ زندگی بھر ساتھ نبھائیں گے ----مجھے اور حبہ کو آپ کی ضرورت تھی اشعر ----آپ کے بنا ہم دونوں کیسے زندہ رہیں گی ----اشعر آپ کی مرحا آپ کے بنا مر جائے گی ---- نہیں جی پائے گی ---نن نہیں ----

مرحا بے ہوش ہو گئی تھی ----اور فریال بھابھی کے دل میں مرحا کو روتا دیکھ کر اندر تک سکون اترتا چلا گیا ------

کک کیا ہوا مرحا ----ارحم بابا کو بلاؤ ----دیکھو تو سہی چاچی کو کیا ہو گیا ہے -----ارحم تو پہلے ہی اشعر کی ڈیتھ سے بہت خوفزدہ تھا ----اب مرحا کی یہ حالت دیکھی تو حواس باختہ ہو کر کمرے سے نکل کر بھاگ گیا -----

بابا ---- بابا ----- وہ روتا ہوا اپنے باپ کو پکار رہا تھا -----

فیصل نے مڑ کر دیکھا تو ارحم بھاگتا ہوا فیصل کے پاس آ رہا تھا ----

ارحم آ کر فیصل سے لپٹ گیا ---- بابا چاچو کو کیا ہو گیا ہے ----

وہ ٹھیک ہو جائیں گے ناں ---- ارحم سسکیوں سے رو رہا تھا ----

اسے اب بھی یقین تھا کہ جیسے اشعر دوبارہ ٹھیک ہو جائے گا ----

ہا ہاں ---- بیٹا ہاسپٹل والے ابھی آ رہے ہیں ---- وہ دوا دیں گے تو چاچو ٹھیک ہو جائیں گے ---- یہ کہتے ہوئے فیصل نے ارحم کو گلے لگایا اور پھوٹ پھوٹ کر رو دیئے -----

نہیں بیٹا ---- تمھارے چاچو اب کبھی نہیں آئیں گے ---- وہ ہم سب کو چھوڑ کر چلے گئے ہیں ---- اب تو فیصل نے بھی دھاڑیں مار مار کر رونا شروع کر دیا تھا -----

اور فیصل کی بات سنتے ہی ارحم جھٹکے سے اس سے الگ ہوا تھا ----

نہیں --- جھوٹ بولتے ہیں آپ بابا ---- اشعر چاچو میری ہر بات مانتے ہیں ---- وہ ابھی بھی اٹھ جائیں گے ---- دیکھنا بابا میں انھیں اٹھاؤں گا تو وہ میری آواز سن کر فوراً اٹھ جائیں گے ----- بابا آپ بہت گندے ہیں ---- جھوٹ بولتے ہیں آپ ----- جیسے ہی ارحم واپس اشعر کے کمرے کی طرف جانے لگا ---- ایمبولینس آ گئی تھی ---- وہ حیران سا ایمبولینس کو دیکھنے لگا --- پھر ان لوگوں کو جو اشعر کو اٹھانے آئے تھے ---- کون ہیں آپ لوگ ----- میرے چاچو کو لے جانے آئے ہیں ---

کہیں نہیں جائیں گے میرے چاچو ---- آپ سب لوگ بہت گندے ہیں ---- کچھ نہیں ہوا میرے چاچو کو ---- بابا ان سے کہیں ناں کچھ نہیں ہوا اشعر چاچو کو ----- ارحم قابو سے باہر ہو گیا تھا -----

تب ہی فیصل نے ارحم کو گلے لگایا ----- میرے بچے یہ لوگ آپ کے چاچو کا علاج کرنے آئے ہیں ---- یہ انھیں ہاسپٹل لے جائیں گے ---- پھر ان کو ٹھیک کر کہ واپس لے آئیں گے -----

اور فیصل کی اس بات پر ارحم نے اپنے باپ کو بے یقینی سے دیکھا تھا -----

دو ایمبولینس آئی تھیں ---- ایک میں اشعر تھا اور دوسری میں مرحا

مرحا کو ہاسپٹل لے کر گئے تو پتہ چلا کہ اس کا نروس بریک ڈاؤن ہوا تھا -----

ایک گھنٹے میں اسے ہوش تو آ گیا مگر پھر بھی وہ کچھ نہیں بول رہی تھی -----
اسے چپ لگ گئی تھی ---- اس کے ساتھ ہاسپٹل میں سویرا کی امی تھیں
---- اور ایک دو اور رشتے دار عورتیں تھیں ----

جبکہ فریال گھر میں ہی تھی ---- سب کے گلے لگ لگ کر رو رہی تھی

روتے روتے وہ غش کھا کر گر گئی ---- تب ہی سب نے اسے سنبھالا تھا

فریال کی تو ساری دنیا مثال دیتی ہے کہ بہو ہو تو ایسی ----- کتنی سلیقے والی
ہے--- کتنے سالوں سے گھر کو سنبھالا ہوا ہے ---- مگر مجال ہے کہ زبان
سے کوئی گلہ کیا ہو اس لڑکی نے -----

دیکھو تو کتنی محبت ہے ان سب میں---- فریال کو کتنا دکھ ہے -----

اشعر کو بالکل اپنے سگے بھائیوں کی طرح سمجھتی تھی -----

خاندان کی عورتیں اب فریال فریال کر رہی تھیں ----- اور وہ بے ہوشی میں بھی اپنی تعریفیں سن سن کر خوش ہوتی ----- دل ہی دل میں اشعر کے مرنے کا جشن منا رہی تھی -----

مرحا تو ہوش میں ہو کر بھی جیسے کسی اور ہی دنیا میں جا چکی تھی ---- اب وہ خاموش ہو گئی تھی ----- رو بھی نہیں رہی تھی -----

بس سر نیچے کئے شاید اپنی قسمت پر ماتم کر رہی تھی -----

ارحم سہم گیا تھا ---- وہ جا کر کبھی ماں کے پاس بیٹھ جاتا تو کبھی فیصل کے پاس آ جاتا ---- جو چاچی اسے سب سے زیادہ پسند تھیں ---- آج ان کی حالت دیکھ کر ارحم پریشان ہو گیا تھا ----

جنازہ اٹھانے کا وقت ہو گیا تھا ۔۔۔۔۔ فری تم مرحا کو سنبھالو ۔۔۔۔۔۔ فیصل نے آ کر فریال کو بہت آہستہ آواز میں کہا ۔۔۔۔۔

جیسے ہی جنازہ اٹھایا گیا ۔۔۔۔ حبہ اتنی زور سے روئی کہ سب ہی لوگ اس کی طرف متوجہ ہو گئے ۔۔۔۔۔۔ مرحا نے ایک نظر اپنی بیٹی کو دیکھا ۔۔۔ جو کہ اس کی خالہ کی گود میں تھی ۔۔۔

پھر اپنی جگہ سے اٹھ گئی ۔۔۔۔

اش اشعر ۔۔۔۔ اشعر کو پکارتے ہوئے وہ پھر سے زمین پر گر گئی تھی

اسے اٹھا کر بیڈ پر لٹا دیا ۔۔۔۔۔ اور جنازہ اٹھا لیا گیا ۔۔۔۔۔۔

چاچو --- ارحم چیختا ہوا جنازے کے پیچھے بھاگا تو فریال نے اسے روک دیا -----

مما مجھے جانے دیں ---- جانے دیں مما ---- میں مر جاؤں گا ----

وہ پوری طاقت لگا کر خود کو چھڑوا رہا تھا ---- اور زور زور سے چلا رہا تھا ---- تب ہی فیصل نے آکر ارحم کا ہاتھ پکڑا اور اسے اپنے ساتھ قبرستان لے گئے ----
جہاں اس کے چاچو کو آخری سفر پر روانہ کرنا تھا

جب سے جنازہ اٹھایا گیا تھا ---- مرحا کو تو ہوش ہی نہیں تھا ----

ہوش میں آتی تو سسکنے لگتی ---- روتی پھر بے ہوش ہو جاتی ----

لیڈی ڈاکٹر کو بلایا تو اس نے نیند کا انجیکشن لگا دیا ----

ان کے لیے یہی بہتر ہے کہ یہ کچھ دیر سو جائیں ----

اگر یہ جاگتی رہیں تو ان کی ذہنی حالت مزید خراب ہو جائے گی ----

اب یہ صبح تک ہی ہوش میں آئیں گی ---- میں نے کچھ میڈیسنز لکھ دی ہیں ---- جب یہ ہوش میں آ جائیں تو تین دن تک انہیں باقاعدگی سے دیتے رہیے گا --- ڈاکٹر ہدایات دیتے ہوئے وہ پرچی جس پر میڈیسن لکھی تھیں--- فریال کے ہاتھ میں دینے لگی کہ مرحا کی خالہ نے اس ڈاکٹر سے پوچھا ----- یہ کس چیز کی میڈیسنز ہیں --

تو ڈاکٹر یک دم ہی گھبرا گئی ---- وو وہ --- سکون کی ----

گھبراہٹ میں بولے گئے اس کے یہ ٹوٹے پھوٹے الفاظ پر سب ہی حیران تھے ----

ادھر دینا فریال ---- میں اپنے بیٹے سے منگوا لیتی ہوں ---- مرحا کی خالہ کو فریال اور اس کی بلائی ہوئی ڈاکٹر پر بالکل بھی یقین نہیں تھا --- تب ہی وہ پرچی مانگنے لگیں جس پر میڈیسن کے نام لکھے تھے ----

ارے نہیں نہیں اگر ضرورت پڑی تو دے دیجیے گا --- ورنہ رہنے دیجئے گا ---- ڈاکٹر گھبراہٹ میں کہتی ---- یہ جا وہ جا ---- اتنی تیزی سے گھر سے غائب ہوئی کہ سب ہی لوگوں کو اس ڈاکٹر کا رویہ کچھ عجیب سا لگا ----

مرحا کی خالہ کیا کہہ سکتی تھیں ---- ایک گہری سانس لے کر رہ گئیں ---- تب ہی انھوں نے اپنے چھوٹے بیٹے کی موجودگی میں فیصل اور فریال سے کہا کہ وہ خود مرحا کو ڈاکٹر کے پاس چیک اپ کے لیے لے جانا چاہتی ہیں ---- تو فیصل نے کوئی اعتراض نہیں کیا جس پر مرحا کی خالہ کا دل کچھ مطمئن ہوا

----

اور ایک اور بات ---- میں ابھی کچھ دن یہیں آپ کے گھر مرحا کے ساتھ رہنا چاہوں گی ---- اگر آپ کو اور فریال بیٹی کو اعتراض نہ ہو تو -----

اور ان کی اس بات پر فیصل نے تو کوئی اعتراض نہیں کیا ---- مگر فریال کے چہرے سے صاف ظاہر تھا کہ اسے مرحا کی خالہ کی یہ بات کچھ اچھی نہیں لگی تھی --- اور فریال کے ناگواری کے تاثرات ان سے چھپ نہ سکے تھے ---- مگر انھیں اس وقت صرف اور صرف مرحا کی فکر تھی ---- اس لیے فریال کے اس رویے کو انھوں نے یکسر نظر انداز کر دیا ----

مرحا بے ہوشی میں بھی سسکنے لگتی تھی ---- اس کی یہ حالت دیکھ کر اس کی خالہ مزید پریشان ہو گئیں ---- اور جب سب چلے گئے تو وہ دروازہ بند کر کہ بہت روئیں ----

مرحا کی امی نے مرنے سے پہلے ان سے وعدہ لیا تھا کہ میرے بعد میری بیٹی کا خیال رکھنا --- اور انھوں نے بھی اپنی بہن کو تسلی دی تھی کہ میں جب تک زندہ ہوں مرحا کا خیال رکھوں گی ----

مگر وہ نہیں جانتی تھیں کہ مرحا پر اتنی بڑی آزمائش آنے والی تھی

اب انھوں نے سوچ لیا تھا کہ وہ مرحا کی عدت پوری ہوتے ہی مرحا کی شادی اپنے بیٹے سے کر دیں گی ----- اور یہ سب سوچ کر وہ کچھ پر سکون ہو گئی تھیں -----

حماد رات کو دیر سے گھر آیا تو دیکھا کہ زمل لاؤنج میں حمزہ کے ساتھ نیچے بستر بچھائے سو رہی تھی -----

اس نے غصے میں صبح سے کچھ نہیں کھایا تھا ---- اور اب تو جیسے بھوک کے مارے اس کا دم نکلنے والا تھا ----- زندگی میں کبھی کچن میں جا کر خود پانی بھی

نہیں پیا تھا ---- اور آج زمل کی وجہ سے اسے یہ سب بھی کرنا پڑ رہا تھا --- وہ کچن میں گیا کھانا گرم کیا اور پھر تسلی سے بیٹھ کر کھانا کھایا ----

ہیں اتنی ڈھیر ساری روٹیاں ---- ہاٹ پاٹ میں کوئی سات آٹھ روٹیاں پڑی تھیں ----

زمل نے کھانا نہیں کھایا شاید ---- اسے فکر ہوئی لیکن پھر صبح والی لڑائی یاد آئی تو پھر سے غصہ آنے لگا ----

بھاڑ میں جائے ---- نہیں کھایا تو نہیں سہی ---- کندھے اچکاتا وہ کھانا کھانے میں مصروف ہو گیا ----

کھانا کھا کر فارغ ہوا تو سر میں درد ہو رہا تھا ---- چائے کی شدید طلب ہو رہی تھی --- تب ہی کچن میں جا کر چائے بنانے کی کوشش کرنے لگا ---- چائے بنانی تو نہیں آتی تھی مگر پھر اندازے سے پتی چینی ڈالی ----

پتہ نہیں چینی پہلے ڈالتے ہیں یا پتی ----

ویسے حماد جس طرح کی تیری بیوی ہے نہ تو اب کھانا بنانا بھی سیکھ لے ----
یہی سوچ رہا تھا کہ چائے کو اُبال آ گیا -----

چلو جیسی بھی چائے بنی ---- کسی کی باتیں تو نہیں سنی پڑیں گی ناں ----
یہی سوچتا وہ ٹی وی لگا کر چائے کے سپ لینے لگا ----

افف --- تھوڑی کڑوی ہے --- لیکن چلو چائے تو ہے نہ ----

چائے پی کر فارغ ہوا تو ---- حمزہ صاحب آنکھیں پھیلائے ---- اپنے باپ کی طرف دیکھ رہے تھے ---- حماد کی آنکھیں حمزہ کو جاگتا دیکھ کر خوشی سے چمکنے لگیں ---- ہاہاہاہا میرا گھبرو جوان اٹھ گیا

یہ کہتے ہی حماد نے احتیاط سے زمل کے پہلو میں لیٹے حمزہ کو اٹھایا اور اپنے کمرے میں لے گیا ---- فیڈر بنا کر پلایا ---- پھر اس کے کپڑے وغیرہ بدلے

تو وہ اور بھی فریش ہو گیا ---- حماد بھی اس سے باتیں کرنے لگا ---- جس کا جواب وہ غوں غاں میں دینے لگا -----

حمزہ کو دیکھ کر حماد کی ساری تھکن اتر چکی تھی ----

حمزہ کے ساتھ باتیں کرتے اور اسے سنبھالتے رات کے ساڑھے تین بج چکے تھے ---- تب ہی زمل کی آنکھ کھلی تو دیکھا حمزہ اس کے پہلو میں نہیں تھا ----

تب ہی پریشان ہو گئ ---- غور کیا تو حماد کی باتوں کی آواز اور حمزہ کی کلکاریاں کمرے میں گونج رہی تھیں

فوراً سے اٹھ کر اپنے کمرے میں آئی تو دیکھا حماد بیٹے کے ساتھ لیٹا ہوا تھا ----

حماد آپ کب آئے ---- زمل نے فکر سے پوچھا تو حماد جیسے تپ گیا --

مجھے نہیں آنا چاہیے تھا نہ --- مگر پھر بھی آ گیا ---- آپ یہاں سے جائیں میں اپنے بیٹے کو سنبھال سکتا ہوں --- یہ کہتے ہوئے حماد نے زمل کے سامنے ہاتھ جوڑے تو وہ روتی ہوئی کمرے سے نکل گئی ---

اور حمزہ بھی آج اپنے باپ کی کمپنی میں بہت خوش تھا ----

دونوں ہی مطمئن ہو کر سو گئے ---- جس پر زمل بھی بہت حیران تھی کہ آج باپ کے ساتھ سوتے ہوئے اس نے چوں بھی نہیں کی -- ورنہ زمل کو حمزہ کو سلانے میں ایک گھنٹہ لگ جاتا تھا ---- تب جا کر وہ سوتا تھا ---- شاید کافی دیر سے اٹھا ہوا تھا اسی لیے جلدی نیند آ گئی ہو گی ---- زمل یہی سوچتی ہوئی واپس لاؤنج میں آئی تو دیکھا کچن کی لائیٹ آن تھی --- جب کچن میں جھانکا تو کچن کا تو نقشہ ہی بدلہ ہوا تھا ساری چیزیں پھیلائی ہوئی تھیں -----

جلدی جلدی کچن سمیٹ کر واپس آ کر لیٹ گئی -----

حمزہ کی آواز پر زمل کی آنکھ کھلی تھی ---- وہ زور زور سے رو رہا تھا اور حماد گھوڑے بیچ کر سو رہا تھا ---- اس کی بلا سے ---- کوئی روئے یا گائے ---- حماد کی نیند اتنی پکی تھی کہ اسے اپنے کان کے پاس روتے ہوئے حمزہ کی آواز بھی سنائی نہیں دے رہی تھی -----

زمل تقریباً بھاگتی ہوئی اپنے کمرے میں آئی تو دیکھا حمزہ رو رو کر ہلکان ہو گیا تھا ----

ہائے میرا بچہ ---- زمل نے فوراً ہی اسے اٹھایا ---- دیکھا تو اس کے کپڑے گندے ہو چکے تھے ---- اسی وجہ سے وہ گلا پھاڑ کر رو رہا تھا

پھر جلدی سے اسے اٹھا کر صاف کیا اور فیڈ کروایا تو وہ پھر سے کھیلنے لگا ----

میرا بچہ ہے میں سنبھال سکتا ہوں ---- ہونہہ ---- زمل نے منہ ٹیڑھا کر کے حماد کی نقل اتاری تھی ----

زمل کو حماد کی اس حرکت پر شدید غصہ آیا ہوا تھا --- مگر برداشت کر گئی --- کہ حماد تو پہلے ہی اس سے خفا تھا اب وہ مزید کچھ کہہ کر اسے دوبارہ ناراض نہیں کرنا چاہتی تھی --- اس لیے خاموش رہی ----

ابھی وہ حمزہ کے ساتھ ہی کھیل رہی تھی --- کہ حماد تیار ہو کر کمرے سے نکلا ----

حماد --- آپ رکیں ---- میں ناشتہ بنا دیتی ہوں ----

اس نے حماد کا رستہ روکا تو حماد نے اسے گھورا تھا ----

ہٹو ---- میں نے رات دیر سے کھانا کھایا تھا --- چائے بھی بنا کر پی لی تھی ---- ابھی ضرورت نہیں ہے ---- وہ اسے ہٹاتا جانے ہی لگا کہ زمل رونا شروع ہو گئی ----

آپ نے کل کچھ نہیں کھایا تو میں بھی سارا دن بھوکی رہی تھی ---

وہ اسے روتے ہوئے بتانے لگی ---

تو کھا لیتیں --- میں نے تو منع نہیں کیا تھا --- حماد نے لاپرواہی سے کہا تو زمل کو اور بھی زیادہ دکھ ہوا ----

پلیز حماد سوری ---- اب وہ ہاتھ جوڑ کر معافی مانگنے لگی ----

اب حماد کو بھی اس پر ترس آ گیا --- اس کے آنسو صاف کیے تو وہ اور زیادہ رونے لگی ----

اوہ ہو --- بچے کی ماں بن گئی ہو مگر اب بھی بچوں کی طرح روتی ہو ----

یہ کہتے ہوئے حماد نے اسے خود سے قریب کیا تو وہ پھر سے اس کے سینے پر سر رکھ کر آنسو بہانے لگی ----

اچھا بس بھی کرو زمل ---- جاؤ ناشتہ بناؤ --- پھپھو کو بلا کر لاؤ ہم ساتھ میں ناشتہ کریں گے ---

حماد نے زمل سے الگ ہوتے ہوئے کہا تو وہ کچن کی طرف بڑھ گئی ---

آج اتوار کا دن تھا --- حماد نے آج کا سارا دن گھر میں ہی گزارنا تھا وہ موبائل پر گیم کھیل رہا تھا --- تب ہی اس کا موبائل بجا تھا ----

پتہ نہیں کون تھا دوسری طرف ---- مگر جو بھی تھا اس نے کوئی اچھی خبر نہیں سنائی تھی --- شاید اسی لیے حماد پریشان ہو گیا تھا

فون بند کر کے پھپھو کے پاس آیا تھا ---- پھپھو کو پکارا تو وہ اسے پریشان دیکھ کر خود بھی پریشان ہو گئیں ----

کیا ہوا حماد خیریت ---- وہ سوالیہ نظروں سے حماد کو دیکھنے لگیں

پھپھو وہ اگر آپ کو یاد ہو --- ہمارے محلے میں احتشام لوگ رہتے تھے --- پھر انھوں نے اپنا گھر بنا لیا تھا تو وہ یہاں سے چلے گئے تھے

احتشام تو میرا دوست بھی تھا ---- وہ پھپھو کو یاد دلا رہا تھا ----

انیسہ بیگم کو اب بھی کچھ یاد نہیں آرہا تھا ----

وہی جس کے بابا کے انتقال پر آپ گئی بھی تھیں ----

حماد انھیں سب تفصیل سے بتانے لگا ----

اوہ اچھا --- وہ لوگ سید تھے ناں ---- اب انیسہ بیگم کو یاد آیا تو وہ حماد سے ان لوگوں کے بارے میں پوچھنے لگیں ---- محلے میں کہیں آنا جانا تو تھا نہیں --- کوئی شادی یا فوتگی ہوتی تو وہاں چلی جاتیں ---- اور اب تو احتشام کے والد کے انتقال کو بھی کافی عرصہ گزر چکا تھا تو اسی لئے یاد نہیں آ رہا تھا ----

جی --- وہی لوگ --- پتہ ہے پھپھو --- احتشام آسٹریلیا شفٹ ہو گیا اور وہ اس کا کوئی کلاس فیلو تھا اس نے اسے پھنسا دیا --- اور خود بھاگ گیا ---- احتشام جیل میں ہے اب ----

اور مجھے کسی دوست نے بتایا کہ اس نے ابھی کچھ عرصہ پہلے اپنی بہن کی شادی کی تھی --- اس کے شوہر کا انتقال ہو گیا ہے ---

پھپھو -- میں تو جا رہا ہوں دوستوں کے ساتھ --- آپ نے چلنا ہو تو بتا دیجیے گا --- میں آپ کو بھی لے جاؤں گا

مگر اس وقت میرا جانا بہت ضروری ہے ---- مجھے بہت افسوس ہے

انتقال تو کل ہوا تھا مگر جس وقت بھی انسان کو پتہ چل جائے اسی وقت تعزیت کے لیے چلے جانا چاہیے ----

حماد کو واقعی بہت دکھ ہوا تھا کیونکہ کسی وقت میں احتشام اس کا بہت اچھا دوست تھا ۔۔۔ مگر جب سے وہ لوگ یہاں سے چلے گئے تھے احتشام سے کم ہی ملاقات ہوتی تھی ۔۔۔۔

انیسہ بیگم کو بھی سن کر بہت افسوس ہوا تھا ۔۔۔ لیکن وہ ان لوگوں کو ذاتی طور پر نہیں جانتی تھیں ۔۔۔۔ اس لیے فی الحال نا جانا ہی مناسب سمجھا کہ ابھی ان لوگوں کے گھر میں رش ہو گا ۔۔۔۔

وہ پھر کسی وقت ان کے گھر جا کر افسوس کر لیں گی ۔۔۔۔

یہی سوچتے ہوئے وہ اپنے کمرے کی طرف بڑھ گئیں ۔۔۔۔

حماد اور اس کے کچھ دوست اشعر کا افسوس کرنے اس کے گھر گئے تو فیصل کے پاس کچھ دیر بیٹھ کر آ گئے تھے ---- مگر حماد اب تک بھی اس حادثے کو فراموش نہیں کر پا رہا تھا کہ کیسے آنا فانا ان کا گھر تباہ ہو گیا تھا ----

میں اب زمل سے کبھی نہیں لڑوں گا --- اتنی سی تو زندگی ہے ----

وہ بھی بندہ لڑ کر گزار دے تو کیا فائدہ ---- اس نے دل میں خود سے عہد کیا تھا ----

مرحا کی خالہ اس کے پاس رہتی تھیں ---- مگر دس دن گزرنے کے بعد وہ واپس اپنے گھر چلی گئیں ---- ان دس دنوں میں انھوں نے مرحا اور حبہ کا بہت خیال رکھا تھا ---- مگر اب انھیں اپنے گھر جانا تھا سو وہ چلی گئیں ---- مگر اب بھی وہ روزانہ مرحا کے پاس آتیں --- اور دو تین گھنٹے گزار کر جاتیں

----ان کے اس طرح روز روز آنے سے فریال کو بہت آگ لگتی ---- کیوں کہ فریال کو معلوم تھا کہ مرحا کی خالہ اتنی معصوم نہیں --- جتنی مرحا معصوم تھی ----

اب وہ چاہتی تھی کہ کسی طرح مرحا کی خالہ کو بھی ان کے گھر کا رستہ دکھائے مگر وہ مجبور تھی ---- کہ مرحا کی ماں تو تھیں نہیں سو وہی اب مرحا کو پوچھتی تھیں ----

اس لیے فریال کسی صحیح وقت کا انتظار کرنے لگی تھی-----

ارحم اشعر کو یاد کر کے --- چھپ چھپ کے روتا تھا ----

آج بھی اس نے حبہ کو گود میں اٹھایا تو وہ زور زور سے رونے لگی --

کیا ہوا میری ڈول ---- آپ کو بابا یاد آرہے ہیں ----

وہ مجھے بھی بہت یاد آرہے ہیں ----

مت رو میری ڈول ---- ارحم اس کے آنسو صاف کر رہا تھا مگر اپنے آنسوؤں پر اس کا کنٹرول نہیں رہا تھا -----

وہ حبہ کو چپ کرواتے ہوئے خود بھی زاروقطار رو رہا تھا ----

تب ہی مرحا کی خالہ کمرے میں آئی تھیں ----

دیکھا مرحا کسی گہری سوچ میں تھی ---- اب مرحا گھنٹوں گھنٹوں بس خاموش رہتی --- کسی سے بھی بات نہیں کرتی تھی وہ -----

ارحم کو روتے دیکھا تو اسے پیار کرنے لگیں ---- پھر احتیاط سے حبہ کو اس سے واپس لیا تھا-----

ارحم آپ اچھے بچے ہو ناں ----- مرحا کی خالہ نے ارحم کے آنسو صاف کرتے ہوئے پوچھا تو ارحم نے ہاں میں سر ہلایا تھا----

اچھے بچے تو بالکل نہیں روتے ---- آپ اس طرح رو گے تو حبہ بھی روئے گی ناں ----

ان کے پوچھنے پر ارحم نے سر جھکا گیا-----

پرامس کرو کہ آپ آئندہ نہیں رو گے -----

مرحا کی خالہ نے ارحم سے کہا تو -----

ارحم کی آنکھیں پھر سے بھیگنے لگیں -----

روؤں گا مگر حبہ کے سامنے نہیں -----

یہ کہتے ہوئے وہ بھاگتا ہوا کمرے سے نکل گیا ----

فیصل نے دیکھا کہ فریال کچن میں کام کر رہی تھی ---- تب ہی موقع غنیمت جان کر ارحم کے ہاتھ میں ایک کاغذ اور فائل تھما دی اور کہا کہ یہ --- مرحا چاچی کو دے آؤ ----

ارحم مرحا کے کمرے کی طرف جا رہا تھا تو فریال نے دیکھ لیا -----

ارحم ادھر آؤ ---- ماں کی آواز پر وہ فریال کے پاس آ گیا تھا -----

یہ کیا ہے ادھر دو ----- فریال نے ارحم کے ہاتھ میں کاغذ اور فولڈر دیکھا تو جیسے پاگل ہو گئی ---- ابھی وہ ارحم کے ہاتھ سے فولڈر لیتی ---- اس سے پہلے ہی فیصل چلائے تھے ----- فریال ہاتھ مت لگانا اسے ----- میرے بھائی کی امانت ہے ---- میں نے اپنے وعدے کے مطابق خود بھی اسے کھول کر نہیں دیکھا تو میں تمھیں اس بات کی اجازت کیسے دے سکتا ہوں کہ تم اسے کھولو -----

فریال --- فیصل کی بات کو نظر انداز کرتے ہوئے فولڈ کاغذ کو کھولنے لگی تو فوراً ہی فیصل نے فریال کے ہاتھ سے وہ کاغذ اور فولڈر لیتے ہوئے ارحم کو دیئے تھے ---- اور کہا کہ اب جلدی سے دے کر آؤ -----

ارحم بھی لے کر مرحا کے کمرے میں چلا گیا ----

لیکن فریال کا غصہ کم ہی نہیں ہو رہا تھا ---- آپ کیوں اس کی اتنی سائیڈ لے رہے ہیں ---- اب اس بھائی کی بیوہ کے سامنے اپنی بیوی بری لگنے لگی ہے ---- فریال زبان سے زہر اگلنے لگی -----

چپ ہو جاؤ فریال ----- فیصل کی آنکھیں غصے سے سرخ ہو چکی تھیں -----

کیوں چپ ہو جاؤں ---- وہ اتنی اچھی لگ رہی ہے کہ مجھ سے چھپ چھپ کر اسے لیٹر بھجوا رہے ہیں ----- میری آنکھوں میں دھول جھونک رہے ہیں ---- بھائی کیا مرا اس کی بیوہ پر غلط نظر رکھنی شروع کر دی ----- اس سے پہلے فریال مزید کچھ کہتی -----

فیصل نے فریال کے گال پر ایک زناٹے دار تھپڑ رسید کیا تھا ------

بد فطرت عورت ----- کیا تم نہیں جانتی کہ میں نے تم سے کتنی محبت کی ہے ---- تم جیسی عورت کو بی جان کبھی اس گھر میں نہ لاتیں --- مگر میری خواہش پر انھوں نے تمھیں اس گھر کی بہو بنایا

کیا تمھیں میری محبت میں کبھی کوئی کھوٹ نظر آیا جو تم یہ بکواس کر رہی ہو ----- جو کچھ تم نے میرے بارے میں کہا ہے نہ تو کان کھول کر سن لو کہ اگر میں نے یہی کام کرنا ہوتا نہ ---- تو میں کسی کوٹھے پر چلا جاتا ---- اور ڈنکے کی چوٹ پر جاتا ---- میں مرد ہوں ---- کوئی میرا کچھ نہیں بگاڑ سکتا تھا ----- لیکن تمھیں میری شرافت راس نہیں آئی ----- فریال آج مجھے اس بات پر بہت افسوس ہے کہ میں نے تم جیسی عورت سے محبت کی ----- آج مجھے

پتہ چلا کہ بی جان تمھیں کیوں ناپسند کرتی تھیں ---- وہ بالکل صحیح کہتی تھی
---- کہ تم ایک بد فطرت عورت ہو -----

اور آج یہ کسی اور نے نہیں تم نے خود ثابت کر دیا -----

یہ کہتے ہوئے وہ گھر سے باہر نکل گئے ---- لیکن فریال اپنے گال پر ہاتھ رکھے
---- آنسو بہانے لگی ----- فیصل تم نے مجھے بد فطرت کہا ناں ---- اب میں
تمھیں بد فطرت بن کر دکھاؤں گی --- اور جس مرحا کی خاطر تم نے مجھے تھپڑ مارا
---- اس مرحا کو میں کہیں کا نہیں چھوڑوں گی ---- یہ میرا آپ سے وعدہ ہے
فیصل ---- اور فریال اپنے وعدے سے کبھی نہیں مکرتی ---- یہ سب سوچتے
ہوئے وہ خباثت سے مسکرا دی -----

فیصل نے فریال کو تھپڑ تو مار دیا مگر وہ جانتے تھے کہ فریال اتنی آسانی سے پیچھے
ہٹنے والی نہیں ---- پہلے تو بی جان تھیں --- جنھوں نے اسے قابو میں رکھا ہوا

تھا --- فیصل کی غیر موجودگی میں بی جان فریال کو کھینچ کر رکھتی تھیں ----
جس دن فیصل اور فریال کی شادی ہوئی تھی اسی دن فیصل نے فریال اور بی جان کے سامنے بی جان سے کہہ دیا تھا کہ اگر آپ کو فریال کی کوئی بات بری لگے تو آپ اسے اپنی بیٹی سمجھ کر اس کی رہنمائی کر سکتی ہیں ---- مجھے بتانے یا مجھ سے اجازت لینے کی کوئی ضرورت نہیں

اور فیصل کی اسی بات کی وجہ سے فریال نے نہ کبھی فیصل سے بی جان کی شکایت کی اور نا ہی بی جان کے سامنے کبھی زبان کھولی البتہ کبھی کبھی ہوشیاری کرنے کی کوشش کرتی جس پر بی جان اسی وقت فریال کو آڑے ہاتھوں لے لیا کرتیں ---- لیکن یہ سب بس اسی وقت تک تھا جب تک بی جان زندہ رہیں ---- جیسے ہی بی جان اس دنیا سے چلی گئیں ---- فریال نے اپنا اصل رنگ دکھانا شروع کر دیا ---- اب تو وہ اپنی باتوں سے بھی مرحا کے لیے کافی بیزاری ظاہر کرتی ---- جسے فیصل نظر انداز کر دیا کرتے -----

فیصل دو گھنٹے بعد گھر واپس آئے پہلے تو فریال نے اپنا موڈ خراب کر لیا مگر جب دیکھا کہ فیصل نے اس کی طرف دیکھا بھی نہیں تو بہت چالاکی سے فیصل کے پاس آ کر بیٹھ گئی ----

مجھے معاف کر دیں --- فیصل مجھ سے غلطی ہو گئی ---- روتے ہوئے فیصل سے معافی مانگنے لگی ----

غلطی ---- تم اسے غلطی کہتی ہو ----

تم نے بہتان لگایا ہے ---- میرے کردار پر کیچڑ اچھالا ہے ----

جانتی ہو ۔۔۔ بہتان لگانے کی کیا سزا ہے ۔۔۔۔ اگر کوئی کسی پر بہتان لگائے اور اسے ثابت نا کر سکے تو اس کے لیے اسی کوڑوں کی سزا ہے

اور سوچو اگر یہی بہتان میں ۔۔۔ تم پر لگاتا تو ۔۔۔ تمھارا کیا رد عمل ہوتا ۔۔۔۔

فیصل کا چہرہ غصے کی وجہ سے سرخ ہو گیا تھا ۔۔۔۔۔

میں آپ سے معافی مانگتی ہوں ۔۔۔۔ فریال رونے لگی تو فیصل نے فریال کے ہاتھ پر اپنا ہاتھ رکھا ۔۔۔۔

ٹھیک ہے آئندہ ایسا نہیں ہونا چاہیے ورنہ اچھا نہیں ہو گا ۔۔۔۔

یہ کہتے ہی وہ فریش ہونے واش روم کی طرف بڑھ گئے ۔۔۔۔

جس وقت ارحم فائل لے کر گیا --- مرحا نماز پڑھ رہی تھی جب نماز پڑھ کر فارغ ہوئی تو ارحم نے مرحا کو فائل اور وہ کاغذ پکڑایا تھا ---

مگر مرحا کو کچھ سمجھ ہی نہیں آئی ---- اس نے وہ دونوں چیزیں

وہیں سائیڈ ٹیبل پر رکھ دیں --- کیونکہ ارحم نے مرحا سے کچھ بھی نہیں کہا ---

اور آج کل مرحا ویسے بھی اپنی ہوش وحواس میں کہاں تھی جو یہ سوچتی کہ یہ

فائل اور کاغذ ارحم نے اسے کیوں دیئے تھا --

ارحم فائل مرحا کے حوالے کر کے وہیں حبہ کے پاس بیٹھ گیا ----

تب ہی حبہ رونے لگی تو مرحا نے اسے اٹھا لیا ----

اور پھر ارحم مرحا سے حبہ کے بارے میں باتیں کرنے لگا ----

مرحا ارحم کی باتیں سن کر بس ہوں ہاں میں جواب دے دیا کرتی ----

اور ارحم اسی پر خوش ہو جاتا کہ چاچی اس سے بات کرتی تھیں ---

اور اس دن کے بعد وہ فائل اور وہ کاغذ نا جانے کہاں چلے گئے ---- کسی کو اس کا پتہ ہی نہیں چلا -----

اشعر کو گزرے تین مہینے ہو چکے تھے مگر مرحا کی حالت اب بھی کچھ سہی نہیں تھی ---- لیکن مرحا کی خالہ نے اب تک اس کا ساتھ نہیں چھوڑا تھا ---- وہ روزانہ آ جاتیں --- اور پورا دن یہیں گزارتیں ---

وہ اپنا اور مرحا کا کھانا ساتھ لے کر آتیں ---- وہ نہیں چاہتی تھیں کہ وہ کسی پر بوجھ بنیں ----

شروع شروع میں تو فریال نے منع کرنا چاہا مگر مرحا کی خالہ کے اسرار پر فریال نے سوچا کہ چلو اچھا ہی ہے ---- میں نے کوئی مرحا اور اس کے خاندان کی خدمت کرنے کا ٹھیکہ تو نہیں لیا ہوا جو میں ان کو کھانے بنا بنا کر کھلاؤں

-----

خالہ روزانہ صبح دس بجے آتیں اور شام آٹھ بجے چلی جاتیں -----

اور اس دوران وہ حبہ کو بھی بہت توجہ دیتیں ---- حبہ کو نہلاتیں اس کی مالش کرتیں اسے فیڈر پلاتیں ---- اور اسے سنبھالتی-----

اور اکثر مرحا کے بالوں میں تیل لگا کر کنگھی کر دیا کرتیں ---- کہ مرحا پہلے اپنے بالوں کا جتنا خیال رکھتی تھی اب تو اسے ہوش ہی نہیں رہا تھا ---- مرحا کو بس کچھ پتہ تھا تو وہ بس نماز کا ---- جیسے ہی اذان ہوتی وہ وضو کرتی اور نماز ادا کرتی ----

بعض اوقات وہ حبہ کو بھی اگنور کر دیتی ----

تب ہی اس کی خالہ نے ایک ماہر نفسیات سے اس کا علاج شروع کرایا تھا--
اور اب مرحا کی ذہنی حالت کافی حد تک بہتر ہو گئی تھی

مگر اب بھی وہ اکثر نیند میں ڈر کر اٹھ جاتی ----

خالہ بھی اسے بہت پیار سے سمجھاتیں ---- اور ارحم بھی ہر وقت مرحا سے
باتیں کیا کرتا ---- ارحم اور خالہ کی وجہ سے مرحا کی حالت کافی بہتر ہونے لگی
تھی
-----

اب یہ وقت تھا کہ وہ مرحا سے اپنے بیٹے کے رشتے کی بات کرتیں ---

مگر وہ چاہتی تھیں کہ پہلے مرحا کی عدت پوری ہو جائے پھر وہ مرحا سے اس
بارے میں بات کریں گی ----- کیونکہ وہ اپنے بیٹے سے اس بارے میں پہلے ہی
بات کر چکی تھیں ---- جس پر ان کے بیٹے کو کوئی اعتراض نہیں تھا ----

ابھی مرحا کی عدت پوری ہونے میں دو دن باقی تھے کہ خالہ کو اپنے جیٹھ کے انتقال کی وجہ سے اسلام آباد جانا پڑا ----

اب تو مرحا اپنا خیال خود رکھ سکتی تھی تب ہی وہ مطمئن ہو گئیں ---- اور مرحا کو سمجھایا کہ میری غیر موجودگی میں اپنا اور حبہ کا بہت خیال رکھنا ---- البتہ انھوں نے فریال کو اس بارے میں کچھ نہیں بتایا کہ وہ پہلے سے کوئی نہ کوئی منصوبہ بنا لے گی ----

فریال سے بس اتنا کہا کہ ہو سکتا ہے کہ میں کل نہ آؤں تو آپ مرحا کا خیال رکھنا ---- جس پر وہ بمشکل مسکرا سکی -----

فیصل میں اس کی خدمتیں نہیں کر سکتی ---- مجھے نہیں پتہ ---- اسے اس گھر سے فارغ کریں --- ورنہ یہ مکان کا دعویٰ کر دے گی اور ہمیں اس گھر

سے نکلنا پڑے گا ---- آپ سوچ لیں ---- بھلے سے فریال کے تعویذ کام نہیں کر رہے تھے مگر زبان تو بہت کام دکھا دیتی تھی ---- سو وہ اپنی اسی تیز زبان کے جوہر دکھا رہی تھی ----

مگر فریال --- مرحا نے تو ایسا کچھ بھی نہیں کہا کہ ہم اس گھر سے چلے جائیں --- اور اگر صرف یہی مسئلہ ہے تو جب حبہ بڑی ہو گی تو ہم ارحم سے حبہ کی شادی کر دیں گے --- فیصل نے اپنے طور پر مسئلے کا حل بتایا تھا ---

لیکن اگر وہ بڑی ہو کر ارحم سے شادی کے لیے نہ مانی یا ارحم نے اس سے شادی کرنے سے انکار کر دیا تو پھر ہم کیا کریں گے ------

فریال کی آنکھوں پر لالچ اور ہوس کی پٹی بندھی ہوئی تھی -----

وہ بعد کی بات ہے فریال ---- اور ابھی ان دونوں کے بڑے ہونے میں بہت وقت لگے گا -----

فیصل کو فریال کی باتیں کچھ اچھی نہیں لگی تو اسے یہ سب کرنے سے منع کرنے لگے -----

میں ایسا کچھ نہیں کروں گا تم کان کھول کر سن لو فریال -----

یہ کہتے ہوئے فیصل اپنی جگہ سے اٹھنے ہی لگے کہ فریال کی بات پر حیران رہ گئے -----

ٹھیک ہے پھر آپ مجھے طلاق دے دیں ---- میں اور ارحم یہاں سے چلے جائیں گے ---- فریال نے طلاق کی بات ایسے کہہ دی جیسے یہ کوئی بات ہی نہ ہو

-----

کیا۔۔۔ تم پاگل ہو گئی ہو ۔۔۔۔ فیصل کو فریال سے اتنی احمقانہ حرکت کی توقع نہیں تھی ۔۔۔۔ تب ہی حیرت سے اسے دیکھنے لگے ۔۔۔

جی یہ میرا آخری فیصلہ ہے ۔۔۔۔ اس سے آگے میں کچھ نہیں سنوں گی ۔۔۔۔۔

وہ پیر پٹکتی کمرے سے نکل گئی ۔۔۔۔۔ اب تو فیصل بھی فریال کے سامنے مجبور ہو گئے تھے ۔۔۔۔ تب ہی فریال کے پاس گئے ۔۔۔۔۔

میں تمہارے اور ارحم کے بغیر نہیں رہ سکتا ۔۔۔۔ تم جیسا کہو گی ویسا ہی ہو گا۔۔۔ وہ جیسے اپنی شاطر بیوی کے سامنے ہار مان چکے تھے ۔۔۔۔

بس فیصل آپ کسی پاگل خانے میں بات کر لیں ۔۔۔۔ ہم اسے وہیں چھوڑ دیں گے اور بچی کو کہیں پھینک دیں گے ۔۔۔۔

فریال کی اس بات پر فیصل کا منہ کھلے کا کھلا رہ گیا۔۔۔۔

فریال --- یہ تم کیا کہہ رہی ہو ---- مگر وہ لوگ صحیح انسان کو وہاں ایڈمٹ نہیں کرتے --- فیصل کو فریال کی سوچ پر رہ کر افسوس ہو رہا تھا -----

فیصل --- پیسہ جو ہے ناں وہ بڑی بڑی ہستیوں کا منہ بند کر دیتا ہے

ان کا منہ بند کرنے کے لیے تھوڑا بہت پیسہ کھلا دیجیے گا ----

فریال ایسے کہہ رہی تھی کہ جیسے یہ کوئی بہت چھوٹی سی بات ہو

لیکن ہم اسے وہاں لے کر کیسے جائیں گے ---- فیصل اب بھی فریال کی سوچ پر حیران تھے ----

وہ میں آپ کو بتاؤں گی ---- ہم مرحا کو پاگل خانے نہیں لے جائیں گے اس کے گھر لے جائیں گے جو اس پاگل خانے میں کام کرتا ہو -----

اور ایسے بندے کا پتہ آپ لگائیں گے ----- بہتر یہی ہے کہ وہ عورت ہو تو زیادہ آسانی رہے گی ---- فریال اپنی شاطرانہ چالیں چل رہی تھی

اچھا ٹھیک ہے میں پتہ کرتا ہوں ----

لیکن مرحا کی خالہ ---- فیصل کو اب فکر ہوئی کہ مرحا کی خالہ تو روزانہ آتی تھیں ---- وہ آ گئیں --- اور مرحا کا پوچھ لیا ---- تو وہ لوگ کیا جواب دیں گے ----

بڑی چالاک بنتی ہیں ---- مرحا سے کہہ رہی تھیں کہ وہ اپنے جیٹھ کی فوتگی میں جا رہیں تھیں اور ایک ہفتے بعد آئیں گی --- میں تو چائے دینے کے لیے گئی

تھی تو میں نے سن لیا ---- اور دیکھیں ذرا مجھ سے جھوٹ بولا کہ کل نہیں آؤں گی --- مرحا کا خیال رکھنا ---

فریال منہ ٹیڑھا کر کہ بتانے لگی ----

اور بچی کو کیوں پھینکیں ---- اس کا کیا قصور ہے ---- فیصل کو اپنی بیوی کی اتنی گھٹیا سوچ پر افسوس ہو رہا تھا مگر وہ اب اس کی ہر بات ماننے پر مجبور تھے کہ وہ ارحم کے بنا نہیں رہ سکتے تھے

مرحا قرآن مجید کی تلاوت کر رہی تھی تب ہی --- فریال بھابھی کمرے میں آئی تھیں ----

مرحا تمھاری عدت پوری ہو گئی ہے تو اسی سلسلے میں میری ایک دور کی کزن نے تمھاری دعوت کی ہے ----

وہ مرحا کو اپنی باتوں کے چنگل میں پھنسا رہی تھیں ----

نن نہیں --- مجھے کہیں نہیں جانا --- آپ لوگ چلے جائیے ----

میری طرف سے معذرت کر لیجئے گا ---- مجھے اب کہیں بھی جانا اچھا نہیں لگتا ---- مرحا اب گھر میں ہی رہنا چاہتی تھی اسی لیے انکار کر دیا -----

مرحا میں تم سے ناراض ہو جاؤں گی ---- پلیز میری چھوٹی بہن نہیں ہو --- بس تم ہمارے ساتھ جا رہی ہو ----- میں تمھارے کپڑے نکل دیتی ہوں ---- اور فوراً سے ہی مرحا کے کپڑے نکالنے لگی ----

یہ کپڑے میں استری کر دیتی ہوں اور میں حبہ کو بھی تیار کر دوں گی ---- یہ کہتے ہوئے وہ کپڑے لے کر کمرے سے باہر نکل گئی -----

آج وہ بہت خوش تھی کہ اس کے کئے گئے تعویذوں سے وہ کامیاب ہو گئی --- مگر وہ نہیں جانتی تھی کہ اب تک جو کچھ بھی ہوا وہ تو صرف اللہ کے حکم

سے ہوا تھا ---- تعویذ کر کے تو اس نے صرف اور صرف اپنے گناہوں میں اضافہ کیا تھا ----

فریال بھابھی ہم کہاں جا رہے ہیں ---- مرحا کو راستے کی سمجھ نہیں آ رہی تھی ---- تب ہی مرحا نے فریال بھابھی سے پوچھا ---

ارے بتایا تو تھا کہ میری دور کی کزن ہیں ان کے گھر جا رہے ہیں ----
فریال نے آنکھیں گھماتے اسے بتایا ----

اچھا یہ کون سی جگہ ہے --- میں پہلے یہاں کبھی نہیں آئی ناں --- اس لیے پوچھ رہی تھی --- مرحا کو جانے کیوں ان نئے راستوں کو دیکھ کر خوف محسوس ہو رہا تھا ----

اوہ ہو --- مرحا تم تو ایسے پریشان ہو رہی ہو جیسے تم نے اکیلے یہاں سے واپس جانا ہو ---- فکر مت کرو --- ہم تمھیں اپنے ساتھ ہی واپس لے کر جائیں گے --- تم تو بالکل بچوں کی طرح پریشان ہو جاتی ہو --

اب تو ایک بیٹی کی ماں ہو ---- بہادر بنو --- ورنہ ڈر ڈر کہ ہی مر جاؤ گی --- فریال کے لہجے میں طنز تھا --- جو کہ مرحا کو صاف محسوس ہو رہا تھا --- مگر وہ ڈری سہمی سی لڑکی اسے بھلا کیا جواب دیتی --- وہ تو انھیں لوگوں کے رحم و کرم پر تھی -----

نن نہیں میں نے تو ویسے ہی پوچھا ---- مرحا باہر کی طرف دیکھتے ہوئے ان راستوں کو سمجھنے کی کوشش کر رہی تھی --- جہاں سے وہ لوگ گزر رہے تھے ----

مرحا کی آنکھ کھلی تو وہ ایک کشادہ حال نما کمرے میں بیڈ پر لیٹی تھی --- یک دم ہی اٹھی تھی ---- پھر یاد آیا کہ حبہ اس کے ساتھ نہیں تھی --

حبہ -- حبہ -- آہ -- میری جان میری بچی کہاں چلی گئی ----

میری حبہ کو مجھ سے کون لے گیا ---- فریال بھابھی --- آپ کہاں ہیں فیصل بھائی --- مجھے یہاں کیوں چھوڑ دیا ---- میری بچی کو مجھ سے کیوں چھین لیا میں کیا کروں گی اس کے بنا ----- کوئی ہے -----

وہ پاگلوں کی طرح چیخ رہی تھی -----

تب ہی لگ بھگ پچیس سال کی ایک لڑکی کمرے میں داخل ہوئی تھی ----

اب تمھارے لئے یہی بہتر ہے کہ تم سب کچھ بھول جاؤ ---

اپنا نام بھی ----

مما ---- چاچی ہمارے ساتھ گھر نہیں جا رہیں ----

فیصل ارحم کے ساتھ پہلے ہی باہر آ چکے تھے ---- اور اب جو ارحم نے اپنی ماں کو اکیلے حبہ کو گود میں اٹھائے اپنی طرف آتے دیکھا تو بھاگ کر اپنی ماں کے پاس آیا اور چاچی کے بارے میں پوچھنے لگا---

ہاں بیٹا آپ کے سامنے ابھی چاچی سو گئی تھیں ناں ---- جب وہ اٹھ جائیں گی تو ہم انھیں آ کر لے جائیں گے ---- وہ اپنے بیٹے کو بہلانے لگی ----

تو مما ہم ان کے جاگنے کا انتظار کر لیتے ہیں ناں ---- جب ان کی نیند پوری ہو جائے گی تو ہم ساتھ چلے جائیں گے --- اور---- اور یہ یہ حبہ

حبہ تو اپنی مما کے بغیر روئے گی نہ --- آپ اسے کیوں لے آئیں ----

مما پھر یہ چپ نہیں ہو گی --- بہت روئے گی مما --- اس کے تو بابا بھی اس کے پاس نہیں ہیں --- اور مما بھی اس کے پاس نہیں ہوں گی تو پھر یہ بہت روئے گی ---- اشعر کا خیال آتے ہی ارحم کی آواز رندھ گئی تھی ---- مما پلیز اسے اس کی مما کے پاس لے چلیں ----

وہ دونوں اب گاڑی میں بیٹھ چکے تھے ----

وہ حبہ کو اپنی ماں سے لینے لگا ---- تب ہی فریال نے ارحم کو زناٹے دار تھپڑ رسید کیا تھا ---- اور ارحم کو زندگی میں پہلی بار اپنی ماں سے تھپڑ پڑا تو وہ سہم گیا تھا ----

آرام سے بیٹھ جاؤ --- ایک دفعہ کی بات سمجھ نہیں آتی آپ کو ----

فریال ارحم پر بری طرح سے دھاڑ رہی تھی ----

فیصل گاڑی کی فرنٹ سیٹ پر بیٹھے تھے جبکہ فریال ارحم کے ساتھ حبہ کو گود میں لئے پچھلی سیٹھ پر بیٹھی تھی -----

اور فریال کی اتنی بدتمیزی پر فیصل نے پیچھے مڑ کر دیکھا تھا ----

فریال کیا کر رہی ہو ---- بچہ ہے ---- فیصل نے خود بھی ارحم کو کبھی ہاتھ نہیں لگایا تھا --- اور آج فریال نے صرف اپنے مقصد کی خاطر ارحم کو بری طرح سے مارا تھا ----

اور فریال کی اس حرکت پر فیصل کا بس نہیں چل رہا تھا کہ فریال کا گلہ ہی دبا دیں ---- مگر خود پر قابو کر گئے ----

فیصل گاڑی تیز چلائیں ---- گاڑی کسی سنسان جگہ پر لے جائیے گا ---

تا کہ ہم اسے ٹھکانے لگا سکیں --- لالچ اور ہوس نے فریال کو نہ صرف اندھا کردیا تھا بلکہ اس کی سوچنے اور سمجھنے کی صلاحیت بھی ختم کر دی تھی ----

ہا ہاں --- فریال تم فکر مت کرو ---- ابھی یہاں زرا چہل پہل ہے ---- اس علاقے میں لوگ ذرا زیادہ ہیں ---- کوئی خالی اور سنسان جگہ آتی ہے تو پھر میں خود حبہ کو وہاں پھینک کر آؤں گا ----

گاڑی چلاتے چلاتے اچانک سے ہی فیصل کو کھانسی شروع ہو گئی ---
کھانسی ایسی شروع ہوئی کہ رکنے کا نام ہی نہیں لے رہی تھی -----
تب ہی فیصل نے گاڑی سائیڈ پر روک دی تھی ----

فریال مم مجھ سے گاڑی نہیں چلائی جا رہی ---- یہاں قریبی میڈیکل سٹور ہے میں وہاں سے دوا لے کر آتا ہوں ---- یہ کہتے ہی فیصل گاڑی سے اتر کر چلے گئے ----

پلیز جلدی گاڑی چلائیں --- دیکھیں میرے بچے کو کیا ہو رہا ہے ----

کل تو اسے دوا دی تھی یہ ٹھیک بھی ہو گیا تھا مگر اب یہ اتنا کھانس رہا ہے ---- اس کا سینہ بند ہے --- اس سے سانس نہیں لی جا رہی ---- جلدی کریں دیکھیں نا ---- یہاں قریب میں کوئی ہاسپٹل ہو تو وہاں چلتے ہیں ---- اتنا چھوٹا بچہ تو اپنی تکلیف بھی نہیں بتا سکتا ---- اگر میرے بچے کو کچھ ہو گیا ناں تو میں آپ کو کبھی معاف نہیں کروں گی ---- وہ اب اپنے بچے کی بگڑتی حالت دیکھ کر سسکیوں سے رونے لگی -----

اچھا ناں صبر کرو ---- صرف تمھارا بچہ نہیں ہے میرا بھی ہے -----

میں دیکھتا ہوں یہاں کوئی ہاسپٹل ہوا تو وہاں گاڑی روک دوں گا---

وہ خود بھی اندر سے بہت ڈر گیا تھا --- مگر ابھی وہ خود کو مضبوط ظاہر کر رہا تھا کہ اس کی بیوی بھی رو رہی تھی --- اگر وہ ہمت ہار جاتا تو پھر اپنی بیوی کو کیسے تسلی دیتا -----

سو وہ خاموشی سے گاڑی چلانے لگا کہ اسے ایک ہاسپٹل نظر آیا -----

لکھا تھا----

24hour

یعنی ہر وقت وہاں ڈاکٹر موجود ہوتے تھے

اس نے دل ہی دل میں شکر ادا کیا ---- اور سائیڈ پر گاڑی روکنے لگا تو تب ہی ایک سیکیورٹی گارڈ اس کی طرف آیا تھا ---- سر اس پارکنگ میں جگہ نہیں ہے آپ روڈ کی دوسری سائیڈ پر سامنے پارکنگ میں اپنی گاڑی پارک کر دیں ---- یہ

کہتے ہوئے اس گارڈ نے اس شخص کو گاڑی ہسپتال کے سامنے والی پارکنگ جو کہ سڑک کے دوسرے سائیڈ پر تھی وہاں گاڑی کھڑی کرنے کا اشارہ کیا ---

اس نے جلدی سے گاڑی وہاں کھڑی کی اور اپنی بیوی سے بھی اترنے کے لئے کہا ----- وہ اپنے بچے کو گود میں لئے اپنے آنسو صاف کرتے ہوئے اپنے شوہر کے پیچھے چل دی -----

اب فریال کو احساس ہوا کہ وہ ارحم کے ساتھ کچھ زیادہ ہی برا سلوک کر چکی تھی ---- ارحم اب بھی سسکیوں سے رو رہا تھا -----

سوری ارحم بیٹا ----- فریال نے ارحم کے چہرے پر پیار سے ہاتھ رکھتے کہا لیکن ارحم پھر بھی روئے جا رہا تھا --- جس کی وجہ سے فریال بہت پریشان ہو گئ -----

کیا ہوا میرے بچے بولو ناں ----- مما سوری کہہ رہی ہیں ناں -----

وہ اس کے آنسو صاف کرتے ہوئے کہنے لگی تو ارحم اپنی ماں کے گلے لگ گیا

----- مما پانی چاہیے ---- بہت پیاس لگی ہے ---- ارحم نے اپنی ماں سے دور ہوتے ہوئے کہا ----- پانی تو نہیں ہے ---- فریال نے گاڑی میں نظر دوڑائی تو وہاں کہیں بھی پانی تھا ہی نہیں ----

مما آپ جائیں ---- بابا میڈیکل سٹور پر گئے ہیں ناں ---- آپ بھی وہاں سے مجھے پانی لا دیں ---- ارحم ضد کرنے لگا ----

آپ کے بابا آئیں گے تو میں انھیں کہہ دوں گی --- وہ لا دیں گے ----

فریال نے منع کیا تو ارحم پھر سے رونے لگا ----

اچھا اچھا رو مت ---- میں جاتی ہوں اور حبہ کا خیال رکھنا -----

میں ابھی پانچ منٹ میں آئی ---- ارحم سے کہتی وہ گاڑی سے اتر گئی تھی

----

یہ فیصل بھی پتہ نہیں کہاں رہ گئے ہیں ---- پچھلے پندرہ منٹ سے گئے ہوئے ہیں اور واپسی کا کچھ پتہ نہیں ---- منہ میں بڑبڑاتے وہ سڑک پار کر کے ہاسپٹل کی طرف چلی گئی جس کے ساتھ میڈیکل سٹور تھا ---- فیصل اپنی دوا لینے وہیں گئے تھے ---- سو وہ بھی اسی طرف چلی گئی -----

میڈیکل سٹور پر کافی رش تھا ---- منرل واٹر کی بوتل خرید کر جب وہاں سے باہر نکلی تو دیکھا فیصل کسی سے فون پر بات کر رہے تھے

اسے بہت غصہ آیا ---- آپ یہاں ---- کس سے بات کر رہے ہیں -----

فیصل بھی فریال کی آواز سن کر ہڑبڑا گئے تھے -----

فری --- میرے دوست کا فون تھا --- اپنے حواس پر قابو پاتے وہ فریال کو وضاحت دینے لگے -----

اور دوا کہاں ہے ---- کھانسی کا سیرپ لینے آئے تھے نہ آپ -----

فریال شک بھری نظروں سے فیصل کو دیکھنے لگی -----

ہاں میں کھانسی کا سیرپ ہی لینے آیا تھا --- مگر دوست کا فون آگیا

فیصل کو بھی اب غصہ آگیا تھا---- اور تم یہاں میری جاسوسی کرنے آئی ہو کیا ----- فیصل کو کافی حیرت ہوئی تھی فریال کو وہاں دیکھ کر تب ہی اس پر برس پڑے -----

اچھا اچھا ---- اب خرید لیں ناں ---- فریال نے فیصل کو اتنے غصے میں دیکھا تو بات کا رخ بدل دیا ---- میں کیوں کرنے لگی جاسوسی میں ارحم کے لیے منرل واٹر کی بوتل لینے آئی تھی ---- اسے بہت پیاس لگی ہے ----

آپ سیرپ لے آئیے میں یہیں انتظار کر رہی ہوں ---- میڈیکل سٹور پر کافی رش تھا اسی لیے اس نے باہر کھڑے رہنا ہی مناسب سمجھا -----

اور فیصل کو میڈیکل سٹور سے میڈیسن اور پانی خریدتے ہوئے مزید پندرہ سے بیس منٹ لگ گئے تھے -----

فیصل اور فریال دونوں چلتے ہوئے سڑک پار کر کہ جب گاڑی میں آ کر بیٹھے تو دیکھا کہ ارحم تو سو رہا تھا --- اور حبہ غائب تھی -----

فیصل ---- فیصل ---- فریال زور زور سے چلا رہی تھی -----

کیا ہوا ---- فیصل فریال کے اس طرح چیخنے سے پریشان ہو گئے ----

بچی --- حب حبہ غائب ہے ----- اور فریال کی اس بات پر فیصل کے ہاتھوں کے طوطے اڑ گئے -----

تم مذاق کر رہی ہو ناں ---- یہیں ہو گی بچی ---- اچھی طرح دیکھو

فیصل تو صحیح معنوں میں پریشان ہو گئے تھے -----

سوئی تو نہیں ہے ناں --- بچی ہے ----- چھ مہینے کی ہو گئی ہے ----

ارحم ارحم ---- وہ پریشانی میں ارحم کو جھنجھوڑنے لگی ----

وہ بھی نیند میں تھا اسی وجہ سے ڈر گیا ----- جج جی مما کی ہوا

حبہ کہاں ہے ---- وہ حواس باختہ سی اپنے بیٹے سے پوچھنے لگی

مما مجھے کیا پتہ ---- آپ کہہ رہی تھیں کہ آپ اسے پھینک دیں گی --

آپ نے ہی پھینکا ہو گا --- بتائیں میری ڈول کہاں ہے مما ----

ارحم جیسے رو دینے کو تھا ----

بکواس بند کرو ---- ارحم تمھیں پتہ ہو گا ناں تم گاڑی میں موجود تھے ----

فریال اس چھوٹے سے بچے پر برس رہی تھی -----

مما مجھے نہیں پتہ ---- وہ اب آنسوؤں سے رو رہا تھا -----

فریال تم گاڑی سے کیوں اتری تھیں ---- تم جھوٹ بول رہی تھی نہ کہ تم پانی لینے کے لیے آئی تھیں ---- مجھے پتہ ہے تم نے ہی کہیں پھینکا ہو گا ----- فیصل نے تو مرحا کا بھی اچھی جگہ بندوبست کر دیا تھا اور وہ چاہ رہے تھے کہ بہانے سے مرحا کی بچی بھی اس تک پہنچا دیں گے ---- مگر یہاں تو سارے منصوبے فیل ہوتے نظر آ رہے تھے

مم میں کیوں پھینک کر آؤں گی ---- فیصل جب آپ میری خوشی میں خوش تھے تو مجھے کیا ضرورت پڑی تھی کہ میں اتنی رش والی جگہ پر اسے پھینک دیتی ---- اور اگر میں ایسا کرتی تو میں اسی وقت پکڑی جاتی ---- یہ بہت رونق والی جگہ ہے --- ہر جگہ لوگ اور سیکیورٹی گارڈز پھر رہے ہیں ------

فریال خود بھی پریشان ہو گئ تھی کہ --- آخر بچی گئ تو گئ کہاں

ارحم پر شک جاتا بھی تو وہ ابھی اتنا بڑا نہیں تھا کہ بچی کو کہیں غائب کر دیتا -----اور اب تو فریال کو ایک نیا غم لگ گیا تھا-----

کہ وہ بچی اگر مرحا کے رشتے داروں کے ہاتھ لگ گئی تو وہ فریال اور فیصل دونوں کو پکڑ کر جیل بھجوا دیں گے -----

یا اللہ میں کیا کروں ---- اب تو فریال صحیح معنوں میں پریشان ہو گئی تھی -----

******

آج کچھ لوگوں کو آزمایا گیا تھا

صبر محبت اور ظرف سے

صبر کبھی کبھی ہار جایا کرتا ہے

آج بھی صبر ہار چکا تھا لالچ اور حوس کے آگے

محبت ہارتی نہیں مجبور ہو جاتی ہے

اور آج محبت بھی مجبور ہو گئی تھی --- کھو دینے کے ڈر سے

مگر کبھی کبھی کسی کو ظرف سے آزمایا جاتا ہے ----

اور پھر اکثر ظرف والے صبر اور محبت والوں پر سبقت لے جاتے ہیں

آج بھی ظرف والے جیت چکے تھے --- اور اس ظرف پر آج دنیا کا ہر اک ذرا عش عش کر رہا تھا ----

جیسے ہی فریال گاڑی سے اتر کر سڑک کی دوسری سائیڈ پر گئی ---

ایک اور گاڑی فیصل کی گاڑی کے پاس آکر رکی تھی --- ارحم کی توجہ فوراً سے ان ماں باپ کی طرف گئی تھی جو اپنے کچھ مہینے کے بچے کو گود میں اٹھائے پریشانی سے روڈ کراس کرتے ہاسپٹل کی طرف بڑھ گئے تھے --- اور ارحم جو کہ تھپڑ پڑ جانے کی وجہ سے اب تک رو رہا تھا --- اسے شاید تھپڑ پڑ جانے کا دکھ

نہیں تھا ---- اسے تو اپنی ڈول کی قسمت پر رونا آ رہا تھا --- جسے ابھی کچھ ہی دیر بعد اس کے ماں باپ نے کسی کچرے کے ڈھیر میں پھینک دینا تھا -----

فوراً سے پیشتر ارحم نے حبہ کو گود میں اٹھایا تھا -----

پھر کسی خیال کے آتے ہی اس نے ساتھ والی گاڑی کی طرف دیکھا تھا جہاں سے نکل کر وہ ماں باپ اپنے بچے کو لے کر جا چکے تھے -----

حبہ ڈول مجھے نہیں پتہ آپ کی مما کہاں ہیں --- ورنہ میں خود آپ کو وہاں چھوڑ کر آتا ---- آپ مجھے معاف کر دینا ---- میں آپ کو اپنے ساتھ نہیں رکھ سکتا ---- کیونکہ میری مما اور بابا آپ سے پیار نہیں کرتے ----

وہ آپ کو مجھ سے دور کر دینا چاہتے ہیں ---- وہ آپ کو پھینک دینا چاہتے ہیں ---- اور اگر وہ ایسا کریں گے تو میں آپ کو نہیں بچا سکوں گا --- حبہ ڈول میں

بہت چھوٹا ہوں ---- مما بابا میری بات نہیں سنتے --- میں آپ کی حفاظت نہیں کر سکتا ----

میں آپ کو ان لوگوں کے پاس چھوڑ دوں گا --- جو آپ سے بہت پیار کریں گے ---- کیوں کہ وہ اپنے بے بی سے بھی بہت پیار کرتے ہیں ----

اور ایک خیال کے ذہن میں آتے ہی حبہ کو گود سے اتار کر گاڑی کی سیٹ پر رکھتے وہ تیزی سے گاڑی سے اترا تھا ----

جیسے ہی چیک کیا تو دیکھا وہ لوگ جلدی میں گاڑی کا پچھلا دروازہ لاک کرنا بھول گئے تھے ---- اور تب ہی ارحم نے دل ہی دل میں شکر ادا کیا تھا ---- اللہ میاں آپ بہت بہت اچھے ہیں ----

آج آپ نے میری دعائیں سن لیں ----

پھر وہ جلدی سے اپنی گاڑی کی طرف آیا اور حبہ کو احتیاط سے اٹھا کر دوسری گاڑی میں لے گیا ---- اور گاڑی کی پچھلی سیٹ پر رکھتے ہوئے زاروقطار رو دیا

----آج وہ آنسوؤں سے رو رہا تھا---- اگر آپ اپنی مما کے پاس ہوتی تو ایسا کبھی بھی نا ہوتا---- حبہ ڈول مجھے معاف کر دینا----

یہ کہتے ہوئے اس نے اپنے آنسو رگڑ کر صاف کئے پھر جھک کر حبہ کے گال پر کس کیا---- حبہ کو خدا حافظ کہتے گاڑی کا دروازہ لاک کر کے وہاں سے نکلا اور جلدی سے اپنی گاڑی میں آ کر بیٹھا ہی تھا کہ اس کے ذہن نے بہت تیزی سے کام کیا تھا---- وہ پھر سے گاڑی سے اترا تھا اور پھر اس نے کچھ نوٹ کیا تھا---- ذہین تو وہ ہمیشہ سے ہی تھا مگر آج اس کی عقل اور ذہانت نے شاید ایک چھوٹی سی بچی کو اس دنیا میں زلیل وخوار ہونے سے بچا لیا تھا-----

اب وہ دعا کرنے لگا کہ اس کے ماں باپ کو آنے میں دیر ہو جائے اور وہ لوگ جن کی گاڑی میں ارحم نے حبہ کو چھوڑا تھا---- وہ لوگ جلدی آ جائیں---- تا کہ وہ لوگ حبہ کو لے جائیں اور اس کے ماں باپ کو پتہ ہی نہ چلے---- آج شاید ارحم کی ہر دعا قبول ہونی تھی----

دیکھا فریال اور فیصل گاڑی کی طرف آ رہے تھے ---- اس نے دل ہی دل میں آیت الکرسی کا ورد شروع کر دیا ---- کیوں کہ اسے بی جان نے بتایا تھا کہ جب انسان کی جان کو کوئی خطرہ ہو تو پھر انسان کو حفاظت کے لیے آیت الکرسی پڑھنی چاہیے ---- اور اسے تمام آیات ، دعائیں اور قرآن پاک بی جان ہی پڑھایا کرتی تھیں ---- آج اسے شدت سے بی جان یاد آئی تھیں --- اس کی آنکھیں پھر سے بھیگنے لگی تھیں ----

تب ہی اس نے اپنی آنکھوں کو صاف کرتے سونے کی ایکٹنگ کی تھی

اور اس کے ماں باپ نے اس کی توقع کے عین مطابق آتے ہی لڑنا شروع کر دیا تھا ---- تب ہی اس کی ماں کے جھنجھوڑنے پر اس نے بمشکل آنکھیں کھولی تھیں ---- اور پھر اپنی ماں کے مزید سوالوں سے بچنے کے لیے اس نے آنسو بہانہ شروع کر دیئے تھے جو اس وقت اس کا سب سے بہترین ہتھیار تھے

-----

حبہ کی تلاش میں وہ دونوں جانے کہاں کہاں نظریں دوڑاتے رہے ---

پھر جب وہ دونوں ہی گاڑی سے اتر گئے تو ارحم کو لگا کہ اب تو اس کی چوری پکڑی جائے گی ---- وہ دل ہی دل میں حبہ کے نہ ملنے کی دعائیں مانگتا رہا ----- اور مزید بیس منٹ گزرنے کے بعد بھی جب انھیں حبہ نہیں ملی تو وہ ناکام و نا مراد واپس لوٹے تھے جس پر ارحم نے شکر کا کلمہ پڑھا تھا --- اس کے دل میں ڈر تھا کہ اگر حبہ نے رونا شروع کر دیا تو پھر ارحم کا پول کھل جائے گا -----

اس کے ماں باپ کے ہاتھوں اس کی درگت جو بننی تھی وہ الگ مگر اسے تو فی الحال حبہ کا غم کھائے جا رہا تھا --- کہ اگر وہ انہیں مل گئی تو وہ اسے پھر سے اٹھا کر کہیں پھینک دیں گے --- جو ارحم کو کسی صورت منظور نہیں تھا -----

فیصل تو کسی ہارے ہوئے جواری کی طرح منہ لٹکائے آ کر گاڑی میں بیٹھ گئے تھے ---- ارحم نے اپنے باپ کی آنکھوں میں نمی دیکھی تو

ایک پل کے لیے اس کے دل کو کچھ ہوا تھا ---- اس نے سوچا کہ وہ اپنے بابا کو سب بتا دے مگر اگلے ہی پل اس کے ذہن میں یہ خیال آتے ہی کہ اگر انھوں نے حبہ کو کہیں پھینک دیا تو ---- وہ اپنے باپ کو کچھ بھی بتانے کا ارادہ ترک کر چکا تھا -----

فیصل اب چلیں بھی ہم اور کتنی دیر حبہ کو ڈھونڈتے رہیں گے ----

فریال کے کہنے پر فیصل نے فریال کو انتہائی دکھ سے دیکھتے ہوئے گاڑی سٹارٹ کر دی تھی -----

اور جیسے ہی گاڑی سٹارٹ ہوئی ارحم نے گہری سانس لی تھی کہ جیسے اس کی بہت بڑی مشکل آسان ہو گئی تھی ----

فیصل نے گاڑی ریسورس کرتے ہوئے نکالی تو ارحم نے اس گاڑی کو بہت حسرت سے دیکھا تھا جس میں ابھی ابھی وہ اپنی حبہ ڈول کو چھوڑ آیا تھا کہ جیسے اس میں ارحم کی کوئی بہت ہی قیمتی شے رہ گئی ہو-----

میں بہت جلد آپ سے ملوں گا حبہ ---- میں آپ کو ڈھونڈ لوں گا----

یہ میرا آپ سے وعدہ ہے --- دل میں عہد کرتے ارحم نے سر پیچھے سیٹ پر ٹکایا اور کرب سے آنکھیں موند لی -----

وہ لوگ جب اپنے نو ماہ کے بچے کو ڈاکٹر کے پاس لائے تو اس بچے کی حالت بہت خراب ہو چکی تھی ---- اس سے سانس بھی نہیں لی جا رہی تھی ---

اس بچے کی ماں کا چہرہ آنسوؤں سے بھیگا ہوا تھا---- وہ تو ویسے بھی صدا کی جذباتی تھی ---- اور آج بھی اسے کچھ سمجھ نہیں آ رہی تھی کہ وہ کیا کرے

----

نرس نے اس کی یہ حالت دیکھی تو اس سے مخاطب ہوئی -----

آپ پریشان نہ ہوں ---- آپ کے بچے کو چسٹ انفیکشن ہے ---- اسے نیبولائیز کر رہے ہیں ---- فکر نہ کریں --- بدلتے موسم کی وجہ سے اکثر بچے بیمار ہو جاتے ہیں ---- آج کل ٹھنڈ بھی زیادہ بڑھ گئی ہے ---

بس احتیاط کیجئے اور اپنے بچے کو گرم کپڑے پہنائیں ----

اور دیکھتے ہی دیکھتے اس چھوٹے سے بچے کی طبیعت کچھ بہتر ہونے لگی --- اس کی سانسیں یک دم بحال ہونے لگیں ---- اور وہ جو سانس نہ لے سکنے کے باعث کھانسنے یا رونے لگتا اب نیند اس پر حاوی ہو چکی تھی ---- چسٹ انفیکشن کی وجہ سے وہ سو نہیں پا رہا تھا --- اب جیسے ہی سکون ملا تو وہ نیند کی وادیوں میں اتر گیا

نرس یہ کیوں سو گیا ---- اس بچے کی ماں کو پریشانی میں کچھ سمجھ نہیں آ رہی تھی --- تب ہی ڈاکٹر سے پوچھنے لگی ----

آپ کا بچہ چسٹ انفیکشن کی وجہ سے سو نہیں پا رہا تھا اسی لیے جیسے ہی اسے سکون ملا وہ سو گیا --- ڈاکٹر نے مسکراتے ہوئے اسے تسلی دی تو ---- وہ فورا سے اپنے بیٹے کے پاس گئی اور اس کے گال پر اپنے لب رکھ دیئے تھے ----

یہ میں کچھ میڈیسنز لکھ رہی ہوں آپ لوگ اسے دیتے رہیے گا ------

اور جب تک آپ کا بچہ مکمل ٹھیک نہیں ہو جاتا ---- آپ اسے نیبولایئزر کروانے کے لیے یہاں لاتے رہیے گا --- یا پھر نیبولایئزر خرید لیجئے اور گھر پر ہی کر لیا کریں ---- ڈاکٹر نے اسے بتایا تو وہ کچھ مطمئن ہوئی ---- تب ہی وہ اپنے بیٹے کو اٹھائے ہوئے باہر آئی تھی جہاں اس کا شوہر اس کا انتظار کر رہا تھا -----

کیا ہوا خیریت ---- اس کے شوہر نے اسے دیکھتے ہوئے فکر سے پوچھا

جی اللہ کا شکر ہے ---- یہ میڈیسن لینی ہیں ---- اس نے اپنے شوہر کو دوائیوں کی پرچی پکڑائی -----

اچھا ابھی تو کافی رش ہے یہاں ---- یہ لو گاڑی کی چابی میں آتا ہوں

چلی جاؤ گی ؟ اس نے فکر سے اپنی بیوی سے پوچھا ----

جی میں چلی جاؤں گی ---- اس نے گاڑی کی چابی لیتے ہوئے کہا اور آگے بڑھ گئی -----

وہ جیسے ہی گاڑی میں آ کر بیٹھی تو اسے لگا کہ پچھلی سیٹ پر کچھ تھا --- اس نے ڈرتے ڈرتے پیچھے مڑ کر دیکھا تو اس کی تو جان ہی نکل گئی ---- اگر وہ اپنے منہ پر ہاتھ نہ رکھ لیتی تو اس کی چیخ ہی نکل جاتی -----

بب ---بچ --- بچہ یہ کہاں سے آیا ---- اس نے اپنے بیٹے کو فرنٹ سیٹ پر لٹایا اور خود گاڑی سے اتر کر پیچھے آئی تھی ----

گاڑی کا پچھلا دروازہ کھول کر جیسے ہی اندر دیکھا تو ایک پیارا سا بچہ تھا ---- یہ تو لڑکی لگتی ہے --- لیکن یہاں کیسے ---- وہ کچھ بھی سمجھنے سے قاصر تھی --- گاڑی سے اتر کر ادھر ادھر دیکھا تو اسے کوئی ایسا شخص نظر ہی نہیں آیا کہ جس پر شک کیا جا سکے -----

پھر جلدی سے اسے ٹٹول کر دیکھا کہ کہیں کسی نے کوئی بم تو فٹ نہیں کر دیا اس کے ساتھ ----- تسلی ہونے پر اس نے اس بچی کو گود میں اٹھایا تھا ---- کتنی معصوم ہے کتنی پیاری ہے یہ ----پتہ نہیں کیسے لوگ ہیں جو معصوم بچوں کی اتنی نا قدری کرتے ہیں -----

اتنے میں دیکھا کہ اس کا شوہر واپس آ رہا تھا -----

اپنی بیوی کو پچھلی سیٹ پر بیٹھا دیکھ کر اسے کچھ تشویش ہوئی تھی ---- جب لائیٹ آن کی تو وہ حیرت زدہ رہ گیا ----

کک کون ہے یہ ؟ کس کا بچہ ہے یہ ----

بچہ نہیں بچی ہے --- اس کی بیوی نے اس بچی کو گود میں لیتے ہوئے کہا
----

کہاں سے آئی یہ ---- وہ اب بھی پریشان تھا ----

مجھے کیا پتہ --- ہماری گاڑی میں کوئی رکھ کر چلا گیا ----

اس لڑکی نے اس بچی کو پیار سے دیکھتے ہوئے کہا ----

کیا مطلب کوئی رکھ کر چلا گیا --- پھینکو اسے --- پتہ نہیں کون اپنا گناہ ہمارے متھے مار کر چلا گیا ہے -----

اسے بچی کو دیکھ کر خوف محسوس ہونے لگا ----

کیا مطلب گناہ --- اور آپ کیسے کہہ سکتے ہیں کہ یہ کسی کے گناہ کا نتیجہ ہے --- اور ویسے بھی اگر کسی نے گناہ کیا بھی تھا تو وہ اس کے سر ہی ہو گا --- اس میں اس معصوم کا کیا قصور ہے ----

میں تو اسے کسی صورت یہاں نہیں چھوڑوں گی ----

وہ اپنے شوہر کو حتمی فیصلہ سنا چکی تھی ----

لیکن --- ابھی وہ کچھ کہتا اس کی بیوی نے اس کی بات کاٹ دی لیکن ویکن کچھ نہیں بس ---- میں نے کہہ دیا یہ ہمارے ساتھ ہی جائے گی -----

میں کل پولیس اسٹیشن جاؤں گا --- اس کی رپورٹ لکھواؤں گا -----

اس نے غصے میں کہا -----

اس نے فوراً سے اپنے بیٹے کو اٹھا کر اپنے پاس سیٹ پر لٹایا تھا ---- اور اس بچی کو وہ اب بھی گود میں لئے بہت پیار سے دیکھ رہی تھی ----

اچھا ابھی تو گھر چلیں ناں --- بہت دیر ہو چکی ہے ---- وہ ابھی اپنے شوہر سے بات ہی کر رہی تھی کہ اس بچی نے رونا شروع کر دیا ----

کیا ہوا گڑیا کو ---- کیوں رو رہی ہے ---- لگتا ہے آپ کو بھوک لگی ہے

تب ہی اس نے فیڈر بنایا اور اسے پلانے لگی ----

وہ بچی جانے کب کی بھوکی تھی ---- غٹا غٹ سارا دودھ پی گئی ---

تب ہی اس نے تھوڑا اور دودھ بنایا تو وہ بھی اس نے پی لیا -----

اور اس بچی کے صبر پر اس لڑکی کو بہت پیار آیا -----

پتہ نہیں کب سے بھوکی تھی یہ بے چاری مگر بہت صبر والی ہے ---- جب بھوک نے حد سے زیادہ ستایا تو ہی یہ روئی ہے ----

اور اس بچی کا دکھ محسوس کرتے ہوئے اس کی آنکھیں نم ہو گئی تھیں ---- شدت جذبات میں جب اس نے بچی کو اپنے سینے سے لگایا تو وہ سو گئی تھی

-----

فیصل بھائی مرحا کو اپنے ایک دوست کے گھر لے آئے تھے اور انھیں تمام حالات بتا دیئے تھے اور ان سے کہا تھا کہ وہ مرحا کو کچھ دن کے لیے اپنے پاس رکھ لیں ----

ان کے دوست کی فیملی میں اس کی بہن جو مرحا کی عمر کی تھی

بیوی اور دو بچے تھے ----

فیصل نے فریال کو کچھ بھی کہنے سے منع کر دیا تھا --- یہ کہہ کر کہ میں نے انھیں سب سمجھا دیا ہے --- وہ نہیں چاہتے تھے کہ فریال منہ سے کچھ بھی بول کر اپنی عزت ان لوگوں کی نظروں میں مزید خراب کر لے ---- جس کی وجہ سے فریال نے چپ رہنے میں ہی عافیت جانی ----

اور سونے پر سہاگا ----- یہ کہ مرحا نے دو دن سے کچھ کھایا نہیں تھا جس کی وجہ سے وہ بے ہوش ہو گئی ---- فریال سمجھی کہ ان لوگوں نے اسے کچھ پلا دیا کیونکہ ابھی تھوڑی دیر پہلے ہی مرحا نے گلاس بھر کر پانی پیا تھا ----

مرحا کو بے ہوش ہوتے دیکھ کر فریال بہت خوش ہوئی کہ جیسا وہ چاہتی تھی بالکل ویسا ہی ہو رہا تھا -----

جیسے ہی مرحا بے ہوش ہو گئی ---- وہ لوگ حبہ کو اٹھا کر چلے گئے

آپ لوگ کون ہیں --- اور آپ ایسا کیوں کہہ رہی ہیں کہ میں خود کو بھی بھول جاؤں ---- وہ اس لڑکی سے مخاطب تھی جو مرحا کے پاس بیٹھی تھی ----

وہ اس لیے کہ اب تم اپنی نئی زندگی کے بارے میں سوچو ---- پرانی مرحا مر چکی --- اب نئی مرحا کو جینا ہے ---- اپنے لیے اپنے پیاروں کے لیے --- وہ لڑکی اسے سمجھا رہی تھی ----

مگر میرے پیارے تو سب ہی ایک ایک کر کے مجھے چھوڑ کر چلے گئے ---- اور میری بچی کہاں ہے ---- لے آئیں نہ اسے ---- میں ساری زندگی آپ کی احسان مند رہوں گی ---- آپ جو کہیں گی میں وہی کروں گی --- ساری زندگی آپ کی غلام رہوں گی ----

پلیز مجھے میری بچی لا کر دے دیں ---- وہ زاروقطار رو رہی تھی ----

وہ فریال بھابھی اسے لے گئی ہیں مگر فیصل بھائی نے کہا ہے کہ وہ اس بچی کو تمہارے حوالے کر دیں گے ---- اس لڑکی نے بتایا-----

فر فریال بھابھی لے گیئں ---- ہائے --- مم میں نے خواب میں بھی یہی دیکھا تھا کہ وہ مجھ سے میری بچی لے گیئں ---

خدا کا واسطہ میری بچی مجھے دے دیں ---- ان سے کہیں مجھے مکان نہیں چاہیئے --- بس میری اولاد میرے حوالے کر دیں -----

وہ کانپنے لگی تھی ---- اور مرحا کی یہ حالت دیکھ کر وہ لڑکی ڈر گئ تھی ---

ایک منٹ میں تمہاری فیصل بھائی سے بات کرواتی ہوں ---- وہ لڑکی فون کرنے کے لیے جیسے ہی اٹھی --- فیصل بھائی کا فون آگیا تھا ---

ہیلو میں یہاں ہاسپٹل کے قریب کھڑا ہوں ---- آپ لوگ فوراً پہنچ جائیں ---
فیصل بھائی پریشان لگ رہے تھے ----

جج جی میں ابھی پہنچتی ہوں ---- مرحا نے فون بند کرتے ہی اس لڑکی سے نکلنے کے لیے کہا تھا --- مگر جیسے ہی وہ ان کی بتائی ہوئی جگہ پر پہنچے تو فیصل بھائی کا دوبارہ فون آیا تھا --- کہ بچی گاڑی سے غائب ہو گئی ---- اور ان کی یہ بات سنتے ہی مرحا بے ہوش ہو گئی تھی ----

انیسہ بیگم انتظار کر کر کہ تھک گئی تھیں --- مگر وہ دونوں ابھی تک گھر واپس نہیں آئے تھے ----

فون کرتی ہوں --- پتہ نہیں کہاں رہ گئے ہیں یہ لوگ ---- رات کے بارہ بج چکے ہیں اور ان لوگوں کا ابھی تک کچھ پتہ نہیں ہے ---- چھوٹے بچے کو بھی ساتھ لے جاتے ہیں --- اس کی طبیعت بھی ٹھیک نہیں ہے ---- کہا بھی

تھا کہ اسے میرے پاس چھوڑ جائیں --- مگر میری سنتا کون ہے ---- انھیں زمل اور حماد سے زیادہ فکر تو حمزہ کی تھی

اسی لیے انھیں --- ان دونوں پر رہ رہ کر غصہ آنے لگا ----

ابھی وہ فون اٹھا کر نمبر ملانے ہی لگی تھیں کہ گاڑی کا ہارن بجا تھا

فوراً سے اٹھ کر گئیں تو دیکھا کہ حماد گیٹ کا لاک کھول کر اندر آچکا تھا اور اب گاڑی اندر لا رہا تھا -----

حماد نے گاڑی سے اتر کر گیٹ بند کیا تو اتنے میں زمل اس بچی کو گود میں لئے گاڑی سے اتری تھی ---- انیسہ بیگم کو کچھ سمجھ نہیں آئی کیونکہ جس کمبل میں وہ لپٹی ہوئی تھی اس کمبل کا کلر تو پنک تھا --- وہ تو حمزہ کا کمبل نہیں تھا ---- زمل اپنی ماں کی حیرت کو بھانپتے ہوئے مسکرانے لگی ---- اور فوراً سے اس بچی کو لا کر اپنی ماں کے حوالے کیا تھا ---- یہ دیکھیں امی اللہ نے

ہمارے گھر رحمت بھیجی ہے ---- انیسہ بیگم کی آنکھیں حیرت سے پھٹی کی پھٹی رہ گئیں ---- کیا مطلب کہاں سے آئی یہ --- کون دے گیا --- کس کی اولاد ہے ---- وہ ایک ہی سانس میں اتنے سارے سوال پوچھ بیٹھی تھیں ---

امی اسے لے کر اندر جائیں پھر میں آپ کو سب بتاتی ہوں --- آپ چلیں --
میں حمزہ کو لے کر آتی ہوں ----

وہ حمزہ کو لینے کے لیے گاڑی کی طرف گئی جو ابھی تک سو رہا تھا

انیسہ بیگم اس بچی کو لے کر لاؤنج میں صوفے پر بیٹھ گئیں -----
اور اس کے معصوم سے چہرے کو دیکھنے لگیں -----

یا اللہ تو خیر کرنا ---- پتہ نہیں کیا ماجرا ہے ----

انیسہ بیگم دل ہی دل میں سب کی خیر و عافیت کی دعائیں مانگنے لگیں

اتنے میں زمل حمزہ کو اٹھائے اندر داخل ہوئی تھی -----

زمل نے حمزہ کو انیسہ بیگم کے ساتھ ہی صوفے پر لٹا دیا اور خود سامنے کرسی پر بیٹھ گئی ----

اب بتاؤ گی بھی کہ یہ کیا ماجرا ہے ----

انیسہ بیگم نے زمل سے پوچھا ----

امی جان --- زمل کچھ کہتی اس سے پہلے ہی حماد لاؤنج میں داخل ہوتے ہی جیسے پھٹ پڑا --- پھپھو جان --- اسے سمجھائیں --- پتہ نہیں کون اپنا گناہ ہمارے سر پر تھوپ کر چلا گیا ہے ---- اور یہ اسے اٹھا کر لے آئی ہے ---- اس کا چہرہ غصے سے سرخ ہو رہا تھا ----

پہلی بات یہ کسی کا گناہ نہیں ہے --- کیوں کہ اگر ایسی بات ہوتی تو یہ بچی ایک یا دو دن کی ہوتی اس کی عمر تقریباً چھ مہینے ہو گی

کسی نے بہت مجبوری میں اسے ہماری گاڑی میں رکھا ہے ----

شاید اسے یہ یقین ہو کہ ہم اس کی حفاظت کریں گے اسی وجہ سے اس نے اسے ہماری گاڑی میں رکھ دیا ----

زمل اس بچی پر فدا ہو گئی تھی --- اور اب وہ اسے خود سے دور نہیں کرنا چاہتی تھی ----

مگر میں کل پولیس اسٹیشن جاؤں گا اور اسے ان کے حوالے کر دوں گا یا پھر ہم اسے یتیم خانے میں چھوڑ آئیں گے ----

حماد بھی اپنی جگہ ٹھیک تھا --- کوئی کیسے کسی روڈ پر پڑے بچے کو اٹھا کر لے آئے ---- حماد کے خیال میں یہ بات بالکل صحیح نہیں تھی ----

اگر کسی نے ہمیں پھنسانے کے لیے چال چلی ہو --- ہم پر نظر رکھی ہو

اور پھر ہم پر الزام لگا دے کہ ہم نے اسے اغوا کیا تھا تو ہم کیا کر لیں گے زمل ---- کبھی تو دماغ سے بھی سوچ لیا کرو ---- حماد کا تو غصے سے برا حال تھا

----

اگر ایسا ہوا نہ تو میں جیل چلی جاؤں گی ---- زمل آج بھی ہمیشہ کی طرح لڑنے مرنے پر تیار تھی ----

پھر بھاڑ میں جاؤ میری طرف سے ---- مگر یاد رکھنا --- اس کی زمہ دار تم خود ہو گی --- اگر اسے تم میرے کمرے میں لائیں نہ تو تمھاری خیر نہیں ہو گی ---- اور اس کی کی وجہ سے تم نے اگر حمزہ کو نظر انداز کیا تو میں تمھیں معاف نہیں کروں گا ---- یہ کہتے ہی وہ تن فن کرتا اپنے کمرے میں چلا گیا تھا ----

انیسہ بیگم اس بچی کو اٹھائے اپنے کمرے میں آ گئیں ----

زمل بھی ان کے پیچھے پیچھے آئی تھی ----

زمل سوچ لو --- حماد کچھ غلط بھی نہیں کہہ رہا تھا --- اگر واقعی اس کی بات سچ ہوئی تو سوچو ہم کہاں جائیں گے --- اللہ نے حماد کو ہمارا سہارا بنایا ہے ---

اگر اسے کچھ ہو گیا تو ہم کیا کریں گے --- زمل یہ دنیا بہت خراب ہے --- یہ جیسی نظر آتی ہے ویسی ہوتی نہیں ہے

یہ بچی بہت معصوم ہے --- لیکن اگر اسے کوئی ہمارے خلاف استعمال کر رہا ہوا تو ہم کیا کریں گے --- بے گناہ ہو کر بھی گناہ گار بن جائیں گے ----

ابھی وہ زمل کو سمجھا ہی رہی تھیں کہ --- اس بچی نے رونا شروع کر دیا --- زمل نے فوراً سے اسے صاف کیا کپڑے چینج کیۓ ---

تو اسے کچھ سکون آیا --- مگر پھر بھی وہ بے چین تھی ----

زمل کو لگا کہ شاید وہ بھوکی ہو گی مگر ----- جیسے ہی زمل نے اسکو فیڈر پلانے کی کوشش کی اس نے منہ بند کر لیا ----

اور بے چینی سے ادھر ادھر دیکھنے لگی ----

شاید وہ اپنی ماں کو ڈھونڈ رہی تھی ----

اور جب اسے اس کی ماں نظر نہیں آئی تو وہ رونے لگی ----

زمل اسے بے چین دیکھ کر پریشان ہو گئ ---- فوراً اسے اٹھا کر اپنے سینے سے لگایا --- لیکن پھر بھی وہ سسک رہی تھی -----

زبان سے نہیں کہہ سکتی تھی مگر ---- رو کر تو اپنا دکھ بتا سکتی تھی ناں ---- مگر وہ معصوم جان نہیں جانتی تھی کہ وہ اب اپنی ماں سے نہیں مل سکتی ---- قسمت نے اسے اس کی ماں سے جدا کر دیا تھا --- اور اب اسے یہیں رہنا تھا --- انھیں لوگوں کے پاس ----

زمل خود پر کنٹرول نہ رکھ سکی اور خود بھی رو دی ----

پھر اسے اپنی ماں کے حوالے کر کے --- روتی ہوئی اپنے کمرے کی طرف بڑھ گئی

حبہ کے کھو جانے کی خبر سن کر مرحا غم سے پاگل ہو رہی تھی ----

مرحا کو اس وقت اپنوں کی سخت ضرورت تھی ---- مگر اس کے پاس کوئی اپنا نہ تھا ---- مرحا رو رو کر بے حال ہو چکی تھی -----

صرف ایک بیٹی ہی تو تھی جو اس کی اپنی تھی ---- باقی تو سب ہی اس سے دور چلے گئے تھے ---- ایک حبہ ہی اس کے جینے کی وجہ تھی ---- وہ اسی کو دیکھ دیکھ کر جیتی تھی -- اور وہ بھی اس سے دور چلی گئی --- کیسی آزمائش تھی ---- کہ ختم ہی نہیں ہو رہی تھی

وہ پچھلے دو گھنٹے سے رو رہی تھی ---- اشعر آپ اپنی مرحا کو چھوڑ کر کیوں چلے گئے --- دیکھیں نا آپ کی مرحا کس حال میں ہے ---- آپ کی بیٹی کو بھی کوئی لے گیا ---

آپ نے ہمیں کیا چھوڑا --- ساری دنیا ہماری دشمن ہو گئی --- اشعر واپس آ جائیں نا --- دیکھیں --- دیکھیں ناں دنیا والوں نے آپ کی مرحا کا کیا حال کر دیا ----

اشعر پلیز واپس آ جائیں ---- وہ اشعر کو یاد کر کر کہ بہت رو رہی تھی ---

اس کے پاس بیٹھی لڑکی بھی اسے دیکھ کر رونے لگی --- لیکن وہ مرحا کے لیے کچھ بھی نہیں کر سکتی تھی --- سوائے اسے تسلی دینے کے --- لیکن فی الحال اس کی کوئی تسلی بھی مرحا کے کام نہیں آ سکتی تھی ----

اب تو وہ لڑکی بھی کافی تھک چکی تھی ---- تب ہی اس نے -- اسے پانی پلایا ---- پھر اسے سہارا دے کر لٹایا -----

مرحا روتے روتے سو گئی تھی ----- مگر نیند میں بھی سسک رہی تھی

وہ لڑکی مرحا کی حالت دیکھ کر بہت پریشان ہو گئ ---- مگر وہ سوائے انتظار کرنے کے اور کچھ بھی نہیں کر سکتی تھی کہ فیصل بھائی نے صبح آنے کا کہا تھا کیونکہ ابھی کافی رات ہو چکی تھی ----

وہ لڑکی بھی مرحا کے ساتھ لیٹی اس کا ہاتھ پکڑے سو گئ تھی ---

فیصل اور فریال جب گھر پہنچے تو فیصل کی حالت دیکھ کر فریال کو ڈر لگنے لگا ---- فیصل نے فریال سے کچھ نہ کہا بلکہ واشروم میں جا کو فریش ہونے کے بعد وہ کمرے سے نکل گئے ----

فریال کو جانے کیوں آج فیصل سے بہت خوف محسوس ہو رہا تھا ---

ارحم آپ بھی فریش ہو جاؤ --- میں کھانا لگاتی ہوں پھر ہم تینوں کھانا کھائیں گے ---- فریال کی اپنی حالت بھی غیر ہو رہی تھی ----

مگر وہ خود کو نارمل ظاہر کرتے ارحم سے مسکرا کر بات کرنے لگی

مما آپ کو یہ گھر چاہیے تھا ناں ---- دیکھیں مل گیا آپ کو یہ گھر ---

اب آپ اس گھر میں اکیلی کھانا کھائیں --- کیونکہ حبہ کے چلے جانے کے بعد مجھے تو بالکل بھوک نہیں ہے ---- مجھے تو بی جان اشعر چاچو اور چاچی کے ساتھ کھانا اچھا لگتا تھا --- اب سب مجھے چھوڑ کر چلے گئے ---- آپ یہی چاہتی تھیں ناں ---- آپ نے سب کو مجھ سے دور کر دیا --- آپ بالکل اچھی مما نہیں ہیں ----

وہ روتا ہوا بیڈ پر لیٹ گیا ----

اور فریال کی حالت تو ایسے تھی جیسے کاٹو تو لہو نہیں بدن میں ---

وہ نہیں جانتی تھی کہ اس نے یہ سب کر کے نہ صرف اپنے شوہر کو بلکہ اپنے بیٹے کو بھی خود سے بہت دور کر دیا تھا ----

وہ روتی ہوئی کمرے سے باہر جا کر فیصل کو ڈھونڈنے لگی -----

پورے گھر میں ڈھونڈ لیا ---- اور پھر جب لان میں جا کر دیکھا تو فیصل کرسی کی پشت سے ٹیک لگائے بیٹھے سگریٹ پی رہے تھے ----

فیصل آپ یہاں بیٹھے ہیں --- اور میں آپ کو سارے گھر میں ڈھونڈ چکی --- وہ بولتی ہوئی فیصل کے پاس آئی تو فیصل نے فریال کو خونخوار نظروں سے دیکھا تھا ----

دعا کرو میں بھی اشعر اور بی جان کے پاس چلا جاؤں --- پھر تمھیں سکون آ جائے گا ---- پھر تم یہاں اپنے بیٹے کے ساتھ ملکر جشن منانا --- مگر یاد رکھو

جس بیٹے کے لیے تمھیں یہ مکان چاہیے تھا ناں --- اسے اس مکان کی نہیں --- اس گھر کے ان مکینوں کی ضرورت تھی جو تمھاری وجہ سے اس سے دور ہو گئے ہیں -----

تم نے مجھے اور میرے بیٹے کو جیتے جی مار دیا ----

تم نے ہم دونوں کو کھو دیا ہے ---- فریال میں نے تم سے بہت محبت کی ---- تمھیں خود سے زیادہ چاہا ---- مگر تم نے میری محبت کا یہ صلہ دیا ---- تم نے بی جان کو سلو پوائزن دی ---- تم نے اشعر اور مرحا پر تعویزات کروائے ----- تم اتنی گھٹیا ہو ---- میں سوچ بھی نہیں سکتا تھا ---- مجھے تو پتہ بھی نہیں چلتا اگر میں دو دن پہلے تمھاری اور تمھاری اماں کی باتیں نہ سنتا ---

جانتی ہو مرحا کو میں یہاں سے کیوں لے گیا -- کیونکہ میں جانتا تھا کہ اگر وہ مزید کچھ دن یہاں رہی تو تم اس کا اور اس کی بیٹی کا وہی حال کرو گی جو تم نے بی جان اور اشعر کا کیا -----

اسی لیے میں اسے اپنے دوست کے گھر لے گیا --- اور میں نے حبہ کو بھی وہیں پہنچانا تھا --- مگر تم نے اسے پتہ نہیں کہاں پھینک دیا ---

تم سے زیادہ نیچ اور گھٹیا عورت میں نے آج تک اپنی زندگی میں نہیں دیکھی ---- آج تک تم نے میری محبت دیکھی ہے --- اور اب میری نفرت دیکھو گی ---- اگر مجھے میرے بیٹے کا خیال نہ ہوتا ناں تو میں تمھیں اسی وقت طلاق دے دیتا جب میں نے تمھاری اور تمھاری ماں کی باتیں سنی تھیں ---- اب تم پل پل جیو گی اور پل پل مرو گی ---

چلو مان لیا کہ تمھیں مجھ سے محبت نہیں تھی مگر اپنے بیٹے کا تو کچھ خیال کیا ہوتا ---- تم نے اس سے اس کی خوشیاں چھین لیں --- تم ماں نہیں ہو ---- کیونکہ ایک ماں تو اپنے بچوں کے لئے جیتی ہے --- لیکن تم تو اپنے لیے جیتی ہو --- اور جب کوئی ماں اپنے لیے جینا شروع کر دیتی ہے ناں تو وہ ماں --- ماں نہیں رہتی --- ناگن بن جاتی ہے --- اور جب ایک ماں ناگن بن جاتی ہے ناں وہ اپنے بچوں کو کھا جاتی ہے --- تم بھی اسے کھا گئی ہو اسے اندر سے

کھوکھلا کر چکی ہو --- اس کی خوشیوں کو تم نے اپنے ہاتھوں سے جلا کر راکھ کر دیا ہے --- اس کو اندر سے ویران کر دیا ہے ----

جاؤ جا کر مجھ پر اور اپنے بیٹے پر بھی تعویذ کر دو ----

یا پھر ہمیں بھی بی جان کی طرح سلو پوائزن دے کر مار دو ----

پھر تم اس گھر میں رہ کر اکیلی خوشیاں منانا ----

یقیناً تمھیں بہت سکون ملے گا ----

یہ کہتے ہی وہ وہاں سے تن فن کرتے جا چکے تھے ----

مگر فریال اب اپنے کیئے پر پچھتا رہی تھی کہ جس بیٹے کی خاطر وہ اتنے لوگوں کو راستے سے ہٹا چکی تھی ---- آج وہ بیٹا ہی اس کا اپنا نہیں رہا تھا ---- وہ وہیں لان میں گھاس پر بیٹھ کر اپنی قسمت پر ماتم کرنے لگی -----

وہ کچھ دیر بعد اٹھ کر اندر آئی تو اپنے کمرے میں جانے کی ہمت ہی نہیں ہوئی --- وہ جانتی تھی کہ اگر وہ کمرے میں گئی تو فیصل کمرے سے باہر چلے جائیں گے ---- تب ہی وہ مرحا کے کمرے میں چلی گئی ---- ابھی لیٹی ہی تھی ---- کہ دیکھا بی جان اور اشعر اس کے سامنے کھڑے تھے ----

بی جان آپ --- آپ تو مر گئی تھیں ناں ---- اور اشعر تم بھی تو مر چکے ہو ناں --- آپ دونوں کیسے واپس آ سکتے ہو ---- وہ حد سے زیادہ ڈر گئی ----- وہ دونوں اس کے قریب آ رہے تھے ----

نن نہیں پلیز میرے پاس مت آنا --- مم میں نے آپ لوگوں کو نہیں مارا ---

اور یک دم ہی وہ نیند سے جاگ گئی تھی ----

وہ دونوں اس کے خواب میں آئے تھے ---- اور اب فریال کی نیندیں حرام ہو چکی تھیں ----

فریال پانی پینے کے لئے اٹھی تو دیکھا کمرے میں پانی نہیں تھا ----

اٹھ کر کچن میں پانی لینے گئی ---- ابھی پانی پی ہی رہی تھی کہ اسے لگا کہ اس کے پیچھے کوئی کھڑا تھا ---- تب ہی وہ ڈر کے مارے بے ہوش ہو گئی ----

صبح جب فیصل کی آنکھ کھلی تو دیکھا فریال کمرے میں نہیں تھی

اور ارحم اس کے پاس سو رہا تھا ---- فیصل نے اسے بہت پیار سے اٹھایا تھا ---- میرا بیٹا --- ابھی تک سو رہا ہے سکول نہیں جانا کیا ----

ارحم فوراً سے اٹھ گیا ۔۔۔ دیکھا آج ماں کی بجائے اس کا باپ اسے جگا رہا تھا ۔۔۔۔ پھر سب یاد آنے پر جیسے موڈ آف ہونے لگا ۔۔۔۔

کیا ہوا ارحم ۔۔۔ جلدی سے فریش ہو جاؤ اور جاؤ مما کو بلا کر لاؤ ۔۔۔۔ وہ آپ کو سکول کے لیے تیار کر دیں گی ۔۔۔ پھر میں آپ کو سکول چھوڑ کر آؤں گا ۔۔۔۔ فیصل جانتے تھے کہ ارحم بہت ڈسٹرب تھا مگر وہ اپنے بچے کو ان سب باتوں میں انوالو نہیں کرنا چاہتے تھے تب ہی خود کو نارمل ظاہر کرتے ارحم سے کہنے لگے ۔۔۔۔

ارحم برے دل کے ساتھ اپنی ماں کو بلانے جب کچن میں گیا ۔۔۔ تو دیکھا کہ وہ کچن کے فرش پر بے ہوش پڑی تھی ۔۔۔۔

جو بھی تھا وہ اس کی ماں تھی ۔۔۔ تب ہی بھاگتے ہوئے اپنے کمرے میں گیا ۔۔۔۔ بابا ۔۔۔ بابا ۔۔۔ وہ مما بے ہوش ہو گئی ہیں ۔۔۔۔

پتہ نہیں انھیں کیا ہو گیا ہے ۔۔۔ ارحم گھبرا گیا تھا۔۔۔ اس نے اتنے سارے رشتے کھو دیئے تھے اور اب وہ اپنی ماں کو نہیں کھونا چاہتا تھا ۔۔۔۔ تب ہی ارحم اپنے باپ کا ہاتھ پکڑ کر رونے لگا ۔۔۔۔

فیصل فوراً سے اٹھ کر ارحم کے ساتھ کچن میں آئے تو دیکھا کہ فریال بے ہوش پڑی تھی ۔۔۔۔ فوراً ہی اسے اٹھایا اور لاؤنج میں صوفے پر لٹا کر اس پر پانی کے چھینٹے ڈالے تو وہ ہوش میں آئی ۔۔۔۔

ارحم فوراً اپنی ماں کے گلے لگ کر رونے لگا ۔۔۔۔ مما سوری آئندہ میں آپ سے کچھ نہیں کہوں گا ۔۔۔۔ بس آپ مجھے چھوڑ کر مت جائیے گا

وہ بہت خوفزدہ ہو چکا تھا۔۔۔ ارحم میں مزید ہمت نہیں تھی کہ وہ اپنی ماں کو بھی کھو دیتا۔۔۔ اسی لئے ماں کو منانے لگا۔۔۔۔

میرے بچے مجھے معاف کر دو۔۔۔ وہ بھی روتے ہوئے ارحم سے معافی مانگنے لگی۔۔۔

نہیں مما ایسے مت کہیں۔۔۔ میں آپ سے بہت پیار کرتا ہوں۔۔۔۔

ارحم یہ کہتے ہوئے اپنی ماں کے آنسو صاف کرنے لگا۔۔۔۔

اگر طبیعت زیادہ خراب ہے تو میں تمھیں ڈاکٹر کے پاس لے جاتا ہوں

فیصل کا چہرہ کسی بھی تاثر سے عاری تھا۔۔۔

نن نہیں میں ٹھیک ہوں --- فریال نے اپنے آنسو صاف کرتے ہوئے کہا ---

ٹھیک ہے پھر ارحم کو تیار کر دو میں اسے سکول چھوڑ آؤں گا ---

فیصل یہ کہتے ہوئے اپنے کمرے کی طرف بڑھ گئے ---

فیصل ارحم کو سکول چھوڑ کر آ گئے --- مگر آج خود وہ کام پر نہیں گئے تھے --- انھوں نے مرحا سے ملنے جانا تھا ----

ابھی وہ جانے کے لیے نکل رہے تھے تب ہی ان کا فون بجا تھا -----

مرحا کی خالہ کراچی واپس آ چکی تھیں ---- اور وہ چاہتی تھیں کہ مرحا کا نکاح اپنے چھوٹے بیٹے زوہیب سے کر دیں کہ اگلے ہفتے اسے آسٹریلیا کے لیے نکلنا تھا ----

جب مرحا کی خالہ نے فیصل سے کہا کہ وہ آ کر مرحا کو لے جانا چاہتی ہیں تو --- انھوں نے کہا کہ میں خود آپ کے گھر آ رہا ہوں ----

اور پھر فیصل --- مرحا کی خالہ اور زوہیب کو لیکر مرحا کے پاس پہنچ چکے تھے -----

مرحا کی خالہ جب اس سے ملیں تو مرحا کا رو رو کر برا حال ہو گیا

خالہ میں نے ایسا کیا گناہ کر دیا --- میرے ساتھ ایسا کیوں ہوا ----

خالہ بتائیں ناں میری یہ آزمائش کب ختم ہو گی ----

سب مجھے چھوڑ کر چلے گئے ---- اور میری بچی بھی مجھ سے دور ہو گئی ----

پھر وہ خالہ سے الگ ہوئی اور فیصل بھائی کے سامنے آئی تھی ----- پلیز مجھے

فریال بھابھی سے ملوا دیں ---- میں ان سے پوچھوں گی کہ میری بچی کو انھوں نے کہا چھوڑ دیا ----

فیصل بھائی نے مرحا کے سر پر ہاتھ رکھا تھا ---- مرحا تم میری چھوٹی بہن جیسی ہو ---- میں پوری کوشش کروں گا کہ حبہ واپس مل جائے ---- اور یہ پراپرٹی کے کاغذات ہیں ---- جس دن ارحم نے تمھیں یہ دیئے تھے --- تم نے ان پیپرز کی طرف دیکھا بھی نہیں تھا تو اس نے یہ واپس مجھے لا کر دے دیئے تھے ---- یہ رکھ لو ----

فیصل نے وہ ڈاکومنٹس مرحا کے حوالے کر دئے تھے -----

مرحا نے وہ کاغذات فیصل بھائی سے لے لئے ---- پھر فیصل بھائی ان سب کو لے کر اپنے گھر آ گئے تھے -----

سب لاؤنج میں بیٹھے تھے ---- فریال جب ان سب کے سامنے آئی تو مرحا اٹھ کر فریال کے سامنے آئی تھی ----

فریال بھابھی آپ کو یہ مکان چاہیے تھا ناں ----

یہ اس مکان کے کاغذات ہیں ----- یہ لے لیجئے ---- اور مجھے بتا دیں کہ میری بچی کو کہاں چھوڑا ہے ---- میں آپ سے کچھ نہیں مانگتی

پلیز میری بچی مجھے واپس کر دیں ----- وہ روتے ہوئے فریال کے قدموں میں گر گئی ----

فریال یک دم پیچھے ہٹی تھی ---- پھر مرحا کو سہارا دے کر اٹھایا اور صوفے پر بٹھایا تھا ----

خدا کی قسم مجھے نہیں پتہ تمھاری بچی کہاں ہے -----

فریال روتے ہوئے کہنے لگی -----

اور فریال کی یہ بات سنتے ہی مرحا غصے سے اٹھ کر کھڑی ہو گئی تھی ---- آپ نے مجھ سے میری اولاد چھینی ہے ناں ----

آپ کو بھی کبھی اولاد کی خوشی دیکھنی نصیب نہیں ہو گی ----

اس جائیداد کے پیچھے آپ نے یہ سب کیا ناں ----

میں لعنت بھیجتی ہوں اس جائیداد پر ---- رکھیں آپ اپنے پاس یہ جائیداد --- یہ کہتے ہی مرحا نے وہ پیپرز ہوا میں اڑائے تھے -----

چلیں خالہ ---- اب میں بھی دیکھتی ہوں کہ یہ سب کر کہ انھیں سکون کیسے نصیب ہوتا ہے ----

مرحا فریال کو بد دعائیں دیتی ہوئی وہاں سے نکل گئی تھی ----

مرحا کی خالہ اسے اپنے گھر لے آئی تھیں ---- مرحا یہاں آ کر بھی بہت رو رہی تھی ----- تب ہی اس کی خالہ نے اسے تسلی دی -----

مرحا دیکھو جو بات میں کہنے جا رہی ہوں ---- وہ سب کہنے کا موقع تو نہیں ہے مگر میں چاہتی ہوں کہ تم زوہیب سے نکاح کر لو -----

میں جانتی ہوں کہ تم دوبارہ شادی کے بارے میں سوچنا بھی نہیں چاہتی ---- تم یہاں اس وقت تک رہ سکتی ہو جب تک میں زندہ ہوں --- مگر کل کو اگر مجھے کچھ ہو گیا تو تم کہاں جاؤ گی --- تم یہاں کیسے رہو گی ---- زوہیب تمھیں چاہتا ہے --- اب انکار مت کرنا --- تم اس سے نکاح کر لو -- اسلام نے اس بات کی اجازت دی ہے --- مرنے والوں کے ساتھ مرا نہیں جاتا ---- مرحا میں تمھیں سمجھا رہی ہوں ---- یہ ایک آخری آپشن ہے کہ تم زندگی کی طرف آ جاؤ --- ورنہ تمھارے رہنے کے لیے اس دنیا میں کوئی جگہ نہیں بچے گی ---

تم جلدی سوچ کر بتا دو کیونکہ زوہیب کی آسٹریلیا کی اگلے ہفتے کی فلائیٹ ہے ---- اگر تم اس نکاح کے لیے رضامند ہو تو مجھے بتا دینا --- مگر میں نا نہیں سننا چاہتی --- تمھارا جواب ہاں میں ہونا چاہیے ---- وہ اس کے سر پر ہاتھ رکھتیں وہاں سے اٹھ گئی تھیں

مرحا کی خالہ ظہر کی نماز کے بعد تسبیح پڑھ رہی تھیں کہ جب مرحا سر جھکائے ان کے پاس آکر بیٹھ گئی تھی -----

ہاں تو کیا سوچا --- انھوں نے مرحا کو اپنے پاس بیٹھے دیکھا تو پوچھ لیا ----

میں رضامند ہوں --- مگر میں زوہیب سے اکیلے میں بات کرنا چاہتی ہوں ----- مرحا نے نظریں جھکائے کہا تو وہ مسکرا دیں -----

ٹھیک ہے --- وہ بھی یہی چاہتا تھا کہ وہ تم سے اکیلے میں بات کر لے

انھوں نے مرحا کا ماتھا چوما اور اسے گلے لگایا تھا ---- مرحا پھر سے سسکنے لگی

----

بس چپ --- اب نہیں رونا --- تمھاری بیٹی کا مسئلہ ہے ناں تو جب تمھارا زوہیب سے نکاح ہو جائے گا تو وہ تمھارے ساتھ مل کر تمھاری بیٹی کو ڈھونڈ لے گا ---- اس نے مجھ سے کہا تھا ----

خالہ نے مرحا کے آنسو پونچھتے ہوئے کہا تو وہ بے یقینی سے خالہ کی طرف دیکھنے لگی ----

اللہ کی ذات سے نا امید نہیں ہوتے ---- وہ ضرور کسی محفوظ جگہ پر ہو گی ----
انھوں نے مرحا کے چہرے پر بے یقینی کے تاثرات دیکھے

تو اس کے آنسو پونچھتے ہوئے کہنے لگیں ----

اب جاؤ فریش ہو جاؤ اور پھر میں زوہیب کو یہاں بھیجتی ہوں وہ تم سے بات کر لے گا ---- یہ کہتے ہی وہ اٹھ کر زوہیب کو بلانے چلی گئیں ----

وہ آج دلہن بنی بیٹھی تھی ----

وہ ایک شخص جس کے نام اس نے اپنی زندگی کی ---- جسے اپنا مانا وہ تو بے وفا نکلا --- چھوڑ کر چلا گیا اسے ---- وہ اس کے علاؤہ کسی اور کے بارے میں سوچ بھی نہیں سکتی تھی --- مگر کتنی مجبور ہو گئی اس قسمت کے ہاتھوں --- کہ اگر آج وہ یہ فیصلہ نہ کرتی تو شاید --- یہ معاشرہ اسے جینے نہ دیتا ----

اس نے یہ فیصلہ اپنے لیے نہیں لیا تھا ---- بلکہ صرف ان لوگوں کے لیے جو اس سے محبت کرتے تھے --- جنھیں اس سے کچھ امیدیں تھیں --- اب وہ

دوسروں کے لیے جینا چاہتی تھی ---- اپنے لیے جینا تو وہ بھول ہی چکی تھی --- کیوں کہ وہ اندر سے مر چکی تھی ----

آپ نے مجھ سے بے وفائی کی --- مگر میں آپ کو کبھی نہیں بھول سکتی --- میں ہمیشہ آپ کی رہوں گی ----- وہ دل ہی دل میں اشعر سے مخاطب تھی ---

تب ہی کوئی کمرے میں داخل ہوا تھا -----

وہ اس شخص کی طرف دیکھنا بھی نہیں چاہتی تھی -----

اسی لیے اب بھی نظریں جھکائے بیٹھی تھی -----

کیا میں یہاں بیٹھ سکتا ہوں -----

وہ اس کے دل کی کیفیت جانتا تھا تب ہی اس سے اجازت مانگ رہا تھا ----

جج جی آپ بیٹھ جائیں ----

وہ اسے کہتی ---- خود بھی سیدھی ہو کر بیٹھ گئی تھی ----

یہ میں ---- تم سے آپ ---- کب سے ہو گیا ----

مرحا کے ردعمل پر زوہیب کے چہرے پر مسکراہٹ پھیل گئی ----

اور اپنے شوہر کے اس سوال پر وہ بری طرح سٹپٹا گئی تھی ----

اس نے پورا بچپن اس کے ساتھ ہنستے کھیلتے لڑتے جھگڑتے گزارا تھا

مگر پہلے وہ صرف اس کا کزن تھا ----

اور آج وہ اس کے شوہر کی حیثیت سے سامنے بیٹھا تھا ۔۔۔۔

آپ میرے شوہر ہیں ۔۔۔۔ اور آپ کی عزت کرنا میرا اولین فرض ہے ۔۔۔۔

مرحا نے نظریں جھکائے اس سے کہا ۔۔۔

میں جانتا ہوں مرحا کہ تمہاری پہلی چاہت اشعر تھا ۔۔۔ اور شاید میں اس کی جگہ کبھی بھی نہیں لے سکتا ۔۔۔ لیکن میری پہلی چاہت تم ہو مرحا ۔۔۔

جانتی ہو جس دن مجھے پتہ چلا کہ تم اشعر کے ساتھ منسوب ہو ۔۔۔ میری کیا حالت تھی ۔۔۔ میں ہنسنا مسکرانا سب بھول گیا تھا ۔۔۔ اور میری امی میرے دل کی حالت سے خوب واقف تھیں ۔۔۔ وہ جانتی تھیں کہ میں تمھیں پسند کرتا تھا ۔۔۔ اسی وجہ سے انھوں نے مجھے اشعر سے تمھارے رشتے کے بارے میں

کبھی نہیں بتایا تھا۔۔۔ لیکن جب سویرا باجی کی شادی احتشام بھائی سے ہوئی تو میرا ارادہ تھا کہ میں امی سے تمھارے اور اپنے رشتے کی بات کروں ۔۔۔ اس سے پہلے میں امی سے کچھ کہتا۔۔۔ انھوں نے مجھے بتا دیا کہ تم اشعر کے ساتھ منسوب ہو

اس دن مجھ پر قیامت ٹوٹ پڑی ۔۔۔۔ میرا دل کیا میں اشعر کو گولی مار دوں ۔۔۔ اور زوہیب کی اس بات پر مرحا نے اسے چونک کر دیکھا تھا۔۔۔۔

میں جانتا ہوں تمھیں میری یہ بات اچھی نہیں لگی مگر میں آج تم سے کچھ نہیں چھپانا چاہتا۔۔۔۔ اس لیے پلیز میری کسی بات کا برا مت منانا۔۔۔۔ یہ کہتے ہوئے اس نے پھر سے کہنا شروع کیا۔۔۔۔

میں تمھاری شادی سے کچھ منٹ پہلے تک بھی یہ دعائیں مانگتا رہا کہ کچھ ایسا ہو جائے کہ تمھاری شادی اشعر سے نہ ہو سکے

مگر دیکھتے ہی دیکھتے تم میری نظروں کے سامنے اشعر کی ہو گئی

اور وہ میرے سامنے تمھارا ہاتھ تھام کر تمھیں اپنے ساتھ لے گیا --- اور میں کچھ بھی نہ کر سکا ---- اور اس کے بعد میں نے ہر پل اللہ سے یہی دعا مانگی کہ میں تمھیں بھول جاؤں ----- مگر ہر گزرتے دن کے ساتھ میرے دل میں تمھارے لیے جو محبت تھی اس میں دن بہ دن اضافہ ہی ہوتا چلا گیا ---- تمھیں نہیں پتہ مرحا میں تم سے کتنی محبت کرتا ہوں --- اگر تم مجھ سے شادی نہ کرتیں نہ تو میں کبھی کسی اور سے شادی نہ کرتا ---- زوہیب نا چاہتے ہوئے بھی مرحا سے سب کچھ کہہ گیا --- اور جیسے ہی مرحا نے نظر اٹھا کر اسے دیکھا

تو زوہیب کی آنکھوں میں مرحا کو صرف خلوص اور محبت نظر آئی

تو فوراً ہی وہ نظریں جھکا گئی ---

اب کی بار زوہیب نے مرحا کا ہاتھ تھام لیا ----

تو مرحا کچھ کنفیوژ سی ہو گئی ----

تو فوراً ہی زوہیب نے اس کا ہاتھ چھوڑ دیا ----

تمھیں میرا قریب آنا اچھا نہیں لگ رہا ناں ---- تو ٹھیک ہے تمھیں ٹچ بھی نہیں کروں گا --- جب تک تم نہیں چاہو گی --- یہ میرا تم سے وعدہ ہے --- لیکن کوشش کرنا جلد ہی اس رشتے کو قبول کر لو ----

بہت سہہ لی تمھاری جدائی ---- اب ذرا مشکل ہو جائے گا ----

مرحا اس کی گہری نظروں سے نروس ہونے لگی تو زوہیب نے بات بدل دی ----

اور ہاں --- مجھے تمھاری بیٹی کے کھو جانے کا بہت افسوس ہے --- مگر میں وعدہ کرتا ہوں کہ میں اسے تلاش کرنے کی پوری کوشش کروں گا ----

اور زوہیب کی اس بات پر مرحا نے اسے بے یقینی سے دیکھا تھا -----

سچ کہہ رہا ہوں --- اور مجھے پوری امید ہے کہ ہم اسے ڈھونڈنے میں ضرور کامیاب ہو جائیں گے ----

ویسے بہت پیاری لگ رہی ہو ---- دل کر رہا ہے کہ ساری رات تمھیں یوں ہی دیکھتا رہوں ---- زوہیب کے اس طرح دیکھنے سے مرحا کا چہرہ شرم سے جیسے لال انار ہوا تھا ----

اور زوہیب مرحا کے چہرے کو سرخ پڑتا دیکھ کر کافی محظوظ ہو رہا تھا ----

اب چینج کر لو ---- اور ریلیکس ہو جاؤ ----

زوہیب مرحا سے کہتے ہوئے فریش ہونے واش روم کی طرف بڑھ گیا۔

زوہیب جب واپس آیا تو دیکھا کہ مرحا اپنے حنائی ہاتھوں کو بہت غور سے دیکھ رہی تھی ---- تو وہ پھر سے آکر مرحا کے پاس بیٹھ گیا ----

کیا سوچ رہی ہو ---

زوہیب کے اس سوال پر ---- مرحا نے اپنی آنکھوں میں آئی نمی کو چھپانا چاہا ---- جسے زوہیب دیکھ چکا تھا ----

زوہیب مجھے خوشیاں راس ہی نہیں آتیں --- اب بھی مجھے بہت ڈر لگتا ہے کہ کہیں کچھ غلط نہ ہو جائے --- میری وجہ سے آپ کے ساتھ کچھ غلط ہو گیا تو میں خود کو کبھی معاف نہیں کر پاؤں گی ----

مرحا اب آنسوؤں سے رو رہی تھی ----

تب ہی زوہیب نے اس کے آنسو صاف کئے تھے ----

مرحا جو کچھ بھی ہمارے ساتھ ہوتا ہے وہ پہلے سے ہماری تقدیر میں لکھا جا چکا ہوتا ہے ---- اور ویسے بھی کوئی کسی کو زندگی موت یا رزق نہیں دے سکتا --- یہ سب تو صرف اوپر والے کے کام ہیں ----

اور اگر آج تک کسی کے ساتھ بھی کچھ برا ہوا ہے تو اس کے لیے تم خود کو الزام دینا چھوڑ دو ---- اشعر بی جان اور خالہ سب کی اتنی ہی زندگی تھی --- اور احتشام بھائی کے ساتھ جو کچھ بھی ہوا وہ ان کے نصیب میں لکھا تھا --- میں

وہاں جا رہا ہوں ناں ---- میں پوری کوشش کروں گا کہ احتشام بھائی کے لیے کچھ کر سکوں ----

اب تم رونا بند کرو ---- اور رہی بات تمھاری بیٹی کی --- تو شاید اس کے لیے یہی بہتر ہو گا کہ وہ کچھ وقت کے لیے تم سے جدا ہو جائے ---- تم اس کے لیے دعا کیا کرو ---- یقین کرو ان شاءاللہ تمھاری دعائیں اسے ہر مصیبت سے بچا لیں گی ----

اب تم بھی چینج کر کے ریلیکس کر لو --- میں تھوڑی دیر میں آتا ہوں

امی سے ذرا کام ہے ---- زوہیب یہ کہتا کمرے سے چلا گیا ----

اور مرحا گہری سانس لے کر رہ گئی --- کہ اس کے پاس صبر کرنے کے علاوہ اور کوئی چارہ نہیں تھا ----

انیسہ بیگم تھکی ہوئی تھیں تو انھیں ایسی گہری نیند آئی کہ فجر کی نماز پر ہی ان کی آنکھ کھلی ---- شاید رات والی ساری کہانی وہ اب تک بھول چکی تھیں --- اسی لئے انھیں اپنے پہلو میں لیٹی ہوئی بچی کا خیال ہی نہیں آیا ----

آنکھیں ملتی ہوئی اٹھیں --- جیسے ہی اس معصوم سی بچی پر نظر پڑی تو دیکھا کہ وہ نچلا لب باہر نکالے رونے کی تیاری کر رہی تھی --- شاید زوروں کی بھوک لگی تھی --- اب تو اس کے صبر کا پیمانہ لبریز ہو چکا تھا ---- اور جیسے ہی انیسہ بیگم نے اسے گود میں اٹھایا وہ زور زور سے رونا شروع ہو گئی ---- انھیں سمجھ ہی نہیں آ رہی تھی کہ وہ دودھ بنائیں یا اسے چپ کروائیں ----

تب ہی زمل ان کے کمرے میں آئی تھی ---- کیا ہوا امی یہ ایسے کیوں رو رہی ہے ---- امی آپ اسے مجھے دیں --- اور آپ اس کے لیے فیڈر بنا دیں میں اسے پلا دوں گی ---- تب ہی زمل نے اسے اپنے سینے سے لگایا تو وہ سسکنے لگی ---- بھوک لگنے کے علاوہ بھی اسے تکلیف تھی ---- کوئی غم تھا ---- شاید

اپنی ماں سے دور ہو جانے کا ---- مگر وہ اپنا یہ دکھ کسی سے بھی نہیں کہہ سکتی تھی ----

انیسہ بیگم نے فیڈر بنا کر دیا تو زمل اسے گود میں اٹھا کر پلانے لگی

جب وہ دودھ پی چکی تو وہ ادھر ادھر دیکھنے لگی --- جیسے کسی کو تلاش کر رہی ہو ---- تب ہی زمل اسے اٹھا کر اس کی کمر پر ہاتھ پھیرنے لگی تا کہ اس کا دودھ ہضم ہو جائے ----

پھر تھوڑی دیر بعد زمل نے اس کے کپڑے چینج کیۓ تو وہ کچھ ریلیکس ہوئی --- ابھی زمل اسے گود میں لئے بیٹھی ہوئی تھی کہ حمزہ کے رونے کی آوازیں آنے لگیں ---- اس نے حبہ کو جلدی سے اپنی ماں کے حوالے کیا اور اپنے کمرے کی طرف بھاگی کہ کہیں ---- حماد غصہ ہی نہ ہو جائے --- مگر جیسے ہی

وہ کمرے میں گئی ---- حماد اٹھ چکا تھا --- اور غصے سے زمل کو دیکھ رہا تھا ---

حمزہ عادتوں میں بالکل اپنی ماں پر گیا تھا ---- بہت ضدی تھا ----

سو کر اٹھتا تو اسے صرف ماں ہی چاہیے ہوتی ---- اپنے باپ کو وہ دیکھنا بھی پسند نہیں کرتا تھا --- اور اگر غلطی سے کبھی حماد اسے ہاتھ لگا لیتا تو وہ اور بھی گلا پھاڑ کر رونے لگتا ----

حماد اپنے بیٹے کی عادتوں سے خوب واقف تھا --- اسی لئے حمزہ کو اٹھانے کے بارے میں سوچا بھی نہیں ----

زمل نے جلدی سے حمزہ کو گود میں اٹھایا --- تو وہ اور زیادہ رونے لگا --- کہ دیر سے کیوں آئی ---- اسے ہر چیز فوراً چاہیے ہوتی تھی

اگر زرا سی بھی دیر ہو جاتی تو اس کا موڈ ٹھیک ہونے میں کافی ٹائم لگ جاتا ----

اچھا ناں اب آ گئی ہوں --- ابھی سے اتنا ہوشیار ہے --- پتہ نہیں کس پر چلا گیا --- زمل نے حمزہ کو پیار کرتے ہوئے کہا تو --- حماد تپ گیا

آئندہ تم نے اس بچی کی وجہ سے دیر کی ناں تو تمھیں بھی اس بچی کے ساتھ اس گھر سے باہر نکال دوں گا ---- اور خبردار جو آئندہ میرے بیٹے کو باتیں سنائیں --- حماد ایسے کہہ رہا تھا کہ جیسے زمل کی ساری باتیں حمزہ کو سمجھ آ رہی تھیں ----

زمل نے چپ رہنے میں ہی عافیت جانی --- کہ وہ جانتی تھی کہ اس نے جلدی میں یقیناً ایک بہت جذباتی فیصلہ کر لیا تھا ---

اور اب اس فیصلے کی وجہ سے زمل کو بہت کچھ سہنا تھا ----

جس کے لئے وہ خود کو تیار کر چکی تھی ----

حماد اٹھ کر انیسہ بیگم کے کمرے میں آیا تو دیکھا وہ اس سے باتیں کر رہی تھیں ---- حماد بھی ان کے پاس آ کر بیٹھ گیا ---

پھپھو آپ نے پھر کیا فیصلہ کیا ہے ---- حماد نے اس بچی کی طرف دیکھتے ہوئے کہا ----

حماد تمھاری ساری باتیں ٹھیک ہیں --- مگر زمل کی بات بھی تو ٹھیک ہو سکتی ہے ناں ---- اگر کسی نے اس بچی کی جان بچانے کے لیے اسے تمھاری گاڑی میں رکھ دیا ہو --- اور پھر بھی تم اسے کسی یتیم خانے میں چھوڑ آؤ اور وہاں نجانے اس کے ساتھ کیا سلوک ہو

تو پھر تم خدا کے آگے جواب دہ ہو گے ----

پھپھو کا اپنا دل بھی نہیں کر رہا تھا کہ وہ بچی اب ان سے دور جائے لحاظہ اس بچی کو اپنے گھر میں رکھنے کا مشورہ دینے لگیں ----

تو پھر آپ لوگوں کو کیا جواب دیں گی کہ یہ کہاں سے آئی ----

حماد بے وقوف یا جذباتی نہیں تھا ---- وہ اس معاملے پر ہر طرح سے سوچ رہا تھا ---- تب ہی فکر مند ہو کر اپنی پھپھو سے پوچھنے لگا ---

محلے کے مولوی صاحب ہیں --- آج میں ان کے پاس جاتی ہوں ---- دیکھتی ہوں وہ کیا کہتے ہیں --- ان کی بیگم سے بھی مشورہ کروں گی وہ بہت نیک عورت ہیں ---- تم بھی ساتھ چلنا ----

پھر جو وہ کہیں گے ہم ویسا ہی کر لیں گے ----

پھپھو نے حماد کو اس مسئلے کا حل بتایا تو وہ کچھ مطمئن ہوا

مگر پلیز پھپھو میری آپ سے گزارش ہے کہ ابھی اس بات کا ذکر فی الحال زمل سے مت کیجئے گا۔۔۔ اسے کچھ سمجھ نہیں آتی ۔۔۔۔

وہ بہت جذباتی ہو جاتی ہے ۔۔۔۔ حماد جیسے رو دینے کو تھا۔۔۔۔

وہ بے چارہ تو ساری رات اسی وجہ سے سو بھی نہیں سکا تھا۔۔۔۔

ایسا نہیں تھا کہ اسے اس بچی سے ہمدردی نہیں تھی مگر وہ ہمدردی کی وجہ سے کوئی بھی مصیبت اپنے سر نہیں لینا چاہتا تھا۔۔۔۔

تب ہی مشورہ کرنے پھپھو کے پاس آیا تھا۔۔۔۔

تم بے فکر ہو جاؤ۔۔۔۔ میں اسے نہیں بتاؤں گی ۔۔۔۔

ہم بچی کو زمل کے حوالے کر کے حمزہ کو ساتھ لے جائیں گے ----تا کہ اسے اس بچی کو سنبھالنے میں کوئی مسئلہ نہ ہو ----

آپ دونوں کہاں جا رہے ہیں --- زمل نے حماد اور انیسہ بیگم کو گھر سے نکلتے دیکھا تو پوچھنے لگی ----

ویسے ہی گھر کی کچھ چیزیں لینی ہیں --- اب تم کیسے جاؤ گی تم گھر میں رہ کر بچی کو سنبھالو ---- ہم حمزہ کو ساتھ لے جا رہے ہیں

ایک آدھ گھنٹے تک آ جائیں گے ----

انیسہ بیگم نے زمل کو کہا تو وہ حیران سی حماد کو دیکھنے لگی

کہ اسے اس بات پر کوئی اعتراض نہیں تھا کہ زمل اس بچی کو سنبھالتی ---
بہرحال وہ اس بات پر خوش ہو گئی کہ اس بہانے وہ کچھ وقت اس چھوٹی سی بچی کے ساتھ گزار لے گی ----

تب ہی زمل نے حمزہ کو ساتھ لے جانے پر کوئی اعتراض نہیں کیا ---

اور نہ ہی اپنی چھوٹی سی عقل پر زور دیا کہ یہ دونوں ایسے اچانک سے کہاں چل دیئے ---- بس وہ تو اس بچی کے ساتھ کچھ پل گزارنے پر خوش ہو رہی تھی کہ جسے حماد بالکل نا پسند کرتا تھا -----

ان دونوں کے جانے کے بعد زمل اس بچی کے ساتھ بہت خوش تھی

اس نے اس بچی کے سارے کام کیئے اسے فیڈر پلایا --- اس کی مالش کی --- اس کے کپڑے چینج کیئے --- اسے کاجل لگایا ----

اور زمل کی اتنی توجہ پا کر اب وہ بچی بھی زمل سے مانوس ہونے لگی ---- اور جب زمل اس سے بات کرتی تو وہ مسکرا دیتی ----

تم خود اتنی خوبصورت ہو تو تمھاری ماں کتنی پیاری ہو گی ----

کاش میرے بس میں ہوتا تو میں تمھیں تمھاری ماں تک پہنچا دیتی ۔

لیکن میرا تم سے وعدہ ہے کہ میں تمھاری ماں کو ڈھونڈنے کی پوری کوشش کروں گی --- اور اگر نہ بھی ڈھونڈ سکی تو ---- میں خود تمھاری ماں بن جاؤں گی ---- یہ کہتے ہوئے زمل کی آنکھیں بھیگنے لگیں ---- تب ہی زمل نے اسے اٹھا کر اس کے گال پر اپنے لب رکھ دیئے -----

وہ دونوں جب مولوی صاحب کے پاس گئے اور یہ سارا ماجرا ان کے گوش گزار کیا تو انھوں نے یہ مشورہ دیا کہ اس علاقے کے ناظم سے بات کر لیتے ہیں ---- اور جب وہ وہاں گئے تو --- ناظم کہیں جا رہا تھا

اس نے تسلی دی کہ میں خود پولیس والوں کو اعتماد میں لے کر سب بتا دوں گا --- آپ لوگوں پر کوئی بات نہیں آئے گی --آپ لوگ بے فکر ہو جائیں ---- ناظم صاحب نے تسلی دی تو وہ لوگ گھر آ گئے ----

اب کم از کم انھیں یہ تسلی تھی کہ انھوں نے اس معاملے میں علاقے کے ناظم کو انوالو کر لیا تھا --- اور اب انھیں بچی کے حوالے سے کسی قسم کے کوئی خدشات نہیں تھے ----

وہ لوگ جب گھر واپس آئے تو انیسہ بیگم نے ساری بات زمل کو بتا دی ----
جس پر وہ کافی ناراض ہوئی ----

اگر ہم تمھیں بتا کر جاتے تو تم ہمیں کبھی بھی نہیں جانے دیتیں --

اسی لیے بنا بتائے ہی چلے گئے ---- اور اسی میں خیر تھی --- اب کم ازکم کوئی ہم پر الزام تو نہیں لگا سکتا ناں کہ ہم نے اسے اغوا کیا تھا

انیسہ بیگم نے زمل کو سمجھانے کی کوشش کی تو وہ منہ بسورے وہاں سے اٹھ گئی تھی ---

اور جیسے ہی زمل اٹھی حمزہ نے رونا شروع کر دیا ----

چپ کر کے بیٹھ جا ---- جب باہر جانا ہوتا ہے تب تو ماں یاد نہیں آتی

اب اسے ماں کے پاس آنا ہے ---- زمل نے اسے ڈانٹا تو وہ بھی اپنی نانی کی گود میں سہم کر بیٹھ گیا----

اور زمل پاؤں پٹختی وہاں سے چلی گئی ---

مرحا اور زوہیب کی شادی کو دو دن گزر چکے تھے ---- مگر اب بھی مرحا زوہیب کو خود سے مخاطب نہیں کرتی تھی ---- جانے کیوں اسے لگتا تھا کہ اس نے زوہیب کے ساتھ شادی کر کے اشعر سے بے وفائی کی ہے --- وہ خود کو اشعر کا مجرم سمجھنے لگی تھی ----

مگر پھر بھی وہ اپنے کسی بھی رویے سے زوہیب کو دکھ نہیں دینا چاہتی تھی کہ زوہیب نے تو اس مشکل وقت میں اس کا ہاتھ تھاما تھا کہ جب پوری دنیا نے اس کا ساتھ چھوڑ دیا تھا ----

وہ اس کا محسن تھا --- اور اس سے بھی بڑھ کر وہ مرحا سے بہت محبت کرتا تھا --- اور مرحا اس کی محبت کی ناقدری کر کے اسے خفا نہیں کرنا چاہتی تھی ---- تب ہی وہ اس کی ہر چیز کا خیال رکھتی تھی ---

وہ اپنے کمرے میں تھی جب مرحا کو اس کی خالہ نے بلایا تو وہ ان کے پاس نیچے چلی گئی ---- پھر کچھ دیر بعد وہ دونوں باتیں کرتے کرتے لان میں آ کر ٹہلنے لگیں ---- تب ہی خالہ کا فون بجا تو وہ اندر چلی گئیں --- مگر مرحا وہیں لان میں پھولوں کو دیکھنے لگی ----

زوہیب کمرے میں آیا تو دیکھا مرحا وہاں نہیں تھی ---- کھڑکی کا پردہ ہٹایا تو دیکھا کہ مرحا لان میں کھڑی پھولوں کو دیکھ رہی تھی

میں تمھیں پا کر بہت خوش ہوں مرحا ----

مگر کبھی کبھی میرے دل میں شدّت سے یہ خواہش سر اٹھاتی ہے کہ تم اپنے دل سے اشعر کو نکال دو بس صرف اور صرف مجھے چاہو --- مگر میں جانتا ہوں کہ اتنی جلدی یہ ممکن نہیں ہو سکتا --- کیوں کہ تم نے اشعر کو شاید بچپن سے چاہا تھا

اور اب اشعر کو اتنی جلدی بھلا دینا شاید خود تمھارے اختیار میں نہیں --- مگر میں تمھیں جلد ہی اپنا بنا لوں گا --- تم سے اتنی محبت کروں گا کہ تم اشعر کو بھول جاؤ گی --- تمھیں صرف اور صرف زوہیب یاد رہے گا --- جس کا تم پر سب سے زیادہ حق ہے -----

وہ مرحا کو بغور دیکھتے ہوئے اس سے دل ہی دل میں مخاطب تھا -- مرحا کو خود پر کسی کی نظروں کی تپش محسوس ہوئی تو فوراً ہی نظر اوپر کی طرف اٹھی ---- زوہیب سے نظر ملی تو مرحا ہلکا سا مسکرا دی --- اور مرحا کو مسکراتے دیکھ کر زوہیب کی پوری بتیسی باہر آ گئی تھی --- ابھی مرحا زوہیب پر سے نظریں ہٹانے کا سوچ ہی رہی تھی کہ زوہیب نے فلائنگ کس کا اشارہ کیا تھا ----

مرحا بے چاری تو زوہیب کو دیکھ رہی تھی اسے پتہ ہی نہیں چلا کہ خالہ کب آ گئی تھیں ----

خالہ نے پہلے مرحا کو دیکھا پھر وہ بھی اوپر ہی دیکھنا شروع ہو گئیں جہاں مرحا دیکھ رہی تھی --- اور زوہیب کو فلائنگ کس کا اشارہ کرتے دیکھا تو ---- خالہ کا قہقہہ گونجا تھا ---- جس پر مرحا تو شرمندہ ہو ہی گئی تھی مگر اپنی ماں کے سامنے یہ حرکت کر کے جتنی شرمندگی زوہیب کو ہو رہی تھی وہ ناقابل بیان تھی

-----

زوہیب کا چہرہ شرم اور خجالت سے سرخ ہو رہا تھا ----

مرحا کی بچی --- کمرے میں آؤ تو پھر تمھیں بتاتا ہوں --- بتا نہیں سکتی تھیں کہ امی وہاں موجود تھیں --- ایسے ہی خوامخواہ امی کے سامنے اتنا شرمندہ ہونا پڑا --- اب میں کیسے ان کا سامنا کروں گا

کیا سوچتی ہوں گی وہ کہ ان کا بیٹا کتنا بے شرم ہے --- کہ کھلے عام رومانس بگھار رہا ہے --- وہ یہ سب سوچتے ہوئے تاسف سے سر ہلا گیا

اور خالہ کے اس انداز میں ہنسنے پر مرحا بھی دل ہی دل میں زوہیب کو زبردست القابات سے نواز رہی تھی ---- کیا ضرورت تھی یہ سب کرنے کی --- فالتو میں مجھے بھی شرمندہ ہونا پڑا خالہ کے سامنے ---

ابھی آتی ہوں تو پوچھوں گی آپ سے ذرا صبر کریں ----

یہ سوچتی ہوئی وہ خالہ کی طرف دیکھ کر خجالت سے مسکرا دی

جاؤ بھئی اپنے کمرے میں جاؤ وہ تمھارے بغیر اتاولا ہو رہا ہے ----

خالہ نے ہنستے ہوئے کہا تو وہ اپنے کمرے میں آ گئی ----

وہ جیسے ہی کمرے میں آئی تو زوہیب اسے دیکھ کر حیران ہوا تھا

یہاں کیوں آ گئیں تم --- امی کیا سوچیں گی --- جاؤ جا کر امی کے ساتھ بیٹھ جاؤ --- زوہیب اب تک نارمل نہیں ہوا تھا ----

ہاں جی بالکل --- الٹی سیدھی حرکتیں آپ کریں اور پھر مجھے ہی الزام دیں ---

یہ اچھا ہے --- الٹا چور کوتوال کو ڈانٹے ----

مرحا خود بھی کافی کنفیوژ ہو گئی تھی ----

تو تم مجھے بتا نہیں سکتی تھیں کہ امی بھی تمھارے ساتھ کھڑی تھیں ----
زوہیب اب تک کنفیوژ تھا ---

تو آپ نے کونسا مجھ سے پوچھ کر اتنی اوچھی حرکت کی تھی کہ میں آپ کو منع کرتی --- کچھ کہنے کا ٹائم ہی نہیں دیا آپ نے --- بلکہ میں تو خود خالہ کے سامنے شرمندہ ہو گئی تھی ---

ان سے نظریں ہی نہیں ملا پا رہی تھی --- مرحا نے بھی زوہیب کو کھری کھری سنا دیں ----

اوچھی نہیں ڈیئر وائف اچھی ---

اور زوہیب کی اس بات پر مرحا نے زوہیب کو گھور کر دیکھا تھا ----

اچھا چلو کوئی بات نہیں ہو جاتا ہے ایسا --- اب غصہ نہ کرو ----

ٹھنڈا پانی پی لو --- غصہ ٹھنڈ ہو جائے گا --- زوہیب نے مرحا کے بگڑتے تیور دیکھے تو فوراً ہی اپنی بات بدل دی ----

جی نہیں --- خود ہی پیئیں ٹھنڈا پانی --- مجھے کوئی شوق نہیں اس سردی میں ٹھنڈا پانی پی کر بیمار ہونے کا --- مرحا نے مسکراتے ہوئے جواب دیا ----

اور یہ تم مجھ سے کیا چھپا رہی ہو --- جب سے آئی ہو دونوں ہاتھ پیچھے کئے ہیں --- زوہیب نے اپنی جگہ سے اٹھتے ہوئے کہا --

تو مرحا نے ایک سرخ گلاب زوہیب کی طرف بڑھا دیا ----

اوہ ہو ---- ہماری بیگم کو ہمارا خیال آ ہی گیا ---- زوہیب نے خوشی سے مرحا کے ہاتھ سے گلاب لیتے ہوئے کہا تو مرحا کی مسکراہٹ کافی گہری ہو گئی تھی

--- ویسے یہ آپ کی امی نے بھجوایا تھا کہہ رہی تھیں کہ یہ لے جاؤ تمہارا شوہر خوش ہو جائے گا ----

اور مرحا کی اس بات پر زوہیب کی ساری خوشی ہوا ہوئی تھی ---

چھوڑو یار --- تم بھی نا بس --- اگر امی نے دیا بھی تھا تو مجھے نہ بتاتی --- اس بندے کو خوش فہمی میں ہی رہنے دیتیں ----

زوہیب کا اچھا خاصہ موڈ اب خراب ہو چکا تھا ----

ویسے دل تو میرا چاہ رہا تھا کہ آپ کے لیے گلاب لے آتی مگر خالہ کی وجہ سے ایسا نہ کر سکی جانے کیسے انھوں نے میرے دل کی بات جان لی اور یہ پھول توڑ کر مجھے دے دیا ----

مرحا کے اس اظہار پر زوہیب ک چہرہ کھل سا گیا تھا -----

کیا واقعی --- تم سچ کہہ رہی ہو ----

زوہیب اٹھ کر مرحا کے قریب آیا تھا ----

تھینک یو --- سو مچ ---

تم میرا سب کچھ ہو مرحا ---

اور زوہیب کے اظہار پر مرحا کی آنکھیں بھیگنے لگی تھیں ---

زوہیب نے اس کے بازو پر ہاتھ رکھا تو وہ ---- اس کے کندھے پر سر رکھ کر رونے لگی -----

زوہیب گنگ ہو گیا تھا ---- کیا کہتا اسے کیسے تسلی دیتا -----

وہ چاہتا تھا کہ مرحا کچھ دیر رو لے --- اپنے دل کا سارا غبار نکال لے

اس لیے اسے رونے دیا ----

جب مرحا رو چکی تو فوراً ہی زوہیب سے دور ہوئی تھی ----

زوہیب نے اسے بازوؤں سے پکڑ کر بیڈ پر بٹھایا تھا ----

اب بتاؤ کیوں رو رہی تھیں --- زوہیب نے اس کی آنکھوں میں جھانکتے ہوئے کہا تو اس نے ناں میں سر ہلایا ----

اچھا آج تو رو لیا ۔۔۔ مگر خبر دار آئندہ روئی ناں تو پھر خیر نہیں ہو گی ۔۔۔ مجھے آپ کو روتا دیکھ کر بالکل اچھا نہیں لگتا ۔۔۔

وعدہ کرو کہ آئندہ بالکل نہیں رو گی ۔۔۔ زوہیب نے مرحا کے سامنے ہاتھ بڑھایا تو مرحا نے اس کا ہاتھ تھام لیا ۔۔۔

وعدہ نہیں روؤں گی ۔۔۔ مرحا روتی آنکھوں کے ساتھ مسکرا دی ۔۔۔

فیصل کا فون بجا تھا ۔۔۔ ہیلو جی کون ۔۔۔۔ فیصل کے موبائل میں شاید نمبر سیو نہیں تھا ۔۔ اسی لئے فیصل نے پہچانا نہیں ۔۔۔۔

سر میں ہوں ۔۔۔۔ ایڈووکیٹ فرجاد ۔۔۔۔ اس نے اپنا تعارف کروایا تھا ۔۔۔

اوہ اچھا کیسے ہیں آپ ۔۔۔ فیصل نے اس وکیل کو پہچان لیا تو اس سے حال احوال کرنے لگے ۔۔۔۔

سر میں آپ سے ملنا چاہتا ہوں ---- اصل میں مصروفیات کے باعث وقت ہی نہیں ملا --- لیکن پھر میں نے آج ساری ڈیلز کینسل کی تھیں تا کہ میں آپ سے اس حوالے سے بات کر سکوں -----

وکیل آج ہی ملنا چاہتا تھا تب ہی اس نے فیصل کو فون کیا تھا ----

جی بالکل --- آپ گھر آ جائیے ---- فیصل نے وکیل کو گھر آنے کا کہا تو

اس نے دوبارہ سے بات شروع کی ---- کیا اشعر کی بیوہ بھی یہیں رہ رہی ہیں آپ لوگوں کے ساتھ ---

اور وکیل کے اس سوال پر فیصل ہڑبڑا گئے ---

نن نہیں --- وہ اپنی خالہ کے گھر ہیں --- فیصل نے گھبراہٹ میں جواب دیا

----

تو پھر آپ انھیں یہیں بلا لیجئے ---- ان کی موجودگی میں ہی ساری قانونی کاروائی ہو گی ---- ورنہ ہمیں اس گھر کو سیل ( بند ) کرنا ہو گا ----

وکیل نے یہ کہہ کر فون رکھ دیا مگر فیصل پریشان ہو گئے کہ اگر انھیں اس گھر سے جانا پڑا تو --- وہ کہاں جائیں گے -----

فیصل نے ہمت کر کہ مرحا کو فون کیا تو اس نے آنے سے انکار کر دیا

یہ کہہ کر کہ اب نہ میرا آپ لوگوں سے کوئی تعلق ہے اور نہ ہی اس گھر سے ---- وہ گھر آپ لوگوں کو بہت مبارک ہو ----

اور فیصل مرحا کی اس بات پر گہری سانس لے کر رہ گئے ----

وکیل گھر آ چکا تھا --- مگر مرحا نہیں آئی تھی ---

سر آپ کی والدہ کے مطابق اس گھر کی اصل حقدار اشعر کی بیٹی ہے --- اور یہ گھر کسی صورت بھی کسی اور کی ملکیت میں نہیں جا سکتا --- حتیٰ کہ اشعر کی بیوہ کی ملکیت میں بھی نہیں ----

بی جان کی وصیت کے مطابق اس گھر کی پہلی حقدار اشعر کی بیٹی ہو گی ---- اور اگر اس کی بیٹی کو کچھ ہو گیا تو پھر یہ گھر ٹرسٹ میں چلا جائے گا ---- لیکن کسی اور کو نہیں مل سکتا ---- آپ یہ سارے ڈاکومنٹس چیک کر سکتے ہیں ----- اور جب تک اشعر کی بیٹی اٹھارہ سال کی نہیں ہو جاتی ---- یہ گھر وہ کسی اور کے نام بھی نہیں کر سکتی ---- یہ سب سن کر فیصل آج صحیح معنوں میں پریشان ہو گئے تھے

زمل اس پیاری سی بچی کے پاس آ کر بیٹھی تو دیکھا کہ وہ مسکرا رہی تھی ----

امی اس کا کیا نام رکھیں ---- انیسہ بیگم کچھ بولتیں --- اس سے پہلے کمرے میں داخل ہوتا حماد بول پڑا ---- سارہ

اس گڑیا کا نام سارہ ہے ---- اور حماد کی اس بات پر زمل کا منہ کھلے کا کھلا رہ گیا تھا ----

منہ بند کر لو ورنہ مکھی چلی جائے گی ---- حماد نے زمل کو حیرت سے اپنی طرف دیکھتے ہوئے پایا تو --- اس کے گال پر ہلکی سی چپت لگائی تو وہ شرمندہ ہو گئی ----

زمل تم کہتی تھیں ناں کہ تمھیں بیٹی کی خواہش تھی --- دیکھو اللہ نے تمھیں اتنی پیاری بیٹی دے دی ----

کبھی کبھی دعائیں اس طرح بھی قبول ہو جایا کرتی ہیں ناں ----

حماد کی بات پر زمل کچھ اداس ہوئی اور پھر بچی کی طرف دیکھ کر نم آنکھوں کے ساتھ مسکرانے لگی ----

حمزہ کی پیدائش تو نارمل ہوئی تھی مگر کچھ ایسی پیچیدگیاں ہو گئی تھیں کہ ڈاکٹرز نے صاف الفاظ میں بتا دیا تھا کہ زمل اب دوبارہ ماں نہیں بن سکتی ---- لیکن یہ بات انھوں نے صرف انیسہ بیگم کو ہی بتائی تھی --- اور انیسہ بیگم نے جب حماد کو بتائی تو اس نے انھیں زمل کو بتانے سے منع کر دیا تھا --- کیونکہ وہ جانتا تھا کہ زمل بہت جذباتی تھی ---- اور وہ حماد سے ہمیشہ کہا کرتی تھی کہ اسے بیٹی کی بہت خواہش ہے ---- اور حمزہ کی پیدائش کے بعد زمل نے اس سے کہا تھا کہ وہ چاہتی ہے کہ وہ ایک پیاری سی بیٹی کی ماں بنے ---- مگر حماد اسے نہیں بتا سکا تھا کہ ڈاکٹر نے بتا دیا تھا کہ وہ اب دوبارہ کبھی ماں نہیں بن سکتی ---- اسی لئے چپ سادھ لی ----

حماد آپ نے مجھ سے چھپایا ناں کہ میں دوبارہ کبھی ماں نہیں بن سکتی ---
لیکن میں نے اپنی رپورٹس پڑھ لی تھیں --- اور بعد میں امی سے بھی پوچھ لیا تھا
---- تو انھوں نے بھی اس بات کی تصدیق کر دی تھی ----

لیکن دیکھیں ناں مجھے اللہ نے آخر ایک پیاری سی بیٹی کی ماں بنا ہی دیا ناں ----
سچ کہتے ہیں ---- اللہ کے ہر کام میں کوئی نہ کوئی مصلحت ضرور ہوتی ہے

----

یہ کہتے ہی زمل نے بچی کو اٹھا کر سینے سے لگا لیا ----

ارحم بیٹا کھانا کھا لو ---- فریال نے ارحم کو ڈائیننگ ٹیبل پر سر رکھے دیکھا تو اس
کے پاس آ کر بیٹھ گئی ---

بیٹا پچھلے دس منٹ سے کھانا تمھارے سامنے پڑا ہے مگر تم کیوں نہیں کھا رہے ہو ۔۔۔۔ اچھا میں کھلاتی ہوں ۔۔۔ فریال نے جیسے ہی نوالہ بنا کر ارحم کی طرف بڑھایا ۔۔۔ ارحم نے اپنے ہاتھ سے فریال کے ہاتھ کو پیچھے کیا تھا ۔۔۔ نہیں مما مجھے بھوک نہیں لگتی اب ۔۔۔ مجھے حبہ ڈول بہت یاد آتی ہے ۔۔۔ میں اس کے بنا نہیں رہ سکتا ۔۔۔

ارحم روتا ہوا اپنے کمرے میں چلا گیا ۔۔۔ اور فریال ارحم کو دیکھتی رہ گئی ۔۔۔

مرحا ۔۔۔ زوہیب نے مرحا کو مخاطب کیا جو ابھی ابھی عشا کی نماز پڑھ کر فارغ ہوئی تھی ۔۔۔

جی کہیں ۔۔۔ مرحا زوہیب کی طرف متوجہ ہوئی تھی ۔۔۔۔

اگر ایک بات کہوں تو مانو گی --- زوہیب نے مرحا کے پاس بیٹھتے ہوئے پوچھا ---

جی کیوں نہیں --- آپ حکم دیں --- پوچھ کیوں رہے ہیں ---

مرحا نے پر خلوص لہجے میں کہا تو زوہیب بھی مسکرا دیا ---

حکم دینے کا مت کہو --- کیوں کہ اگر حکم چلانا شروع ہو گیا ناں تو

پھر تمھیں میری بہت سی باتیں ماننی پڑیں گی ----

زوہیب نے مرحا کو معنی خیز نظروں سے دیکھتے ہوئے کہا تو وہ نظریں جھکا گئی ----

پلیز کام کی بات کریں ناں ---- مرحا اس کے اتنا قریب آنے پر جھینپ گئی ----

ویسے یہ باتیں بھی کام کی ہی تھیں ---

چلو خیر اصل مدعے پر آتے ہیں ---

کل ہمیں وکیل کے پاس جانا ہے --- وہ فیصل بھائی سے ملنے ان کے پاس گیا تھا --- مگر وکیل کو تمھارے دستخط چاہیئے کہ جب تک حبہ اٹھارہ سال کی نہیں ہو جاتی --- تمھیں ان لوگوں کے اس گھر میں رہنے پر کوئی اعتراض نہیں ---- بتاؤ اگر تم رضامند ہو تو میں انھیں فون کر کے بتا دیتا ہوں اور اگر نہیں تو بھی میں انھیں منع کر دوں گا ---- زوہیب نے مرحا کو اس معاملے سے متعلق ساری تفصیل بتائی

جی ٹھیک ہے --- میں دستخط کر دوں گی --- ویسے بھی مجھے اس مکان سے کوئی سروکار نہیں ہے --- اور اگر میرے اختیار میں ہوتا تو میں وہ مکان ان کے نام کر دیتی --- جو میرے اور میری بیٹی کے لیے اب تک عذاب بنا ہوا ہے ---- مرحا کس اذیت سے گزر رہی تھی --- وہ تو بس وہ خود ہی جانتی تھی اور اس کا خدا ----

ٹھیک ہے پھر میں فیصل بھائی سے کہہ دیتا ہوں کہ ہم کل وکیل سے ملنے چلے جائیں گے ----

زوہیب خود بھی اب یہی چاہتا تھا کہ مرحا ان لوگوں سے کسی بھی قسم کا کوئی تعلق نہ رکھے ---- اسی لئے مرحا کے اس فیصلے پر زوہیب کو بہت خوشی ہوئی تھی ----

زمل نے بچی کو اٹھایا تو --- حمزہ اس وقت اپنی نانی کی گود میں تھا --- جیسے ہی دیکھا کہ ماں نے اسے اٹھا لیا ہے تو ماں کے پاس جانے کے لیے رونے لگا ----

شاید اسے اس بچی کو دیکھ کر بہت جیلسی فیل ہوتی تھی جو آج کل اس کی جگہ لینے کی کوشش کر رہی تھی ---

زمل جانتی تھی کہ حمزہ سے اس کا وجود برداشت نہیں ہوتا خاص طور پر تب ---
جب وہ زمل یا حماد کی گود میں ہوتی --- لحاظہ وہ کوشش کرتی کہ حمزہ کے
سامنے بچی کو گود میں نہ لے ----

اب بھی اس نے بچی کو انیسہ بیگم کے پاس لٹا کر حمزہ کو گود میں لے لیا تھا
--- اور اپنی ماں کی گود میں آکر حمزہ کے دل میں ٹھنڈ پڑی تھی --- اور ماں
کی گود میں آتے ہی حمزہ مسکرانے لگا تھا ----

فراڈی کہیں کا --- بالکل اپنے باپ پر گیا ہے ----
زمل نے اسے ہنستے دیکھ کر کہا تو انیسہ بیگم زمل کی بات پر سر ہلا کر رہ گئیں
---

مرحا کی بیٹی بہت صبر والی تھی --- اسے بستر پر لٹا دیتے تو وہ خود ہی کھیلتی رہتی --- بس بھوک لگتی تو روتی یا پھر کپڑے چینج کرنے ہوتے تو --- ورنہ کبھی زد نہیں کرتی --- دوسری طرف حمزہ بالکل ہی الگ مزاج کا تھا --- کسی چیز میں لیٹ ہو جاتا تو ایسا ادھم مچاتا تھا کہ پورا گھر سر پر اٹھا لیتا تھا ---- اسی لئے زمل کوشش کرتی کہ حمزہ کے کسی کام میں کوتاہی نہ ہو --- ورنہ حمزہ کا موڈ ٹھیک ہونے میں بھی کافی ٹائم لگ جاتا تھا ----

کبھی کبھی زمل سوچتی کہ یہ ایک اولاد ہی کافی ہے کہ اگر دوسرا بچہ ہو جاتا اور وہ بھی حمزہ کا ہی ہم مزاج ہوتا تو وہ اسے کیسے سنبھالتی ----

لیکن اس کے نصیب میں یہ پیاری سی بچی تھی جسے پا کر زمل بہت خوش تھی --- اور شاید اب زمل بھی یہی چاہتی تھی کہ اس کی ماں کبھی نہ ملے --- کہ وہ اس بچی کو دل سے قبول کر چکی تھی ---- اور اسے کھونا نہیں چاہتی تھی ----

اب تو حماد نے بھی حبہ کو بیٹی کے طور پر قبول کر لیا تھا----

وقتی طور پر حماد اس لیے بچی کو گھر میں رکھنا نہیں چاہتا تھا کیوں کہ وہ نہیں جانتا تھا کہ وہ کیسے ان کے پاس آ گئی --- کئی طرح کے خدشات تھے اس کے دل میں ---- مگر اب سب کچھ ٹھیک ہو گیا تھا تو --- اسے بھی اس بچی کو گھر میں رکھنے سے کوئی مسئلہ نہیں تھا --- اس کے خیال میں وہ بھی تو کسی کی اولاد تھی اور سب سے بڑھ کر وہ بہت معصوم تھی --- وہ خود تو ان کے پاس نہیں آئی تھی

لحاظہ حماد نے بھی اسے دل سے قبول کر لیا تھا----

اب حماد بھی حبہ کو گود میں اٹھاتا اس سے باتیں کرتا تو وہ بہت خوش ہوتی --- اور اتنا پیار اور توجہ ملنے پر اب آہستہ آہستہ شاید وہ اپنی ماں کو بھولنے لگی تھی----

وہ دونوں رات کا کھانا کھا کر کمرے میں آئے تو زوہیب کا فون بجا تھا ---- وہ فون سننے باہر چلا گیا ---- مرحا بھی وضو کرنے کے لیے واشروم کی طرف بڑھ گئی --- جب وہ وضو کر کے واپس آئی تو زوہیب کہیں جانے کے لیے تیار ہو رہا تھا ---

کہاں جا رہے ہیں آپ --- مرحا نے جائے نماز اٹھاتے ہوئے پوچھا -----

اوہ ہو میں تو بھول ہی گیا تھا کہ اب تو کہیں بھی جانے سے پہلے بیگم سے اجازت لینی پڑے گی ---- زوہیب نے مرحا کے قریب آتے ہوئے کہا ---

نن نہیں میں تو ویسے ہی پوچھ رہی تھی --- مرحا اس کے اتنا قریب آنے پر کنفیوژ ہونے لگی ----

اتنا مت شرمایا کرو --- قسم سے تم پر اور زیادہ پیار آنے لگتا ہے ----

زوہیب اس کے نروس ہونے سے کافی محظوظ ہو رہا تھا ----

ویسے ہی دوست نے بلایا تھا --- چلو ابھی چلتا ہوں --- ایک دو گھنٹے تک آ جاؤں گا --- یہ کہتے ہی زوہیب نے مرحا کے گال پر کس کیا تھا --

اور مرحا زوہیب کی اس حرکت پر حیران رہ گئی تھی ---

اس سے پہلے مرحا کچھ کہتی زوہیب اسے خدا حافظ کہتے روم سے نکل گیا تھا ----

زوہیب کے جانے کے بعد مرحا نے نماز ادا کی اور پھر وہ بیڈ پر لیٹی تو اس کی آنکھ لگ گئی ----

اشعر --- اشعر آپ آ گئے --- آپ مجھے کیوں چھوڑ کر چلے گئے ----

اشعر دیکھیں ناں ہماری بیٹی بھی پتہ نہیں کہاں چلی گئی ----

آپ ہمیں یوں تنہا چھوڑ کر کیوں چلے گئے ----

مرحا کا چہرہ آنسوؤں سے بھیگنے لگا ----

مرحا اپنے آنسو صاف کریں ---- کیا آپ نہیں جانتی کہ آپ کے آنسو مجھے تکلیف دیتے ہیں ---- اور اشعر کی اس بات پر مرحا نے فوراً ہی اپنے آنسو صاف کیے تھے ----

مرحا آپ میرے لئے ایک اچھی شریک حیات ثابت ہوئی ----

مگر اب میرا آپ پر حق ختم ہو چکا ہے ----

اب آپ کو اپنی نئی زندگی کی شروعات کرنی چاہیے ----

وہ آپ سے بہت محبت کرتا ہے -- اس کی محبت کو کبھی مت ٹھکرانا

اب وہی آپ کا شوہر ہے --- اور وہی آپ کا سب کچھ ----

خدا نے چاہا تو حبہ بھی جلد ہی مل جائے گی ---- اور آپ کے سارے مسئلے ان قریب حل ہو جائیں گے --- آپ بس دعا کیا کریں ---- اشعر یہ سب کہہ کر مرحا سے دور جانے لگا ----

مگر اشعر --- آپ --- میں آپ سے ---

مرحا اپنی بات مکمل کرتی اس سے پہلے ہی اشعر غائب ہو چکا تھا ---

مرحا کے دل میں شاید اب بھی اشعر کے ساتھ کی خواہش تھی ----

تب ہی اس کے جانے پر دل افسردہ ہو رہا تھا ----

اشعر آپ پھر سے مجھے چھوڑ کر چلے گئے ---- آپ بہت برے ہیں ----

مرحا رونے لگی --- اور جیسے ہی آنکھ کھلی تو سب کچھ سمجھنے میں شاید اسے کچھ سیکنڈز لگے تھے ---- مگر جب چہرے پر ہاتھ پھیرا تو وہ آنسوؤں سے تر تھا ---- وہ نیند میں بھی رو رہی تھی ---

پھر اپنے خواب کو سوچنے لگی ---- کہ اشعر نے اس سے کیا کہا تھا --

مطلب --- اشعر کو پتہ تھا کہ زوہیب مجھ سے ---- نن نہیں یہ تو خواب تھا ---- پھر کافی دیر تک وہ اپنے خواب کو ہی سوچتی رہی ---

تب ہی اسے لگا کہ زوہیب واپس گھر آچکا ہے تو وہ فوراً ہی اٹھ کر واشروم کی طرف بڑھ گئی ----

زوہیب کمرے میں آیا تو مرحا اسے کہیں نظر نہیں آئی -----

واشروم سے پانی گرنے کی آواز آرہی تھی -----

زوہیب وہیں بیڈ پر لیٹ کر اس کا انتظار کرنے لگا -----

آپ آ گئے ---- مرحا نے زوہیب سے مسکراتے ہوئے پوچھا -----

جی جناب --- ہم آ گئے ہیں ---- اچھی سی چائے تو پلاؤ -----

زوہیب نے مرحا سے چائے کی فرمائش کی تو وہ چائے بنانے چلی گئی

زوہیب نے جب مرحا کا چہرہ دیکھا تو اسے لگا کہ شاید وہ بہت روئی تھی ---- اور زوہیب نہیں چاہتا تھا کہ مرحا زوہیب کے سامنے شرمندہ ہوتی تب ہی اسے چائے بنانے کے بہانے باہر بھیج دیا ----

مرحا بھی باہر آ کر کچھ بہتر محسوس کر رہی تھی ---- ورنہ اسے خود اچھا نہیں لگتا کہ وہ زوہیب کے سامنے پھر سے رو دیتی -----

یا پھر اس خواب کا ذکر کرتی جو وہ ابھی تھوڑی دیر پہلے دیکھ چکی تھی ---- جو بھی تھا زوہیب اب اس کا شوہر تھا --- اور یہ بات اسے کبھی گوارا نہیں کرتی کہ مرحا بار بار اس کے سامنے اشعر کا ذکر کرے --- اور مرحا نے خود سے وعدہ کیا تھا کہ وہ اب کبھی بھی زوہیب کے سامنے اشعر کا ذکر نہیں کرے گی ----

وہ کچن میں کھڑی اپنی ہی سوچوں میں گم تھی ---- تب ہی زوہیب وہاں آیا تھا ----

کیا ہوا ماہی ---- زوہیب مرحا کو بچپن میں بھی ماہی کہہ کر بلاتا تھا

آج کافی عرصے بعد وہی پرانا نام لیا تو وہ چونک گئی ---

کک کچھ نہیں ---

تو چائے کیوں نہیں بنی اب تک --- زوہیب نے آنکھیں پھیلاتے پوچھا تو وہ شرمندہ ہی ہو گئی ----- وہ بس میں بنا رہی ہوں -----

یہ کہتے ہی وہ چائے کے لیے پانی رکھنے لگی -----

نہیں سویٹ اینڈ ڈئیر ماہی ---- آپ روم میں جائیں میں چائے بنا کر ابھی لایا ---- زوہیب نے ہاتھ کے اشارے سے اسے باہر جانے کا کہا تو وہ منع کرنے لگی ---- نن نہیں زوہیب میں بنا لوں گی -----

جی بالکل وہ تو نظر آ رہا ہے ----- اگر آپ نے بنائی ناں تو پھر شاید صبح ہی ملے گی ----- پلیز ماہی روم میں جاؤ --- قسم سے بہت اچھی چائے بناتا ہوں ---- اور اگر پسند نہ آئی تو ---- تمہارے حصے کی چائے بھی میں پی لوں گا -----

زوہیب کی اس بات پر مرحا مسکرا دی ---

اور کمرے کی طرف چلی گئی ---

وہ چائے بنا کر لایا تو ---- مرحا بے چاری شرمندہ ہو رہی تھی کہ پہلی بار زوہیب نے اس سے فرمائش کی اور وہ بھی وہ پوری نہ کر سکی --

ویسے آپ کو بالکل بھی شرمندہ ہونے کی ضرورت نہیں ہے --- کیونکہ آپ کے میاں کو چائے بنانے کی عادت ہے ---- زوہیب کے ایسے کہنے پر مرحا نے اسے حیرت سے دیکھا تھا ----

یہ پتہ نہیں کیسے میرے دل کی بات سمجھ جاتے ہیں ----

وہ دل ہی دل میں سوچنے لگی ----

اور اب بھی وہ سمجھ چکا تھا کہ وہ کیوں حیران تھی ----

ماہی میں تمھیں بچپن سے جانتا ہوں ----

شکل دیکھ کر بتا سکتا ہوں کہ تمھارے دل میں کیا ہے ----

زوہیب نے ہنستے ہوئے اسے چائے کا کپ پکڑایا تو وہ بھی مسکرا دی

چائے پینے کے بعد زوہیب خود جا کر کپ رکھ کر آیا ----

وہ جب کمرے میں آیا تو دیکھا ---- مرحا بیڈ پر بیٹھی اپنے ہاتھوں کی ہتھیلیوں کو مسل رہی تھی ----

ماہی ---- زوہیب کے پکارنے پر مرحا نے اس کی طرف دیکھا تھا ----

کچھ کہنا چاہتی ہو تو کہہ سکتی ہو ----

وہ ایک بار پھر سے اس کے دل کی کیفیت کو سمجھ چکا تھا ----

زوہیب ---- میں چاہتی ہوں کہ ہمیں اپنی ازدواجی زندگی کی شروعات کر دینی چاہیے ---- دھڑکتے دل کے ساتھ اس نے زوہیب سے یہ سب کہہ تو دیا تھا مگر اب نظریں اٹھا کے زوہیب کی طرف دیکھنے کی بھی ہمت نہیں تھی اس میں ----

زوہیب بھی تو آخر زوہیب تھا ---- اس کی گھبراہٹ کو محسوس کر رہا تھا ----

ماہی اگر یہ سب تم صرف میری وجہ سے کہہ رہی ہو تو --- مجھے یہ منظور نہیں ---- لیکن اگر تم بھی یہی چاہتی ہو تو ---- اچھی بات ہے مگر مجھ میں صبر ہے ---- میں انتظار کر سکتا ہوں جتنا تم چاہو ----

اور مجھے لگتا ہے کہ آج تم صحیح طرح سے فیصلہ نہیں کر پا رہی ہو ---- کل تک کا ٹائم ہے تمھارے پاس ---- اچھی طرح سوچ سمجھ کر فیصلہ کرنا ---- کل اسی ٹائم مجھے بتانا کہ تم اصل میں کیا چاہتی ہو

اگر کل بھی تمھارا یہی فیصلہ ہوا تو --- مجھے کوئی اعتراض نہیں ہو گا --- کیوں کہ ---- میں بھی تو یہی چاہتا ہوں ناں ----

کیا سمجھیں ---- زوہیب نے مرحا کی ٹھوڑی پر ہاتھ رکھتے اس کا چہرہ اوپر کیا تو وہ نظریں جھکا گئی ----

چلو ماہی اب سو جاؤ کافی رات ہو چکی ہے --- پھر تمھیں تو تہجد کے لیے بھی اٹھنا ہوتا ہے اور پھر صبح فجر تک جاگتی رہتی ہو ----

کل بات کریں گے ---- یہ کہتے ہی زوہیب نے لائیٹس آف کیں اور بیڈ کی دوسری سائیڈ پر آ کر لیٹ گیا ----

زوہیب نہیں جانتا تھا کہ مرحا نے اچانک سے ایسا کیوں کہا ---- کیوں کہ وہ جب سے باہر سے آیا تھا ---- مرحا اسے کچھ پریشان سی لگ رہی تھی --- مگر پھر زوہیب نے بات کو کریدنا مناسب نہیں سمجھا ---

خیر اگر وہ ایسا چاہ رہی ہے تو اس میں غلط کیا ہے ---- شاید وہ اپنی پچھلی زندگی کی وجہ سے تھوڑی ڈسٹرب ہو --- خیر جو بھی ہو ---- ان شاءاللہ آہستہ آہستہ سب کچھ ٹھیک ہو جائے گا ----

یہ سوچتے ہوئے زوہیب نے آنکھیں موند لیں ----

♡♡♡♡♡♡♡♡♡♡♡♡

مرحا نے صبح کی نماز ادا کرنے کے بعد زوہیب کو نماز کے لیے جگایا تو اس کا دل ہی نہیں چاہ رہا تھا کہ بستر چھوڑے --- مگر پھر مرحا کے بار ہا کہنے پر اسے اٹھتے ہی بنی --- وضو کر کے بمشکل نماز اد کی اور پھر سے جا کر سو گیا----

اور مرحا زوہیب کو دیکھ کر سر ہلا کر رہی گئی ---- توبہ ہے کتنی نیند آتی ہے --- نیند کے شیدائی --- مرحا زوہیب کو دل ہی دل میں القابات سے نوازتے باہر چلی گئی ---- خالہ بھی شاید نماز کے بعد سو چکی تھیں تو مرحا نے سوچا کیوں

نہ لان میں جا کر تھوڑی دیر پھولوں کو ہی دیکھ لے ---- اسے پھول بچپن سے ہی بہت پسند تھے ----

مگر مرحا کو پھول توڑنا کبھی اچھا نہیں لگتا تھا ---- وہ سوچتی تھی کہ جب پھولوں کو توڑ لیا جائے تو وہ مرجھا جاتے ہیں ----

آج بھی بس وہ پھولوں کو ہوا میں لہلہاتے دیکھ کر خوش ہو رہی تھی ----

ٹھنڈی ٹھنڈی ہوا سانسوں میں اترنے لگی تو مرحا نے کچھ دیر کے لیے آنکھیں بند کر لیں ---- اور پھر کچھ گزرے پل --- یاد آنے لگے ----

نہیں نہیں پلیز اشعر مت توڑیں ناں ---- ایسے ہی اچھے لگتے ہیں ----

اشعر نے ایک سرخ گلاب توڑ کر اسے دیا تو مرحا خفا ہونے لگی

میری جان آپ سے اچھا تو نہیں ہے ناں ----- اسی لیے توڑا کہ آپ خوش ہو جائیں --- اچھا اگر آپ کو نہیں پسند تو آئندہ نہیں توڑوں گا

اشعر نے مرحا کے قریب آتے کہا ----

اشعر پیچھے ہٹیں ناں ---- کوئی دیکھ لے گا ---- مرحا اس کے اتنا قریب آنے پر کنفیوژ ہونے لگی ----

تو دیکھ لے ---- اپنی بیوی کے ساتھ ہی رومانس کر رہا ہوں نا ----

کچھ غلط تو نہیں کر رہا ---- اشعر نے اس کی کمر کے گرد بازو حمائل کرتے ہوئے اسے جھٹکے سے خود سے قریب کیا تھا ----

پلیز اشعر پیچھے ہو جائیں ---- مرحا کا چہرہ شرم سے سرخ پڑنے لگا

اچھا جب آپ سے دور چلا جاؤں گا ناں تو پھر آپ کو پتہ چلے گا ----

اشعر کی اس بات پر مرحا تڑپ کر رہ گئی----

نن نہیں اشعر ایسا تو مت کہیں ---- مرحا آپ کے بنا مر جائے گی ----

آپ کی مرحا مر جائے گی ---- پلیز مجھ سے کبھی دور مت جائیے گا

تب ہی بادل زور سے گرجے تو مرحا ہوش میں آئی تھی ----

آسمان کی طرف دیکھا تو گھرے بادل جیسے برسنے کو تیار تھے ----

اور پھر سے یادوں نے مرحا کے دل کو آن گھیرا تھا ----

پتہ ہے اشعر مجھے بارش بہت پسند ہے ---- آج بارش ہونے والی ہے ناں تو میں بارش میں خوب بھیگوں گی ---- بارش ہو اور وہ بھی گرمیوں کی اور مرحا اس میں نہ بھیگے --- یہ کبھی ہوا ہی نہیں تھا ---- اور اسی لیے آج بھی وہ بارش میں بھیگنے کے لیے مچل رہی تھی -----

کوئی ضرورت نہیں ہے ---- میں نہیں چاہتا کہ میری وائفی بیمار ہو جائے ---- بس اپنے کمرے کی کھڑکی سے اس بارش کا نظارہ کریں ---

یہ کہتے ہی اشعر نے مرحا کو خود سے قریب کیا تھا ----

اشعر آپ مجھے چھوڑ کر تو نہیں جائیں گے ناں ---- مرحا نے اس سے دور ہوتے ہوئے کہا ----

نہیں کبھی نہیں ---- ابھی تو زندگی سے پیار ہوا ہے --- ابھی تو زندگی ---- زندگی لگنے لگی ہے ---- ابھی تو زندگی کا مطلب پتہ چلا ہے ----

میں اپنی جان کو کبھی اکیلا نہیں چھوڑوں گا -----

اشعر نے مسکراتے ہوئے کہا ---- تو وہ بھی مسکرا دی

وعدہ ---- مرحا نے اشعر کی طرف ہاتھ بڑھایا تو اس نے بھی مرحا کا ہاتھ تھام لیا ---- جی میری جان وعدہ --- اشعر نے اس کا ہاتھ تھامتے ہوئے اسے زندگی بھر کے ساتھ کا یقین دلایا تھا ----

مرحا کو اشعر کے ساتھ گزرے پل یاد آنے لگے ---- اشعر آپ نے اپنی مرحا سے کیا وعدہ توڑ دیا ناں --- آپ جھوٹے اور دھوکے باز نکلے --

کیوں چھوڑ دیا --- کیا کوئی ایسے بھی کرتا ہے کسی کے ساتھ -----

مرحا وہیں گھاس پر بیٹھ کر خاموشی سے آنسو بہاتے ہوئے اشعر کو یاد کرنے لگی ---- تب ہی ہلکی ہلکی بارش شروع ہوگئی ----

مگر یہ سردی کی بارش تھی ---- اور مرحا کافی دیر سے لان میں تھی تو اسے اب کپکپی طاری ہونے لگی ---- تب ہی وہ اپنے آنسو صاف کرتے ہوئے اٹھی --- اور جیسے ہی پلٹی تو دیکھا زوہیب وہاں کھڑا تھا

زوہیب آپ کب آئے ---- مرحا بھیگی آنکھوں کے ساتھ مسکرا دی ----

بس ابھی ---- زوہیب نے مرحا کے پاس آتے ہوئے کہا ----

آجاؤ مرحا ---- جلدی سے چائے بناؤ ---- میں ناشتہ باہر سے لیکر آتا ہوں ---

زوہیب جانے لگا تو مرحا نے اس کا ہاتھ پکڑ لیا ----

زوہیب آپ نہ جائیں میں ناشتہ بنا لوں گی ---- مرحا چاہتی تھی کہ وہ خود اپنے ہاتھ سے ناشتہ بنائے تبھی زوہیب کو باہر جانے سے منع کرنے لگی ----

نہیں ماہی --- میں اپنی نئی نویلی دلہن سے ناشتہ بنوا کر گنہگار نہیں ہونا چاہتا ---- بس آپ جلدی سے چائے بنا لیں ---- آپ کی بہت مہربانی ہوگی --- زوہیب نے اسے گہری نظروں سے دیکھتے ہوئے کہا تو مرحا مسکرا دی ----

ہاں ٹھیک ہے --- لیکن جلدی آئیے گا ---- مرحا نے زوہیب سے کہا تو وہ جاتے جاتے واپس پلٹا ----

ڈئیر وائف ---- مجبوری ہے ---- ورنہ میرا بس چلتا تو آپ سے اک پل کے لیے بھی دور نہ ہوتا ---- میں ابھی گیا اور ابھی آیا ----

یہ کہتے ہی زوہیب وہاں سے چلا گیا تھا ----

زوہیب ناشتہ لے کر آیا تو مرحا نے جلدی جلدی ناشتہ لگایا-----

وہ تینوں ناشتہ کر کے فارغ ہوئے تو زوہیب کی امی نے زوہیب سے کہا کہ آج مرحا کو کہیں باہر لے جانا---- پھر تو تم چلے جاؤ گے ----

جی امی میں بھی یہی سوچ رہا تھا--- ہم تینوں جائیں گے ----

زوہیب اپنی ماں کو گھر میں اکیلا چھوڑ کر نہیں جانا چاہتا تھا اسی لیے ساتھ جانے کا کہہ رہا تھا----

نہیں بیٹا---- میرا موڈ نہیں ہے ---- میں پھر کبھی چلی جاؤں گی ----

وہ چاہتی تھیں کہ مرحا گھوم پھر لے تاکہ اس کا موڈ کچھ فریش ہو جائے ---- تب ہی زوہیب کو اسے باہر لے جانے کا کہہ رہی تھیں ----

فریال کی ماں کی ڈیتھ ہو گئی ---- فریال پر تو جیسے قیامت ہی ٹوٹ پڑی تھی ---- فریال کی بہن صدف نے کسی آوارہ قسم کے لڑکے سے کورٹ میرج کر لی تھی --- اور اب وہ بضد تھی کہ شادی ہو گی تو اسی سے ورنہ نہیں --- ان کے گھر میں زبردست لڑائی ہوئی تھی

اور فریال کی ماں اتنی ذلت ورسوائی سہہ نہ سکیں اور اس دنیا سے چل بسیں ---- آج ان کے انتقال کو تیسرا دن تھا ----

فریال کے بھائی نے مزید رسوائی سے بچنے کے لیے صدف کو ماں کے سوئم والے دن ہی اسی لڑکے کے ساتھ گھر سے رخصت کر دیا جس کے ساتھ اس نے کورٹ میرج کی تھی ----

فریال میں تم سے کچھ بات کرنا چاہتا ہوں ۔۔۔۔ فریال جب اپنی بھابی کے ساتھ ان کے کمرے میں بیٹھی تھی تب ہی اس کے بھائی نے کمرے میں آتے اس سے کہا ۔۔۔۔۔

جی بھائی کہیں میں سن رہی ہوں ۔۔۔۔۔ فریال اپنے بھائی کی طرف متوجہ ہو گئی ۔۔۔۔

فری دیکھو میرے پاس بالکل بھی پیسے نہیں ہیں ۔۔۔۔ میں نے کاروبار کے لیے بینک سے قرضہ لیا تھا مگر مجھے نقصان ہو گیا ہے ۔۔۔۔ اس لیے میں نے سوچا ہے کہ میں یہ گھر بیچ دوں ۔۔۔۔

صدف نے تو گھر کے کاغذات پر سائن کر دیئے ہیں ۔۔۔۔ تم بھی کر دو

جب میرے پاس پیسے ہوں گے تو میں تمھیں اور صدف کو دے دوں گا ---- اور اپنے بھائی کی یہ بات سن کر فریال ہکا بکا رہ گئی -----

مگر زبان سے کچھ نہ کہا ----- ٹھیک ہے بھائی --- میں دستخط کر دیتی ہوں --- یہ کہتے ہوئے فریال نے دکھی دل کے ساتھ کاغذات پر سائن کر دیئے ---- کہ ابھی تو شاید ماں کا کفن بھی میلا نہیں ہوا تھا اور اس کے بھائی نے گھر اپنے نام کروا لیا ----

اور لگلے دن جب وہ بھائی بھابی سے ملنے گئی تو ان دونوں نے فریال سے سیدھے منہ بات بھی نہیں کی ---- بلکہ بھابھی نے اسے سارا دن کچن میں لگائے رکھا اور خود ساس کے مرنے پر لوگوں کے گلے لگ لگ کر --- جھوٹے آنسو بہانے لگی ---- جیسے فریال نے بی جان کے مرنے پر کیا تھا ---- کہ خود تو فریال لوگوں کے سامنے رونے کی ایکٹنگ کر رہی تھی اور مرحا بے چاری گھر کے کام کر کر کے ہلکان ہو رہی تھی --- آج وہ سارے منظر ایک ایک کر کے فریال کی آنکھوں میں گھومنے لگے ----

سچ کہتے ہیں ۔۔۔ جیسی کرنی ویسی بھرنی ۔۔۔۔

اب تو فریال نے دل میں تہیہ کر لیا تھا کہ وہ اب دوبارہ اس گھر میں قدم بھی نہیں رکھے گی ۔۔۔۔۔ لیکن اب فریال کو پتہ چل چکا تھا کہ اس نے جو کچھ بھی کیا اب اس کا پھل اسے ملنا شروع ہو گیا تھا ۔۔۔

لیکن اب وہ خدا سے معافی مانگنے کے سوا اور کچھ بھی نہیں کر سکتی تھی ۔۔۔۔
اب اسے مرحا کی بد دعائیں یاد آنے لگی تھیں ۔۔۔

کل میں جا کر مرحا سے معافی مانگ لوں گی ۔۔۔ اور فیصل سے بھی ۔۔۔ اور اور ارحم سے بھی ۔۔۔۔ میں ان سب کی گنہگار ہوں ۔۔۔۔ اگر یہ سب مجھے معاف کر دیں گے تو شاید میرا اللہ بھی مجھے معاف کر دے گا

یہ سوچتے ہوئے فریال تلخی سے مسکرا دی ۔۔۔۔۔ وہ جانتی تھی کہ یہ سب اتنا آسان نہیں ۔۔۔۔ ابھی تو حساب دینے کا وقت تھا ۔۔۔۔

اور ہر نسان کو اپنے اعمال کا حساب دینا ہی پڑتا ہے ----

دن کے تین بج چکے تھے ---- زمل سارے کاموں سے فارغ ہو کر آئی تو دیکھا کہ انیسہ بیگم حمزہ کو سلا چکی تھیں --- اور سارہ انیسہ بیگم کے پہلو میں لیٹی ہوئی خود ہی ہاتھ پاؤں مارتی کھیل رہی تھی ----

اوہ ہو میری گڑیا تو بڑی خوش لگ رہی ہے ---- زمل نے اسے کھیلتے دیکھا تو اسے گود میں اٹھا لیا --- جس پر سارہ نے چیخ مارتے ہوئے بہت خوشی کا اظہار کیا تھا ----

آج زمل بہت خوش تھی کہ آج تو حمزہ سو رہا تھا تو وہ سارہ کے ساتھ وقت گزار سکتی تھی ---- ورنہ حمزہ کے جاگتے ہوئے یہ بالکل ناممکن تھا کہ وہ سارہ کے قریب بھی جا سکتی ----

اور آج زمل نے سارہ کے سارے کام کیئے تھے ---- اسے نہلایا ---- اس کی مالش کی ، کاجل لگایا پھر اسے نئے کپڑے پہنائے جو وہ حماد کے ساتھ جا کر سارہ کے لیے لائی تھی --- پھر جب اسے فیڈر پلایا تو وہ بھی کافی دیر سے جاگ رہی تھی ---- اب اس کے سارے کام ہو گئے تو وہ بھی سو گئی تھی ----

زمل تم بھی کمرے میں جاؤ اور آرام کر لو ---- تم تھک گئی ہو گی حمزہ اٹھے گا تو میں اسے سنبھال لوں گی ----

انیسہ بیگم نے زمل کو آرام کرنے کا کہا جو صبح سے ہی گھر کے کاموں میں مصروف تھی ---- انیسہ بیگم بچے سنبھال رہی تھیں اور حماد جاب پر گیا ہوا تھا ----

وہ کمرے میں جانے لگی تو حماد آگیا --- زمل نے اسے کھانا دیا اور پھر جب وہ کھانا کھا چکا تو برتن اٹھا کر کچن میں رکھ دیئے --

وہ برتن دھونے لگی تھی جب اسے حماد نے بلایا تھا ----

جی بلایا آپ نے ---- زمل نے حماد کے پاس بیٹھتے ہوئے پوچھا ----

ہاں --- آج کل تو میری بیوی مجھے لفٹ ہی نہیں کرواتی ---- حماد جانتا تھا کہ وہ سارہ کے معاملے کی وجہ سے اب تک اس سے خفا تھی کہ حماد نے زمل سے کیوں نہیں پوچھا جب وہ مولوی صاحب کے پاس گیا تھا --- اس لیے اب وہ اسے منانا چاہ رہا تھا -----

میری کیا حیثیت ---- نہ آپ کو میری کوئی پرواہ ہے اور نہ ہی میری ماں کو ---- شاید میں تو ہوں ہی پاگل --- آپ سوچتے ہیں کہ میرے پاس دماغ ہی نہیں ہے ---- مجھے پاگل سمجھتے ہیں

چھوڑیں --- آپ کیوں اتنا سوچ رہے ہیں ---- کیا فرق پڑتا ہے --- مجھے اچھا لگے یا برا --- میرے سینے میں دل تھوڑی ہے شاید پتھر ہے ----

یہ کہتے ہی وہ رونے لگی ----

اف --- زمل تم سے کس نے کہا کہ ہم ایسا سوچتے ہیں کہ تمھارے پاس دماغ نہیں ----

یار الٹی سیدھی باتیں سوچ لیتی ہو ---- اچھا سوری ---- میرے باپ کی توبہ آئندہ جو کام بھی کروں گا اپنی عقلمند بیوی سے پوچھ کر کروں گا --- یہ کہتے

ہی اس نے زمل کے آنسو صاف کئے اور اسے خود سے قریب کیا تو زمل نے اسے غصے سے پیچھے ہٹایا تھا----

مگر حماد پھر سے اسے اپنی طرف کھینچتے اس کے اوپر جھک گیا تھا----

زوہیب مرحا کو ساحل سمندر پر لے آیا---- جانتی ہو مرحا---- میری ہمیشہ سے یہی خواہش تھی کہ میں تمھارے ساتھ یہاں آؤں مگر دیکھو ناں کتنے عرصے بعد میری یہ خواہش پوری ہوئی ہے ----

زوہیب نے مرحا کی طرف دیکھتے ہوئے کہا----

زوہیب اور مرحا ہاتھ تھامے گیلی ریت پر چل رہے تھے ----

گھرے بادل آئے ہوئے تھے ---- اور سردی بھی کافی بڑھ گئی تھی مگر پھر بھی ان دونوں کو ساحل سمندر پر آکر بہت اچھا لگ رہا تھا-----

اچانک سے بارش شروع ہو گئی ----- بارش بھی ایسی موسلادھار کہ وہ دونوں ہی پریشان ہو گئے ---- موسم کی بدلتی صورتحال دیکھ کر وہ دونوں ہی ہاتھ پکڑے تیزی سے اپنی گاڑی کی طرف بڑھ گئے ----

زوہیب کے کپڑے تو بھیگ چکے تھے ----- اور مرحا کا عبایا بھی ----

زوہیب میں نے آنے سے منع بھی کیا تھا کہ نہیں جاتے مگر آپ نہیں مانے ---- مرحا اتنی تیز بارش دیکھ کر پریشان ہو گئی تھی -----

بچپن میں تو بارش میں بہت شوق سے نہاتی تھیں تم ---- اور اب کیوں اچھا نہیں لگ رہا ---- زوہیب نہ چاہتے ہوئے بھی شکوہ کر گیا ---

نن نہیں وہ بات نہیں زوہیب ---- مجھے ہلکی بارش پسند ہے ---- اتنی تیز بارش سے مجھے بہت ڈر لگتا ہے ---- مرحا جانتی تھی کہ زوہیب اس سے خفا ہے تو اس لیے اسے وضاحت دینے لگی ----

مگر زوہیب نے جواب دیئے بغیر ہی گاڑی سٹارٹ کر دی ----

مرحا بھی کھڑکی سے باہر دیکھنے لگی ----

پورا رستہ ایسے ہی خاموشی سے کٹ گیا ----

یااللہ میری آزمائش کب ختم ہو گی ---- زوہیب کے ایسے رویے پر مرحا پریشان ہی ہو گئی -----

مرحا گھر آ چکا ہے ---- مرحا اپنی ہی سوچوں میں تھی جب زوہیب نے اسے گھر کے سامنے گاڑی سے اترنے کا کہا -----

آپ کہیں جا رہے ہیں کیا ---- مرحا نے ڈرتے ڈرتے اس سے پوچھا -----

تم جاؤ مرحا ----- میں تھوڑی دیر میں آتا ہوں ----- یہ کہتے ہی وہ گاڑی سے اترا اور گیٹ کا لاک کھول کر ---- مرحا کو اندر جانے کا کہا

جج جی --- مرحا سے گھبراہٹ میں الفاظ ہی ادا نہیں ہو رہے تھے ----

مرحا اندر چلی گئی تو زوہیب بھی گاڑی سٹارٹ کرتا وہاں سے نکل گیا تھا -----

مرحا آئی تو خالہ کے کمرے میں ہی چلی گئی ----

آ گئے تم لوگ ---- خالہ نے مرحا کو آتے دیکھا تو اس سے پوچھنے لگیں

جی وہ زوہیب ذرا کام سے گئے ہیں ----- مرحا نے بمشکل مسکراتے ہوئے کہا

-----

تم دونوں کی لڑائی ہوئی ہے کیا ---- خالہ نے مرحا کو جانچتی نظروں سے دیکھا

----

نہیں ---- وہ بس ویسے ہی میری طبیعت ٹھیک نہیں ہے ----

مرحا یہ کہتے ہوئے نظریں جھکا گئی ----

مرحا یہ زندگی مذاق نہیں ہے ---- میں جانتی ہوں جو کچھ تمھارے ساتھ ہوا ---- وہ سب جھیلنا آسان نہیں مگر یاد رکھنا ---- شوہر آخر شوہر ہی ہوتا ہے ---- وہ بیوی کی توجہ مانگتا ہے ----

میں جانتی ہوں کہ تمھارے لیے اشعر اور اپنی بیٹی کو بھولنا آسان نہیں ---- مگر جو بیت گیا وہ تمھارا کل تھا ---- اپنے آج کے بارے میں سوچو ---- زوہیب تمھارا آج ہے ---- اب وہی تمھارا سب کچھ ہے -----

بس اب اسی کے بارے میں سوچو ---- خدا نے چاہا تو تمھاری بیٹی بھی مل جائے گی ---- لیکن وہ بھی اس صورت میں جب تم زوہیب کو خوش رکھو گی ---- زوہیب ناراض ہو گا تو وہ تمھاری بیٹی کو کیسے ڈھونڈ پائے گا ----- تم جتنی بھی اداس ہو زوہیب کے سامنے خوش رہنے کی کوشش کیا کرو -----

زوہیب تم سے بہت محبت کرتا ہے ---- تم خوش نہیں رہو گی تو وہ کیسے خوش رہے گا ----

سمجھیں --- خالہ نے مرحا کے ہاتھ پر اپنا ہاتھ رکھتے کہا تو وہ ان کے گلے لگ گئی ----- جی کوشش کروں گی ---- مرحا نے ان سے الگ ہوتے کہا تو وہ مسکرا دیں -----

مرحا ----- مرحا کچن میں تھی جب خالہ نے اسے پکارا تھا -----

جی خالہ جان ----- مرحا خالہ کی طرف متوجہ ہوئی تھی -----

زوہیب کا فون آیا تھا کہہ رہا تھا کہ وہ کھانا باہر سے لے آئے گا -----

آنے والے ہو گا بس تم اس کے آتے ہی کھانا لگا لینا-----

خالہ مرحا کو بتا کر اپنے کمرے میں چلی گئیں -----

تب ہی گیٹ کھلنے کی آواز آئی تھی ----- زوہیب گاڑی اندر لایا اور پھر ----
کچھ شاپرز مرحا کو دئے تھے -----

وہ زوہیب سے شاپرز لے کر رکھنے لگی تب ہی زوہیب مرحا کو کمرے میں آنے کا کہہ کر خود بھی اپنے کمرے کی طرف بڑھ گیا-----

مرحا دھڑکتے دل کے ساتھ کمرے میں داخل ہوئی تو دیکھا زوہیب بنا شرٹ کے ہی آئینے کے سامنے کھڑا تھا-----

مرحا اسے ایسے دیکھ کر نظریں جھکا گئی -----

زوہیب کے کپڑے گیلے تھے مگر وہ پھر بھی گھر نہیں آیا تھا--- بلکہ کھانا لینے چلا گیا تھا-----

میں آپ کے کپڑے نکال دیتی ہوں ----- یہ کہتے ہی وہ کبرڈ سے کپڑے نکالنے لگی ----- زوہیب یہ آپ کے کپڑے نکال دیے ہیں ---- آپ لے لیجئے گا ---- جیسے ہی اس نے کمرے سے جانے کے لیے قدم بڑھائے ----- زوہیب اس کی طرف پلٹا تھا -----

ماہی تم نے مجھ سے پوچھا کہ میں نے تمھیں کیوں بلایا تھا ------

نہیں ناں ----- میں کیا ہوں تمھارے لیے ----- بتاؤ وہ آہستہ آہستہ مرحا کے قریب آ رہا تھا ----

مرحا پیچھے ہوتے ہوئے دروازے سے لگ گئی ----

زوہیب نے مرحا کا دوپٹہ اتار کر سائیڈ پر رکھ دیا ----

مرحا کی سانسیں تیز ہونے لگی تھیں ----

زوہیب مرحا کے ہاتھوں کو پکڑتے اس کی گردن پر جھکا تو ----

مرحا نے سختی سے آنکھیں میچ لیں ----

مرحا کی غیر ہوتی حالت دیکھ کر زوہیب واپس پیچھے ہٹا تھا -----

جاؤ جا کر کھانا لگاؤ ----- میں آتا ہوں ----- یہ کہتے ہی زوہیب نے کپڑے اٹھائے اور واشروم کی طرف بڑھ گیا -----

مرحا تو کچھ بولنے کے قابل ہی نہیں رہی تھی -----

جیسے ہی وہ واشروم میں گیا ---- مرحا کی سانسیں بحال ہوئی تھیں

تو وہ فوراً سے دوپٹہ اٹھاتی کمرے سے باہر نکل گئی تھی -----

وہ نیچے آئی تو دیکھا کہ خالہ کھانا لگا چکی تھیں ----

خالہ میں کھانا لگا دیتی ---- وہ کچھ شرمندہ ہوتے کہنے لگی

نہیں بیٹا کوئی بات نہیں ---- ویسے زوہیب اب تک کیوں نہیں آیا

بلا کر لاؤ نہ اسے --- خالہ ٹیبل پر چیزیں رکھتے ہوئے پوچھنے لگیں

جی وہ آ رہے ہیں ---- مرحا نے خود کو نارمل ظاہر کرتے ہوئے کہا ---

امی جان میں آ گیا ہوں ---- آپ لوگ کھانا شروع کر دیتے ناں ----

ویسے مجھے تو بہت بھوک لگی ہے --- زوہیب نے کرسی پر بیٹھتے ہی پلیٹ میں سالن ڈالا اور روٹی لے کر جلدی جلدی کھانا شروع کر دیا

لیکن زوہیب کے تھوڑی دیر پہلے والے رویے کی وجہ سے مرحا کی تو بھوک ہی اڑ چکی تھی ---- اس نے بمشکل آدھی روٹی کھائی ----

زوہیب کھانا کھا کر اٹھ گیا ----

میں تھوڑی دیر میں آتا ہوں ---- یہ کہتے ہوئے وہ گھر سے نکل گیا ----

مرحا کافی دیر تک خالہ سے باتیں کرتی رہی ---- پھر اپنے کمرے میں آ گئی ---- نماز ادا کر کے وہ زوہیب کے کپڑے استری کرنے لگی ----

پھر کمرے کی پھیلی ہوئی چیزیں اٹھائیں ---- جو کہ ابھی تھوڑی دیر پہلے زوہیب پھیلا کر جا چکا تھا ----

اب کوئی کام نہیں تھا سو وہ آرام کی غرض سے لیٹ گئی ----

مگر نیند آنکھوں سے کوسوں دور تھی ----

زوہیب کتنے دکھ کی بات ہے کہ آپ مجھے سمجھ ہی نہیں پا رہے ---

آپ نے ایسا بی ہیو کیوں کیا --- جب کہ میں نے تو کل خود ہی آپ سے اس بارے میں بات کی تھی ---- پتہ نہیں زوہیب آپ مجھ سے محبت بھی کرتے ہیں یا نہیں ---- نم آنکھوں کے ساتھ وہ دل ہی دل میں زوہیب سے شکوہ کرنے لگی ---- پھر جانے کب اسے نیند آئی پتہ ہی نہیں چلا ---- بادل زور سے گرجے تو تب مرحا کی آنکھ کھلی ----

کمرے میں لیمپ کی ہلکی روشنی پھیلی ہوئی تھی ----

میں تو ایسے ہی سو گئی تھی تو پھر یہ کمفرٹر ---- وہ حیران سی ادھر ادھر دیکھنے لگی ----

وہ بنا کچھ اوڑھے ہی لیٹ گئی تھی تو شاید زوہیب نے اس کو کمفرٹر اوڑھایا تھا ---- کمرے میں چاروں طرف نظر دوڑائی تو زوہیب اسے کہیں نظر نہیں آیا ---- وہ پریشان ہو کر اٹھ گئی ----

وہ بالکونی میں کرسی پر بیٹھا سگریٹ پی رہا تھا ---- وہ وہاں چلی گئی ----

زوہیب آپ یہاں کیوں بیٹھے ہیں --- سردی ہے --- ٹھنڈ لگ جائے گی ----

مرحا کے کہنے پر بھی زوہیب نے اسے مڑ کر نہیں دیکھا

چلیں اٹھیں ناں ---- مرحا نے اس کا ہاتھ تھامے اس سے کہا تو زوہیب حیران سا مرحا کو دیکھنے لگا ---- پھر اس کے کہنے پر اٹھ کر کمرے میں آ گیا تھا ----

زوہیب آپ مجھ سے ناراض ہیں --- مجھے معاف کر دیں --- لیکن میرا مقصد آپ کا دل دکھانے کا بالکل بھی نہیں تھا ---

میں تو بس اس لیے کہہ رہی تھی کہ بارش بہت تیز تھی اور سردی بھی بہت بڑھ گئی تھی --- ورنہ مجھے خود بھی آپ کے ساتھ باہر جانا بہت اچھا لگتا ہے ----

مرحا نظریں جھکائے اپنے ہاتھوں کی ہتھیلیوں کو مسلتے --- نان سٹاپ بولے جا رہی تھی ----

تب ہی زوہیب نے اس کا ہاتھ تھامتے ہوئے اسے گلے لگایا تھا ----

سوری ---

I'm really sorry

مرحا میں تمھارے ساتھ برے طریقے سے پیش آیا ---- زوہیب نے اس سے الگ ہوتے ہوئے کہا ----

آئندہ ایسا نہیں ہو گا ---- انسان ہوں ناں ---- تو غصہ آ ہی جاتا ہے ----

تمہاری آنکھوں میں اشعر کے لیے آنسو دیکھتا ہوں تو بے چین ہو جاتا ہوں ---
کبھی کبھی سوچتا ہوں کہ کاش میں ہی اشعر ہوتا اور مر چکا ہوتا اور پھر تم مجھے یاد کر کے رو رہی ہوتی تو میری روح کو کتنا سکون ملتا ناں ----

زوہیب اپنی ہی دھن میں پتہ نہیں کیا کچھ بول گیا تھا ----

اور اس کی اس بات پر مرحا اسے حیران سی دیکھنے لگی ----

سوری میں شاید بہت کچھ غلط بول گیا ----

زوہیب معذرت کرتے ہوئے اس کے پاس سے اٹھ گیا اور واشروم کی طرف بڑھ گیا----

مرحا اس کا انتظار کرنے لگی ---- جب وہ آیا تو اس نے مرحا کو نظر انداز کرتے ہوئے لائٹ آف کی اور بیڈ کی دوسری سائیڈ پر جا کر لیٹ گیا----

پھر کافی دیر تک وہ کروٹیں بدلتا رہا ---- اور جب پھر بھی نیند نہیں آئی تو مرحا کو خود سے قریب کر لیا----

آپ سو جائیں زوہیب ---- آپ شاید خود بھی کوئی فیصلہ نہیں کر پا رہے ---- مرحا نے خفگی سے کہا تو زوہیب نے اس کے ہونٹوں پر ہاتھ رکھتے ہوئے اسے کچھ بھی کہنے سے منع کر دیا----

مرحا ----

I love you so much ---

میں تمہارے بنا نہیں جی سکتا ---- اب کبھی خود کو مجھ سے دور نہ کرنا ----

یہ کہتے ہی زوہیب اپنے اور مرحا کے درمیان سارے فاصلے مٹا چکا تھا ----

□□□□□□□□□□□

موسم کی خرابی کی وجہ سے زوہیب کی فلائیٹ مزید ایک ہفتہ لیٹ ہو گئی ----

ویسے زوہیب خود بھی یہی چاہ رہا تھا کہ وہ کچھ اور وقت مرحا کے ساتھ بتا لے ---- شاید اس کی دعائیں قبول ہو گئیں

اور بارشوں کا نا رکنے والا سلسلہ شروع ہو گیا ----

زوہیب باہر سے آیا تو مرحا ابھی ظہر کی نماز پڑھ کر فارغ ہوئی تھی

ماہی --- زوہیب نے اسے مخاطب کیا تو وہ اس کی طرف دیکھنے لگی

جی فرمائیے --- مرحا نے مسکراتے ہوئے کہا تو زوہیب اس کے پاس آ کر بیٹھ گیا ----

ماہی میری دعائیں قبول ہو گئیں ---- میں ایک ہفتے بعد جاؤں گا ----

بارشوں کی وجہ سے فلائیٹس نہیں جا رہیں ہیں ----

یہ کہتے ہوئے زوہیب نے مرحا کی گود میں سر رکھ لیا تھا ----

□□□□□□□□□□□

اچھا --- زبردست یہ تو بہت اچھی بات ہے ----

جانے کیوں مرحا کو اتنی خوشی نہیں ہوئی تھی جتنی ہونی چاہیے تھی ---- اور یہ بات زوہیب نے بھی محسوس کی تھی ----

کیوں کہ مرحا کے لہجے میں وہ جوش اور خوشی زوہیب کو محسوس ہی نہیں ہوئی جس کی وہ توقع کر رہا تھا ----

ماہی کیا تمھیں خوشی نہیں ہوئی میرے نہ جانے کی ---- یہ کہتے ہوئے زوہیب اٹھ کر بیٹھ گیا تھا ----

نن نہیں زوہیب میں تو یہی چاہتی ہوں کہ آپ ہمیشہ میرے ساتھ رہیں --- تو مجھے خوشی کیوں نہیں ہو گی ----

مرحا نے زوہیب سے نظریں چراتے ہوئے کہا ----

□□□□□□□□□□□

اچھا --- اللہ کرے جو آپ کہہ رہی ہوں وہ سچ ہو ----

زوہیب نے بھی اب دوبارہ مرحا کی گود میں سر رکھ لیا تھا ----

ماہی تم بالکل اچھی بیوی نہیں ہو ----

زوہیب نے آنکھیں موندے مرحا کا ہاتھ تھامتے ہوئے کہا تو مرحا حیران سی زوہیب کو دیکھنے لگی ----

کیوں کیا ہوا --- مجھ سے کوئی غلطی ہو گئی ہے کیا ----

مرحا پریشان ہو گئی ----

یار اتنا اچھا موسم ہے ---- میرے لیے ایک گانا ہی گا لیتی ----

زوہیب آنکھیں موندے مرحا سے باتیں کیئے جا رہا تھا ----

کون سا گانا ----

مرحا نے پوچھتے ہوئے حیرت سے آنکھیں پھیلائیں تھیں ----

□□□□□□□□□□□

اے ابرِ کرم

آج اتنا برس

اتنا برس کہ وہ جا نہ سکیں

اے ابرِ کرم

گنگناتے ہوئے زوہیب نے جب آنکھیں کھولیں تو دیکھا کہ مرحا مسکرا رہی تھی

----

اچھا اتنا خوش ہونے کی ضرورت نہیں ہے --- میں کوئی گانے وانے نہیں گا رہی آپ کے لیے ---- اور ویسے بھی مجھے گانے نہیں آتے ----

ہاں بس آپ کے زندگی بھر کے ساتھ کے لیے دعائیں مانگتی ہوں ----

مرحا سنجیدہ ہو گئی تھی
----

اور مرحا کو اتنا سنجیدہ ہوتے دیکھ کر زوہیب فوراً سے اٹھ کر بیٹھ گیا تھا ---- نہ

نہ نہ میری جان رونا مت ----

ابھی زوہیب اسے رونے سے منع ہی کر رہا تھا کہ اس کے آنسو روانی سے بہنے
لگے ----

□□□□□□□□□□□

پلیز زوہیب میں نے بہت کچھ کھو دیا ہے --- اب مزید ہمت نہیں ہے

کبھی کبھی مجھے لگتا ہے کہ میرے اپنوں پر جتنی بھی مصیبتیں آئی ہیں ----
شاید اس سب کی وجہ بھی میں ہی تھی ----

پتہ ہے میں نے آپ کو شادی سے انکار بھی اسی وجہ سے کیا تھا کہ کہیں میری
وجہ سے آپ پر کوئی مصیبت نہ آ جائے ----

مرحا زوہیب کو روتے ہوئے بتانے لگی تو زوہیب نے اسے خود سے قریب کیا تھا

----

مرحا بھی اس کے کندھے پر سر رکھ کر آنسو بہانے لگی ----

جانتا ہوں کہ ہر وقت کیوں پریشان رہتی ہو -----

پتہ ہے مرحا --- ہر عروج کو زوال اور ہر زوال کے بعد پھر عروج ہوتا ہے

جس طرح خوشیاں ہمیشہ نہیں رہتیں --- بالکل اسی طرح غم بھی سدا نہیں رہتے ---- ماہی تمھیں نہیں لگتا کہ اب خوشیاں ہماری منتظر ہیں ---- زوہیب نے مرحا کے بالوں میں انگلیاں چلاتے کہا تو مرحا نے زوہیب سے الگ ہوتے ہوئے اسے بہت بے یقینی سے دیکھا تھا ----

□□□□□□□□□□

ان شاءاللہ سب ٹھیک ہو جائے گا ---- میں جا رہا ہوں ناں تو احتشام کو بھی اپنے ساتھ واپس لے کر آؤں گا ---- اور پھر میں تمھاری بیٹی کو بھی ڈھونڈ لوں گا ---- بس تم اللہ سے دعا کیا کرو ----

زوہیب نے مرحا کے آنسو صاف کرتے ہوئے اس سے کہا تو اس نے تائید میں سر ہلایا تھا ----

ان شاءاللہ ---- مرحا بس اتنا ہی کہہ سکی ----

یہ ایک ہفتہ اتنی تیزی سے گزرا کہ پتہ ہی نہیں چلا ---- اور زوہیب کے جانے کا وقت آ گیا ---- زوہیب کو ائیرپورٹ چھوڑنے کے لیے اس کے ساتھ اس کا ماموں زاد جا رہا تھا ---- اسی لئے زوہیب نے مرحا اور اپنی امی کو ساتھ جانے سے منع کر دیا ----

زوہیب نے ٹھیک ایک گھنٹے بعد گھر سے نکلنا تھا ---- اور مرحا کا دل بہت زیادہ خفا تھا ---- سارا دن پھر بھی کچھ نہ کچھ بولتی رہی تھی مگر اب اس نے بالکل ہی چپ سادھ لی تھی ---- دوسری طرف زوہیب کی امی بھی بہت اداس ہو گئی تھیں ----

اور زوہیب ان دونوں کے اترے ہوئے چہرے دیکھ کر خود بھی اداس ہونے لگا تھا ----

آپ دونوں اس طرح کریں گی تو میں کیسے جا پاؤں گا ----

زوہیب نے مرحا اور اپنی امی سے مخاطب ہوتے ہوئے کہا تو زوہیب کی امی رونے لگیں ----

□□□□□□□□□□□□

اوہ ہو امی آپ کیوں پریشان ہوتی ہیں --- دیکھنا ان شاءاللہ میں احتشام سویرا اور بچے جلد ہی خیریت سے واپس آ جائیں گے ---

زوہیب نے اپنی امی کے آنسو صاف کرتے ہوئے انھیں تسلی دی تھی

ٹھیک ہے بیٹا --- اللہ تمھیں اپنے حفظ و امان میں رکھے آمین ----

انھوں نے زوہیب کو دعا دی تو وہ مسکرا دیا ----

ٹھیک ہے امی میں اپنے کمرے سے سامان لے کر آتا ہوں ----

احمد آتا ہو گا ---- یہ نہ ہو کہ پھر فلائیٹ مس ہو جائے ----

اپنی امی سے کہتا وہ اپنے روم میں آیا تھا ----

مرحا بھی اس کے پیچھے پیچھے روم میں آ گئی تھی ----

□□□□□□□□□□

جیسے ہی مرحا روم میں آئی زوہیب نے اسے گلے لگایا تھا ----

اور کہا میری جان --- میں اپنی ماہی کو بہت مس کروں گا -----

پھر اس سے الگ ہوتے ہوئے اس کے ماتھے کو چوما تھا ----

میں بھی آپ کو بہت مس کروں گی ---- اب آپ کے بنا نہیں رہ سکتی

مرحا کی آنکھیں نم ہونے لگیں ----

پلیز مت رو ناں ---- پھر آپ کا زوہیب کیسے جا سکے گا ----

زوہیب نے مرحا کے چہرے پر ہاتھ رکھتے کہا تو وہ سر جھکا گئی ---

اچھا نہیں روؤں گی --- مرحا نے نم آنکھوں کے ساتھ اسے دیکھا تو وہ ہنسنے لگا
---- روتے ہوئے کہتی ہو نہیں رو گی ----

چلو اب بند کرو رونا اور امی کے سامنے بالکل بھی نہیں رونا ----

یہ کہتے ہوئے زوہیب نے مرحا کو پھر سے گلے لگایا تھا ----

پھر وہ دونوں نیچے آ گئے تھے ---- کچھ دیر ہی گزری تھی کہ زوہیب کا کزن آ گیا
--- اور وہ اس کے ساتھ گاڑی میں بیٹھ کر ائیر پورٹ کے لیے روانہ ہو گیا تھا
----

□□□□□□□□□□□

زوہیب کو گئے ہوئے دو دن گزر چکے تھے ---- مرحا رات کو کھانا کھا کر اپنے
کمرے میں آ گئی تھی --- عشاء کی نماز پڑھ کر فارغ ہوئی تو قرآن پاک کی تلاوت

کرنے لگی ۔۔۔ اور تلاوت کرتے ہوئے اسے حبہ کی یاد ستانے تو آنسو روانی سے بہنے لگے ۔۔۔۔۔

تب ہی اس کی نظر سورہ یوسف کے ترجمے پر پڑی کہ جب حضرت یوسف علیہ السلام کے بھائی ان کے والد یعنی حضرت یعقوب علیہ السلام کی اجازت سے انھیں اپنے ساتھ لے گئے تو ۔۔۔۔۔

انھوں نے حضرت یعقوب علیہ السلام سے جھوٹ بولا کہ وہ حضرت یوسف علیہ السلام کو گھمانے لے جا رہے ہیں جبکہ ان کا ارادہ حضرت یوسف علیہ السلام کو قتل کر دینے کا تھا کیونکہ وہ حضرت یوسف علیہ السلام سے صرف اس وجہ سے حسد کرتے تھے کہ حضرت یعقوب علیہ السلام ۔۔۔ اپنے بیٹوں میں سب سے زیادہ محبت حضرت یوسف علیہ السلام سے کرتے تھے ۔۔۔

اور جب وہ حضرت یوسف علیہ السلام کو اپنے ساتھ لے گئے تو ان میں سے ایک نے کہا کہ اسے (یوسف علیہ السلام) قتل کر دیتے ہیں

جبکہ دوسرے بھائی نے کہا کہ نہیں ہم اسے کسی کنویں میں پھینک دیتے ہیں ---- اور اس کی قمیض پر کسی جانور کا خون لگا کر والد کو دکھا کر ان سے کہیں گے کہ اسے کوئی بھیڑیا کھا گیا ----

اور آخر یہی فیصلہ کیا گیا کہ انھیں کنویں میں پھینک دیا جائے -- اور یوسف علیہ السلام کو کنویں میں پھینک دیا گیا ---- لیکن پھر اللہ نے انھیں بادشاہ بنا دیا ----

اور حضرت یوسف علیہ السلام کا قصہ پڑھتے ہوئے مرحا کی آنکھیں بھیگنے لگیں

----

یااللہ جس طرح تو نے حضرت یوسف علیہ السلام کی حفاظت فرمائی ---- تو میری بیٹی کی بھی حفاظت فرمانا ---- تو اس کی بھی حفاظت فرمانا ---- یااللہ تو میرے گناہوں کو نہ دیکھ بے شک تیری رحمت تو میرے گناہوں کے مقابلے میں بہت زیادہ ہے ----

اے میرے مالک تو میرے گناہوں کو معاف فرما دے ----

مجھ پر اور میری بیٹی میرے شوہر اور میرے تمام رشتے داروں پر رحم فرما ----

وہ سجدے میں جا کر دعائیں مانگتے ہوئے زاروقطار رو رہی تھی ----

جب دعا مانگ کر اٹھی تو بیڈ پر آ کر لیٹ گئی ----

تبھی کھڑکی سے ٹھنڈی ہوا اندر آنے لگی ---- تو مرحا کو سردی لگنے لگی --- فوراً سے کھڑکی بند کرنے کے لیے اٹھی --- جب کھڑکی کے پاس آئی تو دیکھا ہلکی ہلکی بارش شروع ہوگئی تھی ----

پھر سے دل میں اشعر کی یادوں نے سر اٹھانا شروع کر دیا تھا ---

اشعر کی یاد میں آنکھیں پھر سے نم ہونے لگیں -----

میں آپ کو کیسے بھولوں اشعر ---- آپ کو بھولنے کی کوشش کرتی ہوں تو آپ اور زیادہ یاد آنے لگتے ہیں ---- آپ میری پہلی چاہت ہیں اشعر ---- آپ کے بعد اس دل میں کبھی کوئی نہیں آ سکا اور نہ ہی کوئی کبھی آ سکے گا ---- یہ کہتے ہی مرحا نے کھڑکی بند کی --- اور جیسے ہی پلٹی تو سامنے دیوار پر زوہیب کی تصویر دیکھ کر گہرا سانس لے کر رہ گئی -- پھر زوہیب کی تصویر کے سامنے کھڑی ہو گئ

زوہیب میں نے جو کچھ بھی کیا صرف آپ کی خاطر کیا ----

مرحا نے اپنا آپ تو آپ کے نام کر دیا مگر مرحا کا دل کبھی بھی آپ کا نہیں ہو سکتا کیوں کہ اس دل میں اشعر رہتے ہیں ----

اور مرحا اشعر کی جگہ کسی اور کو نہیں دے سکتی ---- جو مقام اشعر کا ہے وہ کبھی آپ کا نہیں ہو سکتا ---- اور اس سب پر میرا کوئی اختیار نہیں ---- کیونکہ اس دل نے صرف اور صرف اشعر کو چاہا ہے ----

مجھے معاف کر دیجیے گا زوہیب ---- مرحا نے آپ کے ساتھ منافقت کر دی --- وہ دل ہی دل میں زوہیب سے مخاطب تھی ----

پھر آنسو صاف کرتے ہوئے اپنے بیڈ پر آ کر لیٹ گئی ----

نیند آنکھوں سے کوسوں دور تھی آنکھیں بند کرتی تو حبہ کا معصوم چہرہ اس کے سامنے آ جاتا ---- اور پھر سے آنکھیں نم ہو جاتیں -----

یا اللہ یہ تو نے مجھے کیسی آزمائش میں ڈال دیا ہے -----

مجھے سے اولاد لینی ہی تھی تو دی ہی کیوں تھی -----

جانے وہ کس حال میں ہو گی ---- کس کے پاس ہو گی -----

خدشات نے اس کے دل کو آن گھیرا تو وہ اٹھ کر بیٹھ گئی -----

یا اللہ میری حبہ کی حفاظت کرنا ----- وہ پھر سے اٹھی وضو کیا اور جائے نماز پر بیٹھ گئی ---- دعائیں مانگتی رہی ---- اور پھر نوافل ادا کیئے ---- اور پھر عبادت کرتے کرتے جانے کب صبح ہو گئی اسے پتہ ہی نہیں چلا ---- پھر فجر کی اذان ہونے لگی ---- تو پھر فجر کی نماز پڑھ کر کچھ دیر کے لیے لیٹ گئی ---- جانے کب نیند کی وادیوں میں اتر گئی ---- اسے ہوش تو تب آیا جب خالہ نے اس کے کمرے کا دروازہ ناک کیا ----

دروازے کی آواز پر وہ ہڑبڑا کر اٹھی ---- دروازہ کھولا تو دیکھا خالہ تھیں ----

کیا ہوا مرحا --- گیارہ بج گئے ہیں اور تم ابھی تک سو رہی ہو ----

خالہ نے مرحا کے چہرے کو بغور دیکھتے ہوئے پوچھا ----

جی خالہ بس ساری رات نیند ہی نہیں آئی ---- فجر کی نماز کے بعد سوئی تو پتہ ہی نہیں چلا کہ اتنا وقت کیسے گزر گیا ---- مرحا اتنی دیر سے اٹھنے پر کچھ شرمندہ سی ہو گئی تھی ----

چلو کوئی بات نہیں ---- میں نے ناشتہ بنا لیا ہے ---- جلدی سے فریش ہو کر آ جاؤ ---- مجھے بھی بہت بھوک لگ رہی ہے ----

خالہ مرحا سے کہتی ہوئی واپس چلی گئیں ----

خالہ آج میں کھانا بناؤں گی ---- مرحا نے ناشتے کے بعد برتن اٹھاتے ہوئے کہا

-----

اچھا جیسے تمھاری خوشی ---- خالہ جانتی تھیں کہ جب وہ فارغ ہوتی ہے تو اس کے ذہن میں الٹی سیدھی سوچیں آتی رہتی ہیں ---- تب ہی اسے کھانا بنانے سے منع نہیں کیا ----

گھر میں اب دو ہی لوگ رہ گئے تھے اتنا کام بھی نہیں تھا سو مرحا اپنا کام جلدی نمٹا کر خالہ کے ساتھ ہی بیٹھ جاتی تھی ----

بعض اوقات تو ان دونوں کا وقت ہی نہیں گزرتا اور بعض دفعہ وقت کا پتہ ہی نہیں چلتا تھا کہ کیسے گزر گیا ----

---------------💞💞💞----------

زوہیب تم نے پھر کیا سوچا ہے ---- سویرا کی آنکھوں سے شیطانیت جھلک رہی تھی ----

کس بارے میں --- زوہیب نے سویرا کو حیرانی سے دیکھا ----

مرحا سے کب بدلہ لے رہے ہو اپنی بے عزتی کا ---- کیا تم بھول گئے کہ کس طرح اس نے تمھیں اس اشعر کے لیے ٹھکرایا تھا ---- امی اور تم نے مرحا اور خالہ کی کتنی منتیں کی تھیں --- مگر اس مرحا نے ہمیں اس وقت کچھ سمجھا ہی نہیں --- اور تو اور اس اشعر کی وجہ سے ہمارا پلاٹ بک گیا ---- اسی کی وجہ سے ہم یہاں آ گئے --- نہ وہ بیمار ہوتا اور نہ ہم یہاں آتے اور اسی وجہ سے ہمارا گھر بک گیا ---- احتشام کو جیل ہو گئی ---- ہمارے پاس کچھ نہیں بچا ---- اب وقت ہے کہ تم مرحا سے اپنی بے عزتی کا بدلہ لو ---- تم نے کہا تھا ناں کہ تم اس سے اسی لئے شادی کر رہے ہو ---- اب طلاق دے کر فارغ کرو اسے ----

میں تمھاری شادی اپنی دوست کی بہن سے کروا دوں گی ----

تم اتنے گئے گزرے تھوڑی تھے کہ تم ایک بیوہ ، ایک بیٹی کی ماں سے شادی کرتے ---- بس جب ہم پاکستان جائیں گے ---- تم مرحا کو دھکے دے کر گھر سے نکال دینا ---- سویرا غصے میں پتہ نہیں کیا کچھ کہے جا رہی تھی ----

سویرا باجی آپ بالکل ٹھیک کہہ رہی ہیں --- میرے دل میں مرحا کے لیے بہت غصہ تھا --- اور اگر میں نے اس سے شادی کی تھی تو طلاق دینے کے لیے نہیں کی تھی --- بلکہ میں نے سوچا تھا اسے اپنے ساتھ رکھ کر دکھ دوں گا --- اسے سزا دوں گا کہ اس نے مجھے کیوں ٹھکرایا تھا

مگر آپ جانتی ہیں کہ میں ایسا کر ہی نہیں سکا ---- میں نے جب ایسا کرنا چاہا تو مجھے خود تکلیف ہونے لگی ---- پہلے مجھے لگتا تھا کہ میں اسے پسند کرتا ہوں مگر اس سے شادی کے بعد مجھے لگنے لگا کہ مجھے اس سے محبت ہو گئی ہے ---- اور اب میں چاہ کر بھی اسے تکلیف نہیں دے سکتا ---- میں اس سے محبت کرتا ہوں ----

اور میں اسے کبھی بھی نہیں چھوڑوں گا ----

یہ کہتے ہوئے وہ کمرے سے نکل گیا ---- اور سویرا اپنا سا منہ لے کر رہ گئ کہ اس نے کیا سوچا تھا اور کیا ہو گیا ---- وہ مرحا کو ہی اپنے برے حالات کا ذمہدار ٹھہراتی تھی ---- اسی وجہ سے وہ چاہتی تھی کہ وہ مرحا کو ایسی سزا دے کہ وہ کسی کو بھی منہ دکھانے کے قابل نا رہے ----- مگر سچ کہتے ہیں انسان صرف تدبیر کرتا ہے لیکن تقدیر صرف اللہ ہی بناتا ہے ---- اور بے شک وہ ہر چیز پر قادر ہے -----

اب تو زوہیب کو گئے ہوئے پورا ایک مہینہ ہو چکا تھا ---- جب وہ دونوں خالہ بھانجی بیٹھ کر باتیں کر رہی تھیں

تو مرحا پانی پینے کے لئے اٹھنے لگی تو اس کا سر چکرا گیا --- اور وہ بیڈ پر ہی گر گئی ----

ارے ارے کیا ہوا ---- خالہ نے مرحا پر پانی کے چھینٹے ڈالے تو وہ ہوش میں آئی ---- خالہ تو پریشان ہی ہو گئیں ---- کہ اچانک سے اسے کیا ہو گیا تھا ----

مرحا تم اپنا خیال نہیں رکھتی ناں ---- تم نے سہی طرح کھانا بھی نہیں کھایا ----

طبیعت ٹھیک ہے اب ---- انھوں نے مرحا سے پوچھا تو اس نے ہاں میں سر ہلایا ---- جی ٹھیک ہوں ----

میں تمھیں آج ڈاکٹر کے پاس لے جاؤں گی ---- خالہ کچھ زیادہ ہی پریشان ہو گئیں کہ زوہیب بھی یہاں نہیں تھا ---- اور مرحا کی طبیعت بھی ٹھیک نہیں تھی ---- اس لیے انھوں نے سوچا کہ وہ مرحا کو شام میں ڈاکٹر کے پاس لے جائیں گی ----

-----------------💞💞💞-------------------

یہ کون ہیں آپ کی ---- ڈاکٹر نے مرحا کا چیک اپ کرنے کے بعد مرحا سے اس کی خالہ کے بارے میں پوچھا تھا ----

یہ میری خالہ ہیں اور ساس بھی ---- مرحا نے ڈاکٹر کو بتایا تو وہ مسکرانے لگی

---- مبارک ہو آپ کی بہو پریگنینٹ ہیں -----

اور یہ بات سننے کے بعد مرحا کا منہ کھلے کا کھلا رہ گیا ----

اور خالہ ڈاکٹر کی یہ بات سننے کے بعد خوشی سے نہال ہو رہی تھیں

ڈاکٹر --- کتنا ٹائم ہو گیا ---- خالہ نے ڈاکٹر سے پوچھا ----

پانچ یا چھ ہفتے ---- ڈاکٹر نے بتایا تو خالہ بہت خوش ہوئیں ----

وہ دونوں جب گھر آئیں تو خالہ نے فون کر کے جب زوہیب کو بتایا تو اس کی خوشی کی کوئی انتہا نہ رہی -----

خالہ نے بات کر کہ فون مرحا کو دیا تو ---- زوہیب نے بہت خوشی کا اظہار کیا ---- کاش میں وہاں ہوتا ماہی ---- میں تمھارے پاس ہوتا تو کتنا اچھا ہوتا ناں ---- زوہیب کا بس نہیں چل رہا تھا کہ اڑ کر مرحا کے پاس پہنچ جاتا ----

مرحا خوش بھی تھی اور اداس بھی ---- کہ پہلی بار اسے اولاد کی خوشی راس ہی نہیں آئی تھی ---- اور اب بھی پتہ نہیں کیا ہو جائے کہ اس نے تو ہمیشہ خوشیوں سے پہلے ہی غم دیکھ لیے تھے ----

-------------- 💞💞💞 ----------------

زوہیب نے کمپنی کے اونر سے مل کر بات کی تھی ---- انھوں نے زوہیب کو یقین دلایا تھا کہ ہم دوبارہ سے انویسٹیگیشن کروائیں گے

اور اگر احتشام بے گناہ ہوا تو اسے باعزت بری کر دیا جائے گا ----

کیوں کہ کمپنی کے مینیجر نے احتشام پر الزام لگایا تھا اور احتشام مسلسل جرم کو قبول کرنے سے انکار کر رہا تھا ---- احتشام کا کہنا تھا کہ بے شک یہ لوگ مجھے مار دیں لیکن میں جرم قبول نہیں کروں گا کیوں کہ میں قصوروار نہیں ہوں ---- اور احتشام کے مسلسل انکار کی وجہ سے انھوں نے دوبارہ سے تحقیقات شروع کردی تھی ------

کمپنی کے اونر کا بیٹا بہت زیادہ چالاک تھا --- مگر وہ تو اس کمپنی کو دیکھتا نہیں تھا --- کیوں کہ وہ اپنی پڑھائی مکمل کر رہا تھا ---- اسی لیے یہ بلنڈرز ہوئے مگر جب اسے ان سب معاملات کا پتہ چلا تو اس نے اپنے طور پر خود اس معاملے کی تحقیقات کا آغاز کیا -----

اس نے کچھ لوگ فراز کے پیچھے بھی لگا دیئے تھے ---- اور اس کی لوکیشن ٹریس کی جا رہی تھی ---- کیونکہ جب تک فراز کو نہیں پکڑ لیتے وہ کسی حتمی فیصلے تک نہیں پہنچ سکتے تھے ----

مگر کمپنی کے اونر کے بیٹے نے زوہیب سے بات کرتے ہوئے کوئی نرمی نہیں دکھائی تھی اور زوہیب کے مطابق وہ انتہائی بدتمیز اور بد لحاظ قسم کا انسان تھا جس میں ذرا برابر بھی انسانیت نہیں تھی --

لیکن معاملے کی نوعیت کچھ اس طرح کی تھی کہ جب تک حقیقت کا ادراک نہیں ہو جاتا وہ کسی سے بھی نرم لہجے میں بات نہیں کر سکتا تھا ---- لحاظہ اس نے زوہیب کو بھی تقریباً مایوس ہی کیا تھا --

مگر وہ خود جب ذاتی طور پر احتشام سے ملا تو اسے لگا کہ یہ بہت شریف انسان ہے مگر پھر بھی جب تک حقیقت سامنے نہیں آجاتی وہ کوئی فیصلہ نہیں کر سکتا تھا لحاظہ فی الحال اس نے چپ رہنا ہی مناسب سمجھا -----

زوہیب نے سویرا کو واپس پاکستان بھجوا دیا تھا ----

مرحا سویرا سے بہت خوش دلی سے ملی مگر مرحا کو لگا کہ سویرا کا موڈ کچھ سہی نہیں تھا ---- لیکن پھر مرحا نے اسے اپنا وحم سمجھ کر نظر انداز کر دیا ----

مرحا اپنے بھتیجے اور بھتیجی کو دیکھ کر بہت خوش تھی ----

اور اب اکثر اسے اپنی چار سالہ بھتیجی اسوہ کو دیکھ کر حبہ یاد آنے لگتی ---

مگر وہ حبہ کے لیے صرف دعا کرنے کے علاوہ اور کچھ نہیں کر سکتی تھی ----

حبہ کو پورا دن انیسہ بیگم ہی سنبھالتی تھیں ---- اور وہ انیسہ بیگم کے ساتھ بہت خوش بھی رہتی تھی مگر جیسے ہی زمل اس کے سامنے آجاتی ---- حبہ کی خوشی کی کوئی انتہا نہ رہتی ----

شاید زمل کی محبت کو وہ بھی محسوس کرنے لگی تھی ----

تب ہی جتنا وقت وہ زمل کے ساتھ گزارتی کچھ زیادہ ہی خوش رہتی ---- اور جس وقت زمل سامنے ہوتی وہ کسی اور کی طرف دیکھتی بھی نہیں تھی --- اس کی نظریں بس زمل پر ہی ٹکی رہتیں

جہاں زمل حبہ کے اس انداز پر خوش ہوتی وہیں انیسہ بیگم کبھی کبھی شکوہ کر جاتیں کہ سارا دن میں اسے سنبھالتی ہوں اور یہ زمل کی دیوانی ہے ---- اب تو حبہ سب کو پہچاننے لگی تھی ----

اور جو بھی بات کرتا اسے غوں غاں میں جواب ضرور دیتی ----

لیکن حمزہ کو دیکھ کر وہ اتنی خوش نہیں ہوتی کیونکہ حمزہ خود بھی اس کی موجودگی سے اتنا مطمئن نہیں تھا اسے ہر وقت یہی ڈر رہتا کہ کہیں اس کی ماں حبہ کو گود میں نہ اٹھا لے --- اور اگر حبہ اور حمزہ انیسہ بیگم کے پاس کھیل رہے ہوتے اور اسی دوران زمل آ جاتی تو حمزہ اپنی ماں کے پاس جانے کے لیے رونا شروع کر دیتا ----

تب ہی زمل حمزہ کو گود میں اٹھا لیا کرتی ---- لیکن جب حمزہ سو جایا کرتا اور حبہ جاگ رہی ہوتی تو وہ حبہ کے ساتھ خوب باتیں کرتی --- اور اس کے سارے کام کرتی تو وہ بھی زمل کی اتنی توجہ پا کر بہت خوش ہوتی ----- اب تو حماد بھی حبہ سے بہت پیار کرنے لگا تھا ---- لیکن حمزہ اپنے باپ کے پیار میں بھی شراکت برداشت نہیں کر سکتا تھا --- اس لیے وہ اپنے ہوتے ہوئے حماد کو اس بات کی بالکل اجازت نہیں دیتا کہ وہ حبہ کو گود میں اٹھائے ---- کبھی کبھی ذد میں آ جاتا تو حبہ کو انیسہ بیگم کی گود میں بھی نہیں رہنے دیتا تھا ----

اور زمل کے بقول ---- حمزہ سب کا باپ بنا ہوا تھا --- جو کہ کسی کو بھی اپنی مرضی سے کوئی کام نہیں کرنے دیتا تھا ----

سویرا وقتاً فوقتاً مرحا کو باتیں سناتی رہتی --- لیکن مرحا نظر انداز کر دیا کرتی تھی --- سویرا کا مزاج ابھی نہیں بدلہ تھا وہ تو شروع سے ہی کچھ ایسے مزاج کی

تھی مگر مرحا ہر بات ہنس کر ٹال دیا کرتی یا پھر اس کے تلخ رویے کو نظر انداز کر دیا کرتی ---- اور سویرا مرحا کی اسی خوش مزاجی کا فائدہ اُٹھاتے ہوئے اسے بے نقط سنا دیا کرتی ----

مرحا کچن میں کام کر رہی تھی تب ہی سویرا وہاں آئی تھی ----

تم تو جادوگرنی ہو مرحا ---- ہر کسی کو قابو کر لیتی ہو --- خالہ امی احتشام اشعر اور اب زوہیب --- کیا پڑھ کر پھونکتی ہو جو ہر کوئی تمھارا گرویدہ ہو جاتا ہے ---- اور مرحا اس کی یہ باتیں سن کر حیران رہ گئی تھی ----

بھابھی یہ کیا کہہ رہی ہیں آپ ---- مرحا نے سویرا کی طرف حیرت سے دیکھتے ہوئے پوچھا ----

تم کیا سمجھتی ہو --- تم نے زوہیب کو قابو کر لیا ---- نہیں --- ایسا کبھی نہیں ہو سکتا --- دیکھنا میں زوہیب کی دوسری شادی کروا کر رہوں گی ---- اور تم ہاتھ ملتی رہ جاؤ گی ----

سویرا یہ سب بکواس کرنے کے بعد کچن سے جا چکی تھی ----

الفاظ تھے کہ کسی نے مرحا کے کانوں میں پگھلتا ہوا سیسہ انڈیل دیا تھا ----

اس کی آنکھوں سے بھل بھل آنسو بہنے لگے ----

یااللہ میری یہ آزمائش کب ختم ہو گی ----

کاش احتشام بھائی کے ساتھ ایسا نہ ہوتا یا وہ پہلے ہی واپس آ چکے ہوتے تو میں زوہیب سے کبھی شادی نہ کرتی ---- مگر شاید میرے نصیب میں ابھی اور بھی ذلت جھیلنا باقی ہے ---- یہ سوچتے ہوئے وہ گہری سانس لے کر رہ گئی ----

اب تو یہ حال تھا کہ سویرا بیٹھی آرام کرتی رہتی اور مرحا سارا دن کام کرتی ---- کھانا الگ بناتی اور بچوں کی فرمائش پر کچھ نہ کچھ الگ بنانا پڑتا ---- سویرا کوئی نہ کوئی بہانہ بنا کر آرام کر رہی ہوتی کبھی اس کی کمر میں درد ہوتا اور کبھی ٹانگوں میں ----

اب تو سویرا کو آئے ہوئے دو مہینے ہو چکے تھے مگر سویرا نے اب تک کام کو ہاتھ بھی نہیں لگایا تھا ----

حالانکہ سویرا کی امی نے اسے کئی بار کام کرنے کے لیے کہا مگر وہ الٹا شکوے شکایتیں کرنے لگتی کہ امی کیا آپ کو نظر نہیں آتا کہ میں کتنی پریشان ہوں --- اور آپ مجھے اس طرح باتیں سنا رہی ہیں

اور سویرا کی بات سن کر اس کی امی چپ ہو جاتیں -----

مگر اب انھیں پتہ چل گیا تھا کہ جب سویرا سسرال میں رہتی تھی تو وہ سب کے بارے میں غلط بیانی کرتی تھی ---- مرحا کو تو وہ بہت برا کہتی تھی مگر اب انھیں اندازہ ہو چکا تھا کہ خرابی مرحا میں نہیں سویرا میں تھی ----- اور اسی لیے وہ اپنی بیٹی کو سمجھانے کی کوشش کرتیں مگر سویرا الٹا غصہ کرنے لگتی ----

اسی لیے اب انھوں نے سویرا کو اس کے حال پر چھوڑ دیا تھا ----

آج بھی سویرا نے مرحا کو اس کے کمرے میں جا کر جلی کٹی سنائیں ---- اور جیسے ہی غصے میں سیڑھیاں اترنے لگی تو اس کا پاؤں مڑ گیا --- اپنے آپ کو سنبھال ہی نہیں پائی اور گرتی ہی چلی گئی ---- اور پھر درد کی شدت سے زور زور سے رونے لگی -----

مرحا سویرا کی آواز سن کر باہر آئی تو دیکھا وہ سیڑھیوں سے نیچے گری رو رہی تھی ---- مرحا بیچاری تو پریشان ہی ہو گئی ----

کک کیا ہوا ہے بھابھی ---- مرحا خود اپنے حال سے بے حال تھی ----

مرحا کی پریگننینسی کا چوتھا مہینہ تھا ---- اور وہ بہت پھونک پھونک کر قدم رکھتی تھی کہ کہیں کچھ غلط نہ ہو جائے ----

کھانے پینے اٹھنے بیٹھنے میں بہت احتیاط سے کام لیتی ----

کہ اب وہ اولاد کے حوالے سے کسی بھی قسم کا کوئی رسک نہیں لے سکتی تھی

----

مرحا نے اسے سہارا دے کر اٹھایا اتنے میں سویرا کی امی بھی آ گئیں

مرحا تم رہنے دو ---- میں دیکھتی ہوں ---- یہ کہتے ہوئے وہ سویرا کو سہارا دیتے ہوئے کمرے میں لے آئیں ----

سویرا کو چوٹ کیا لگی مرحا کی مزید کم بختی آ گئی ----

اب تو سویرا کی تیمار داری کے ساتھ ساتھ اس کے بچوں کی ساری ذمہ داری بھی مرحا کے اوپر آ گئی تھی ----

مگر مرحا نے اس حالت میں بھی بہت ہمت سے کام لیا ---

اور سویرا اور اس کے بچوں کے سارے کام بہت خوش اسلوبی سے کرتی رہی --- خالہ بھی کافی مدد کرتی تھیں مگر مرحا اب کافی تھکنے لگی تھی کیونکہ وہ اپنا بالکل بھی خیال نہیں رکھتی تھی ---

اور اب تو سویرا ٹھیک بھی ہو گئی تھی --- مگر اسے عادت سی ہو گئی تھی بیٹھ کر کھانے کی اسی وجہ سے اس کی کوشش ہوتی کہ اس کے اور اس کے بچوں کے سارے کام مرحا ہی کرے ---

لیکن اب سویرا کی امی نے اسے سختی سے منع کیا تھا کہ وہ مرحا کو اپنا یا اپنے بچوں کا کوئی کام نہیں کہے گی ---

جس پر سویرا خفا تو ہوئی مگر اس سے یہ فرق پڑا کہ مرحا کو اب آرام کرنے کا وقت مل جاتا تھا ----

اور اب وہ تھوڑا بہت اپنا خیال بھی رکھنے لگی تھی -----

ابھی مرحا اپنے کمرے میں آئی ہی تھی کہ اس کا فون بجا -----

زوہیب کا نمبر سکرین پر جگمگا رہا تھا-----

اسلام وعلیکم---- مرحا نے خوشی سے سلام کیا ----

وعلیکم السلام---- میری جان کیسی ہے ---- زوہیب بہت اداس لگ رہا تھا

----

میں ٹھیک ہوں---- آپ کیسے ہیں ---- مرحا بھی اس سے حال احوال کرنے لگی ----

میرا چھوڑو ---- اپنا حال بتاؤ --- ماہی مجھے لگتا ہے تم اپنا بالکل بھی خیال نہیں رکھتی ---- کھانا صحیح طرح کھاتی بھی ہو کہ نہیں

زوہیب نے ایک ہی سانس میں اتنے سوال پوچھ لئے ----

میں ٹھیک ہوں ---- اپنا خیال رکھتی ہوں میں -----

مرحا نے بمشکل مسکراتے ہوئے کہا -----

مرحا میں اپنے بچے کے معاملے میں بالکل بھی کمپرومائز نہیں کروں گا ----

زوہیب کافی سنجیدہ تھا -----

آپ اتنے سیریس کیوں ہو رہے ہیں ---- مرحا نے پوچھا

بس ماہی اب تم نے بالکل بھی بے احتیاطی نہیں کرنی ہے اور ----

جو دل چاہے وہ کھایا کرو ---- اور زیادہ کام کرنے کی ضرورت نہیں ہے

سویرا باجی سے کہو وہ کام کر لیں گی ----

ان شاءاللہ احتشام بھائی رہا ہو جائیں گے تو ہم پھر جلد ہی واپس آ جائیں گے

-----

اور زوہیب کے آخری جملے پر مرحا اپنی ساری پریشانی بھول گئی

بھائی کب آ رہے ہیں واپس ---- وہ خوشی سے چہکنے لگی ------

ان شاءاللہ جلد ہی ---- زوہیب نے کہا -----

میری دعائیں آپ دونوں کے ساتھ ہیں ---- اللہ آپ کو خیر سے گھر واپس لائے

آمین ---- مرحا نے زوہیب سے کہا تو وہ بھی مسکرا دیا

آمین ---- وہ رب ہماری دعائیں ضرور سنے گا -----

بے شک اس کے ہاں دیر ہے اندھیر نہیں -----

چلو پھر میں بعد میں بات کرتا ہوں --- اپنا خیال رکھنا اللہ حافظ

زوہیب نے فون بند کیا تو مرحا پھر سے اداس ہونے لگی -----

کہ پتہ نہیں کب اس کا بھائی واپس آئے گا ----- اور جانے کب ---- اس کی بیٹی واپس ملے گی -----

زوہیب کو گئے ہوئے آٹھ مہینے گزر چکے تھے ----

کمپنی کے اونر اور اس کے بیٹے کی کوششوں کی وجہ سے فراز پکڑا گیا تھا ---- اور جب اس کی اچھی خاصی چھترول ہوئی تو پھر ریمانڈ کے دوران ہی اس نے اپنے سارے گناہوں کا اعتراف کر لیا تھا --- اور یہ بھی کہ کمپنی کا مینیجر ہی ان کا سرغنہ تھا اور اسی نے یہ سب کروایا اور ان سب باتوں سے احتشام کا دور دور تک

کوئی تعلق نہیں تھا ---- ان دونوں نے صرف خود کو بچانے کے لیے احتشام اور ایک اور بندے کو ان سب میں انوالو کیا تھا ---- حالانکہ وہ دونوں بے چارے بے گناہ تھے ----

ثبوت تو پہلے بھی احتشام اور دوسرے بندے کے بے گناہ ہونے کی تصدیق کر رہے تھے مگر پھر بھی گواہی ضروری تھی ----

گواہ اور ثبوت احتشام کے حق میں تھے ---- اور سات مہینے کی محنت کے بعد احتشام بے گناہ ثابت ہو چکا تھا ----

احتشام کو نا صرف باعزت بری کر دیا گیا بلکہ کمپنی کے اونر اور اس کے بیٹے نے احتشام سے نہ صرف معافی مانگی بلکہ اسے اپنی کمپنی میں مینیجر بنانے کی آفر بھی کی کیونکہ احتشام بہت قابل تھا ----

لیکن احتشام نے ان کی اس آفر کو ٹھکرانے میں ایک منٹ بھی نہیں لگایا --- یہ کہتے ہوئے کہ وہ اپنے ملک میں رہ کر ہی کچھ کرنا چاہتا ہے ----

احتشام کو اشعر کی موت کا اب تک علم نہیں تھا ----

اور اب اس کے جیل سے رہا ہونے کے بعد زوہیب نے بتایا کہ وہ مرحا سے نکاح کر چکا ہے اور زوہیب کی اس بات پر احتشام نے اسے حیرت سے دیکھا تھا ----

کیا مطلب ہے تمہارا ---- تم نے مرحا سے کیوں نکاح کیا ہے ----

اشعر ----

ابھی احتشام کی بات بھی مکمل نہیں ہوئی تھی کہ زوہیب نے اس کی بات کاٹ دی ----

وہ مر چکا ہے اس کا برین ٹیومر پھر سے پھیلنا شروع ہو گیا تھا ---

اور ڈاکٹرز نے صاف الفاظ میں بتا دیا تھا کہ وہ اب نہیں بچ سکتا ---

اور آنا فانا اس کی موت ہو گئی ---- اور کوئی کچھ نہیں کر سکا ---

زوہیب نے اسے چند جملوں میں ہی سب۔ کچھ سمجھا دیا ---

اور وہ مرحا کی بیٹی --- وہ کہاں ہے --- احتشام کو یاد آیا تو پوچھنے لگا ----

وہ بھی ٹھیک ہے --- زوہیب ابھی اسے مزید پریشان نہیں کرنا چاہتا تھا اسی لیے حقیقت چھپا گیا ----

اور احتشام بے چارے کو سمجھ ہی نہیں آ رہی تھی کہ وہ اپنی بہن کے اجڑنے پر ماتم کرتا یا پھر اس کے دوبارہ گھر بس جانے کی خوشی مناتا ---- کیونکہ احتشام بہت اچھی طرح جانتا تھا کہ مرحا اشعر کو کتنا چاہتی تھی ---- اور اس نے اشعر کی موت کا غم کیسے برداشت کیا ہو گا ---- یہ سب سوچ کر ہی احتشام کانپ اٹھا تھا ----

میری بہن نے کتنا کچھ سہہ لیا --- تم جانتے ہو زوہیب وہ کتنی صبر والی تھی --- کبھی ہمیں اپنی تکلیف نہیں بتاتی تھی ---- کوئی بات بری لگی جاتی تھی تو کبھی زبان سے شکایت بھی نہیں کرتی تھی --

اور اس پر اتنی بڑی آزمائش آ گئی ---- اور اس کٹھن وقت میں --- میں اس سے کتنا دور تھا ---- امی بابا کوئی بھی نہیں تھے ---- اس نے یہ سب کیسے برداشت کیا ہو گا ---- اور مرحا کا دکھ محسوس کرتے ہوئے احتشام کی آنکھیں نم ہو گئی تھیں -----

ہاں وہ واقعی بہت ہمت والی ہے --- لیکن اب کافی سنبھل چکی ہے ---

احتشام وہ تمھارے لیے بھی بہت روتی ہے ---- ہر وقت تمھاری خیرو عافیت کی دعائیں مانگتی ہے -----

پتہ ہے اس نے مجھ سے کیا کہا تھا ----

جب میں نے اس سے شادی کی خواہش ظاہر کی تو اس نے مجھ سے کہا کہ اگر احتشام بھائی میرے ساتھ ہوتے تو میں کبھی شادی نہیں کرتی ---- شروع شروع میں تو وہ بہت اداس رہتی تھی مگر اب واپس زندگی کی طرف آنے لگی ہے ---- زوہیب نے اسے مرحا کے بارے میں بتایا ---- تو احتشام اس کے گلے لگ کر بہت رویا ----

شکریہ زوہیب تم نے اس کٹھن وقت میں میری بہن کا ہاتھ تھاما ----

تمہارا یہ احسان میں زندگی بھر نہیں بھولوں گا ----

احتشام نے زوہیب کا شکریہ ادا کیا تو زوہیب نے اسے گلے لگا لیا ----

احتشام بھائی میں اسے بچپن سے بہت پسند کرتا تھا مگر اس سے شادی کے بعد مجھے پتہ چلا کہ میں اس سے محبت کرتا ہوں ----

اور مرحا سے شادی --- میں نے صرف اور صرف اپنی وجہ سے کی ہے آپ پر یا مرحا پر کوئی احسان نہیں کیا ---- اور آج کل میں تو --- میں بابا بن جاؤں گا ---

اور زوہیب کی یہ بات سنتے ہی احتشام نے حیرت سے زوہیب کو دیکھا تھا ----

کیا واقعی --- یار تم نے تو آج اتنے بم پھوڑ دیئے ہیں ----- کہ میں تو حیرت کے سمندر میں ڈوب چکا ہوں ---- ایسا لگتا ہے کہ یہ ڈیڑھ سال میں نے جیل میں نہیں گزارا بلکہ شاید دس سال گزار چکا ہوں -----

میرے یہاں آنے کے بعد کتنا کچھ بدل گیا ---- میں تو سوچ بھی نہیں سکتا تھا ----- ابھی وہ دونوں بات ہی کر رہے تھے کہ زوہیب کا فون بجا تھا ----

ہیلو زوہیب ---- فون پر سویرا تھی ----

ہاں بولو سویرا کیا ہوا ---- زوہیب خود بھی بہت بے تاب تھا ----

کیونکہ وہ جانتا تھا کہ اس کے گھر والے مرحا کو ہاسپٹل لے جا چکے ہیں

مبارک ہو بھائی تم جڑواں بچوں کے باپ بن گئے ہو ----

ایک بیٹا اور ایک بیٹی اور پتہ ہے وہ دونوں ہی مرحا سے نہیں ملتے ان دونوں کی شکلیں ہو بہو تم سے ملتی ہیں -----

سویرا اور بھی پتہ نہیں کیا کچھ بتا رہی تھی مگر زوہیب کو خوشی میں کچھ سنائی ہی نہیں دے رہا تھا ----- اور مرحا کیسی ہے --- زوہیب سے خوشی میں الفاظ ہی ادا نہیں ہو رہے تھے ----

مرحا بھی بالکل ٹھیک ہے ---- ابھی سو رہی ہے ---- تھوڑی دیر میں بات کرواتی ہوں

سویرا نے ساری تفصیل بتائی

سویرا باجی آپ احتشام بھائی سے بات کریں ---- میں آتا ہوں -----

یہ کہہ کر وہ دوسرے کمرے میں چلا گیا اور سجدہ شکر ادا کیا----

یااللہ تیرا شکر ہے تو نے میرے گھر میں ایک ساتھ نعمت اور رحمت بھیجی ----

زوہیب آج رو رہا تھا مگر آج یہ آنسو کسی شکوے یا شکایت کی وجہ سے نہیں تھے یہ تو تشکر کے آنسو تھے -----

دونوں بچوں کی پیدائش کے بعد مرحا پر غنودگی طاری ہونے لگی ----

اور وہ نیند میں چلی گئی ---- جب نرس ان دونوں بچوں کو لائی تو مرحا سو چکی تھی --- کیوں کہ وہ پچھلی دو راتوں سے سو ہی نہیں پائی تھی ---- اور اب اس کا خود پر اختیار نہیں رہا تو اس پر نیند حاوی ہو گئی ---- ایک گھنٹے بعد جب اس کی آنکھ کھلی تو دیکھا خالہ اور سویرا نے دونوں بچوں کو اٹھایا ہوا تھا---- اور سویرا کے دونوں بچے ان دو چھوٹے چھوٹے مہمانوں کو دیکھ کر بہت خوش ہو رہے تھے ---- سویرا کا پانچ سالہ بیٹا ارتضیٰ کہنے لگا یہ تو میرا بھائی ہے جب بڑا ہو گا نا تو

میرے ساتھ فٹبال کھیلے گا --- اسوہ بھی کہاں پیچھے رہنے والی تھے اور یہ میری

بہن ہے میں اس کو اپنی ڈول دے دوں گی --- پھر یہ خوش ہو جائے گی ----

اور اسوہ کی بات سن کر سویرا بھی مسکرانے لگی --- امی دیکھیں نہ یہ دونوں کتنے

خوش ہیں ---- اور مرحا ان سب کو اتنا خوش دیکھ کر خوشی سے مسکرا دی

----اور پھر اٹھنے لگی تو نقاہت کی وجہ سے اٹھ نہیں پائی ---- تب ہی سویرا

آئی اور اس نے مرحا کی اٹھنے میں مدد کی ---- تو مرحا حیران سی اسے دیکھنے لگی

---- کہ یہی سویرا تھی جو اس کی جان کی دشمن بنی ہوئی تھی اور آج وہی سویرا

اس پر اتنی فدا ہو رہی تھی ---

کیا ہوا ایسے کیا دیکھ رہی ہو ---- ویسے میں اتنی بھی بری نہیں ہوں جتنا تم مجھے سمجھتی ہو ---- سویرا نے مسکراتے ہوئے کہا تو مرحا اور خالہ دونوں ہی اسے

حیرانگی سے دیکھنے لگیں ----

♡♡♡♡♡♡♡♡

ہاں جتنا میں آپ کو برا سمجھتی ہوں ---- آپ اس سے کئی زیادہ بری ہیں ---- مرحا صرف ایسا سوچ ہی سکی تھی ---- کہہ نہیں پائی ----

نہیں ایسی بات نہیں سویرا بھابھی ----

یہ کہتے ہوئے مرحا بس ہلکا سا مسکرا دی -----

تب ہی سویرا نے باری باری دونوں بچوں کو مرحا کو دیا -----

مرحا کے چہرے پر خوشی اور غم کے ملے جلے تاثرات تھے -----

خوش وہ ان دو بچوں کی وجہ سے تھی ---- اور غم زدہ وہ حبہ کی وجہ سے تھی ----

اگر وہ بھی ہوتی تو اپنے دونوں بھائی بہن کو دیکھ کر کتنی خوش ہوتی نہ --- دل ہی دل میں سوچتے ہوئے وہ پھر سے حبہ کو یاد کرنے لگی ----

کیا ہوا مرحا کن سوچوں میں کھوئی ہوئی ہو ---- سویرا نے مرحا سے پوچھا تو جیسے وہ ہوش میں آئی ----

نن نہیں میں تو یہ سوچ رہی تھی کہ کوئی ایک تو مجھ پر چلا جاتا ---- ان دونوں ہی کی شکلیں زوہیب سے ملتی ہیں ----

دیکھ کر لگتا ہی نہیں کہ یہ میرے بچے ہیں ----

اور مرحا کی اس بات پر خالہ کا قہقہہ گونجا تھا ----

ہاں میں نے بھی زوہیب کو بتایا تھا کہ اس کے دونوں بچوں کے نین نقش اسی سے ملتے ہیں ---- تو وہ بہت خوش ہو رہا تھا ---- کہہ رہا تھا کہ جب تیسرا آئے گا ناں تو اس کی شکل ان شاءاللہ مرحا کے جیسی ہو گی ---- اور سویرا کی اس بات پر مرحا نے حیرت سے آنکھیں پھیلائیں تھیں ---- زوہیب نے ایسا کہا ---- مرحا نے حیران ہوتے ہوئے پوچھا تو سویرا ہنسنے لگی ---- ارے نہیں نہیں میں تو مذاق کر رہی تھی ---- اس نے ایسا کچھ بھی نہیں کہا ----

آج تو سویرا بہت ہی اچھے موڈ میں مرحا سے باتیں کر رہی تھی ----

لیکن جتنا مرحا اسے جانتی تھی --- سویرا بالکل بھی ایسی نہیں تھی

اور سویرا کے اس بدلتے ہوئے رویے کو دیکھ کر مرحا بہت ڈر رہی تھی کہ پتہ نہیں اس سب کے پیچھے بھی سویرا کی کوئی چال نہ ہو

مرحا بس دل ہی دل میں اپنی اور اپنے بچوں کی خیر و عافیت کی دعائیں مانگنے لگی

----

بچوں کی پیدائش کے ایک ہفتے بعد زوہیب اور احتشام پاکستان پہنچ رہے تھے ----

لیکن زوہیب چاہتا تھا کہ وہ اپنے گھر والوں کو سرپرائز دے --- اسی وجہ سے اس نے گھر میں کسی کو بھی نہیں بتایا تھا کہ وہ اور احتشام واپس آ رہے ہیں

---- صرف ان کے ماموں کے بیٹے کو معلوم تھا کہ وہ دونوں واپس پاکستان آ

رہے تھے ---- اور اسی وجہ سے وہی ان دونوں کو ائیرپورٹ ریسیور کرنے گیا تھا ----

وہ دونوں آئے تو سویرا نے گیٹ کھولا ---- سویرا تو کچھ سیکنڈز تک اپنی جگہ سے ہل بھی نہیں سکی ---- حیرت سے بس احتشام کو دیکھنے لگی ---- آج تو سویرا کا خود پر اختیار ہی نہیں رہا تھا ----

آنسو تھے کہ رکنے کا نام نہیں لے رہے تھے ---- تب ہی احتشام نے اس کے آنسو صاف کیئے ---- کیوں رو رہی ہو ---- اب تو میں واپس آگیا ہوں ناں ---- احتشام نے تسلی دیتے ہوئے کہا تو سویرا روتے ہوئے بھی مسکرا دی ----

پھر زوہیب بھی سویرا سے ملا ---- ان کا کزن ان دونوں کا سامان رکھوا کر واپس چلا گیا تھا ---- جب وہ دونوں اندر آئے تو دیکھا کہ سویرا کی امی بچوں کو سنبھال رہی تھیں ---- ان دونوں کو دیکھ کر جیسے سب کچھ بھول گئیں ---- احتشام زوہیب تم لوگ کب آئے ----

میرے بچے احتشام کیسے ہو تم ---- خالہ احتشام کے چہرے پر ہاتھ رکھتے ہوئے رونے لگیں ---- تو احتشام نے خالہ کے ہاتھوں کو عقیدت سے چوم لیا ---- خالہ دیکھیں آپ سب کی دعاؤں نے مجھے اتنی بڑی مصیبت سے بچا لیا ---- دیکھیں میں یہاں صحیح سلامت واپس پہنچ گیا --- ورنہ جانے کیا ہو جاتا ---- اب رونا بند کریں ----

ابھی تو خوشیاں منانے کا وقت ہے ---- رونے کا نہیں ----

یہ کہتے ہوئے احتشام نے خالہ کے آنسو صاف کئے تو انھوں نے بھی تائید میں سر ہلا دیا ---

امی مجھے بھی تھوڑا سا پیار کر لیں --- میں بھی ابھی ان کے ساتھ ہی آیا ہوں ---- زوہیب نے اپنی امی کے سامنے سر جھکایا تو انھوں نے اس کے سر پر ہلکی سی چپت لگائی ---

♡♡♡♡♡♡♡♡♡♡

کبھی تو سیریس ہو جایا کرو ۔۔۔ اب تم دو بچوں کے باپ بن چکے ہو

اور اپنی امی کی اس بات پر وہ ہنستے ہوئے ان کے پاس ہی بیٹھ گیا

اور پھر احتشام اور زوہیب نے دونوں بچوں کو گود میں اٹھایا ۔۔۔۔۔

احتشام مرحا کے بچوں کو دیکھ کر خوش بھی تھا ۔۔۔۔ مگر اس کی گزری زندگی کے بارے میں سوچ کر دل ہی دل میں بہت دکھی ہو رہا تھا ۔۔۔ کہ اس کی بہن نے اتنی سی عمر میں کتنے دکھ دیکھ لئے تھے

زوہیب نے احتشام کو اتنا سنجیدہ ہوتے دیکھا تو موضوع بدل دیا ۔۔۔

اچھا اور وہ دو بچوں کی اماں کدھر ہے ۔۔۔۔ زوہیب نے نظریں گھماتے ہوئے پوچھا ۔۔۔۔

وہ ساری رات ان دونوں کے ساتھ جاگتی رہی تھی ---- ابھی میں نے

اس سے کہا کہ میں اور سویرا ان دونوں بچوں کو سنبھال لیں گے

وہ بے فکر ہو کر تھوڑی دیر سو جائے ----

اسی لیے وہ اپنے کمرے میں آرام کرنے چلی گئی

خالہ نے زوہیب اور احتشام کو بتایا ----

💞🤍💞💞🤍💞💞🤍🤍💞

ابھی وہ لوگ باتیں ہی کر رہے تھے کہ احتشام کے دونوں بچے سکول سے آ گئے

---- احتشام کو دیکھ کر وہ دونوں پہلے حیران ہوئے پھر بھاگتے ہوئے احتشام

کے گلے لگ گئے -----

احتشام بھی اپنے بچوں سے ملکر بہت خوش تھا -----

کیسے ہو میرے بچوں ---- مما کو تنگ تو نہیں کرتے تھے ----

احتشام نے دونوں کو اپنے پاس بٹھاتے ہوئے پوچھا ----

پتہ ہے بابا --- مرحا پھپھو ہمیں نوڈلز بھی بنا کر دیتی تھیں ----

اور وہ نہ ہمیں صبح ناشتہ بھی کرواتی تھیں ---- اور ہمیں بڑے مزے کا لنچ بھی بنا کر دیتی تھیں ---- مگر اب مما بنا کر نہیں دیتیں ----

ارتضیٰ نے تو اپنی ماں کا سارا بھانڈا پھوڑ دیا ----

اور ارتضیٰ کی باتیں سن کر احتشام کا دل کیا کہ وہ سویرا سے پوچھے کہ اس نے مرحا کے ساتھ ایسا سلوک کیوں کیا -----

مگر غصے پر قابو پاتے ہوئے خود کو نارمل ظاہر کرنے لگا ----

اور زوہیب کو بھی بہت غصہ آرہا تھا کہ اس کی بہن مرحا سے اس حالت میں بھی سارے کام کرواتی رہی ---- مگر جو ہونا تھا سو ہو گیا اب گزری ہوئی باتوں پر کسی سے کیا جھگڑنا ---- یہی سوچ کر زوہیب

نے چپ رہنے میں ہی عافیت جانی ----

احتشام بھی بہت بے چین تھا مرحا سے ملنے کے لیے ---- سویرا نے کہا کہ میں مرحا کو اٹھا دیتی ہوں تب ہی احتشام نے منع کر دیا ----

یہ کہتے ہوئے کہ ابھی اسے آرام کرنے دو ---- اچھا ہے وہ بھی سو جائے ---- پھر جب اٹھ جائے گی تو مل لیں گے ----

اچھا میں کھانا لگاتی ہوں --- سویرا یہ کہتے ہوئے کچن کی طرف بڑھ گئی اور زوہیب پھر سے اپنے بچوں کی طرف متوجہ ہو گیا ----

ارے واہ یہ تو بالکل مجھ پر گئے ہیں ---- زوہیب اپنے دونوں بچوں کو دیکھ دیکھ کر خوشی سے نہال ہو رہا تھا ----

ابھی تو بہت خوش ہو رہے ہو --- جب رات بھر سنبھالنا پڑے گا ناں پھر میں تم سے پوچھوں گی ---- زوہیب کی امی اسے تنگ کرنے لگیں

کوئی بات نہیں امی ---- آپ نے بھی ہمیں سنبھالا تھا اب ہماری باری ہے اپنے بچوں کو سنبھالنے کی ---- زوہیب نے ہنستے ہوئے کہا تو وہ اپنے بیٹے کو خوش دیکھ کر دل ہی دل میں اس کی خوشیوں کی دعائیں مانگنے لگیں ----

پھر سویرا نے کھانا لگایا تو ان سب نے مل کر کھانا کھایا ----

پھر وہ سب بیٹھ کر باتیں کرنے لگے ----

💞🤍💑🤍💞💞🤍💑🤍💞

جاؤ تم دونوں تھوڑی دیر آرام کر لو ---- سویرا کی امی نے احتشام اور زوہیب سے کہا تو وہ دونوں ہی اپنے اپنے کمروں کی طرف بڑھ گئے ---- سویرا تم بھی جاؤ اپنے بچوں کو دیکھو میں مرحا کے بچوں کو دیکھ رہی ہوں --- انھوں نے سویرا سے کہا تو وہ بھی اپنے بچوں کو لے کر چلی گئی ----

احتشام جب کمرے میں آیا تو سویرا کا انتظار کرنے لگا -----

احتشام سخت تھکا ہوا تھا اسی لیے انتظار کرتے کرتے سو گیا ----

سویرا نے بچوں کو دوسرے کمرے میں سلا دیا ----

اور جب کمرے میں آئی تو دیکھا کہ احتشام سو چکا تھا ----

تو وہ بھی اپنے بچوں کے ساتھ ہی جا کر سو گئی کہ ابھی وہ احتشام کو ڈسٹرب نہیں کرنا چاہتی تھی ----

زوہیب جب کمرے میں آیا تو دیکھا مرحا گہری نیند میں تھی ----

وہ اس کے پاس آ کر بیٹھ گیا ---- لیکن مرحا کو کچھ خبر نہ ہوئی ---

ایک تو مرحا کی نیند بہت پکی تھی اور دوسرا یہ کہ وہ رات بھر جاگتی رہی تھی ---

اس وجہ سے اب بھی اسے پتہ ہی نہیں چلا کہ زوہیب اس کے پاس بیٹھا ہوا تھا ----

زوہیب نے مرحا کے چہرے پر آئی لٹوں کو کان کے پیچھے کرتے ہوئے

جھک کر اس کے ماتھے پر اپنے لب رکھ دیئے ----

مگر مجال ہے مرحا کو پتہ چلا ہو ----

تب ہی وہ پیچھے ہوا تھا ----

ڈئیر وائف اپنے شوہر کو آنکھیں کھول کر ہی دیکھ لیتی ----

یہ کہتے ہوئے زوہیب اٹھنے کا سوچ ہی رہا تھا کہ مرحا کی آنکھ کھل گئی ----
زوہیب ---- وہ آنکھیں ملتی ہوئی اٹھی تھی -----

کیا آپ واقعی میرے سامنے ہیں یا میں کوئی خواب دیکھ رہی ہوں

ذرا چٹکی کاٹیں مجھے ---- یہ کہتے ہوئے مرحا نے اپنا بازو زوہیب کے سامنے کیا
تو اس نے مرحا کو کس کرتے اسے گلے لگا لیا -----

اب یقین آیا ---- یا پھر ---- زوہیب کچھ اور کہتا اس سے پہلے ہی

مرحا نے اسے پیچھے کیا تھا۔۔۔ بہت بری بات ہے زوہیب آپ نے کیوں نہیں بتایا کہ آپ آ رہے ہیں ۔۔۔ اور اور بھائی ۔۔۔۔ بھائی کہاں ہیں ۔۔۔۔۔

مرحا ابھی اٹھنے ہی لگی تھی کہ زوہیب نے پھر سے اس کا ہاتھ پکڑ کر اسے اپنے پاس بٹھایا تھا ۔۔۔۔

ماہی احتشام بھائی سو رہے ہیں ۔۔۔۔ اٹھ جائیں گے تو مل لینا پھر ۔۔۔۔

ابھی جو سامنے ہے اس سے تو مل لو ناں ۔۔۔۔

زوہیب نے مرحا کے قریب ہوتے ہوئے کہا تو وہ نظریں جھکا گئی ۔۔۔۔۔۔

مجھے نیند آ رہی ہے ۔۔۔۔۔ مرحا نے زوہیب کی شرارتوں سے بچنے کے لیے اسے دور کرتے کہا تو زوہیب نے اسے خود سے قریب کر لیا تھا ۔۔۔

ماہی سو جانا کون منع کر رہا ہے ۔۔۔۔

میں بھی بہت تھکا ہوا ہوں ---- مجھے بھی نیند آ رہی ہے ----

مگر آج بہت اچھی نیند آئے گی ---- جب آپ میرے کندھے پر سر رکھ کر سوئیں گی ----

یہ کہتے ہوئے زوہیب مرحا کو اپنی طرف کھینچتے ہوئے لیٹ گیا تو مرحا نے بھی اس کے کندھے پر سر رکھ کر آنکھیں موند لیں ----

پھر جیسے کچھ یاد آنے پر پھر سے اٹھ کر بیٹھ گئی ---- اور زوہیب نے اسے حیرت سے دیکھا ----

آپ نے کھانا کھایا ---- مرحا کو یاد آیا تو پوچھا ----

جی ہم سب نے کھا لیا ہے ---- تم بھی جا کر کھا لو یا پھر میں سویرا سے کہہ دیتا ہوں ---- یہ کہتے ہوئے زوہیب اٹھنے لگا تو مرحا نے اس کا ہاتھ پکڑ لیا

---- نہیں ابھی مجھے سونا ہے تھوڑی دیر بعد کھا لوں گی

یہ کہتے ہوئے مرحا نے اسے جانے سے روک دیا ----

پکی بات ہے --- بھوک تو نہیں لگ رہی ناں ---- زوہیب نے اسے سوالیہ نظروں سے دیکھا تو --- مرحا نے ناں میں سر ہلایا----

پھر وہ آ کر لیٹا تو مرحا بھی اس کے پاس لیٹ گئی ----

اتنا دور کیوں ہو یہاں آ جاؤ میرے پاس ----

مرحا جیسے ہی اس کے قریب ہوئی ---- زوہیب اس کو دیکھ کر مسکرانے لگا اور دیکھتے ہی دیکھتے نیند کی وادیوں میں اتر گیا

♡ ♡ ♡ ♡ ♡ ♡ ♡ ♡ ♡ ♡ ♡

مرحا کی آنکھ کھلی تو عصر کی اذان ہو رہی تھی ---- پھر اپنے ساتھ سوئے شخص کو دیکھا جو کہ اس کا محافظ تھا----

جب مرحا کی اس سے شادی ہوئی تھی تو اسے اتنا احساس نہیں تھا

احساس تو تب ہوا جب وہ اس سے دور چلا گیا ---- اور اسے زندگی نے وہ سبق دوسری بار سکھایا جو اس نے پہلی بار سیکھ کر بھلا دیا تھا ---

ہاں اشعر کے چلے جانے کے بعد وہ بے آسرا ہو گئی تھی ---- اس نے کیا کچھ نہیں سہا --- کیا کچھ نہیں جھیلا --- اور جب زوہیب اس سے دور ہوا تو تب بھی اس نے دنیا کے رنگ بہت اچھی طرح سے دیکھ لئے تھے ---- سویرا بھابھی نے کس قدر بد تمیزی کی تھی اس کے ساتھ کیونکہ وہ جانتی تھی کہ مرحا کے سر پر کوئی نہیں تھا ----

اور وہ اس لیے یہ سب کر رہی تھی کہ ان کے سر پر ماں کا سایہ تھا --- اور وہ اپنی ماں کے گھر میں رہ رہی تھی ---- اور جب پتہ چلا کہ احتشام اور زوہیب کے آنے کا وقت قریب آ گیا تو وہ اچھے ہونے کا دکھاوا کرنے لگی ---- اور اب اسے صحیح معنوں میں زوہیب کی قدر آئی تھی ---- کہ وہ اسے کتنا چاہتا تھا --- کیا وہ زوہیب کو اس کی محبت کے بدلے محبت نہیں دے سکتی تھی ----

ہاں شاید میں اب تک زوہیب کی حق تلفی کرتی رہی ہوں ----پتہ نہیں میرا رب مجھے معاف بھی کرے گا یا نہیں -----

اور یہ سب سوچتے ہوئے وہ گہری سانس لے کر رہ گئی ----

تب ہی وہ زوہیب کے قریب ہوئی تھی ---- اس کے ماتھے پر بکھرے بالوں کو ہاتھ سے ہٹاتے اس کے چہرے کو بغور دیکھنے لگی ----

آپ میرے سب کچھ ہیں زوہیب --- میری زندگی میرا سائبان ہیں ----

میں آپ کے بنا نہیں جی سکتی ---- آپ نے مرحا سے محبت کی ہے تو مرحا بھی مرتے دم تک آپ کی وفادار رہے گی ---- یہ مرحا کا آپ سے وعدہ ہے

--- وہ زوہیب کے چہرے کو چھوتے ہوئے دل ہی دل میں اس سے مخاطب تھی ---- اور پھر جیسے کچھ یاد آتے ہی وہ اس سے دور ہوئی تھی ----

بچے خالہ کو تنگ کر رہے ہوں گے ---- یہ سوچتے ہوئے وہ جلدی سے اٹھی اور واشروم کی طرف بڑھ گئی ----

وہ جیسے ہی واشروم میں گئی ---- زوہیب نے آنکھیں کھول لی تھیں

ماہی میں سوچ بھی نہیں سکتا تھا کہ تم اتنی جلدی مجھے اپنے دل میں جگہ دے دو گی ---- مجھے تو لگتا تھا کہ میری آدھی زندگی اسی انتظار میں گزر جائے گی کہ مرحا بھی مجھ سے محبت کرے ---- میں نہیں جانتا کہ تم نے اتنی جلدی یہ فیصلہ کیوں لیا --- لیکن اگر تم بھی مجھ سے محبت کرنے لگی ہو تو شاید میں ایک بہت خوش قسمت انسان ہوں ---- یہ سب سوچتے ہوئے وہ مسکرانے لگا -----

چاہنے کا احساس بہت پیارا ہوتا ہے --- لیکن چاہے جانے کا احساس کیا ہوتا ہے اس کا اندازہ اسے آج ہوا تھا --- آج تو زوہیب ہواؤں میں اڑ رہا تھا ----

ماہی میں تم سے اتنی محبت کروں گا کہ تمھیں یاد بھی نہیں رہے گا کہ کوئی اشعر بھی تھا جو تمھاری زندگی میں کبھی آیا تھا ---- یاد رہے گا تو صرف زوہیب --- یہ میرا تم سے وعدہ ہے ----

ابھی وہ یہ سب سوچ کر مسکرا ہی رہا تھا کہ واشروم کا دروازہ کھلنے کی آواز آئی تو وہ فوراً ہی سوتا بن گیا ----

مرحا فریش ہو کر آئی تو دیکھا کہ زوہیب اب تک سو رہا تھا -----

زوہیب پر ایک گہری نظر ڈالتے وہ کمرے سے نکل گئی تھی -----

جب نیچے آئی تو دیکھا کہ اس کی بیٹی رو رو کر ہلکان ہو رہی تھی

اوئے ہوئے ---- کیا ہوا میری گڑیا کیوں رو رہی ہے ----- یہ کہتے ہی مرحا نے اسے اپنے سینے سے لگا لیا----

میں نے اسے فیڈر بھی پلا دیا تھا --- اس کے کپڑے بھی چینج کر دیئے تھے ---- جانے کیوں پھر بھی چپ نہیں ہو رہی ---- خالہ بھی ان دونوں بچوں کو سنبھال سنبھال کر تھک چکی تھیں ---- اور اب وہ بچی کو روتا دیکھ کر پریشان ہی ہو گئی تھیں ----

کوئی بات نہیں خالہ ---- اب آپ آرام کریں ---- میں ان دونوں کو اوپر کمرے میں لے جا رہی ہوں ---- یہ کہتے ہی مرحا بیٹی کو اٹھا کر اپنے کمرے میں لے گئ ---- اور پھر دوبارہ آ کر بیٹے کو اٹھا لیا ----

خالہ نے تو شکر کا کلمہ پڑھا تھا --- پچھلے تین گھنٹے سے یہی تماشہ چل رہا تھا کہ ایک بچے کو چپ کروا کر لٹاتیں تو دوسرا رونا شروع کر دیتا ---- وہ بے چاری کیا کہتیں --- بیٹے کی اولاد تھی --- اسی لئے کسی سے کچھ کہہ بھی نہیں سکتی تھیں ----

افف میں تو تھک گئی --- بھئی اب تو بچے نہیں سنبھالے جاتے ----

ان بوڑھی ہڈیوں میں جان نہیں رہی ---- خود سے کہتی ہوئی وہ آرام کرنے کے لئے لیٹ گئی تھیں -----

مرحا کمرے میں آئی تو زوہیب نماز پڑھ رہا تھا ----

جیسے ہی اس نے بیٹی کو بیڈ پر لٹایا ---- تو زوہیب نے سلام پھیرا تھا ----

زوہیب آپ اسے دیکھ لیجئے گا میں دوسرے کو لے کر آتی ہوں ----

زوہیب سے کہتی وہ بیٹے کو لینے چلی گئی ---- اور جب واپس روم میں آئی تو دیکھا کہ زوہیب بیٹی کو گود میں لئے اسے دیکھ کر مسکرا رہا تھا ----

پھر وہ بیٹے کو گود میں لے کر بیٹھ گئی -----

ہماری فیملی کتنی مکمل لگ رہی ہے ناں ---- زوہیب نے مسکراتے ہوئے کہا تو مرحا بھی اداسی سے مسکرا دی ----- ہاں واقعی صحیح کہا آپ نے ---- اور مرحا کے چہرے پر اداسی دیکھ کر زوہیب کو اپنی کہی بات پر شرمندگی سی ہونے لگی

---- کہ وہ جانتا تھا کہ مرحا کی زندگی کبھی بھی حبہ کے بغیر مکمل نہیں ہو سکتی

----

ماہی ---- میری جان میں کوشش کروں گا کہ حبہ جلد از جلد مل جائے

تم اداس کیوں ہوتی ہو ---- زوہیب نے مرحا کے گال پر ہاتھ رکھتے ہوئے کہا تو

اس نے تائید میں سر ہلایا تھا -----

زوہیب آپ ان دونوں کو دیکھیں میں ان کی چیزیں لے آؤں ----

یہ کہتے ہی وہ نیچے آئی تو دیکھا کہ احتشام کمرے سے نکل رہا تھا

احتشام نے بھی مرحا کو دیکھا تو وہ اسی کی طرف آ گیا ----

مرحا احتشام کے کندھے پر سر رکھ کر خاموشی سے آنسو بہانے لگی

احتشام کی آنکھیں بھی نم ہونے لگیں ---- مگر ضبط کر گیا ----

احتشام نے مرحا کے سر پر ہاتھ پھیرا ---- اس کے آنسو صاف کئے ---

بس اب بالکل بھی نہیں رونا --- اب تمھارا بھائی آ گیا ہے ناں تو تمھیں بالکل رونے نہیں دے گا ---- ہمم

احتشام نے مرحا کی طرف دیکھتے ہوئے کہا تو وہ سر جھکا گئی ---

آؤ یہاں بیٹھو ---- لاونج میں رکھے صوفے کی طرف اشارہ کرتے ہوئے خود بھی سامنے کرسی پر بیٹھ گیا -----

اچھا یہ بتاؤ کہ گڑیا کہاں ہے ---- اور احتشام کے اس سوال کو سمجھنے میں مرحا کو کچھ سیکنڈز لگے تھے ---

وہ کھو گئی ہے کہیں --- مرحا نے روتے ہوئے بتایا تو احتشام حیران سا اسے دیکھنے لگا ---- کھو گئی ہے مطلب --- مجھے کھل کر بتاؤ مرحا ---- کیا کہنا چاہتی ہو ----

احتشام کو کچھ سمجھ نہیں آرہی تھی کہ مرحا کیا کہہ رہی تھی --

وہ فریال بھابھی نے اسے کہیں چھوڑ دیا ہے ---- اور اب بتا بھی نہیں رہیں ---- میں کیا کروں بھائی میں بے بس ہوں ---- انھیں مکان چاہیے تھا --- میں نے انھیں مکان دے دیا ---- پھر بھی انھوں نے میری بچی کو مجھ سے دور کر دیا ---- انھیں میری معصوم بچی پر زرا بھی رحم نہیں آیا ---- پتہ نہیں وہ کہاں ہو گی ---- یہ کہتے ہوئے وہ پھر سے رونے لگی ----

پہلے تم بے بس تھی ناں --- اب وہ لوگ بے بس ہوں گے ---- میں تمہاری بیٹی کو ڈھونڈ کر رہوں گا ---- یہ احتشام کا اپنی بہن سے وعدہ ہے ---- یہ کہتے ہوئے احتشام غصے سے اٹھا اور مرحا کے سر پر ہاتھ رکھ کر اسے تسلی دی اور پھر تیزی سے گھر سے نکل گیا تھا ----

مسجد میں جا کر نماز ادا کی پھر --- رو رو کر اللہ سے دعائیں مانگنے لگا ---- یااللہ یہ ہماری آزمائش کب ختم ہو گی ---- میری بہن تو بہت معصوم ہے اس نے تو کبھی کسی کے ساتھ برا بھی نہیں کیا تو اس کے ساتھ اتنا برا کیوں ہو گیا ---- یااللہ تو ہم پر رحم فرما ----

دعا مانگتے ہوئے احتشام کا چہرہ آنسوؤں سے بھیگنے لگا -----

پھر اپنا چہرہ صاف کرتے ہوئے وہ وہاں سے اٹھ گیا اور گھر کی طرف قدم بڑھا دیئے -----

ڈور بیل بجی تو سویرا نے دروازہ کھولا ----- اور احتشام کو دیکھ کر وہ حیران رہ گئی

--- آپ کہاں چلے گئے تھے ---- اور آپ کی طبیعت بھی ٹھیک نہیں لگ رہی

خیریت ؟ -- سویرا نے احتشام کا چہرہ بغور دیکھتے ہوئے پوچھا ---

ہاں مسجد گیا تھا --- بس تھوڑی تھکاوٹ ہے ----

دو تین دن میں ہی اترے گی ناں ---- وہ سویرا کو جواب دیتا اندر کی جانب بڑھ گیا ----

اور گھر کے اندر آ کر وہ اپنے بچوں کے ساتھ کھیلنے لگا ----

تب ہی سویرا وہاں آئی تھی ---- کیا ہو رہا ہے ---- اس نے مسکراتے ہوئے پوچھا تو احتشام نے گردن گھما کر اس کی طرف دیکھا تھا --

سویرا مرحا نے دوپہر سے کچھ نہیں کھایا --- جاؤ اسے کھانا گرم کر کے دو ----
یہ سب کہہ کر وہ پھر سے بچوں کے ساتھ کھیلنے لگا ----

اور سویرا پیچ و تاب کھاتی مرحا کو کھانا دینے کے لیے اٹھ گئی ----

کسی سے خدمت کرواتے ہیں تو اس کی بھی خدمت کرنی پڑتی ہے اور یہ سب میں تمھیں بتاؤں گا ---- کہ کیسے کرتے ہیں -----

احتشام دل ہی دل میں سوچتے تلخی سے مسکرا دیا -----

آج اتوار کا دن تھا فیصل بھی گھر پر ہی تھے ----- تب ہی ارحم فیصل کے پاس آکر بیٹھ گیا تھا ----

بابا آپ کیا کر رہے ہیں ---- ارحم نے کچھ سوچتے ہوئے پوچھا ----

بیٹا آفس کا کام تھا وہ کر رہا ہوں ---- آپ جا کر ہوم ورک مکمل کر لو

فیصل نے ارحم کے سر پر ہاتھ پھیرتے ہوئے کہا ----

بابا وہ تو میں نے کل ہی کر لیا تھا --- ارحم نے خوشی سے بتایا تو اتنے میں ڈور بیل بجی ----

فیصل گیٹ پر دیکھنے کے لیے چلے گئے ----

فیصل نے جب گیٹ کھولا تو فیصل کے قدموں کے نیچے سے زمین نکل گئی
----

احتشام تم ؟ --- فیصل نے آگے بڑھ کر احتشام سے سلام دعا کی ---

تم کب آئے ---- آؤ نا اندر آؤ ---- فیصل سے گھبراہٹ میں الفاظ ہی ادا نہیں ہو رہے تھے ----

فیصل کے کہنے پر احتشام فیصل کے ساتھ اندر چلا گیا ----

فیصل بھائی مجھے فریال بھابھی سے بات کرنی ہے ----

احتشام کا چہرہ کسی بھی تاثر سے عاری تھا ----

کک کیوں --- میرا مطلب ہے ---- کیا بات کرنی ہے --- فیصل سب جانتے تھے مگر پھر بھی انجان بننے کی کوشش کر رہے تھے ----

اور فیصل کی بات پر احتشام نے ایک سرد نگاہ فیصل پر ڈالی تھی --

ہا ہاں --- کیوں نہیں میں ابھی بلاتا ہوں ---- یہ کہتے ہوئے وہ فریال کو بلانے اپنے کمرے میں چلے گئے ----

اسلام و علیکم ----

فریال ڈرائنگ روم میں داخل ہوئی تو اس نے احتشام کو سلام کیا ----

وعلیکم السلام ---- میری آپ سے درخواست ہے کہ آپ مجھے بالکل سچ سچ بتائیں کہ مرحا کی بیٹی کہاں ہے ---- احتشام نے فریال کی طرف بغیر دیکھے کہا ----

بھائی --- قسم سے مجھے نہیں پتہ --- فریال جیسے رو دینے کو تھی

ٹھیک ہے --- پھر میں پولیس کو لے کر آؤں گا تو آپ ضرور بتا دیں گی

کہ مرحا کی بیٹی کہاں ہے ---- میری بہن کو جتنے دکھ آپ نے دیئے ہیں ناں تو شکر کریں کہ میں اس وقت یہاں نہیں تھا ورنہ میں آپ کا وہ حال کرتا کہ آپ یاد کرتیں ---- میں مرحا کا بھائی تو ہوں مگر مرحا جیسا بالکل بھی نہیں ہوں

----

ابھی تو میں جا رہا ہوں --- آپ کے پاس کل تک کا ٹائم ہے ---- ابھی صبح کے گیارہ بجے ہیں ---- میں کل اسی وقت آؤں گا ---- اور اکیلا نہیں آؤں گا ---- پولیس میرے ساتھ ہو گی ----

یہ سب کہہ کر وہ رکا نہیں تھا تیز تیز قدم اٹھاتا ان کے گھر سے نکل چکا تھا ---- اور ڈرائنگ روم کے باہر کھڑا ارحم یہ سب سن کر بہت خوفزدہ ہو گیا تھا -----

احتشام ایسا بالکل بھی نہیں چاہتا تھا کہ وہ ان کے گھر پولیس لے کر جائے ---- اور شاید اس نے ایسا کرنا بھی نہیں تھا --- وہ تو صرف ان لوگوں کو دھمکی دے کر آیا تھا ---- کہ شاید احتشام کے دھمکانے پر ہی فریال بھابھی حبہ کے بارے میں کچھ بتا دیں ----

یااللہ میں کیا کروں ---- یہ تو کسی بھی شخص کے لیے اچھی بات نہیں ہے کہ اس کے گھر پولیس جائے ----

بس میرے رب تو ہی میری مدد فرما ----

یہ سب سوچتے ہوئے احتشام کی آنکھیں شدت ضبط سے سرخ ہو چکی تھیں

-----

احتشام جب گھر آیا تو تھوڑی دیر کے لیے کمرے میں لیٹ گیا ----

تب ہی سویرا اندر آئی تھی ---- احتشام کیا ہوا ہے ؟ --- آپ کچھ ڈسٹرب لگ رہے ہیں ---- اور سویرا کی اس بات پر احتشام نے اس پر گہری نگاہ ڈالی تھی

----

یہاں آؤ میرے پاس بیٹھ جاؤ ---- احتشام کے کہنے پر سویرا اس کے ساتھ ہی بیٹھ گئی ----

جی کہیں --- میں سن رہی ہوں ---- سویرا نے احتشام کے ہاتھ پر اپنا ہاتھ رکھتے ہوئے کہا -----

سویرا میں تم سے بہت محبت کرتا ہوں ---- اور اپنی بہن سے بھی ---

کیا تمھیں یاد نہیں جب ہمارا بیٹا پیدا ہوا تو مرحا اور امی جان نے تمھاری کتنی خدمتیں کی تھیں ----

اور اسوہ کے پیدا ہونے پر بھی ----

تو اب مرحا کا بھی حق ہے کہ وہ کچھ دن آرام کر لے ----

میں نے صحیح کہا ناں ---- یہ کہتے ہوئے احتشام نے سوالیہ نظروں سے سویرا کی طرف دیکھا تھا -----

جی بالکل آپ نے صحیح کہا ---- اب اس کا بھی حق ہے کہ وہ بھی کچھ دن آرام کر لے ---- سویرا نے مجبوراً ہی سہی مگر احتشام کی بات پر تائید میں سر ہلایا تھا ---

شام کے سات بجے جب فیصل لاؤنج میں بیٹھے ٹی وی دیکھ رہے تھے

تب ہی فریال بھاگتی ہوئی آئی تھی ---- فف فیصل --- وو وہ ارحم نہیں ہے --- گھبراہٹ میں فریال کے منہ سے الفاظ ہی ادا نہیں ہو رہے تھے ----

کیا مطلب ہے ارحم نہیں ہے ---- یہ کہتے ہوئے فیصل بھی پریشانی میں اپنی جگہ سے اٹھ گئے تھے ----

میں نے پورا گھر چھان مارا مگر ارحم کہیں نہیں ملا ---- فریال کا چہرہ آنسوؤں سے بھیگ چکا تھا -----

یہیں ہو گا کہاں جانا ہے اس نے ---- یہ کہتے ہوئے فیصل بھی ارحم کو گھر میں ڈھونڈنے لگے ----

نہیں ہے فیصل --- وہ کہیں چلا گیا ہے ---- ہائے میرا بچہ اگر اسے کچھ ہو گیا تو میں تو جیتے جی ہی مر جاؤں گی -----

وہ چلاتے ہوئے زور زور سے رونے لگی --- اور دونوں ہاتھوں سے اپنے سر کو تھام لیا تھا ----

ہاں تم نے کسی کی اولاد چھینی تھی ناں اب اس کی بد دعائیں لگ گئی ہیں ہمیں ---- فریال اللہ سے اپنے گناہوں کی معافی مانگو شاید وہ تمھیں معاف کر دے ---- فیصل نے غراتے ہوئے کہا تو فریال نے فیصل کی طرف شکوہ کناں نگاہوں سے دیکھا تھا ----

میں قسم کھاتی ہوں ---- میں نے حبہ کو کہیں بھی نہیں چھوڑا ہے

یقین کریں فیصل ---- یہ ضرور ارحم نے کیا تھا ----

اور فریال کی اس بات پر فیصل کا دل کیا کہ وہ اس کا منہ ہی توڑ دے ---- مگر خود پر ضبط کر گئے ----

وہ وہ بچہ --- وہ کرے گا یہ سب ؟ --- فیصل نے فریال کو بازو سے پکڑ کر جھنجھوڑا ----

فیصل آپ اسے نہیں جانتے ---- میں اس کی ماں ہوں --- میں اسے اتنا جانتی ہوں ---- جتنا وہ خود کو بھی نہیں جانتا ----

آپ نہیں جانتے مگر مجھے معلوم ہے ---- کہ وہ حبہ سے محبت کرتا ہے ---- میں نے شروع دن سے اس کی آنکھوں میں حبہ کے لیے الگ ہی خوشی دیکھی ہے ---- اور اس ڈر سے کہ ہم حبہ کو کہیں پھینک ہی نہ دیں --- اس نے حبہ کو خود ہی کہیں چھوڑ دیا ---- فریال کے کہنے پر فیصل نے اسے گھور کر دیکھا تھا ----

وہ بچہ ہے ---- تم اس کے بارے میں ایسا کیسے کہہ سکتی ہو ----
فیصل نے آنکھیں دکھاتے ہوئے پوچھا ----

میرے بھائی کی بیٹی بھی ہے ناں ---- ارحم نے تو کبھی اسے گود میں بھی نہیں اٹھایا --- کبھی اس کی طرف دیکھا بھی نہیں ----

لیکن مرحا اسے شروع دن سے بہت پسند تھی اور اسی وجہ سے اس نے مرحا کو اپنا آئیڈیل مان لیا تھا ----

اور جب حبہ اس دنیا میں آئی تو ارحم نے اسی دن سے حبہ کو اپنا مان لیا ---

وہ دونوں لڑ ہی رہے تھے کہ فیصل کا فون بجا تھا ----

اسکرین پر احتشام کا نمبر جگمگا رہا تھا ---- کیا مصیبت ہے ----

فیصل نے منہ کے الٹے سیدھے زاویے بناتے اس کا فون ریسیو کیا تھا

اسلام و علیکم ---- فیصل نے سلام کیا تو اسے سلام کے جواب میں کچھ اور ہی سننے کو ملا ----

وعلیکم السلام ---- فیصل بھائی آپ کا بیٹا ہمارے پاس ہے -----

جب آپ مرحا کی بیٹی کا پتہ بتا دیں گے تو ارحم کو آ کر لے جائیے گا

اور ہاں میں اسے زبردستی نہیں لایا ---- یہ خود آیا ہے ---- ہمارے گھر میں ہے --- بچوں کے ساتھ کھیل رہا ہے ----- یہ بات کر لیں اپنے اکلوتے بیٹے سے ---- احتشام نے ان چند جملوں میں فیصل کو بہت کچھ جتا دیا تھا ----

ہیلو بابا ---- میں یہاں بہت خوش ہوں --- اسوہ کے ساتھ کھیل رہا ہوں ---
احتشام انکل مجھے خود چھوڑ دیں گے --- آپ احتشام انکل سے بات کریں ----
یہ کہتے ہی ارحم نے احتشام کو فون دے دیا ----

ہاں جی ہو گئی بات ---- آپ تو میرے گھر پولیس کو بھی نہیں لا سکتے ناں
----- کیونکہ آپ کا بیٹا یہاں بہت خوش ہے اور تو اور وہ میرے ساتھ اپنی
مرضی سے آیا ہے ----

یہ کہتے ہی احتشام نے کال ڈسکنیکٹ کر دی تھی ----

اور فیصل یہ سب سننے کے بعد اپنا سر پکڑ کر بیٹھ گئے تھے ----

احتشام جیسے ہی اٹھ کر گیا ---- تو ارحم کے ماں باپ آپس میں لڑنے لگے ----
مگر ارحم کو تو یہی غم کھائے جا رہا تھا کہ کہیں اس کے کیئے کی سزا اس کے

ماں باپ کو نا مل جائے ---- وہ خود بھی خوف زدہ ہو کر کمرے میں چلا گیا ---- پھر کسی خیال کے آتے ہی فوراً سے کچھ ڈھونڈنا شروع کر دیا ---- اور پھر احتیاط سے کچھ چیزیں

چھپا کر رکھ دیں تا کہ اس کے والدین کو ارحم کی کسی بھی کارستانی کا علم نہ ہو ---- تب ہی اس نے فیصل کا موبائل فون اٹھایا اور احتشام کا نمبر ڈائل کیا تھا ----

احتشام نے اپنے فون پر فیصل کا نمبر جگمگاتے دیکھا تو احتشام کے چہرے پر مسکراہٹ پھیل گئی ----

اب آیا ناں اونٹ پہاڑ کے نیچے ---- یہ کہتے ہوئے احتشام نے فون ریسیو کیا تو دوسری طرف ارحم تھا ---- اسلام و علیکم ---- احتشام انکل میں ارحم بات کر رہا

ہوں ----- اور ارحم کی آواز سنتے ہی احتشام نے موبائل فون کو ایسے دیکھا تھا جیسے وہ ارحم ہو ------

وعلیکم السلام ---- ہاں بولو بیٹا --- میں سن رہا ہوں ---- احتشام اب بھی حیران تھا کہ ارحم نے اسے کیوں فون کیا تھا ----

وہ انکل میں آپ کو کچھ بتانا چاہتا ہوں ----- ارحم بہت آہستہ آواز میں بات کر رہا تھا ----

بیٹا آپ کیا بتانا چاہتے ہو ---- احتشام کو ارحم کی کوئی بات بھی سمجھ نہیں آ رہی تھی ---- تب ہی ارحم سے پوچھنے لگا -----

فون پر نہیں بتا سکتا ---- آپ ایسا کیجیے گا کہ شام پانچ بجے گلی کے کارنر پر اپنی بائیک لے کر آ جائیے گا ---- میں بھی وہیں پہنچ جاؤں گا ---- یہ کہتے ہی ارحم نے کال ڈسکنیکٹ کر دی -----

اور احتشام ارحم کی باتیں سن کر بہت حیران ہو رہا تھا کہ وہ تقریباً نو یا دس سال کا بچہ اسے کیا بتانے والا تھا کہ اس نے خفیہ طور پر اسے کال کی اور ملنے کے لیے بھی بلا لیا ---- پھر کچھ سوچتے ہوئے احتشام کی مسکراہٹ کافی گہری ہو گئی ---- چلو اچھا ہی ہے ----

شکار خود ہی شکاری کے پاس آ جائے تو اس میں حرج ہی کیا ہے ----

خود سے کہتا وہ دل ہی دل میں خوش ہونے لگا ----

ابھی فی الحال احتشام نے اس بات کا ذکر کسی سے بھی نہیں کیا تھا کیوں کہ جب تک وہ ارحم سے نہ مل لیتا ---- وہ حتمی فیصلے پر نہیں پہنچ سکتا تھا --- لحاظہ چپ رہنا ہی مناسب سمجھا ----

ٹھیک پانچ بجے احتشام ارحم کو لینے اس کی گلی کے کونے پر کھڑا تھا ---- اور احتشام کو حیرت تو تب ہوئی جب اسے وہاں پہلے سے کھڑے دیکھا ---- احتشام انکل آپ پانچ منٹ لیٹ ہیں ---- ارحم نے اپنی کلائی پر بندھی گھڑی میں ٹائم دیکھتے ہوئے احتشام سے کہا تو وہ مسکرا دیا ----

ہاں بیٹا شاید میرے گھر کی گھڑی پانچ منٹ پیچھے ہو گی -----

احتشام نے اسے ہنستے ہوئے کہا تو وہ بھی مسکرا دیا -----

جب وہ دونوں گھر پہنچے تو زوہیب نے دروازہ کھولا اور وہ احتشام کے ساتھ ارحم کو دیکھ کر کچھ حیران سا ہوا ----

اسلام و علیکم زوہیب انکل ---- ارحم نے سلام کیا تو زوہیب نے سلام کا جواب دیتے ہوئے اس کے گال پر کس کیا تھا -----

جب وہ لوگ لاؤنج میں داخل ہوئے تو دیکھا گھر کے سب افراد وہیں بیٹھے چائے پی رہے تھے ----

احتشام اور ارحم نے ایک ساتھ سلام کیا تو سب نے سلام کا جواب دیا مگر ارحم کی آمد پر سب ہی بہت حیران ہوئے تھے -----

یہ آج ہمارا مہمان ہے ---- سویرا اس کے لیے چائے لاؤ ----

احتشام نے سب کی حیرت کو بھانپتے ہوئے کہا تو سویرا ارحم کے لیے چائے ڈالنے لگی ----

اور مرحا تو فوراً سے اٹھ کر ارحم کے پاس آئی تھی -----

اور ارحم نے جب مرحا کو دیکھا تو اس کی خوشی کی کوئی انتہا نہ رہی ----

جیسے ہی مرحا اس کے پاس آئی ---- وہ اس کے گلے لگ گیا ----

پھپھی جان میں نے آپ کو بہت مس کیا ---- آپ تو کبھی ہمارے پاس آتی ہی نہیں -----

ارحم نے مرحا سے الگ ہوتے ہوئے کہا تو مرحا کی آنکھیں نم ہو گئیں

ارحم دکھنے میں بالکل اشعر کی طرح لگتا تھا -----

نین نقش تو ملتے ہی تھے مگر بولنے اور ہنسنے کا سٹائل بالکل اشعر کی طرح تھا ----
ایسا لگتا تھا کہ یہ اشعر کی دوسری کاپی ہو ----

اور اب جیسے جیسے بڑا ہو رہا تھا بالکل اشعر کی طرح لگنے لگا تھا

مرحا اسے غور سے دیکھنے لگی ----

ایسے کیوں دیکھ رہی ہیں ---- لگتا ہے مجھے دیکھ کر آپ کو اشعر چاچو یاد آ گئے ہیں --- پتہ ہے سب لوگ مجھے یہی کہتے ہیں کہ میں بالکل اشعر چاچو کی طرح دکھتا ہوں ---- وہ اپنی ہی دھن میں بولے جا رہا تھا ----

اور اس کی بات سن کر مرحا کو شرمندگی نے آن گھیرا ---- کیوں کہ اب اس کی شادی ہو چکی تھی ---- اور تو اور اس وقت اس کا شوہر بھی اس کے سامنے ہی بیٹھا تھا ----

آپ کو اشعر چاچو یاد نہیں آتے کیا ----؟

مجھے تو بہت یاد آتے ہیں ---- ارحم کی اس بات پر مرحا سر جھکا گئی ---- تب ہی احتشام بول پڑا ---- ارحم بیٹا چائے پیو ناں ---- چائے ٹھنڈی ہو رہی ہے ---- بعد میں باتیں کر لینا -----

احتشام کے کہنے پر ارحم چائے کی طرف متوجہ ہوا ----

اور پھر چائے پینے لگا ----

اور چائے پیتے پیتے اس کی نظر ان دو چھوٹے بچوں پر پڑی جو کاٹ میں لیٹے اپنی نیندیں پوری کر رہے تھے -----

پھر جلدی جلدی چائے پی کر وہ ان دونوں کے پاس جا کر بیٹھ گیا تھا ----

یہ کون ہیں ---- اس نے حیرت سے آنکھیں پھیلاتے پوچھا تو احتشام نے کہا کہ یہ مرحا آنٹی کے بے بیز ہیں ------

یہ چچی جان کے بے بیز ہیں ؟----- اور یہ سب سن کر ارحم کی حیرت کی انتہا نہیں رہی -----

ہاں بیٹا کیسے لگے ؟--- احتشام نے ارحم کی حیرت کو بھانپتے ہوئے پوچھا ----

بہت پیارے ہیں ---- مگر حبہ جیسے نہیں ہیں ---- وہ تو ساری دنیا سے پیاری ہے ---- اور ارحم کے اس جواب پر سب ہی حیران سے ارحم کو دیکھنے لگے

-----

ہاں بھئی یہ تو ہے ----- حبہ ان کی بڑی بہن ہے --- تو پیاری تو ہوئی ناں ---- احتشام اب بھی اس کی باتوں کا جواب دے رہا تھا -----

ارحم کی بات میں کہیں نہ کہیں صداقت ضرور تھی ---- کیونکہ زوہیب اتنا خوبصورت نہیں تھا --- اور اس کے بچے بھی زوہیب پر ہی گئے تھے

جبکہ حبہ کے نین نقش بالکل مرحا جیسے تھے ----- اور رنگ تو اشعر اور مرحا دونوں کا ہی بہت سفید تھا اسی وجہ سے حبہ کا رنگ بھی

گورا چٹا تھا ----

مگر ارحم نے کسی وقت میں کہا تھا کہ اسے مرحا جیسی دلہن چاہیے اور شاید آنے والے وقتوں میں یہ بات سچ ہونے والی تھی ---

جب سب لوگ چائے پی کر فارغ ہو گئے تو ارحم جا کر مرحا کے پاس بیٹھ گیا ---- اور اس کے کان میں سرگوشی کی تو مرحا نے احتشام کی طرف دیکھا جیسے کچھ پوچھ رہی ہو تب ہی احتشام نے آنکھوں کے اشارے سے مرحا کو اجازت دے دی تھی ----

تب ہی مرحا ارحم کو لے کر باہر لان میں چلی گئی تھی ----

اور سب ہی حیران تھے کہ ارحم نے مرحا کے کان میں ایسا کیا کہہ دیا کہ وہ فوراً ہی اٹھ کر اس کے ساتھ چل پڑی -----

اس وقت احتشام نے سب کی حیرت کو بھانپتے ہوئے کہا کہ ---- یہ مرحا کو بہت یاد کر رہا تھا ---- اس نے مجھے فون کر کہ کہا تھا کہ یہ مرحا سے ملنا چاہتا ہے اسی لئے میں لے آیا اسے -----

لیکن احتشام کی بات سن کر کسی کو بھی تسلی نہیں ہوئی تھی -----

لیکن چونکہ وہ اس گھر کا داماد بھی تھا تو اسی وجہ سے سوال کرنے کی ہمت کسی میں نہ ہوئی-----

کیسے ہو ارحم ---- آپ تو مجھ سے ملنے بھی نہیں آتے ---- آپ مجھے بہت یاد آتے تھے ---- مرحا نے ارحم کی طرف دیکھتے ہوئے کہا----

تو آپ مجھے فون بھی تو کر سکتی تھیں ناں ---- ارحم معصومیت میں شکوہ کر گیا----

سوری بیٹا ---- اب وعدہ ہمیشہ آپ سے بات کروں گی---- بس آپ مجھے مس کال دے دیا کرنا میں خود فون کر لوں گی ---- اور مرحا کی اس بات پر ارحم نے اسے خوشی سے دیکھا تھا----

پرامس ---- ارحم نے یہ کہتے ہوئے ہاتھ آگے بڑھایا تھا----

پرامس --- مرحا نے بھی مسکراتے ہوئے اس کا ہاتھ تھام لیا تھا---

چچی جان ایک بات کہوں تو آپ مجھ پر غصہ تو نہیں ہوں گی ناں --

ارحم بہت زیادہ خوف زدہ تھا---- اسی لئے مرحا سے پوچھ رہا تھا---

نہیں بیٹا--- بولو بھی میں کیوں ناراض ہونے لگی آپ سے -----

مرحا نے ارحم کو حیرت سے دیکھا تھا جو اب نظریں جھکائے اس کے سامنے کھڑا تھا۔۔۔۔

وہ اس رات حبہ کو مما نے کہیں نہیں چھوڑا تھا۔۔۔۔

میں نے اسے کسی کار میں رکھ دیا تھا۔۔۔۔ ارحم یہ سب کہتے ہوئے زاروقطار رو رہا تھا۔۔۔۔

الفاظ تھے کہ کسی نے مرحا کے سر پر بم پھوڑا تھا۔۔۔۔

ارحم آپ ہوش میں تو ہو۔۔۔۔ یہ کیا کہہ رہے ہو۔۔۔۔

مرحا اب ارحم کو اس کے بازوؤں سے پکڑ کر تقریباً جھنجھوڑنے لگی

پھپھو جان مجھے معاف کر دیں ---- مگر میں نے ایسا جان بوجھ کر نہیں کیا تھا ---- مما بابا سے کہہ رہی تھیں کہ حبہ کو کہیں پھینک دیتے ہیں اسی لئے میں نے اسے ایک گاڑی میں رکھ دیا تھا --- اور اس سب کے بارے میں مما بابا کو بھی نہیں پتہ ----

ارحم اب خوف سے کانپ رہا تھا ----

بھائی --- اح -- احتشام بھائی ---- یہاں آئیں ----

مرحا کی ہانپتی ہوئی آواز پر سب ہی باہر آ گئے تھے ----

کیا ہوا --- احتشام نے پوچھا تو ---- ارحم اور زیادہ خوف زدہ ہو گیا

اور اس کی یہ حالت دیکھ کر ---- احتشام نے اسے پیار کیا تھا ----

کیا ہوا مرحا ---- یہ کیوں رو رہا ہے ---- احتشام نے مرحا کی طرف سوالیہ نظروں سے دیکھا -----

بھائی یہ کہہ رہا ہے کہ اس کو پتہ ہے کہ حبہ کہاں ہے -----

مرحا نے روتے ہوئے بتایا -----

کیا واقعی ---- احتشام نے ارحم کی طرف دیکھا تو وہ اور زیادہ خوف زدہ ہو گیا

-----

میرے بچے آپ کیوں رو رہے ہو ---- آپ صحیح صحیح بتا دو کہ حبہ کہاں ہے ---- احتشام نے اس کے آنسو صاف کرتے ہوئے کہا تو وہ احتشام کے گلے لگ گیا -----

آپ مجھے پولیس کے حوالے تو نہیں کریں گے ناں -----

ارحم نے احتشام سے الگ ہوتے ہوئے پوچھا تو احتشام کو ارحم کی گھبراہٹ کی وجہ سمجھ آ گئی ----

نہیں بیٹا ایسا کچھ بھی نہیں ہو گا ---- آپ مجھے سب کچھ بتاؤ

احتشام نے اس کے گال پر ہاتھ رکھتے ہوئے کہا تو ارحم کو کچھ تسلی ہوئی -----

وو وہ اس رات مجھے لگا کہ شاید مما بابا حبہ کو کہیں چھوڑ دیں گے تو --- جیسے ہی وہ گاڑی سے اتر کر روڈ کے دوسری طرف گئے ----

تو میں نے حبہ کو اپنی ساتھ والی گاڑی میں رکھ دیا تھا -----

یہ یہ --- میرے پاس گاڑی کا نمبر ہے جو میں نے اسی وقت نوٹ کر لیا تھا مگر مجھے ڈر لگ رہا تھا --- اسی لئے میں نے یہ بات کسی کو نہیں بتائی

ارحم کی بات پر کسی کو بھی یقین نہیں آیا تھا ---- ایک تو وہ چھوٹا بچہ تھا اور دوسرا ان سب کو یہ خدشہ تھا کہ کہیں اس کے ماں باپ نے منصوبہ بنا کر یہ کھیل نہ کھیلا ہو ----

اچھا ارحم آپ مجھے بتا سکتے ہو کہ آپ نے حبہ کو کہاں چھوڑا تھا

احتشام نے ارحم سے بہت پیار سے پوچھا تھا ----

جی وہ ہاسپٹل تھا ناں --- وہ جناح روڈ کے پاس ---- مجھے یاد ہے سب یاد ہے ---- میں آپ کو سب بتاؤں گا --- ارحم کافی گھبرایا ہوا تھا ---

اچھا چلو میں آپ کے ساتھ چلتا ہوں ---- یہ کہتے ہوئے احتشام نے بائیک کی چابی اٹھائی اور ارحم کو لے کر گھر سے باہر نکل گیا ---

ارحم نے ٹھیک وہی جگہ بتائی تھی جہاں وہ قریبا ایک سال پہلے یہاں آیا تھا ---- لیکن احتشام کو اب بھی ارحم کی کسی بات پر بھی یقین نہیں تھا ---- ابھی شام ڈھل رہی تھی اسی لیے احتشام نے فی الحال واپس گھر جانا مناسب سمجھا ---- اور ارحم کے ماں باپ کو ڈرانے کے لئے فون کر کے انھیں دھمکی دی ----

تا کہ وہ حبہ کے بارے میں سچ سچ بتا دیں ----

کیونکہ جب تک احتشام ارحم کے ماں باپ سے نہیں مل لیتا وہ کوئی فیصلہ نہیں کر سکتا تھا ----

جب فیصل نے احتشام کی بات سنی تو انھیں بہت غصہ آیا-----

یہ سب تمھاری وجہ سے ہوا ہے ----  فیصل پھر سے فریال کو کوسنے لگے ----

وہ لوگ اس طرح کے نہیں ہیں اور مرحا تو ارحم سے بہت پیار کرتی ہے ---- وہ ان کے گھر محفوظ ہے ---- فریال نے خود کو نارمل ظاہر کرتے ہوئے کہا----

تم تو اپنا منہ بند رکھو ---- میں اپنے بیٹے کو لینے جا رہا ہوں -----

یہ کہتے ہوئے جیسے ہی فیصل نے قدم بڑھائے ---- فریال چلائی تھی --

میں بھی جاؤں گی ---- پلیز فیصل مجھے بھی لے جائیں ---- میں مرحا سے معافی مانگ لوں گی ----

اگر ان لوگوں نے ارحم کو میرے حوالے بھی کرنا ہوا ناں تو ---- وہ تمھیں دیکھ کر تو بالکل بھی نہیں کریں گے ----

یہ کہتے ہوئے وہ باہر کی طرف بڑھ گئے تھے -----

مگر فریال بھی تو فریال تھی ---- جلدی سے جا کر گاڑی میں بیٹھ گئی ----
فیصل نے فریال کو غصے سے دیکھا پھر گاڑی سے اتر کر

گھر کے سارے دروازے لاک کیئے ---- اور پھر گاڑی میں بیٹھ گئے ---

احتشام کے گھر کے پاس پہنچ کر فیصل نے گاڑی کا ہارن بجایا تا کہ ارحم باہر آ جائے ---- اور واقعی ہارن کی آواز سنتے ہی ارحم باہر آ گیا تھا -----

ساتھ میں احتشام بھی تھا-----

فیصل نے احتشام کو دیکھا تو گاڑی سے اتر کر احتشام کی طرف آئے تھے ----
فیصل نے سلام کیا تو احتشام نے بے دلی سے سلام کا جواب دیا تھا-----

مجھے آپ سے بات کرنی ہے ---- احتشام نے فیصل کی طرف ناگواری سے دیکھتے ہوئے کہا-----

اتنے میں فریال گاڑی سے اتر کر احتشام کی طرف آئی تھی -----

احتشام بھائی پلیز مجھے مرحا سے بات کرنی ہے ----- فریال نے کہا

اور فریال کی شکل دیکھ کر احتشام کا حلق تک کڑوا ہو گیا تھا-----

مگر وہ آپ سے بات نہیں کرنا چاہتی -----

احتشام نے فریال کو ناگواری سے جواب دیا تھا -----

پلیز احتشام بھائی ---- مم میں مرحا سے مل کر اس سے معافی مانگنا چاہتی ہوں ---- فریال جیسے رو دینے کو تھی -----

اچھا آجائیں ---- احتشام گلی میں کھڑے ہو کر کوئی تماشہ نہیں کرنا چاہتا تھا اسی لیے انھیں گھر کے اندر آنے کا کہہ دیا ----

فیصل فریال ارحم احتشام اور زوہیب ڈرائنگ روم میں بیٹھے تھے ---- البتہ سویرا مرحا اور خالہ فیصل اور فریال سے نہیں ملیں تھیں ----

مرحا فریال بھابھی تم سے ملنا چاہتی ہیں -----

مرحا خالہ کے پاس ہی بیٹھی تھی جب احتشام نے آکر مرحا کو فریال کے بارے میں بتایا تھا ----

میں ان سے نہیں ملنا چاہتی ---- مرحا نے بنا سوچے ہی جواب دے دیا

ایک بار مل لو شاید وہ تمھیں تمھاری بیٹی کے بارے میں بتا دیں ----

احتشام کے کہنے پر مرحا فریال سے ملنے کے لیے رضامند ہو گئی ----

پلیز مرحا مجھے معاف کر دو ---- جس دن سے تم اس گھر سے گئیں

میں کبھی سکون کی نیند نہیں سو سکی ----- فریال ہاتھ جوڑے معافی مانگنے لگی

----

میں گئی تھی ---- یا آپ نے نکالا تھا مجھے -----

آپ نے تو مجھے میرے ناکردہ گناہوں کی سزا دی تھی -----

میں اب کیسے معاف کر دوں آپ کو -----

بولیں فریال بھابھی ----- میری بچی آپ کی وجہ سے مجھ سے دور ہو گئی ----
مرحا خود بھی آنسوؤں سے رو رہی تھی -----

میں آپ کو ایک شرط پر معاف کروں گی ---- مرحا نے اپنے آنسو صاف کرتے ہوئے کہا ----

فریال سوالیہ نظروں سے اسے دیکھنے لگی ----

اگر میری بچی مجھے مل گئی تو میں وعدہ کرتی ہوں کہ میں آپ کو معاف کر دوں گی ---- اب جلدی سے بتائیں کہ میری بیٹی کہاں ہے ---

مرحا نے غصے پر قابو پاتے ہوئے کہا ----

قسم سے مجھے نہیں پتہ ---- فریال بھابھی نے کہا ----

اور فریال کی بات سنتے ہی مرحا پھر آپے سے باہر ہو گئی تھی ----

چلی جائیں یہاں سے ---- کیونکہ اگر میری بیٹی مجھے نہ ملی تو میں آپ کو کبھی معاف نہیں کروں گی -----

مرحا روتی ہوئی اپنے کمرے میں چلی گئی تھی ----

کیونکہ ارحم کی بات پر کسی کو بھی یقین نہیں تھا ----

سب یہی سمجھ رہے تھے کہ یہ فیصل اور فریال کی کوئی چال ہے

کسی کو کچھ بھی سمجھ نہیں آ رہی تھی ----

اب جبکہ سب ڈرائنگ روم میں بیٹھے تھے تو احتشام نے سارا معاملہ فیصل کے گوش گزار کر دیا ---- جسے سن کر جہاں فیصل شاک کی سی کیفیت میں تھے ---- وہیں فریال کو بھی ارحم پر شدید غصہ آنے لگا ----

فریال یک دم ہی جیسے پھٹ پڑی تھی ----

دیکھا فیصل میں نہ کہتی تھی یہ اسی نے کیا ہے ----

ہم کیسے یقین کریں ان سب باتوں پر ---- احتشام نے غصے سے کہا

مم میں ڈھونڈوں گا حبہ کو ----- فیصل نے احتشام سے کہا -----

ٹھیک ہے ڈھونڈیں ---- آپ کے پاس ایک ہفتے کا وقت ہے ----

احتشام نے فیصل کو وارن کیا تھا----

فیصل اور احتشام نے ہر جگہ پتہ کر لیا---- مگر شاید ارحم نے گھبراہٹ میں گاڑی کا غلط نمبر لکھ لیا تھا-----

اور اب شاید حبہ کا ملنا---- مشکل ہی نہیں بلکہ ناممکن بھی تھا

زوہیب کہیں باہر گیا ہوا تھا--- مرحا اپنے دونوں بچوں کو لے کر خالہ کے پاس بیٹھی تھی تب ہی احتشام نے مرحا کو اشارے سے باہر آنے کے لیے کہا تھا ---- بچوں کو خالہ کے پاس چھوڑ کر وہ احتشام کے ساتھ اپنے کمرے میں آ گئی

--- جی بھائی کہیئے کوئی مسئلہ ہے کیا----- مرحا نے احتشام سے پوچھا----

تب ہی احتشام نے مرحا کو کچھ کاغذات دیئے تھے-----

مرحا یہ سب اس دن مجھے ارحم نے دیئے تھے ----- یہ کاغذات تو اس گھر کے ہیں جو حبہ کے نام ہے مگر ---- یہ کاغذ اس نے مجھے الگ سے دیا تھا ---- کہہ رہا تھا کہ یہ اشعر چاچو کا خط ہے ----- اور میں تمھیں دے دوں -----

شاید ان دنوں تم گہرے صدمے سے دو چار تھیں ---- اسی وجہ سے تم نے یہ خط ہی نہیں کھولا ----- میں نہیں جانتا کہ اشعر نے اس میں کیا لکھا ہے ---- تم پڑھ لو ----- اور پھر اگر اس میں کوئی ایسی بات ہو جو مجھ سے کہنا ضروری ہوئی تو کہہ دینا ---- تمھارا بھائی ہمیشہ تمھاری مدد کے لیے تیار رہے گا ----

یہ کہتے ہوئے احتشام نے مرحا کے سر پر ہاتھ رکھا اور کمرے سے نکل گیا -----

مرحا نے جلدی سے وہ خط کھولا تھا -----

جان اشعر

میری آنکھوں کی ٹھنڈک میرے دل کی راحت ----

آپ کو چھوڑ کر جانے کا دل تو نہیں کر رہا ---- مگر یہ زندگی بڑی بے وفا ہے ---- اور موت بہت وفادار ----- جو ہر حال میں آ ہی جاتی ہے ---- آج مجھے اپنی بیماری کا پتہ چلا ---- اور ڈاکٹرز نے صاف جواب دے دیا ---- کہ اب میرے پاس زیادہ وقت نہیں ہے ----- مجھے معاف کر دیجئے گا مرحا کہ میں آپ کو کہیں باہر گھمانے نہیں لے جا سکا ---- کیوں کہ میری حالت بہت خراب ہے ---- بہت ڈر لگتا ہے کہ کہیں آپ کو لے کر جاؤں اور بیچ راستے میں ہی گر جاؤں تو آپ کیا کریں گی --- اور مجھے اپنے ہر اس عمل کے لیے معاف کر دیجیے گا ---- جس کی وجہ سے کبھی آپ کو تکلیف پہنچی ہو ----

میری آپ سے گزارش ہے کہ میرے مرنے کے فوراً بعد یہ گھر چھوڑ دیجئے گا --- کیونکہ اگر آپ نے گھر نہیں چھوڑا تو آپ کے ساتھ اور ہماری حبہ کے ساتھ کچھ بھی ہو سکتا ہے ---- اور ہاں ---- ایک اور بات ---- جیسے ہی آپ کی عدت پوری ہو جائے ---- آپ دوسری شادی کر لیجئے گا ---- یہ میری آخری خواہش ہے ----

اور میں جانتا ہوں کہ آپ میری ہر بات مانتی ہیں ---- اور یہ بات بھی مان جائیں گی ---- اور پلیز میری گڑیا ) حبہ ( کا خیال رکھیئے گا -----

صرف اور صرف آپ کا اشعر

یہ سب پڑھتے ہی مرحا کی آنکھیں پھر سے بھیگنے لگیں ---- اذیت بھرے گزرے پل پھر سے دل کو تکلیف دینے لگے ---- اشعر آپ نے مجھے کیوں نہیں بتایا ---- کیوں یہ اذیت اکیلے ہی جھیلتے رہے -----

کیسے یوں اچانک ہمیں اس ظالم دنیا کے حوالے کر کے چلے گئے -----

ایک بار کہتے تو سہی ---- شاید کوئی راستہ نکل آتا ----

شاید آپ دوبارہ ٹھیک ہو جاتے ---- اور شاید ہماری حبہ بھی ہمارے ساتھ ہوتی ---- اور مرحا کو پھر سے حبہ یاد آنے لگی ---- مرحا اتنا روئی کہ رو رو کر بے ہوش ہو گئی -----

احتشام روم کے باہر ہی کھڑا تھا ----- دس منٹ گزرنے کے بعد اس نے دروازہ ناک کیا تو کوئی آواز نہ آئی جیسے ہی دروازہ کھول کر اندر گیا ---- دیکھا مرحا بیڈ پر بے ہوش پڑی تھی -----

مرحا --- مرحا میری بہن ---- کیا ہو گیا ہے -----

احتشام سے اس کی یہ حالت دیکھی نہیں جا رہی تھی -----

اس کے چہرے پر پانی ڈالا تو وہ ہوش میں آئی -----

کیا ہوا مرحا ؟---- کیا لکھا تھا اس خط میں ؟----

پلیز مجھے بتاؤ ---- احتشام نے مرحا سے پوچھا ----

یہی کہ انھیں اپنی موت کا وقت سے پہلے ہی پتہ چل چکا تھا ---- اور وہ یہ بھی جانتے تھے کہ ان کے مرنے کے بعد میرا اور میری بیٹی کا کیا حال ہونے والا ہے ----- مرحا نے روتے ہوئے بتایا ----

بھائی ---- میں حبہ کے بنا کیسے جیوں گی ---- یہ کہتے ہوئے وہ پھر سے رونے لگی -----

میری پیاری بہنا ----- ہم کوشش کر رہے ہیں کہ وہ مل جائے -----

دعا کرو کہ وہ جلد ہی تمھارے پاس ہو -----

احتشام نے مرحا کو تسلی دیتے ہوئے کہا -----

جی ان شاءاللہ ---- مرحا بس اتنا ہی کہہ سکی -----

بھائی یہ آپ ان لوگوں کو واپس کر دیجئے گا ---

یہ کہتے ہوئے مرحا نے کاغذات احتشام کو دیئے تو اس نے تائید میں سر ہلاتے ہوئے ---- وہ کاغذات اس سے واپس لے لئے تھے -----

💞💞💞💞💞💞💞💞💞💞💞💞💞💞💞

حبہ ) سارہ ( دو سال کی ہو چکی تھی ---- اور حمزہ اس سے قریبا تین ڈھائی تین ماہ ہی بڑا ہو گا ----

اتنا عرصہ ساتھ گزارنے کے باوجود بھی حمزہ نے اب تک حبہ ) سارہ ( کو دل سے قبول نہیں کیا تھا ---- لیکن پہلے جیسا رویہ پھر بھی نہیں

تھا ---- کبھی کبھی جب موڈ اچھا ہوتا تو حبہ ) سارہ ( کے ساتھ خوش ہو جاتا ----
لیکن موڈ نہیں ہوتا تو اسے اپنے ننھے منے ہاتھوں سے مارا کرتا ---- یا دھکا دے دیا
کرتا ---- اور حبہ ) سارہ ( بے چاری سہم جایا کرتی اور رونے لگ جاتی ----

حالانکہ زمل نے دونوں کو ایک جیسے کھلونے لا کر دیئے تھے مگر جب حمزہ کا
کھلونا گم جاتا تو وہ حبہ ) سارہ ( سے چھین لیا کرتا ---- اور پھر اگر وہ دوبارہ واپس
لینے کی کوشش کرتی تو حمزہ اس کا منہ نوچ لیتا ---- اور پھر حبہ ) سارہ ( چیخ چیخ
کر روتی کہ ایک تو حمزہ اس کا کھلونا چھین لیتا اور دوسرا پھر اس کو مارتا بھی ----

اور اگر غلطی سے زمل حمزہ کو ڈانٹ دیتی تو پھر سارا دن اس کا موڈ صحیح نہ ہوتا
---- اب تو زمل نے حمزہ کو ڈانٹنا چھوڑ دیا تھا

کیونکہ انیسہ بیگم کا کہنا تھا کہ اگر اسے زیادہ ڈانٹا تو پھر وہ بہت ضدی ہو جائے گا ---- اسی وجہ سے زمل کی یہی کوشش ہوتی کہ وہ

حمزہ اور حبہ ) سارہ ( کو ایک دوسرے سے دور ہی رکھے ---- لیکن حمزہ کو یہ بھی منظور نہیں تھا ---- کیونکہ جب حبہ ) سارہ ( انیسہ بیگم کے کمرے میں ہوتی اور وہ دروازہ بند کر لیتیں --- تو حمزہ ان کے کمرے میں جانے کے لیے روتا کہ اسے حبہ کے ساتھ کھیلنا ہے ----

اور یہی سب دیکھتے ہوئے زمل بس اپنا سر پیٹ کر رہ جاتی ----

لیکن یہ سوچ کر مطمئن ہو جایا کرتی کہ شاید حمزہ بڑا ہو کر ٹھیک ہو جائے ---- مگر زمل نہیں جانتی تھی کہ شاید آنے والے وقت میں بھی حمزہ اسے کبھی اسے قبول نہیں کرے گا -----

زوہیب مرحا سے تو بہت محبت کرتا تھا مگر اس نے کبھی بھی نہیں چاہا تھا کہ حبہ واپس مل جائے ----- کیونکہ اس کی نظر میں حبہ صرف اور صرف اشعر کی اولاد تھی ---- اور اکثر مرد کسی دوسرے مرد کی اولاد کو قبول نہیں کرتے ----- اور پھر وہ شخص جس سے

اس کی بیوی بے تحاشہ محبت کرتی ہو ----- اس کی اولاد کو تو قبول

کرنے کا سوال ہی پیدا نہیں ہوتا ---- اور زوہیب بھی شاید انہیں مردوں میں سے ایک تھا ---- اس لیے وہ ہمیشہ یہی دعا مانگتا کہ حبہ کبھی بھی نہ ملے ---- اور شاید اس کی دعائیں قبول ہو چکی تھیں ---

اور یقیناً حبہ کا نہ ملنا ہی مرحا اور حبہ دونوں کے حق میں بہتر تھا

احتشام نے ایڑی چوٹی کا زور لگا لیا مگر حبہ کا پتہ نہ چل سکا ------

اسلام آباد میں جابز آئی ہوئی تھیں ---- احتشام نے جاب کے لیے اپلائی کیا تو دو مہینے بعد ہی اسے بلا لیا ------ اور پھر اسے کمانا تو تھا ہی ناں ---- کب تک ایسے ہاتھ پہ ہاتھ دھرے بیٹھا رہتا -----

احتشام اپنے بیوی بچوں کو لے کر اسلام آباد روانہ ہو گیا -----

مرحا کی رہی سہی امید بھی دم توڑ چکی تھی ----- کیونکہ وہ سمجھ چکی تھی کہ زوہیب صرف کہتا ہے مگر وہ دل سے نہیں چاہتا کہ حبہ واپس ملے ---- اسی لئے اب وہ صرف حبہ کی خیر و عافیت کی دعائیں مانگنے کے سوا اور کچھ نہیں کر سکتی تھی -----

یہ بھی شکر تھا کہ اس کا دھیان اپنے بچوں میں لگا رہتا تھا جس

کی وجہ سے کچھ وقت کے لیے حبہ کے دور ہونے کا دکھ تھوڑا کم ہو جاتا ---- مگر پھر بھی سوچا کرتی کہ اگر حبہ بھی اس کے پاس ہوتی تو کتنا اچھا ہوتا ---- مگر سچ ہی کہتے ہیں کہ ساری خوشیاں انسان کو ایک ساتھ نہیں ملا کرتیں ---- انسان کی زندگی میں کوئی نہ کوئی خلا ضرور رہ جاتا ہے -- جس کی وجہ سے وہ کبھی مکمل نہیں ہو پاتا

💞💞💞💞💞💞💞💞💞💞💞💞💞💞💞

فریال ڈپریشن کا شکار ہو چکی تھی ---- اس کا بی پی شوٹ کر جاتا ---- کبھی کبھی فریال کو لگنے لگتا کہ بی جان اور اشعر اس کے پاس آ رہے ہیں ---- کبھی لگتا کہ کوئی اس کا گلا دبا رہا ہے ---- اور کبھی نیند میں ڈر کر اٹھ جاتی ---- اب وہ اپنے آپ میں نہیں رہی تھی ---- کبھی کبھی سارا دن بس خاموش رہتی ---- فیصل بھی

فریال کو دیکھ کر پریشان ہو جاتے کہ کہیں اسے کچھ ہو گیا تو ----

ارحم کا کیا ہو گا ---- اب فیصل نے نہ چاہتے ہوئے بھی فریال کے ساتھ اپنا رویہ بہتر کر لیا تھا ----- اور فریال کے سامنے ارحم سے بھی اچھی گپ شپ کرتے تا کہ فریال بھی ڈپریشن سے نکلے ---- مگر اس کا مرض دن بہ دن بڑھتا ہی جا رہا تھا ---- جسے دیکھ کر وہ دونوں باپ بیٹے بہت پریشان تھے -----

💞💞💞💞💞💞💞💞

کچھ سال بعد

آج حمزہ سات سال کا ہو چکا تھا ---- چونکہ انھیں حبہ )سارہ( کی صحیح عمر کا اندازہ نہیں تھا --- اسی لئے حمزہ اور سارہ دونوں کی سالگرہ اکٹھی ہی منائی جاتی تھی ----

Happy birthday to you...

گھر کے سب افراد نے تالیاں بجائیں ----

حمزہ نے کیک کاٹا تھا ---- اور اب حبہ )سارہ( کی باری تھی ----

جیسے ہی حبہ )سارہ( نے کیک کاٹنے کے لیے چھری پکڑی ----

حمزہ نے اس کے ہاتھ سے کھینچ لی اور اسے دھکا دے دیا -----

شکر ہے چھری تیز نہیں تھی اور اس کا ہاتھ کٹنے سے بچ گیا -----

مگر گرنے کی وجہ سے حبہ )سارہ( بہت خوفزدہ ہو گئی تھی -----

اور اب وہ انیسہ بیگم کے گلے لگ کر سسکیوں سے رو رہی تھی -----

سارے کا سارا ماحول حمزہ کی وجہ سے خراب ہو چکا تھا-----

اور حمزہ کی اس حرکت پر زمل اور انیسہ بیگم دونوں ہی سر پیٹ کر رہ گئی تھیں

-----

حماد تو کسی معاملے میں بولتا ہی نہیں تھا---- کیونکہ وہ اگر حمزہ کو کچھ بولتا تو
حمزہ سارا دن اپنے باپ کی طرف دیکھتا بھی نہیں

اور اب تو حماد نے حمزہ کی وجہ سے حبہ )سارہ( سے بات کرنا بھی چھوڑ دی تھی

----

جانے کیوں حمزہ جیسے جیسے بڑا ہو رہا تھا---- ضدی ہوتا جا رہا تھا

اسے اب حبہ )سارہ( کا وجود برداشت نہیں ہوتا تھا----

اتنی چھوٹی عمر میں کوئی کسی سے اتنی نفرت کیسے کر سکتا ہے

جانے حمزہ نے اپنے دل میں کیا بات بٹھا لی ہے ---- جو اسے سارہ برداشت ہی نہیں ہوتی ---- زمل سوچتی تو بہت حیران ہوتی مگر اسے اس مسئلے کا کوئی حل نظر نہیں آتا -----

💞💞💞💞💞💞💞💞💞💞💞💞💞💞💞

معنیِ عشق لکھوں جاناں

یا لکھوں میں قاعدہ ہجر کا

گر کر ہی بیٹھا ہے عشق تو

پھر چکھ مزا اب عشق کا

چل چھوڑ حساب و کتاب کو

چل چھوڑ ماہ و سال کو

گر ہجر نہ ٹھہرا نصیب میں

کیا فائدہ اس عشق کا

اٹھا لے پردے تو عقل کے

پھر دیکھ تقاضے تو عشق کے

تجھے چاہے محبوب سامنے

پھر نام دے نہ اسے عشق کا

چل آ چلیں بزمِ سخن پرداز میں

وہاں سبق لیے وہاں سیکھ لیں

ہے عشق کیا ہے عشق کیوں

ہجر نام دوسرا ہے عشق کا

ارحم پندرہ سال کا ہو چکا تھا ---- مگر اس کے دل سے حبہ نکل ہی نہیں پائی -- اس ہجر نے تو ارحم کے عشق کو اور ہوا دے دی تھی ----

گزرتے لمحوں کے ساتھ دل میں اس کی محبت نے شدت اختیار کر لی تھی ---- اس کی یادیں تو جیسے ارحم کے دل کی دھڑکنیں بن چکی تھیں ---- دن میں شاید ہی کوئی لمحہ ایسا ہوتا کہ جب اسے حبہ یاد نہ آتی ہو ----

حبہ ---- آپ کہاں ہو ؟ میں نہیں جانتا کہ میں اب تک آپ کو کیوں نہیں بھول پایا ---- یہ کون سا جذبہ ہے ---- شاید --- شاید محبت --

نن نہیں ---- پتہ نہیں ---- مجھے نہیں پتہ ---- مگر جو بھی ہے ----

میں آپ کو ڈھونڈ کر ہی رہوں گا ---- یہ ارحم کا آپ سے وعدہ ہے ---

خود سے کہتے ہوئے ارحم نے اپنے آنسو صاف کئے تھے ---

مرحا جب سے جان گئی تھی کہ زوہیب حبہ کو ڈھونڈنا ہی نہیں چاہتا ---- تب ہی سے مرحا نے زوہیب سے حبہ کا ذکر کرنا چھوڑ دیا تھا ----- اور دکھ تو اسے تب ہوا جب زوہیب نے بھی خود سے کبھی حبہ کا ذکر تک نہیں کیا ---- اسے ڈھونڈنا تو بہت دور کی بات تھی ----

لیکن پھر بھی وہ اپنی بیٹی بیہ اور بیٹے مزمل کو پا کر بہت خوش

تھی --- کہ وہ اللہ کی نعمتوں کی نا شکری کر کے کفر نہیں کرنا چاہتی تھی ----

لیکن پھر بھی وہ ہر وقت حبہ کے لیے دعا گو رہتی تھی ---- کہ جہاں ہو اللہ اسے اپنے حفظ و امان میں رکھے -----

ارحم بیس سال کا ہو چکا تھا ---- اور آج کل فریال کی حالت کچھ ٹھیک نہیں رہتی تھی ---- ارحم اور فیصل دونوں ہی فریال کی گرتی صحت کو دیکھ کر بہت پریشان ہو رہے تھے ---- اور پچھلے دو دن سے تو فریال نے کھانا پینا بھی چھوڑ دیا تھا ----

بابا دیکھیں ناں ---- مما کچھ بھی نہیں کھا رہیں ---- انھیں ڈاکٹر کے پاس لے کر چلتے ہیں ----- ارحم نے فیصل سے کہا -----

ہاں مگر وہ تو آج کل کچھ بولتی بھی نہیں ہے ---- ارحم بیٹا تم ہی اپنی مما سے بات کر لیا کرو ---- مجھے تو کسی بات کا جواب ہی نہیں دیتی -- شاید تم سے بات کر لیں --- فیصل خود بھی پریشان تھے ----

بابا میں تو روز بات کرنے کی کوشش کرتا ہوں مگر ---- وہ جواب ہی نہیں دیتیں ---- بس خاموشی سے دیکھتی رہتی ہیں ----

ارحم جیسے رو دینے کو تھا ----

چاہے جیسے بھی حالات رہے ---- مگر ارحم نے کبھی بھی اپنی ماں کے ساتھ بد تمیزی نہیں کی تھی ---- وہ اپنے ماں باپ کا بہت فرمانبردار تھا ---- اور آج بھی وہ اپنے ماں باپ کی اتنی ہی عزت کرتا تھا جتنی کہ بچپن میں کیا کرتا تھا ---- رشتے دار کیا محلے والے کیا سب ہی ارحم کی مثالیں دیا کرتے تھے کہ اولاد ہو تو ارحم جیسی ---- اور لوگوں کے منہ سے ارحم کی تعریفیں سن کر فیصل کا سینہ فخر سے چوڑا ہو جاتا ----

لیکن جہاں فیصل اپنے بیٹے کی طرف سے پر سکون تھے --- وہیں فریال کی بیماری کی وجہ سے بے چین ہو جایا کرتے ----

بے شک فریال نے جو کچھ بھی کیا --- اس کی سزا شاید وہ بھگت چکی تھی --- اور وہ خود اپنے آپ میں نہیں رہی تھی ---- کبھی کبھی خوف سے کانپنے لگتی تو کبھی بہکی بہکی باتیں کرنے لگتی --

اور اب بالکل ہی خاموش ہو گئی تھی جسکی وجہ سے فیصل بہت پریشان ہو گئے تھے ----

مما --- آپ کیوں خاموش ہیں ---- کچھ تو بولیں نا ---- چلیں ہم سی ویو چلتے ہیں ---- بابا بھی جائیں گے ---- ہم تینوں بہت انجوائے کریں گے مما --- ارحم اپنی ماں کے بکھرے بال ٹھیک کرتے ہوئے بولا ----

فریال ارحم کی بات سن کر ہلکا سا مسکرا دی ----

اور ارحم فریال کو مسکراتے دیکھ کر جیسے کھل اٹھا تھا ----

مما آپ جائیں گی ناں ہمارے ساتھ ---- فریال سے پوچھتے ہوئے ارحم کی آنکھیں نم ہو گئیں ----

ہاں بیٹا میں جاؤں گی-- یہ کہتے ہوئے فریال کی آنکھیں بھیگنے لگیں

ٹھیک ہے مما میں میڈ کو آپ کے روم میں بھیج دیتا ہوں ---

وہ آپ کو تیار ہونے میں مدد کر دے گی --- فریال سے کہتا وہ کمرے سے نکل گیا تھا ----

زرمینہ باجی آپ مما کو تیار ہونے میں مدد کر دیں ---- ہم نے باہر جانا ہے --- ارحم نے میڈ سے کہا جو فریال کا خیال رکھنے کے لیے ہر وقت فریال کے ساتھ موجود ہوتی تھی ----

جی ارحم صاحب میں ابھی کر دیتی ہوں ---- یہ کہتے ہوئے وہ فریال کے روم کی طرف بڑھ گئی ----

حمزہ اور اس کا دوست کبیر سکول بریک ٹائم میں لنچ کر رہے تھے ---

حمزہ وہ جو تمھارے گھر میں ایک لڑکی ہے ---- وہ کون ہے ؟ ----

حمزہ کے دوست نے معصومیت سے آنکھیں گھماتے ہوئے پوچھا ----

کبیر ---- میری بہن ہے وہ ---- حمزہ نے فرینچ فرائز کھاتے ہوئے کہا ---

اچھا مگر میری مما کہہ رہی تھیں کہ وہ تو تمھاری مما کی بیٹی نہیں ہے ---- وہ جب بہت چھوٹی سی تھی تو تمھارے مما بابا اسے کہیں سے اٹھا کر لائے تھے ----- اور جب وہ بڑی ہو جائے گی تو تمھاری اس سے شادی ہو جائے گی ----

یہ سب سن کر حمزہ کو اپنی توہین محسوس ہوئی ---- حمزہ نے آؤ دیکھا نہ تاؤ ---- اور کبیر کو اتنا مارا کہ اس کا حشر بگاڑ دیا ---- میری بہن ہے وہ ---- تمھیں شرم نہیں آتی --- بدتمیز انسان ----

وہ بولتا جا رہا تھا --- اور اپنے دوست کو دشمنوں کی طرح مارے جا رہا تھا ----

دوسرے بچوں نے انھیں لڑتے دیکھا تو دونوں کو الگ کیا ---- مگر اس وقت تک حمزہ کبیر کا ایک دانت توڑ چکا تھا ----

💞💞💞💞💞💞💞💞💞💞💞

حمزہ پڑھنے میں تو بہت اچھا تھا مگر غصے کا بہت تیز تھا ---- زمل اور حماد کو جب بھی سکول آنا پڑا اس کی بدتمیزی کی وجہ سے آنا پڑا ---- اور یہی وجہ ہے کہ جب بھی پیرنٹ ٹیچر میٹنگ ہوتی زمل اکثر حماد کو بھیج دیتی کہ وہ ٹیچرز کی باتیں

سن سن کر تنگ آ چکی تھی ---- اور حماد اس بات پر خفا ہو جاتا کہ اسے حمزہ کی وجہ سے ٹیچرز کی باتیں سننی پڑتی تھیں ----

حمزہ فطرتاً بدتمیز تھا ---- انیسہ بیگم کا کہنا تھا کہ حمزہ اپنے نانا پر چلا گیا --- کیونکہ انیسہ بیگم کے شوہر بھی کچھ ایسی ہی طبیعت کے مالک تھے --- اور وہ بھی بلا وجہ ہی لڑائی جھگڑے کیا کرتے تھے

اور انیسہ بیگم کی یہ بات سن کر زمل خفا ہو جاتی کہ اسے ایسے شخص کا نام بھی نہیں سننا کہ جس کی وجہ سے ان لوگوں کو ذلت اور رسوائی کے علاوہ آج تک کچھ نہیں ملا تھا ----

مگر یہ تو حقیقت ہے کہ خون کہیں نہ کہیں اثر ضرور دکھاتا ہے ----

چاہے انسان مانے یا نہ مانے ----

اور حمزہ کے رنگ ڈھنگ بالکل اپنے نانا جیسے تھے ---- جسے دیکھ کر انیسہ بیگم اکثر خوف زدہ ہو جاتیں ---- مگر وہ دعا کرنے کے علاوہ اور کچھ بھی نہیں کر سکتی تھیں --- کہ حمزہ اب کسی کے قابو میں نہیں تھا ----

وہ کچن میں کام کر رہی تھی جب موبائل کی بیل بجی ----

اور جب فون ریسیو کیا تو جو کچھ اس نے سنا تو وہ اپنا سر پیٹ کر رہ گئی تھی ---- کہ پیرنٹ ٹیچر میٹنگ میں تو وہ نہیں جاتی تھی مگر آج خاص طور پر اسے سکول بلایا گیا تھا --- اور آج تو اسے لازمی جانا تھا کیونکہ حماد بھی کسی کام سے شہر سے باہر گیا ہوا تھا اور اب اسے اپنے بیٹے کی وجہ سے بہت کچھ سننا تھا جس کے لئے وہ خود کو تیار کر چکی تھی ----

آپ کے بیٹے کو ہم لاسٹ وارننگ دے رہے ہیں ---- اس کے بعد اگر اس نے کچھ بھی ایسا ویسا کیا تو اس کے ذمہ دار آپ لوگ خود ہوں گے

یہ اس کا سرٹیفیکیٹ بھی میں نے تیار کر کے رکھ لیا ہے ----

ہاتھ اٹھانا تو دور کی بات ہے ---- اس نے کسی سے اونچی آواز میں بات بھی کی تو ---- اسی وقت یہ سرٹیفکیٹ اس کے ہاتھ میں تھما دیا جائے گا ----

پرنسپل صاحبہ نے بہت نرم لہجے میں زمل کو بھگو بھگو کر جوتے مارے تھے ----

اور اب زمل کا دل چاہ رہا تھا کہ چلو بھر پانی لے اور اس میں ڈوب مرے ----

جی میں معذرت خواہ ہوں ---- آئندہ ایسا نہیں ہو گا ---- زمل بس اتنا ہی کہہ سکی ----

مجھے امید ہے کہ ایسا نہیں ہو گا ---- اور اگر ہو گا تو پھر ---

پرنسپل نے جملہ ادھورا چھوڑ کر زمل کو بہت کچھ سمجھا دیا تھا --

زمل برے دل کے ساتھ واپس گھر آ گئی تھی ----

اور حمزہ بھی بہت ڈسٹرب تھا ----

زمل اور انیسہ بیگم ویسے بھی اسے کچھ نہیں کہتی تھیں ---- آج بھی زمل نے اسے کچھ نہیں کہا ---- لیکن غصہ تو اسے بہت آیا تھا

حماد گھر آ جائیں تو پھر میں بتاؤں گی اسے ---- اگر میں کچھ نہیں کہتی تو --- اس کا یہ مطلب نہیں کہ یہ سر پر ہی چڑھ جائے ---- کل کو یہ ہمیں کہیں منہ دکھانے کے قابل بھی نہیں چھوڑے گا ----

وہ انیسہ بیگم سے کہتی اپنا غصہ نکال رہی تھی ---- تب ہی زور دار آواز کے ساتھ دروازہ کھلا تھا ---- حمزہ نے دروازے کو لات مار کر دروازہ کھولا تھا ----

یہ کیا بدتمیزی ہے ---- زمل کی برداشت سے باہر ہو چکا تھا -----

تب ہی وہ اس پر چلائی تھی -----

مما ---- آپ مجھے تو بہت کچھ بولتی رہتی ہیں ناں ---- پرنسپل کے سامنے آپ کی زبان کیوں بند ہو گئی ---- ایک بار بھی آپ نے نہیں پوچھا کہ قصور کس کا تھا ---- وہ تقریباً دھاڑ رہا تھا -----

پہلی بات یہ کہ تم تمیز سے بات کرو ---- اور دوسری بات یہ کہ جب تمھیں اپنی ماں سے بات کرنے کی تمیز نہیں تو میں کیا امید کروں کہ تم ٹیچرز کے ساتھ کتنی تمیز سے پیش آتے ہو گے ----

جو بھی تھا ---- تمھیں ہاتھ نہیں اٹھانا چاہیے تھا ----

اور ابھی تم نے اگر میرے سامنے ایک لفظ بھی کہا ناں تو میں تمھارا وہ حال کروں گی کہ دنیا دیکھے گی ---- دفع ہو جاؤ میری نظروں کے سامنے سے ---- اور کل تم اپنے دوست سے معافی مانگو گے -----

زمل کی آخری بات پر حمزہ ہتھے سے اکھڑ گیا -----

مما میں اس سے معافی نہیں مانگوں گا ----- میں پوری دنیا سے معافی مانگ لوں گا مگر اس سے تو کبھی نہیں ---- اور جو کچھ اس نے مجھے کہا ہے ناں ---- اگر دوبارہ کہا ناں ---- تو ابھی تو میں نے اسے چھوڑ دیا ہے ---- اگر پھر سے اس نے وہی بات کی نہ تو میرے ہاتھوں سے زندہ بچ کر نہیں جائے گا وہ -----

یہ سب کہتے ہوئے وہ تن فن کرتا وہاں سے چلا گیا تھا -----

💞💞💞💞💞💞💞💞💞💞💞

اور حمزہ کی باتیں سن کر زمل اور انیسہ بیگم حیران رہ گئیں کہ اتنا چھوٹا بچہ اتنی بڑی بات کیسے کر گیا کہ وہ اس کی جان لے لے گا ---

ایسی کیا بات کہہ دی ---- تم نے پوچھا نہیں زمل ---- یہ کہتے ہوئے انیسہ بیگم بھی کچھ سوچنے پر مجبور ہو گئیں -----

ہاں امی مگر اس نے ہاتھ اٹھا لیا اس بچے پر تو مجھے یہ پوچھنا یاد ہی نہیں رہا ----
کل میں ضرور جاؤں گی ---- زمل بھی کافی پریشان ہو گئ تھی -----

اور اگلے دن جب وہ سکول گئی تو پہلے تو پرنسپل نے اس سے ملنے سے انکار ہی کر دیا لیکن پھر بہت منت سماجت کے بعد ملنے پر رضامند ہوئی تو ---- زمل کی بات سننے پر رضامند ہی نہیں تھی ----

ایک تو آپ کا بیٹا آئے دن کسی نہ کسی بچے کو مارتا ہے اور اب آپ اسی کی سائیڈ لینے لگی ہیں ---- آپ کیا چاہتی ہیں ----- میں آپ کے بچے کو سکول سے فارغ کر دوں ----- پرنسپل نے منہ کے زاویے بگاڑتے کہا -----

نن نہیں --- بس میری ریکویسٹ ہے ---- کہ پلیز ایک بار اسے بلا لیں تا کہ میں اس سے پوچھ لوں ---- زمل نے کچھ سوچتے ہوئے کہا ----

آج وہ کیسے آ سکتا تھا ---- آپ کے بیٹے نے اسے اس قابل ہی نہیں چھوڑا ---- اگلے ہفتے آ کر بات کر لیجئے گا ----

اور جب کچھ دن بعد زمل اور حماد نے سکول جا کر اس بچے سے پوچھا تو اس نے وہ ساری باتیں زمل اور حماد کو بتا دیں ---- جو اس نے حمزہ سے کہہ دی تھیں ---- اور وہ سب سن کر ان دونوں نے اپنا سر ہی پیٹ لیا تھا ---- کیوں کہ اس بچے کا تو کوئی قصور نہیں تھا

اس نے وہی کچھ کہا تھا جو اس نے اپنے گھر میں سنا تھا -----

اور پھر حمزہ کا ردعمل بھی فطری تھا ----

اور اب انھیں آنے والے وقت کے لیے لائحہ عمل تیار کرنا تھا کہ وہ حمزہ اور سارہ کو کس طرح یہ سب بتائیں گے کہ سارہ ان کی اولاد نہیں تھی ---- اور یہ کہ وہ انھیں کہیں سے ملی تھی ---- مسئلہ حمزہ کے لیے نہیں تھا ---- اصل مسئلہ تو سارہ کا تھا کہ جب اسے یہ پتہ چلے گا کہ سارہ ان کی اولاد نہیں تو وہ کیسا محسوس کرے گی ---- لیکن بہرحال بتانا تو تھا ہی ---- کیوں کہ اگر وہ نہ بتاتے تو دنیا انھیں بتا دیتی -----

زمل کو۔ حیرت تو تب ہوئی جب اس نے سارہ سے یہ سب کہا تو سارہ نے کہا کہ مما مجھے پہلے سے ہی سب پتہ ہے ---- کیونکہ میری فرینڈ نے مجھے سب بتا دیا تھا ---- اور میں نے ایک دن آپ کی اور نانی جان کی ساری باتیں سن لی تھیں ---- مگر میں نے آپ سے اس لیے نہیں پوچھا کہ کہیں آپ کو غصہ نہ آ جائے

-----

فریال کی بیماری کا سن کر اس کے بھائی بھابی اور ان کے بچے بھی فریال سے ملنے آئے تھے ---- فریال کے بھائی کے دو بچے تھے بیٹی علیزہ اور بیٹا تابش --- بیٹا ارحم کا ہم عمر تھا جبکہ بیٹی حبہ سے تقریباً دو سال بڑی تھی -----

آپس کے اختلاف کے باوجود بھی بچے آپس میں ملتے تھے -----

ارحم اور تابش کی آپس میں بہت دوستی تھی -----

وہ دونوں ایک ساتھ ہی پڑھتے تھے ---- پھر ارحم کا انٹرسٹ میڈیکل سائنس میں تھا اور تابش کا انٹرسٹ انجینئرنگ میں ---- سبجیکٹس الگ ہونے کی وجہ سے اب ان دونوں کی ملاقات کم ہی ہوا کرتی تھی

مگر پھر بھی ٹائم نکال کر وہ دونوں مل لیا کرتے تھے -----

علیزہ البتہ چھوٹی تھی ---- مگر اس کا انٹرسٹ بھی میڈیکل سائنس میں ہی تھا ---- ارحم بہت ذہین اور لائق تھا اسی لیے اسے میڈیکل میں آسانی سے سیٹ مل گئی تھی ---- اور اب وہ ڈاکٹر بن رہا تھا ---

اور تابش انجینئرنگ کر رہا تھا ---

علیزہ ابھی سکول میں ہی تھی مگر اس کا کہنا تھا کہ وہ بھی ڈاکٹر بنے گی ---- کیوں کہ اسے بھی میڈیکل سائنس میں بہت انٹرسٹ تھا

اتنے عرصے بعد فریال کے بھائی بھابی کو جانے کیسے اس کی یاد آ گئی تھی ---- اب جو فریال سے ملنے آئے تو انھیں فریال کی حالت دیکھ کر بہت افسوس ہوا تھا ---- بھائی اور بھابھی نے فریال سے معافی مانگی تو فریال نے بھی انھیں معاف کر دیا تھا ------

جبکہ اس کی بہن صدف شادی کے بعد زیادہ خوش نہیں تھی -----

مگر مجبوری تھی کہ اس کے اب دو بچے تھے اور ان بچوں کی وجہ سے اسے سب کچھ برداشت کرنا پڑتا تھا ---- شوہر بھی زیادہ اچھا نہیں تھا اور سسرال والے بھی بدتمیز قسم کے لوگ تھے ---- لیکن یہ اس کا اپنا فیصلہ تھا سو اسے سب کچھ برداشت کرنا پڑ رہا تھا

♡♡♡▯♡♡♡

صدف بھی کافی سالوں بعد فریال سے ملنے آئی تو اپنی بہن کو دیکھ کر پھوٹ پھوٹ کر رو دی ----- کہ جس فریال کا چہرہ دیکھ کر دل خوش ہو جایا کرتا تھا آج وہی فریال بالکل مرجھا گئی تھی ----

اس کی خوبصورتی اور حسن جیسے جل چکا تھا ----

آپ کو کیا ہو گیا --- آپ اپنا خیال نہیں رکھتیں کیا ؟ ----

صدف کو فریال کی یہ حالت دیکھ کر بہت صدمہ ہوا تھا ----

وہ فریال کا چہرہ چھو کر دیکھ رہی تھی اور روتی جا رہی تھی ----

میں بالکل ٹھیک ہوں میری بہن ---- تم ایسے مت رو ----

فریال صدف کو تسلی دینے لگی ----

پھر کچھ دیر بیٹھ کر صدف اپنے گھر واپس چلی گئی کیونکہ اس کا شوہر بہت بدتمیز تھا --- اور اس نے صدف سے کہہ دیا تھا کہ ایک گھنٹے سے زیادہ بیٹھنے کی ضرورت نہیں اور خود تو وہ فریال سے ملنے بھی نہیں آیا تھا ---- صدف بے چاری کچھ دیر بیٹھ کر اپنے گھر واپس چلی گئی تھی ----

البتہ فریال کی بھابھی ایک دن اس کے گھر رہی تھیں ۔۔۔ مگر پھر وہ بھی چلی گئیں ۔۔۔۔

مگر اب ارحم اور فیصل نے فریال کا اور زیادہ خیال رکھنا شروع کر دیا تھا ۔۔۔۔ اور اب سب کی توجہ پانے کے بعد اور مرحا سے معافی مل جانے کے بعد وہ کافی پر سکون ہو گئی تھی ۔۔۔۔ اور اب اس نے بھی ٹینشن لینا چھوڑ دی تھی ۔۔۔۔۔ اور اب فریال خود بھی اپنا خیال رکھنے لگی تھی ۔۔۔۔ جس کی وجہ سے اس کی صحت اب کافی بہتر ہوتی جا رہی تھی ۔۔۔۔۔ جسے دیکھ کر ارحم اور فیصل کافی خوش اور مطمئن تھے ۔۔۔۔

🖤🖤♡▯♡♡♡

کچھ سال بعد

انیسہ دیکھو اس لڑکی کا کچھ سوچو --- تمھارے گھر میں دو دو مرد ہیں ---- کل کلاں کو کوئی بات ہو گئی تو کیا کرو گی --- اپنی زندگی میں ہی اس کا کہیں رشتہ طے کر دو ---- محلے کی ایک عورت جو انیسہ بیگم کی عمر کی ہی تھیں ---- کب سے آ کر انیسہ بیگم کے پاس بیٹھی ہوئی تھیں ---- اور الٹی سیدھی باتیں کر رہی تھی ----

کیا مطلب ہے ؟ --- حماد میرا بیٹا ہے اور حمزہ میرا نواسہ ---- آپ سوچ سمجھ کر بات کریں ---- انیسہ بیگم کو غصہ آ گیا ----

حماد تمھارا بیٹا ہے اور حمزہ تمھارا نواسہ ---- لیکن وہ دونوں سارہ کے کچھ نہیں لگتے ---- تمھیں میری باتوں پر غصہ آ رہا ہے ---- مگر سارے محلے والے یہی باتیں کر رہے ہیں ----

کل کو تمھیں کچھ ہو گیا تو اس بچی کا کیا بنے گا ----

میری بات مانو اس کی شادی کر دو ---- اس کے لیے ایک رشتہ لائی ہوں ----
وہ نہیں تھیں سفینہ --- ان کے بیٹے کا رشتہ لائی ہوں ----

بہت اچھا لڑکا ہے ---- اچھا کما لیتا ہے --- بہت خوش رکھے گا اسے ----
وہ آنکھیں گھما گھما کر اس رشتے کی تعریفوں کے پل باندھ رہی تھیں -----

اور اس عورت کی باتیں سن کر انیسہ بیگم غصے سے پاگل ہو رہی تھیں ---- آپ اس نشئ کا رشتہ لائی ہیں جس نے اپنی بیوی کو طلاق دے دی تھی --- اور --- اور وہ کیا کماتا ہے ---- درزی ہے درزی ----

اور کیا رہی تھیں آپ ؟---- لڑکا ؟ ---- وہ لڑکا ہے ؟ چالیس بیالیس سال تو عمر ہو گی ہی اس کی ---- آپ کو میری سارہ کے لیے یہ رشتہ پسند آیا ہے

---- برائے مہربانی اتنا پسند ہے ناں تو اپنی پوتی سے کر دیں ---- میری سارہ اتنی فالتو نہیں ہے ---- انیسہ بیگم غصے سے جیسے پھٹ پڑی تھیں ----

♥♥♥▯♥♥♡

ارے کیوں کروں میں اپنی پوتی سے ---- وہ کوئی لاوارث تھوڑی نا ہے

اللہ کا شکر ہے اس کے ماں باپ اس کے سر پر ہیں ---- اور اللہ کا شکر ہے کہ اس پر کوئی انگلی تو نہیں اٹھاتا ناں ----

تمھاری سارہ کا تو پتہ بھی نہیں کہ جانے کس کے گناہ کا نتیجہ ہو

جو تم لوگ سڑک سے اٹھ لائے ہو ----

اور اس عورت کی آخری بات پر انیسہ بیگم کے صبر کا پیمانہ لبریز ہو چکا تھا ----

بس --- اگر آپ نے ایک اور لفظ بولا ناں تو میں آپ کا منہ توڑ دوں گی

چلی جائیں یہاں سے--- اور دوبارہ اس گھر میں آنے کی زحمت مت کیجیے

گا-----

انیسہ بیگم دھاڑ رہی تھیں ----

ہاں ہاں ---- میں تو جا رہی ہوں---- مگر دنیا والوں کے منہ کیسے بند کرو گی
انیسہ بیگم---- جب مر جاؤ گی پھر کون اس کی حفاظت کرے گا----

وہ عورت اول فول بکتی ان کے گھر سے نکل چکی تھیں ----

شکر ہے حماد اور حمزہ گھر پر موجود نہیں تھے ورنہ شاید بہت بڑا ہنگامہ ہو جاتا

----

مگر زمل اور سارہ تو سب ہی کچھ سن چکی تھیں ----

اور آج پھر سے سارہ اپنی قسمت پر ماتم کرنے لگی کہ جانے اس کے نصیب میں کیا لکھا تھا ---- اور پتہ نہیں وہ کس کی اولاد ہے اور لوگ اس کے بارے میں ایسی باتیں کیوں کر رہے تھے ----

وہ روتی ہوئی واشروم میں چلی گئی ----

اور زمل اور انیسہ بیگم بھی پریشان ہو گئیں کہ جو کچھ بھی ہوا تھا اس سب میں اس بے چاری سارہ کا کیا قصور تھا ----

♡♡♡□♡♡♡

وہ دونوں ابھی وہیں بیٹھی تھیں کہ سارہ وہاں آئی تھی ----

نانی جان ---- وہ جو ابھی میرے لیے رشتہ آیا تھا ناں ---- آپ اس کے لیے ہاں کہہ دیں مجھے کوئی اعتراض نہیں ---- ویسے بھی اب شاید میں آپ لوگوں

کے لیے بوجھ بن چکی ہوں ---- آج انھوں نے یہ باتیں کہیں ہیں کل کو پوری دنیا بولے گی آپ کس کس کا مقابلہ کریں گی

سارہ نے یہ سب کہا اور لاؤنج میں جا کر بیٹھ گئی -----

زمل سارہ کے پاس آئی تھی ---- میری بیٹی بہت بڑی ہو گئی ہے ----

اسی لئے اب اپنی زندگی کے بارے میں خود ہی فیصلے کرنے لگی ہے شاید اب اسے کسی کی ضرورت نہیں رہی ---- ہے ناں ----

زمل نے سارہ کی تھوڑی پر ہاتھ رکھتے اس کا چہرہ اوپر کیا تو وہ زمل کے گلے لگ کر پھوٹ پھوٹ کر رونے لگی -----

زمل نے اسے رونے دیا ----- وہ چاہتی تھی کہ سارہ اپنے دل کا غبار نکال دے تب ہی اس کی کمر کو سہلانے لگی ----

♥♥♡▯♡♡♡

جب وہ رو چکی تو زمل سے الگ ہوئی تھی -----

زمل نے اس کے آنسو صاف کیئے تھے ----

میں نہیں جانتی کہ تم نے پڑھنا کیوں چھوڑ دیا ہے ----

لیکن میری ایک۔ بات یاد رکھو کہ اگر تم لوگوں کی وجہ سے محنت کرنا چھوڑ دو گی
ناں تو یہ دنیا تمھیں تب بھی نہیں چھوڑے گی --

تمھیں اور نیچا دکھائے گی ---

کیا تم چاہتی ہو کہ تم دنیا کا مقابلہ کر سکو ؟----

یہ کہتے ہوئے زمل نے سارہ کی طرف دیکھا تھا ----

سارہ نے ہاں میں سر ہلایا تھا ----

تو اس سب کے لیے ضروری ہے کہ تم اچھا پڑھو ----

بچپن میں تم کہتی تھیں ناں کہ تم ڈاکٹر بننا چاہتی ہو ---- تو کیا اب تمھیں شوق نہیں رہا کہ تم ڈاکٹر بنو ---- ہاں --- بولو سارہ ----

زمل نے سارہ کو بازوؤں سے پکڑ کر پوچھا تو ---- وہ سر جھکا گئی

تمھیں میری قسم ہے ---- تم نے اچھا پڑھنا ہے ---- یہ تو میرا بھی خواب ہے کہ تم ڈاکٹر بنو---- تم نے میٹرک میں اچھے نمبر لئے ہیں مگر ویسا رزلٹ نہیں آیا جس کی مجھے امید تھی

اب تم میڈیکل سائنس پڑھو گی اور ڈاکٹر بنو گی ---- پھر دیکھنا یہی لوگ جو تم پر باتیں کر رہے ہیں ناں ---- آ کر تمھارے تلوے چاٹیں گے --

زمل نے اسے سمجھایا تو اسے بھی زمل کی بات کچھ کچھ سمجھ آ گئی تھی ---- اور اب اس نے بھی سوچ لیا تھا کہ وہ ضرور ڈاکٹر بنے گی ---- کیوں کہ ایک نہ ایک دن حمزہ نے تو ویسے بھی اسے اس گھر سے نکال دینا ہے ---- اگر کچھ بن

گئی تو اپنے پیروں پر کھڑی ہو جائے گی ورنہ وہ تو لوگوں کے ٹکڑوں پر ہی پلتی رہے گی ---- اور اب اس نے دل ہی دل میں تہیہ کیا تھا کہ وہ اب دل لگا کر پڑھے گی اور کسی کی بات پر دھیان نہیں دے گی -----

♡♡♡▯♡♡♡

جی میں محنت کروں گی اور آپ کا خواب ضرور پورا کروں گی ----

اس نے زمل کے ہاتھ پر اپنا ہاتھ رکھتے ہوئے کہا تو زمل نے اسے گلے لگا لیا تھا ----

وقت پر لگا کر اڑتا رہا اور سارہ نے خوب محنت کی اور آج ایف ایس سی کا جب رزلٹ آیا تو سارہ کی پندرھویں پوزیشن آئی تھی -----

وہ تو خوشی سے پھولے نہیں سما رہی تھی ----- کہ اس کے خواب پورے ہونے جا رہے تھے -----

آج پھر سے حمزہ نے اس کی خوشی کا مزہ کرکرا کر دیا تھا-----

جب زمل نے مٹھائی حمزہ کے سامنے کی کہ کھا لے تو وہ برا سا منہ بناتا وہاں سے اٹھ گیا اور گھر سے چلا گیا----

کیوں کہ آج بھی سارہ کے نمبر حمزہ کے مقابلے میں بہت زیادہ تھے

بلکہ اگر یوں کہا جائے کہ حمزہ سارہ کا مقابلہ دور دور تک نہیں کر سکا تو کچھ غلط نہ ہو گا---- کیوں کہ اس بار حمزہ سیکنڈ ڈویژن میں پاس ہوا تھا---- حالانکہ اس نے بہت محنت کی تھی مگر جانے کیوں اس کے نمبر اتنے کم آئے تھے شاید سارہ کی بد دعائیں اسے لگ چکی تھیں-----

ممامجھے اکیڈمی جانا ہے--- سر کہہ رہے تھے کہ جب رزلٹ آئے تو مٹھائی ضرور لانا---- اب مجھے لازمی جانا ہے---- سارہ بہت خوش تھی---

ہاں کیوں نہیں کل چلی جانا --- اور جانا بھی چاہیے یہ تو ٹیچرز کا حق ہوتا ہے کہ جب سٹوڈنٹس کامیاب ہو جائیں تو انھیں اپنے ٹیچرز کا شکریہ ضرور ادا کرنا چاہیے ---- زمل بھی سارہ کی کامیابی پر بہت خوش تھی ---- تب ہی اسے جانے کی اجازت دے دی ----

حماد جب گھر آیا تو اسے دونوں بچوں کے پاس ہونے کا پتہ چلا تو وہ بہت خوش ہوا ---- سارہ کو مبارک باد دی اس کے سر پر ہاتھ رکھتے ہوئے اسے بہت ساری دعائیں دی تھیں -----

آگے کیا ارادہ ہے ؟--- حماد نے سارہ سے پوچھا -----

بابا بس آپ دعا کریں میں تو محنت کروں گی -----

مجھے تو بس آپ کی دعاؤں کی ضرورت ہے -----

ہاں میری دعائیں آپ کے ساتھ ہیں ----- اور حمزہ کہاں ہے وہ نظر نہیں آ رہا ---- حماد نے نظریں گھماتے ادھر ادھر دیکھا ----

وہ ویسے ہی اپنے دوستوں کے ساتھ باہر گیا ہے ---- زمل نے حماد سے کہا

----

میں نے تو اسے پہلے ہی کہا تھا کہ میڈیکل سائنس کے سبجیکٹس نہ رکھے ---- مگر پتہ نہیں کیا بھوت سوار تھا جو اس نے یہ سبجیکٹس رکھ لئے --- وہی ہوا ناں جس کا ڈر تھا ---- نہ تین میں نہ تیرہ میں ---

میں نے پہلے ہی کہا تھا کہ آئی سی ایس کر لے مگر حمزہ نے میری بات ہی نہیں مانی ---- اس کو کمپیوٹر میں انٹرسٹ تھا ---- جانے کیا سوجھی جو یہ سبجیکٹس رکھ لئے ---- حماد کو بہت غصہ آیا تھا اس کے نمبرز دیکھ کر ---- کیوں کہ اس کے تمام دوستوں کے نمبرز اس سے زیادہ تھے ---- ابھی انٹرنیٹ پر رزلٹ دیکھا تو حماد کو یقین ہی نہیں آیا کہ یہ حمزہ کے نمبرز تھے --- اور پھر جیسے ہی گھر کے پاس آیا تو اس کے دو تین کلاس فیلوز نے خاص طور پر حماد کو اپنے

نمبرز بتائے اور جان بوجھ کر حمزہ کے نمبرز پوچھے ---- تو حماد نے لا علمی ظاہر کی کہ اسے حمزہ کے رزلٹ کے بارے میں کچھ پتہ نہیں ----

حماد جہاں حمزہ کی کارکردگی پر خائف تھا ---- وہیں سارہ کے اچھے نمبرز لینے پر بہت خوش بھی تھا ----

چلو خیر میری بیٹی نے میرا نام روشن کر دیا ہے ----

مٹھائی کہاں ہے ---- حماد نے سارہ سے مسکراتے ہوئے کہا تو وہ بھی مسکرا دی ---- بابا ابھی لائی ---- اور یہ کہتے ہوئے وہ فوراً سے حماد کے لیے مٹھائی لے آئی -----

اچھا تو کیا گفٹ چاہیے میری بیٹی کو ---- حماد نے مٹھائی کھاتے ہوئے پوچھا

---- کچھ بھی نہیں بابا --- بس آپ دعا دے دیں --- میرے لیے یہی کافی ہے ---- سارہ یہ کہتے ہوئے سر جھکا گئی ----

ہمم --- وہ تو ہے مگر اس کے علاؤہ بھی اگر کچھ چاہیے ہو تو ضرور بتانا ورنہ میں خود کچھ نہ کچھ لے کر آ جاؤں گا ---- حماد نے کہا تو سارہ مسکرا دی -----

اور مجھ سے کیا گفٹ چاہیے ---- زمل نے پوچھا تو سارہ نے پھر سے انکار کر دیا نہیں مما کچھ بھی نہیں بس آپ لوگوں کا پیار میرے لیے کافی ہے ----

چلو ٹھیک ہے ---- میں اور حماد تمھیں بازار لے چلیں گے ---- پھر جو دل چاہے لے لینا ---- زمل نے کچھ سوچتے ہوئے کہا تو سارہ نے کہا جیسے آپ کو مناسب لگے ----

اور میری طرف سے بھی جو دل چاہے خرید لینا ---- انیسہ بیگم نے فدا ہوتی نظروں سے سارہ کو دیکھتے ہوئے کہا تھا ----

آج سب ہی بہت خوش تھے ---- ابھی وہ لوگ باتیں ہی کر رہے تھے کہ حمزہ گھر میں داخل ہوا تو دیکھا سب بہت خوش تھے --- تو وہ اپنے کمرے میں جانے لگا تب ہی حماد نے اسے آواز دے کر بلایا تو وہ منہ کے زاویے بگاڑتے حماد کی بات سننے لاؤنج کی طرف بڑھ گیا -----

زمل اور انیسہ بیگم سے تو وہ اچھی خاصی زبان درازی کر لیتا تھا مگر حماد کے سامنے اس کی سر اٹھانے کی بھی ہمت نہیں ہوتی تھی

جی بابا ---- حمزہ آ کر حماد کے پاس سر جھکائے کھڑا ہو گیا تھا ---

یہاں بیٹھو --- حماد نے اسے بیٹھنے کا اشارہ کرتے ہوئے کہا ---

تو وہ وہیں بیٹھ گیا ---

بہت بہت مبارک ہو پاس ہو گئے ہو --- اگلی بار اور محنت کرنا تو مزید اچھے نمبرز آ جائیں گے ---- حماد نے حمزہ کو کوئی ایسی بات نہیں کہی کہ جس کی وجہ سے وہ شرمندہ ہوتا ----

🌷🌷🌷🌷🌷🌷🌷🌷🌷🌷🌷

جی بابا --- وہ بس اتنا ہی کہہ سکا ----

یہ مٹھائی تو کھا لو ---- حماد نے حمزہ سے کہا تو وہ یہ کہتا ہوا وہاں سے اٹھ گیا کہ ابھی دل نہیں چاہ رہا --- بعد میں کھا لوں گا ----

حماد نے فی الحال خاموش رہنا ہی مناسب سمجھا ---- کیوں کہ وہ جانتا تھا کہ حمزہ اپنے نمبروں کی وجہ سے کافی ڈسٹرب تھا ----

ہانیہ یار کہاں ہو --- میں کب سے تمہارا انتظار کر رہی ہوں ----

وہ پچھلے آدھے گھنٹے سے اپنی دوست کا انتظار کر رہی تھی کہ جب وہ آئے گی تو وہ دونوں اپنے ٹیچر کے پاس مٹھائی لے کر جائیں گی -- مگر وہ جانے کہاں رہ گئی تھی کہ آنے کا نام ہی نہیں لے رہی تھی ---

اب اس نے تنگ آ کر اسے فون کیا تو اس نے بتایا کہ راستے میں ہے ---

اور تھوڑی دیر میں پہنچ جائے گی ---

ابھی اس نے فون بند کر کے اپنے پرس میں رکھا ہی تھا کہ ویٹنگ روم کے باہر اسے ایک خوبرو نوجوان سفید شلوار سوٹ پہنے آستینوں کو کہنیوں تک فولڈ کیے --- بالوں کو جیل سے سیٹ کیے ----- سن گلاسز لگائے کھڑا نظر آیا تھا -----

وہ شاید کسی سے فون پر بات کرنے میں مصروف تھا -----

وہ یک ٹک اسے دیکھے گئی ----- کیا اتنی مکمل شخصیت بھی کسی کی ہو سکتی ہے ---- وہ اسے دیکھتے ہوئے سوچنے لگی ----

اُف ---- یہ میں کیا کر رہی ہوں؟ ---- اگر اسے پتہ چل گیا تو؟

وہ یہ سب سوچ کر ہی خوف زدہ ہو گئی ----

لیکن اس کے تو فرشتوں کو بھی خبر نہیں تھی کہ ایک تو وہ خود کسی سے محو گفتگو تھا اور دوسرا یہ کہ ویٹنگ روم کے باہر گلاس مرر لگا تھا کہ جس سے اندر سے باہر تو دیکھا جا سکتا تھا مگر باہر سے اندر کی طرف نظر نہیں آتا تھا ---- اسی وجہ سے وہ اس لڑکی کو نہیں دیکھ پایا تھا ----

اس لڑکی نے اپنی نظریں اس پر سے فوراً ہی ہٹا لیں ---- مگر پھر دل بے ایمان ہونے لگا ---- تو پھر سے نظر اٹھا کر اسے دیکھنے کی گستاخی کر گئی ---- آج تو اس کا دل کسی اور ہی لے پر دھڑک رہا تھا

شاید یہ پہلی نظر کی محبت تھی ---- اور شاید یہی اس کی پہلی چاہت تھی ----

ارحم اور سعد بچپن کے دوست تھے اور دونوں نے ساتھ ہی ایم بی بی ایس کیا تھا ---- اب ان دونوں کا ارادہ تھا کہ وہ ملکر اپنا ہاسپٹل بنائیں گے ----

ہیلو --- سعد کہاں ہے ؟ ---- میں تجھ سے ملنا چاہتا ہوں ----

ارحم نے اپنے دوست سعد کو کال کی تھی ---- کسی کام کے سلسلے میں وہ اس سے ملنا چاہتا تھا تب ہی اسے فون کیا ----

ہاں ارحم میں اپنے چچا کی اکیڈمی میں ہوں تو یہیں آ جا ---- وہ دراصل کسی کام سے اسلام آباد گئے ہوئے ہیں ----- ایک ہفتے تک واپس آ جائیں گے ----

سعد نے اکیڈمی کا ایڈریس بتایا اور کال ڈسکنیکٹ کر دی ----

ارحم اکیڈمی کے گیٹ سے انٹر ہوا تو اس نے سعد کو کال ملائی تھی

مگر سعد کا فون بزی جا رہا تھا -----

کال کرتے ہوئے اسے محسوس ہوا کہ شاید اسے کوئی دیکھ رہا تھا ----

اس نے چاروں طرف نظر دوڑائی مگر اسے کوئی ایسا شخص نظر نہیں آیا جو اسے دیکھ رہا ہو ---- وہ سر جھٹکتے پھر سے سعد کو کال ملانے لگا ----

اور پھر سے اسے لگا تھا کہ شاید کوئی اسے دیکھ رہا تھا اور ارحم نے پھر سے ادھر ادھر دیکھا تھا ---- اتنے میں سعد نے فون ریسیو کر لیا ----

ہاں کیا حال ہے ارحم ---- اور سعد کی بات پر ارحم نے اسے القابات سے نوازا تھا ---- کمینے انسان کب سے تجھے فون کر رہا ہوں --- اور یہاں پر موجود کچھ لوگ مجھے عجیب عجیب نظروں سے دیکھ رہے ہیں ----

ارحم کے غصہ کرنے پر سعد کا قہقہہ گونجا تھا۔۔۔۔

اوئے یار۔۔۔۔ غصہ نہ کر۔۔۔۔ یہاں سیکنڈ فلور پر آ جا۔۔۔۔

اوپر دیکھ۔۔۔۔ سعد کی بات پر ارحم نے اوپر کی جانب دیکھا تو اسے سعد ٹیرس پر کھڑا نظر آیا۔۔۔۔ ارحم نے فون بند کرتے ہوئے اسے ہاتھ ہلایا تھا۔۔۔۔ اور پھر سعد کے پاس چلا گیا تھا۔۔۔۔۔

وہ کب سے ہی اس شخص کو دیکھ رہی تھی۔۔۔۔ اور اب جو وہ مسکرایا۔۔۔۔ تو وہ اس کو مسکراتے دیکھ کر حیران سی اسے دیکھنے لگی کہ کوئی ہنستے ہوئے اتنا بھی پیارا لگ سکتا ہے کیا۔۔۔۔

تب ہی اس نے اوپر دیکھتے ہوئے ہاتھ ہلایا اور وہ وہاں سے چلا گیا

تب ہی وہ ہوش میں آئی تھی۔۔۔۔ یہ کوئی خواب تھا یا حقیقت۔۔۔۔

مم --- میں کیوں اسے دیکھ رہی تھی ---- یہ مجھے کیا ہو گیا تھا ---

وہ خود بھی اپنے دل کی کیفیت کو سمجھنے سے قاصر تھی ---

جو پہلی بار کسی کے لیے اس طرح سے دھڑکا تھا ---

تب ہی ہانیہ اندر آئی تھی ---

اسلام وعلیکم --- ہانیہ نے اندر داخل ہوتے وقت سلام کیا اور فوراً ہی اس کے گلے لگ گئی ----

وعلیکم السلام ---- بہت غلط بات ہے کسی کو اتنا انتظار نہیں کروانا چاہیے ---- وہ اپنی دوست پر خفا ہونے لگی ----

اتنے اچھے موقعے پر غصہ کرنا ٹھیک نہیں ہے ---- بہت بہت مبارک ہو آپ کو ---- ہانیہ نے ایک بار پھر سے اسے گلے لگایا تھا ----

خیر مبارک ---- آپ کو بھی مبارک ہو --- ہانیہ کے بھی بہت اچھے نمبر آئے تھے اور اب اس کا ارادہ بھی ایم بی بی ایس کرنے کا تھا ---

اور وہ بھی اپنے ٹیچرز کے لیے مٹھائی لے کر آئی تھی ----

چل یار ہانیہ قسم سے بہت دیر ہو گئی ہے ---- ابھی مما کا فون آ جائے گا اور وہ غصہ کریں گی ----

اس نے ہانیہ کا ہاتھ پکڑا اور دونوں ہی اپنے ٹیچرز کے پاس پہنچ گئیں ---- سب اساتذہ ان دونوں کی کامیابی پر بہت خوش تھے ----

ایکسکیوزمی سر ---- وہ سر رفیق کہاں ہیں ---- ہانیہ نے ان کا پوچھا جو اکیڈمی کے مالک بھی تھے اور کیمسٹری پڑھاتے تھے ----

وہ تو اسلام آباد گئے ہیں ---- ایک ہفتے بعد آئیں گے ---- کسی ٹیچر نے انھیں بتایا ----

ہاں ان کے بھتیجے سر سعد ہیں ---- آپ وہاں چلی جائیں ----

وہ سعد کو جانتی تھیں کیونکہ سعد بھی کبھی کبھی لیکچر دینے

اکیڈمی آجاتا تھا ---- تب ہی وہ سعد کے بارے میں پوچھتی سیکنڈ فلور کی طرف چلی گئیں ----

وہ جب سیکنڈ فلور پر پہنچیں تو سر سعد دو تین ٹیچرز اور کچھ سٹوڈنٹس کے ساتھ کسی کلاس میں بیٹھے تھے ---- ان دونوں کو دیکھتے ہی باہر آئے تھے ----

اسلام وعلیکم سر ---- ہم دونوں بہت اچھے نمبرز لے کر پاس ہو گئی ہیں ----

وعلیکم السلام بہت بہت مبارک ہو ---- سر سعد نے خوش ہوتے ہوئے کہا

سر یہ مٹھائی کھالیجئے ---- دونوں نے ان کے سامنے مٹھائی کی تھی

ہمم آج کل تو بہت اچھا لگ رہا ہے ---- مٹھائیاں کھانے کو مل رہی ہیں

مجھے تو خواب میں بھی مٹھائی نظر آتی ہے ----

سعد نے ہنستے ہوئے کہا تو وہ بھی ہنس دیں ----

سر یہ آپ باقی سب کو کھلا دیجئے گا ----

ان دونوں نے مٹھائی سر سعد کے حوالے کی ---- اور وہاں سے روانہ ہو گئیں ----

سر سعد نے وہاں بیٹھے سب ہی ٹیچرز اور سٹوڈنٹس کو مٹھائی کھلائی تھی ----

تب ہی ارحم کا فون بجا تو وہ فون سننے کلاس روم سے نکل کر ٹیرس پر آ گیا تھا ----- جیسے ہی فون بند کیا تو اس کی نظر نیچے کھڑی دو لڑکیوں پر پڑی تھی ----
ایک تو بہت ماڈرن تھی جبکہ دوسری عبایا پہنے کھڑی تھی ---- یہ --- یہ تو بالکل چچی جان جیسی ہے

اوہ میرے خدا ---- یہ یہ حبہ ہے ----

اس سے پہلے کہ وہ اسے آواز دیتا وہ دونوں اکیڈمی سے باہر نکل گئی تھیں ----

وہ فوراً ہی نیچے جانے کے لیے بھاگا تھا ----

سیڑھیاں اترنے لگا تو کسی لڑکے سے ٹکر ہو گئی تھی ----

غالباً وہ سٹوڈنٹ تھا ---- اور ٹکر ہونے کی وجہ سے اس لڑکے کی ساری کتابیں نیچے گر گئی تھیں ----

سوری --- وہ معذرت کرتے ہوئے اس لڑکے کے ساتھ کتابیں اٹھانے لگا

نہیں سر اٹس او کے ---- آپ رہنے دیں میں اٹھا لوں گا --- اس لڑکے نے رسما مسکراتے ہوئے کہا تو ارحم فورا سے اٹھ کر سیڑھیاں اترتے نیچے کی جانب گیا مگر جب تک وہ وہاں پہنچا ---- اس وقت تک بہت دیر ہو چکی تھی

چل یار میری گاڑی آ گئی ہے ---- میں تجھے بھی ڈراپ کروا دیتی ہوں

ہانیہ نے کہا تو وہ بھی اس کے ساتھ گاڑی میں بیٹھ کر چلی گئی ---

ارحم واپس سعد کے پاس آیا تھا ----- سعد کلاس روم میں ہی کچھ ٹیچرز اور سٹوڈنٹس کے ساتھ بیٹھا ہوا تھا ---- تب ہی اس نے سعد کو اشارے سے کلاس روم سے باہر آنے کا کہا ----

اوکے گائز پھر کل ملتے ہیں --- یہ کہتے ہی سعد وہاں بیٹھے سب ہی لوگوں کو خدا حافظ کہتے ہوئے وہاں سے نکل گیا ----

ہاں خیریت تو پریشان لگ رہا ہے ---- سعد نے ارحم کے کندھے پر ہاتھ رکھتے ہوئے پوچھا ----

یار ابھی جو لڑکیاں گئی تھیں تو انھیں جانتا ہے ؟ ---- ارحم کافی پریشان لگ رہا تھا ----

کون سی لڑکیاں یار ؟ سعد کو ارحم کے انداز پر ہنسی آ گئی ----

یار وہ جو دو لڑکیاں تھیں --- ایک ذرا ماڈرن سی تھی اور دوسری نے عبایا پہنا تھا ---- ارحم نے کچھ سوچتے ہوئے بتایا تو سعد کی مسکراہٹ اور گہری ہو گئی ----
یار قسم سے آج تک میں نے کسی لڑکی کو اتنے غور سے نہیں دیکھا ----- اور تو کب سے لڑکیوں کے چکروں میں پڑ گیا ہے ---- سعد اب ارحم کا مذاق اڑا رہا تھا -----

یار میں مذاق کے موڈ میں بالکل بھی نہیں ہوں ----- جو پوچھ رہا ہوں --- صحیح صحیح اس کا جواب دے ---- ارحم کو سعد پر اب غصہ آنے لگا ----

اچھا اچھا یار غصہ نہ کر ---- قسم سے مجھے نہیں پتہ تو کون سی لڑکیوں کے بارے میں پوچھ رہا ہے ---- اب سعد بھی کافی سنجیدگی سے بات کر رہا تھا ----

یار ابھی جو دو لڑکیاں گئی ہیں ---- سعد ارحم کے بار بار ایک ہی سوال پر جھنجھلا گیا ----

ارحم دیکھ پہلی بات یہ کہ میں یہاں کسی بھی سٹوڈنٹ کو نہیں جانتا

اور خاص کر لڑکیوں کو تو بالکل بھی نہیں ---- اور دوسری بات یہ میری اکیڈمی نہیں ہے --- میں یہاں کبھی کبھار آ جاتا ہوں ----

سعد نے تفصیل سے بتایا ----

کوئی مسئلہ ہے تو --- تو مجھ سے کہہ سکتا ہے شاید میں تیری مدد کر سکوں ---- سعد نے ارحم کے چہرے پر پریشانی کے آثار دیکھے تو اس سے کہا ----

یار تجھے پتہ ہے ناں ---- میری کزن تھی حبہ ---- اشعر چاچو کی بیٹی

مجھے لگا وہ وہی تھی ---- ارحم نے بتایا تو سعد کافی حیران ہوا ----

تجھے کیسے پتہ کہ وہ وہی تھی --- جبکہ وہ تو بچپن میں ہی گم گئی تھی ---- سعد کو اب بھی ارحم کی بات سمجھ نہیں آئی تھی --

سعد وہ لڑکی بالکل چچی جان جیسی تھی ---- اسی لئے مجھے لگا کہ شاید یہ وہی ہو ---- ارحم نے کچھ سوچتے ہوئے کہا ----

ویسے ایک شکل کے سات لوگ اس دنیا میں موجود ہوتے ہیں ----

مگر پھر بھی پتہ کر لیں گے ---- ابھی تو آجا ---- جس کام کے لیے آیا ہے پہلے وہ ڈسکس کر لیتے ہیں پھر اسے بھی ڈھونڈ لیں گے -----

اور سب سے اچھی بات یہ ہے کہ وہ اس اکیڈمی میں پڑھتی ہے تو پتہ چل ہی جائے گا ---- سعد نے اسے تسلی دیتے ہوئے کہا ---تو وہ سعد کے ساتھ آفس کی طرف بڑھ گیا -----

یار تو میرے گھر آ جا ---- میری مما سے بھی مل لینا اور نانی جان سے بھی ----

سارہ نے ہانیہ سے کہا تو وہ مسکرا دی ----

نہیں یار پھر کبھی آؤں گی ---- ابھی دیر ہو رہی ہے ----ہانیہ نے سارہ کے گھر آنے سے معذرت کر لی ----

تب ہی سارہ کے گھر کے پاس گاڑی رکی تھی ----

وہ ہانیہ سے خدا حافظ کہتے ہوئے گاڑی سے اتر گئی اور گھر چلی گئی ----

گھر میں داخل ہوئی تو زمل اسے دیکھ کر مسکرا دی ---- آ گئی ؟

مل لیا تمام ٹیچرز سے ---- زمل نے سارہ سے پوچھا ----

جی سب ہی ٹیچرز بہت خوش ہوئے مما ----

مگر ایک ٹیچر یہاں نہیں تھے ---- جو اس اکیڈمی کے اونر بھی ہیں

سارہ نے بتایا ----

ابھی وہ باتیں ہی کر رہی تھیں کہ انیسہ بیگم کی آواز آئی تھی ----

وہ دونوں اندر گئیں تو انیسہ بیگم دل پر ہاتھ رکھے درد سے کراہ رہی تھیں ----

زمل نے حماد کو فون کیا تو اس کا نمبر بزی جا رہا تھا اور حمزہ اپنے دوستوں کے ساتھ پکنک پر گیا تھا ----

تب ہی سارہ نے اپنی دوست کو کال کی جو اسے ابھی کچھ دیر پہلے ہی ڈراپ کر کے گئی تھی ----

ہیلو ہانیہ ---- میری نانی جان کی طبیعت بہت خراب ہے اگر تو آ سکتی ہے تو آ جا ---- سارہ نے ہانیہ کو فون کر کے کہا تو اس نے ڈرائیور سے کہہ کر گاڑی واپس سارہ کے گھر کی طرف لے جانے کو کہا ---- اور وہ اگلے پانچ منٹ میں سارہ کے گھر پہنچ چکی تھی ---

ان تینوں نے سہارہ دے کر انیسہ بیگم کو گاڑی میں بٹھایا ----

اور ہسپتال کی طرف روانہ ہو گئیں ----

اس سے پہلے کے ہسپتال پہنچتے ---- انیسہ بیگم نے راستے میں ہی دم توڑ دیا ----

وہ ہاسپٹل پہنچے تو انھیں سٹریچر پر ڈال کر ڈاکٹر کے پاس لے گئے

sorry she is no more

یہ انتقال کر چکی ہیں

ڈاکٹر کا اتنا کہنا تھا کہ سارہ یہ سنتے ہی بے ہوش ہو گئی کہ اس کی تو کل کائنات ہی اس کی نانی جان تھیں -----

زمل پریشان ہی ہو گئی ---- اس نے پھر سے حماد کو فون کر کہ سب کچھ بتا دیا ---- وہ بھی لگلے آدھے گھنٹے میں ہسپتال میں موجود تھا ----

انیسہ بیگم تو اس گھر کے تمام افراد کی ڈھال تھیں -----

ان کے چلے جانے سے ان سب کو کتنا بڑا دھچکا لگا تھا ----- یہ تو وہی لوگ جانتے تھے -----

اور سارہ کی تو دنیا ہی اجڑ گئی تھی ----- کہ وہ اس کا سب کچھ تھیں ---- اور اب سارہ بے آسرا ہو گئی تھی ----

زمل کی اپنی حالت بہت بری تھی --- وہ کیا سارہ کو سنبھالتی ----

آج ان کے انتقال کو تیسرا دن تھا کہ محلے کی وہی عورت ان کے گھر آئی تھی

---- زمل میں پھر سے سارہ کے لیے رشتہ لائی ہوں -----

اس عورت کا اتنا کہنا تھا کہ زمل ہتے سے اکھڑ گئی -----

آپ اسی وقت چلی جائیں ---- اور خبردار جو اس گھر میں دوبارہ قدم بھی رکھا ----
زمل کے چلانے پر وہ اپنی جگہ سے اٹھ گئی تھی

ہاں ہاں ---- اب میں بھی دیکھوں گی کہ یہ کیسے اس گھر میں رہتی ہے ----
پتہ نہیں کس کی بچی اغوا کر کے لے آئے اور کہتے ہیں کہ سڑک پر سے ملی
ہے ---- میں ابھی پولیس کو لے کر آؤں گی -----

اور پھر جب پولیس تمھارے گھر آئے گی تو انھیں گھر سے نکالنا ----وہ عورت
ہاتھ نچا نچا کر بات کر رہی تھی ----

جاؤ جاؤ جس کو بھی بلانا ہے بلا کے لے آؤ ----

زمل نے بھی اب کی بار اس عورت کو ہاتھ پکڑ کر گھر سے باہر نکال دیا ----

اور اب زمل کو حماد کی کہی ہوئی باتیں سمجھ آ رہی تھیں ----

وہ بیٹھ کر رونے لگی ---- پلیز آپ لوگ بعد میں آ جائیے گا --- حماد نے گھر آئے ہوئے مہمانوں سے معذرت کی تو سب اٹھ کر چلے گئے تھے

میں نہ کہتا تھا --- یہی مسئلے ہوتے ہیں ----

اب کیا کریں گے ہم ---- یہ عورت بہت خراب قسم کی ہے ----

کسی بھی حد تک جا سکتی ہے ---- یہ کہتے ہوئے حماد خود بھی سر پکڑ کر بیٹھ گیا

-----

ایک طریقہ ہے کہ ہم رسوا ہونے سے بچ سکتے ہیں ---- زمل نے حماد سے کہا ---- تو وہ بھی حیران سا اسے دیکھنے لگا --- کیوں کہ وہ روتے ہوئے مسکرا رہی تھی -----

ہم بچوں کا آپس میں نکاح کر دیتے ہیں -----

زمل نے کہا تو حماد بھی کچھ سوچنے پر مجبور ہو گیا ----

مگر کمرے کے باہر کھڑی سارہ سب کچھ سن چکی تھی ---

وہ کمرے میں داخل ہوئی تو زمل اور حماد دونوں نے ہی اس کی طرف دیکھا تھا
----- بابا وہ جو رشتہ میرے لیے لائی ہیں ---- آپ وہیں میری شادی کر دیں
---- میں آپ لوگوں کے لیے مزید رسوائی کا سبب نہیں بن سکتی ----- اپنی بات ختم کرتے ہی وہ روتی ہوئی انیسہ بیگم کے کمرے میں چلی گئی جو ان کا اور سارہ کا مشترکہ کمرہ تھا ----

اور سارہ کی اس بات پر زمل اور حماد دونوں ہی حیران رہ گئے تھے

سعد مجھے اس کو لازمی ڈھونڈنا ہے ---- ارحم نے جب سے حبہ کو دیکھا تھا وہ اپنے تمام ضروری کاموں کو بھول چکا تھا ---

اچھا ناں یار ---- مل جائے گی ---- تو فکر کیوں کرتا ہے --- جہاں اتنے سال صبر کیا ہے وہاں تھوڑا اور انتظار کر لے --- سعد نے ارحم کو تسلی دیتے ہوئے کہا ----

آج انیسہ بیگم کو فوت ہوئے چوتھا دن تھا کہ اس عورت نے محلے کے تمام لوگوں کو اکٹھا کیا اور عصر کے بعد ان کے دروازے پر آ کھڑی ہوئی -----

دروازہ کھٹک رہا تھا --- جیسے ہی حماد نے دروازہ کھولا تو دیکھ کر حیران رہ گیا کہ محلے کے سب معززین اس کے دروازے پر کھڑے تھے

اسلام و علیکم ---- آپ لوگ کیوں آئے ہیں ---- حماد جاننے کے باوجود بھی پوچھ بیٹھا ----

حماد صاحب وہ لڑکی جسے آپ اپنی بیٹی کہتے ہیں ---- ہم نے سنا ہے کہ آپ نے اسے اغوا کیا تھا ---- انھیں لوگوں میں سے کسی بزرگ نے کہا تھا ---

نن -- نہیں آپ کو غلط فہمی ہوئی ہے ---- وہ تو ہماری گاڑی میں کوئی رکھ گیا تھا اسے --- حماد کی حالت غیر ہو رہی تھی ----

آپ کے پاس کوئی ثبوت ہے ---- اسی بزرگ نے اپنی لمبی داڑھی پر ہاتھ پھیرتے ہوئے پوچھا ----

جج جی --- ہم نے مولوی صاحب کو بھی بتایا تھا اور ---- اس علاقے کے ناظم کو بھی --- حماد نے گلا کھنکارتے ہوئے بتایا ----

اچھا تو پولیس کو رپورٹ نہیں لکھوائی ؟--- حماد صاحب آپ ہوا میں تیر چلا رہے ہیں ---- ہمیں ثبوت دیں کہ آپ نے پولیس میں رپورٹ لکھوائی کہ نہیں ----

ورنہ ہم لکھوا دیتے ہیں اور یہ لڑکی اب یہاں نہیں رہے گی ----

یتیم خانے جائے گی ---- محلے کے سارے بڑے شیطان جن سے سارہ کی قابلیت ہضم نہیں ہو رہی تھی ---- حماد کو دھمکیاں دینے پہنچ چکے تھے ----

آپ کون ہوتے ہیں میرے ذاتی معاملات میں مداخلت کرنے والے ----

حماد نے غصے سے پوچھا ----

اور یہ لڑکی آپ کا ذاتی معاملہ کب سے ہو گئی ----

اسی عورت نے آواز لگائی تھی ----

میں نے اسے پالا پوسا بڑا کیا ہے ---- حماد نے اپنا حق جتایا تو اس عورت کے دل میں جیسے آگ لگ گئی ----

تو لے پالک کی بھی لکھت پڑھت ہوتی ہے ---- وہ کہاں ہے ----

وہ پھر سے بولنے لگی ----

جائیں جہاں جانا ہے آپ لوگ جائیں ---- میں کسی کے باپ سے بھی نہیں ڈرتا ---- حماد آپے سے باہر ہو چکا تھا ----

حماد یہ سب بول کر ان سب کے منہ پر دروازہ بند کر کے چلا گیا تھا

اور وہ سب اس عورت کے گھر میں بیٹھ کر نیا منصوبہ ترتیب دینے لگے ----

بھائی صاحب پولیس والوں کو تھوڑا پیسہ کھلائیں تا کہ یہ لڑکی ہمارے ہاتھ آ جائے ---- ڈاکٹر بنائے گا اسے ---- اس حماد کو تو میں نے ڈھول نہ چٹوائی ناں تو کہنا ---- انیسہ اور اس کی دو ٹکے کی لڑکی نے مجھے اپنے گھر سے بے عزت کر کے نکالا تھا ---- اب دیکھنا کیسے بدلہ لیتی ہوں میں اس سے ---- اس سارہ کا میں وہ حال کروں گی کہ دنیا دیکھے گی ---- اس عورت کا غصہ ہی ٹھنڈا نہیں ہو رہا تھا ----

ہمیشہ ہی حسد کی آگ میں جلتی رہتی تھی ----

اور اب بھی سارہ سے خوامخواہ کا حسد کر رہی تھی کہ اس کی پوتی تو فیل ہو گئی تھی اور اب سارہ کو کچھ بنتے دیکھ کر برداشت نہیں کر پا رہی تھی ----

بھائی ہم کل پھر جائیں گے ---- ایک نہ ایک دن تو اس سارہ کا رشتہ دینے پر مجبور ہو ہی جائے گا ناں ---- ورنہ مجبور ہو کر یہ گھر اونے پونے بیچ دے گا اور

پھر ہم اس کے گھر کو اپنی مرضی کی قیمت دے کر خرید لیں گے --- وہ عورت اپنی دال نہ گلتے دیکھ کر نئے سرے سے منصوبے بنانے لگی ----

اگلی صبح پھر سے کچھ لوگوں نے حماد کا دروازہ کھٹکھٹایا تھا -----

حماد نے ڈرتے ڈرتے دروازہ کھولا تو ---- کچھ نئے چہرے دیکھ کر حیران رہ گیا ---- آپ کون --- حماد نے ان لڑکوں سے پوچھا جن کی عمر تقریباً چھبیس ستائیس سال تھی ----

سر ہمیں آپ سے کام ہے --- کیا ہم اندر آ کر بات کر سکتے ہیں ----

ان میں سے ایک نے پوچھا ----

لیکن میں آپ کو نہیں جانتا --- حماد نے انھیں انجان نظروں سے دیکھتے ہوئے کہا ----

لیکن ہم آپ کو جانتے ہیں ---- آپ کو 27 دسمبر کو ایک بچی ملی تھی ان میں سے ایک نوجوان نے کہا ----

حماد نے حیرت سے انھیں دیکھا تھا ---- لیکن آپ یہ سب کیسے جانتے ہیں ---

سر وہ میرے چچا کی بیٹی ہے ---- آپ مجھے اندر آنے کی اجازت دیں تو میں آپ کو اور بھی چیزیں دکھاؤں گا ----

حماد ان دونوں کو ڈرائنگ روم میں لے گیا تھا ----

آپ بیٹھیں ---- حماد نے ان دونوں کو بیٹھنے کا اشارہ کرتے ہوئے کہا

سر یہ دیکھیں ---- یہ اس بچی کی تصویریں ہیں ----

جب یہ گمی تھی اس سے دو دن پہلے میں نے اپنے کیمرے سے لی تھیں ----

اور حماد ان تصویروں کو دیکھ کر حیران رہ گیا ----

سر اگر آپ حبہ کو بلا دیں تو مہربانی ہوگی ----

مجھے نہیں پتہ کہ آپ نے اس کا کیا نام رکھا تھا ----

مگر اس کا اصل نام حبہ ہے ----

حماد تو اس ساری حقیقت کو جان کر ششدر رہ گیا -----

میں ابھی آتا ہوں ---- یہ کہہ کر حماد وہاں سے اٹھ گیا تھا۔

زمل --- زمل ---- وہ زمل کو بلانے لگا ----

جی کیا ہوا خیریت ؟ ---- زمل نے پوچھا ----

سارہ کے گھر والے آئے ہیں ---- حماد کی اس بات پر زمل کی آنکھیں حیرت سے پھٹی کی پھٹی رہ گیئں ----

کیا --- کون ہیں سارہ کے گھر والے ؟ ---- زمل کی آواز کانپنے لگی ----

تم اور سارہ چادر پہن کر آ جاؤ ---- حماد نے زمل سے کہا اور واپس ڈرائنگ روم میں چلا گیا ----

آپ لوگ چائے لیں گے یا کولڈڑنک ---- حماد نے رسما پوچھا ----

نہیں سر بس آپ انھیں بلا لیجئے ---- ارحم نے کہا ----

اور جیسے ہی زمل ڈرائنگ روم میں داخل ہوئی تو دونوں سلام کرتے کھڑے ہو گئے ----

وعلیکم السلام ---- زمل نے سلام کا جواب دیا اور پھر گردن موڑ کر سارہ سے اندر آنے کا کہا تھا ----

اور جب سارہ ڈرائنگ روم میں داخل ہوئی تو ارحم اسے دیکھتا ہی رہ گیا یہ تو بالکل مرحا کی کاپی تھی ----

اور جب سارہ کی نظر ارحم پر پڑی تو وہ حیران رہ گئی ---

یہ تو وہی ہے جسے میں نے اکیڈمی میں دیکھا تھا --- یا اللہ یہ یہاں کیوں آ گیا --- کہیں اس نے مجھے اپنی طرف دیکھتے ہوئے دیکھ تو نہیں لیا تھا --- وہ دل ہی دل میں سوچ کر پریشان ہو رہی تھی -----

اسلام و علیکم ---- سارہ نے سلام کیا تو ارحم اور سعد دونوں نے اس کے سلام کا جواب دیا تھا -----

آپ یہاں بیٹھیں ---- ارحم نے سارہ سے کہا تو وہ حماد کے ساتھ بیٹھ گئی ---- یہ دیکھیں آپ سب لوگ دیکھ لیجیے ---- ارحم اپنے ساتھ مرحا اشعر بی جان فیصل فریال اپنی اور حبہ سب کی تصویریں لایا تھا ----

جو وہ ان سب کو دکھانے لگا ---- اور جیسے جیسے وہ تصویریں دیکھتے گئے ---- حماد زمل اور سارہ وہ تینوں ہی ایک دوسرے کی طرف حیرت سے دیکھنے لگے ----

کیا آپ اس کے والدین کو بلا سکتے ہیں ---- حماد نے ارحم سے کہا کیوں کہ وہ محض تصویریں دیکھ کر کوئی حتمی فیصلہ نہیں کر سکتا تھا ----

سر ان کے بابا یعنی میرے چچا اشعر ---- ان کی تو اس وقت ڈیتھ ہو گئی تھی جب حبہ صرف دو مہینے کی تھی ---- اور میری دادی جان جنھیں ہم بی جان کہتے تھے ان کا انتقال اس وقت ہو گیا جب حبہ صرف دس یا بارہ دن کی تھی --- البتہ میں آپ کو باقی سب لوگوں سے ملوا دیتا ہوں ---- یہ کہتے ہی ارحم نے مرحا کو کال کر کے سب بتا دیا ---- جسے سن کر مرحا خوشی سے پھولے نہ سما رہی تھی ---

اس کی آنکھوں سے خوشی کے آنسو بہنے لگے ----

میں ابھی پہنچتی ہوں ---- ارحم تم بس ایڈریس بتاؤ ----

مرحا کی خوشی کی آج کوئی انتہا نہ رہی تھی ----

پھر ارحم نے اپنے ماں باپ کو کال کر کے بتایا تو وہ لوگ بھی بہت حیران ہوئے اور اگلے آدھے گھنٹے میں وہ سب لوگ حماد کے گھر موجود تھے ---- مرحا نے جب حبہ کو دیکھا تو اپنا ضبط کھو بیٹھی

اتنا روئی کہ اسے چپ کروانا مشکل ہو گیا تھا -----

اور حبہ بھی اپنی سگی ماں سے مل کر بہت خوش تھی -----

اور آج اسے وہ سارے رشتے مل گئے تھے جن کے مل جانے کی وہ دعائیں مانگا کرتی تھی -----

حبہ سب سے ملکر کر خوش اور مطمئن تھی کہ آج اسے اس کے اپنے مل گئے تھے ----

حبہ اب چلو ---- اب میں تمہارے بنا نہیں رہ سکتی ---- بہت سہہ لی تمہاری جدائی ---- مرحا نے حبہ کا ہاتھ تھامے ہوئے کہا تو حبہ بھی مسکرا دی -----

جی میں جاؤں گی اگر میرے والدین نے مجھے اجازت دی تو ---- حبہ نے زمل اور حماد کی طرف دیکھتے ہوئے کہا تو -----

زمل اور حماد دونوں کی آنکھیں بھیگ گئیں -----

اور زمل تو اپنے آنسوؤں پر کنٹرول نہ رکھ سکی اسی لئے ان سب کے درمیان سے اٹھ کر باہر آ گئی ---- حبہ بھی اس کے پیچھے آ گئی تھی

قسم سے مما اگر آپ کہیں گی تو میں کبھی بھی نہیں جاؤں گی ----

ویسے بھی پالنے والا پیدا کرنے والے سے زیادہ عظیم ہوتا ہے ----

حبہ کا اتنا کہنا تھا کہ زمل اس کے گلے لگ کر پھوٹ پھوٹ کر رو دی

اتنی بڑی بڑی باتیں کیسے کر لیتی ہو میری جان ----

میں نے تمھیں بہت چاہا ہے ---- حمزہ سے بھی زیادہ ----

اگر آج یہ سب حالات نہ ہوتے تو میں تمھیں خود سے دور کبھی نہ کرتی ---- مگر اب تمھارے حق میں یہی بہتر ہے کہ تم اپنے سگے رشتوں کے ساتھ رہو -----

مجھے اور حماد کو اپنی کوئی پرواہ نہیں ----- ہم یہ گھر چھوڑ کر بھی چلے جائیں گے ناں تب بھی یہ دنیا تمھیں نہیں چھوڑے گی ----

بس اب جانے کی تیاری کرو ----

اور میں اور حماد تم سے ملنے آتے رہیں گے ----

جاؤ جلدی سے اپنا سامان پیک کرو ----

زمل نے سارہ کے آنسو صاف کرتے ہوئے کہا تو وہ بھی برے دل کے ساتھ اپنے سامان سمیٹنے چلی گئی ----

💞💞💞💞💞💞💞💞💞💞💞

سب ہی ڈرائنگ روم میں بیٹھے تھے ----

سارہ بیٹا یہ چائے لے جاؤ ---- زمل نے سارہ سے کہا ---- تو اس نے تائید میں سر ہلایا اور چائے اور کپ اٹھا کر ڈرائنگ روم میں لے گئی ----

اس نے سب ہی کو باری باری چائے سرو کی تھی ---- اور جیسے ہی اس نے ارحم کو چائے دی تو اس سے نظر ملنے پر ایک بار پھر سے سارہ کے دل کی دھڑکنیں بے قابو ہوئی تھیں -----

مگر اپنے دل کی حالت کو یکسر نظر انداز کرتے ہوئے وہ نظریں جھکا گئی ----

میرے رشک قمر تو نے پہلی نظر

جب نظر سے ملائی مزہ آ گیا

💞💞💞💞💞💞💞💞💞💞💞

دوسری طرف ارحم کے دل کی کیفیت بھی سارہ سے کچھ مختلف نہ تھی ----
اس کا دل تو جھوم رہا تھا کہ جسے اتنے سالوں سے چاہا آج وہ اس کے سامنے تھی ---- اس کی پہلی چاہت حبہ ----

ہاں حبہ ہی تو ارحم کی پہلی چاہت تھی ----- اور اب وقت آگیا تھا کہ ارحم اسے اپنا بنا لیتا مگر ---- اتنی ہمت کس میں تھی کہ وہ یوں سب کے سامنے اپنی محبت کا اظہار کر دیتا ---- اسی لئے فی الحال اس نے اپنے دل کو ڈپٹ دیا ----

وہ چائے دے کر عین اس کے سامنے بیٹھی تھی ---- وہ اتنی کنفیوژ تھی کہ اپنے ہاتھوں کی ہتھیلیوں کو آپس میں مسل رہی تھی -----

اور وہ بہانے بہانے سے ایک اچٹتی سی نگاہ اس پر ڈال لیا کرتا -----

سب ہی خاموش بیٹھے تھے تب ہی حماد نے ارحم سے کچھ پوچھا تو سب لوگ ارحم کی طرف دیکھنے لگے --- تو سارہ نے بھی موقع غنیمت جان کر ارحم کی طرف دیکھا اور شاید ارحم اسی موقع کی تلاش میں تھا ---- جیسے ہی حبہ نے نظر اٹھا کر اسے دیکھا تھا ----- ارحم نے بھی بات کرتے کرتے اس کی طرف دیکھنا اپنا اولین فرض سمجھا تھا ----- اور پھر سے دونوں کی نظروں کا تصادم ہوا تھا ----

💞💞💞💞💞💞💞💞💞💞💞💞

آنکھ ان کی لڑی یوں میری آنکھ سے

دیکھ کر یہ لڑائی مزہ آ گیا ----

اور سارہ خود اپنے آپ کو دل ہی دل میں زبردست القابات سے نواز رہی تھی ---- کیا ضرورت تھی اس کی طرف دیکھنے کی -----

کیا سوچتا ہو گا وہ میرے بارے میں ----- خود کو کوستی وہ سر جھکا کر بیٹھ گئی

ڈور بیل بجی تھی ---- جاؤ بیہ دیکھو دروازے پر کون ہے -----

مزمل نے بیہ سے کہا ----

میں نہیں جا رہی ----- بیہ بھی اپنے نام کی ایک تھی ---- جب تک بھائی کو تنگ نہ کر لیتی اسے مزہ ہی نہیں آتا تھا ----

بیہ کے اس جواب پر مزمل کو اٹھتے ہی بنی ---- میں خود ہی دیکھ لیتا ہوں ---- تم دیکھنا ابھی میری حبہ آپی آ جائیں گی ناں تو میں تم سے بات بھی نہیں کروں گا ---- اور مزمل کی اس بات پر بیہ کے دل میں کچھ ہوا تھا ---- کہ شاید اسے لگ رہا تھا کہ حبہ کے آ جانے کے بعد اس کی اہمیت کم ہو جائے گی

---- پھر اس کی ماں اور بھائی حبہ سے پیار کرنے لگیں گے ---- اور وہ دل ہی دل میں حبہ کے کبھی یہاں نا آنے کی دعائیں مانگنے لگی ----

کون ہے بھئی ؟---- مزمل خراب موڈ کے ساتھ باہر آیا تھا ----

دروازہ کھولو یار ---- احتشام اپنی فیملی کے ساتھ کراچی پہنچ چکا تھا ---- احتشام کی آواز سنتے ہی مزمل نے فوراً سے دروازہ کھولا تھا ----

ماموں آپ ؟ --- اسلام و علیکم ---- مزمل نے آگے بڑھ کر خوشی سے احتشام کو گلے لگایا تھا ----

پھپھو اسلام و علیکم ---- آپ لوگ ایسے یوں اچانک ---- مزمل نے احتشام اور اس کی فیملی کو دیکھا تو اس کی خوشی کی کوئی انتہا نہ رہی -----

پھر وہ ارتضیٰ اور اسوہ سے بھی ملا -----

جی ہم نے سوچا کہ کیوں نہ سرپرائز ہی دے دیا جائے ----- سویرا نے خوشی سے مزمل کا ماتھا چومتے ہوئے کہا ----

ہمم اچھا سرپرائز ہے ---- ماموں جان آپ کو پتا ہے کہ آج آپ کے لیے بھی ایک سرپرائز ہے ---- مزمل کا چہرہ خوشی سے دمک رہا تھا ----

💞💞💞💞💞💞💞💞💞💞💞

اچھا ؟ ---- ہمارے لیے سرپرائز ؟ ----

تو تم لوگوں کو معلوم تھا کہ ہم آ رہے ہیں ----

احتشام نے خود سے اندازہ لگاتے ہوئے پوچھا ----

ارے نہیں نہیں ماموں جان ---- آپ کو پتہ ہے ---- کہ حبہ آپی مل گئی ہیں ---- اور سب گھر والے وہیں گئے ہیں ---- حبہ آپی کو لینے ---- میرا تو

بہت دل چاہ رہا تھا کہ میں بھی آپی کو لینے جاؤں مگر مما نے نہیں جانے دیا ----- مزمل نے منہ بناتے ہوئے کہا تو احتشام حیران سا مزمل کو دیکھنے لگا ----

تم سچ کہہ رہے ہو ؟ ---- احتشام کو اب بھی مزمل کی بات پر یقین نہیں آیا تھا ----

جی احتشام ماموں جان ---- میں بالکل سچ کہہ رہا ہوں ----
مزمل نے معصوم چہرہ بناتے ہوئے کہا تو احتشام کی آنکھیں نم ہو گئیں ----

مرحا سے میری بات کرواؤ ---- احتشام اب بھی بے یقینی سے مزمل کو دیکھ رہا تھا ----

جی ماموں جان ---- میں ابھی بات کرواتا ہوں ----

مزمل نے فون پر مرحا سے احتشام کی بات کروائی تو اسے یقین آیا کہ مزمل سچ کہہ رہا تھا ----

اور جب مرحا نے ان لوگوں کے گھر کا ایڈریس بتایا تو احتشام حیران رہ گیا کہ یہ تو ان کے پرانے محلے کا ایڈریس تھا ----

مرحا کو اس لیے یاد نہیں تھا کہ جب ان لوگوں نے وہ محلہ چھوڑا تو اس وقت وہ بہت چھوٹی تھی ---- مگر احتشام بڑا تھا اور پھر وہ اس گھر کو چھوڑ دینے کے باوجود بھی اپنے دوستوں سے ملنے جاتا رہتا تھا ---- اس وجہ سے اسے وہ جگہ اب تک نہیں بھولا تھی ----

حبہ بیٹا تمھارے ماموں بھی آ رہے ہیں ----- مرحا نے خوشی سے بتایا تو حبہ بھی مسکرا دی ----- کہ جن رشتوں کے نا ملنے پر وہ ہمیشہ خدا سے شکوہ کرتی رہتی تھی ---- آج اس رب نے وہ تمام رشتے کیسے اس کی جھولی میں ڈال دیئے تھے ----

مم --- میں ابھی آتی ہوں مما ---- یہ کہتے ہوئے وہ وہاں سے اٹھ گئی اور اس نے وضو کر کے شکرانے کے نوافل ادا کئے اور خدا سے رو رو کر معافی مانگنے لگی کہ انیسہ بیگم کے انتقال کے بعد تو اس نے نماز پڑھنی بھی چھوڑ دی تھی کیونکہ اسے لگتا تھا کہ نعوذباللہ ---- اللہ نے اس کے ساتھ ناانصافی کی ہے ----

مگر آج وہ خدا کی بہت شکر گزار تھی کہ اتنے مشکل وقت میں اس کے رب نے اسے اس کے اپنوں سے ملوا دیا تھا -----

احتشام نے مرحا کو کال کی تھی ----

مرحا نے فون ریسیو کیا تھا --- جی بھائی آپ کہاں ہیں ----

میں گیٹ پر ہوں ---- احتشام نے بتایا تو اس نے ارحم کو اشارہ کرتے کہا کہ وہ گیٹ پر دیکھے ---- تب ہی حماد اٹھ گیا تھا یہ کہتے ہوئے کہ میں دیکھتا ہوں ---- جیسے ہی حماد نے گیٹ کھولا تو اسے احتشام کو پہچاننے میں کچھ سیکنڈز لگے تھے -----

اح --- احتشام تم ---- یہاں کیسے ---- حماد کو اب بھی سمجھ نہیں آئی تھی ---- کہ احتشام یہاں کیوں آیا تھا ----

احتشام بھی اس کے سوال پر پریشان ہو گیا کہ آیا مرحا کا بتایا ہوا ایڈریس صحیح بھی تھا کہ نہیں -----

وہ میری بھانجی حبہ اسی گھر میں ہے کیا-----

احتشام نے کچھ سوچتے ہوئے پوچھا-----

وو--- وہ تمھاری بھانجی ہے ؟ --- حماد کو اب بھی یقین نہیں آ رہا تھا

ہاں ---- ہاں وہ میری بہن کی بیٹی ہے ----

آ -- آؤ ناں ---- سب اندر بیٹھے ہیں -----

آئیں بھابی آپ بھی آ جائیں ----- حماد انھیں لے کر اندر آ گیا تو سب ہی احتشام کو دیکھ کر خوش ہو گئے تھے -----

سب ہی باری باری احتشام اور سویرا سے ملے تھے -----

کہاں ہے ہماری بچی ؟ ---- احتشام نے ادھر ادھر نظریں دوڑاتے ہوئے پوچھا -----

جی بھائی میں ابھی بلاتی ہوں ---- یہ کہتے ہی زمل حبہ کو بلانے چلی گئی -----

حبہ جیسے ہی ڈرائنگ روم میں داخل ہوئی ---- احتشام اور سویرا اپنی جگہ سے اٹھ گئے ----

میری بیٹی --- کہاں تھی ---- ماموں کی جان ---- پتہ ہے ہم نے تمھیں کتنا تلاش کیا ----

حبہ بھی احتشام اور سویرا سے مل کر بہت خوش ہوئی تھی ----

مرحا ---- یہ تو بالکل تمھارے جیسی ہے ----

ہو بہو وہی نین نقش ---- وہی رنگ روپ ---- ایسے لگتا ہے دوسری مرحا آ گئی ---- احتشام نے مرحا کی طرف دیکھتے ہوئے کہا --- تو مرحا بھی مسکرا دی ----

احتشام تو اسے دیکھ کر صدقے واری ہو رہا تھا ---

💞💞💞💞💞💞💞💞💞💞💞

ہاں ناں ---- احتشام انکل تب ہی تو میں نے اسے دور سے ہی دیکھ کر پہچان لیا تھا ----- ارحم نے حبہ کی طرف دیکھتے ہوئے کہا تو حبہ حیران رہ گئی کہ ارحم نے اسے کس وقت دیکھ کر پہچانا تھا ---

اچھا تم نے کہاں دیکھا اسے --- احتشام کے ساتھ ساتھ سب ہی اس انکشاف پر حیران ہی تو رہ گئے تھے ----

جی میں نے اسے دیکھا تھا ---- اکیڈمی میں ---- ارحم نے سب کو حیران ہوتے دیکھا تو بتانے لگا ---- کیوں کہ حبہ کے ملنے کی خوشی میں کسی کو یہ پوچھنا یاد ہی نہیں رہا تھا کہ ارحم کو حبہ کے بارے میں کیسے پتہ چلا ----

پھر وہاں سب ہی بیٹھے باتیں کرنے لگے -----

مرحا میں حماد کو بہت اچھی طرح جانتا ہوں ----- مگر قسمت میں آج ملنا تھا ---- اتنے عرصے سے مل ہی نہ سکے اور آج جب ملے تو کیسے ملے کہ ان سے ایک نا ٹوٹنے والا رشتہ بن گیا ----

احتشام مرحا کو حماد کے بارے میں بتانے لگا ----

اور مرحا احتشام کی باتیں سن کر حیرت زدہ رہ گئی کہ اس کی بیٹی اتنی قریب ہوتے ہوئے بھی اس سے نہیں مل سکی تھی ----

شاید اسے ہی مقدر کہتے ہیں ----

مرحا یہ سب سوچتے ہوئے گہری سانس لے کر رہ گئی ----

آپ لوگ کھانا کھا کر جائیے گا ---- زمل نے مسکراتے ہوئے کہا

کوئی مسئلہ نہیں ہے بس حبہ مل گئی ہمارے لیے یہی کافی ہے

مرحا نے کہا تو ---- زمل پھر سے بول پڑی ----

میری بیٹی کے گھر والے آئے ہیں ایسے تھوڑی جانے دوں گی ----

اور زمل کے خلوص کو دیکھتے ہوئے کوئی بھی انکار نہ کر سکا ----

البتہ فریال مرحا سویرا اور حبہ سب ہی زمل کے ساتھ کام میں مدد کروانے لگیں کہ اتنے لوگوں کا کھانا بنانا تھا ---- حالانکہ حماد نے کہا بھی تھا کہ بازار سے لے آتے ہیں مگر سب ہی نے کہا کہ وہ گھر کا بنا ہوا زیادہ پسند کرتے ہیں تو اسی لئے زمل کھانا بنانے کی تیاری کرنے لگی -----

جب کھانا کھا چکے تو ---- فیصل نے جانے کی اجازت مانگی -----

فیصل بھائی ----- میں چاہتی ہوں کہ آپ لوگ ہمارے محلے والوں سے بھی مل لیں ---- اور زمل کی اس بات پر سب ہی حیران تھے ----

لیکن پھر حماد اور زمل نے انھیں محلے والوں کے بارے میں سب کچھ بتا دیا تھا ---- جسے سن کر مرحا سمیت سب ہی پریشان ہو گئے تھے ----

ٹھیک ہے آپ ان لوگوں کو بتا دیجیے جنھیں اعتراض ہے -----

ہم بھی مل لیتے ہیں ---- مرحا نے کہا تو --- زمل نے محلے کی کچھ خواتین کو بلوا لیا تھا --- اور جب انھوں نے مرحا کو دیکھا تو حیران رہ گئیں ---- اور وہیں سب کے منہ بند ہو گئے تھے ---- کیونکہ مرحا کو دیکھنے کے بعد کسی کو شک نہیں رہا تھا کہ حبہ اس کی بیٹی تھی کیونکہ مرحا اور حبہ کی شکلوں میں بہت مماثلت تھی -----

جب سب خواتین چلی گئیں تو وہ لوگ بھی جانے کے لیے اٹھ گئے تھے ----

💞💞💞💞💞💞💞💞💞💞💞💞

البتہ حبہ اپنے کمرے سے ہی نہیں نکل رہی تھی --- پھر زمل اسے لینے گئی تو وہ زمل کے گلے لگ کر بہت روئی تھی ----

مما اگر مجھ سے کوئی غلطی ہو گئی ہو تو مجھے معاف کر دیجیے گا

اس نے روتے ہوئے بمشکل الفاظ ادا کیے ----

نہیں میری بچی ----- تم تو اتنی اچھی ہو کہ تم نے مجھے کبھی شکایت کی موقع ہی نہیں دیا ----- زمل نے اس کے آنسو صاف کرتے ہوئے کہا -----

آج نانی جان ہوتیں ---- تو کس قدر خوش ہو جاتیں ----- حبہ انیسہ بیگم کو یاد کرتے ہوئے پھر سے رونے لگی تھی ----

اور اب زمل بھی رونے لگی تھی ----

تب ہی حماد روم میں آیا تھا ----- ایسا کیا ہو گیا جو آپ دونوں رو رہی ہو ----

بابا ----- حماد کو پکارتے حبہ اس کے سینے سے لگ کر رونے لگی ----

میری بچی ----- آج تو خوشی کا دن ہے ----- آنسو بہانے کا نہیں ----

حماد نے اس کے آنسو صاف کیئے اور پھر اس کے سر کو چوما تھا -----

اگر مجبوری نہ ہوتی ناں تو میں اور زمل تمھیں کبھی بھی نہ جانے دیتے ----- حماد نے کہا تو حبہ سر جھکا گئی ----

بابا آپ لوگ مجھ سے ملنے آئیں گے ناں ---- حبہ نے حماد اور زمل کی طرف دیکھتے ہوئے پوچھا تو دونوں نے تائید میں سر ہلایا تھا ----

ہاں میری بچی ہم ضرور آئیں گے ----

زمل نے کہا تو ---- حبہ روتے ہوئے بھی مسکرا دی ----

💞💞💞💞💞💞💞💞💞💞💞

فیصل فریال اور ارحم اپنے گھر روانہ ہو گئے ----

حالانکہ ارحم کا دل چاہ رہا تھا کہ وہ حبہ کے ساتھ ہی رہے مگر مجبوری تھی اسی لیے کچھ نہ کہہ سکا ---- اور اپنے ماں باپ کے ساتھ اپنے گھر چلا گیا ----

اور مرحا بھی اپنے گھر والوں کے ساتھ حبہ کو لے کر اپنے گھر پہنچ گئی ---- مگر گیٹ پر ان سب کو روک لیا گیا تھا ----

اور بچوں کے کہنے پر سب ہی گیٹ پر رک گئے تھے ----

مما اب آپ سب لوگ آ جائیں ----

مزمل کے کہنے پر مرحا حبہ کا ہاتھ پکڑے اندر داخل ہوئی تو پھولوں کی پتیاں ان پر پھینکی گئیں ---- اور تو اور ارتضیٰ نے خوشی میں خوب پٹاخے بجائے تھے ----

اور حبہ اپنا اتنا شاندار استقبال دیکھ کر دنگ ہی تو رہ گئی تھی ----

آج سب ہی بہت خوش تھے سوائے زوہیب کے ---- اس کے دل میں نہ ہی پہلے کبھی حبہ کے لیے کوئی نرم گوشہ تھا اور نہ ہی آج ---- وہ بس خوش ہونے کا دکھاوا کر رہا تھا ---- جس سے مرحا بخوبی واقف تھی -----

حمزہ --- زمل حمزہ کو آوازیں لگا رہی تھی ----

مگر مجال ہے کہ وہ آگے سے کچھ بولتا ---- جب سے سارہ گئی تھی وہ رات کو اسی کے کمرے میں سونے لگا تھا ---- زمل نے وجہ پوچھی تو حمزہ کا کہنا تھا کہ اس کمرے کی کھڑکی سے بہت اچھی ہوا آتی ہے --- اس لیے اب سے وہ یہیں رہے گا ---- ابھی تو سارہ کو گئے ہوئے صرف دو دن ہی ہوئے تھے ---- مگر حمزہ کو کسی کل چین نہیں آ رہا تھا ---- شاید اسے ہر وقت سارہ کو دیکھنے کی عادت سی ہو گئی تھی ----

اور پھر اسے انیسہ بیگم بھی یاد آنے لگتی تھیں ---- جانے کیوں اپنوں کی قدر تب ہی آتی ہے جب وہ چلے جاتے ہیں ----- بے شک وہ انیسہ بیگم کو ہمیشہ تنگ کرتا تھا مگر پھر بھی وہ جانتا تھا کہ وہ اس سے بہت پیار کرتی تھیں ---

آج وہ انیسہ بیگم کی ایک تصویر جس میں ان کے ایک طرف سارہ اور دوسری طرف وہ خود تھا ---- دیکھ کر بہت رویا تھا ----

کیوں نانی جان ---- آپ اتنی جلدی کیوں چلی گئیں ---- مجھے اس وقت آپ کی سب سے زیادہ ضرورت تھی ---- دیکھیں ناں سارہ بھی چلی گئی ---- اس نے بھی میرے بارے میں نہیں سوچا ---- اس نے جاتے ہوئے مجھ سے کچھ بھی نہیں کہا --- کچھ تو کہہ دیتی ----

میں جانتا ہوں کہ میں نے کبھی بھی اس کے ساتھ اچھا سلوک نہیں کیا --- مگر میں یہ بھی جانتا ہوں کہ اسے معلوم تھا کہ وہی میری پہلی چاہت ہے ----- پھر کیوں وہ مجھے چھوڑ کر چلی گئی ----

پتہ ہے نانی جان ---- مما بابا نے اس سے کہا بھی تھا کہ وہ مجھ سے نکاح کر لے ---- مگر اس نے انکار کر دیا ----

کیا تھا کہ وہ ایک بار میرے بارے میں سوچ لیتی ----

نانی جان وہ بھی آپ کی طرح بے وفا نکلی ---- مجھے چھوڑ کر چلی گئی ---- وہ دل ہی دل میں سوچتا آنسوؤں سے رو رہا تھا ----

اتنے میں دروازہ ناک ہوا تھا ۔۔۔ اس نے اپنے آنسو صاف کرتے ہوئے دروازہ کھولا تھا ۔۔۔۔

حمزہ خیریت ؟ ۔۔۔ کیا ہوا میرے بچے ؟ ۔۔۔ طبیعت ٹھیک ہے تمھاری ؟

زمل نے حمزہ کے ماتھے پر ہاتھ رکھتے ہوئے اس سے پوچھا ۔۔۔

جی مما میں ٹھیک ہوں ۔۔۔ حمزہ زمل سے نظریں چرا گیا تھا ۔۔۔

وہ تو نظر آ ہی رہا ہے ۔۔۔ زمل یہ کہتے ہوئے اندر آئی تو بیڈ پر پڑی ہوئی تصویر دیکھی تو جیسے سب سمجھ آ گیا ۔۔۔

ان دونوں کو مس کر رہے ہو ؟ ۔۔۔ زمل نے حمزہ کی طرف جانچتی نظروں سے دیکھا تھا ۔۔۔

ہمم ۔۔۔ حمزہ نے تائید میں سر ہلایا تھا ۔۔۔

جب پاس تھیں تو قدر نہیں تھی اب ان کے لیے رو رہے ہو ----

مگر اب یہ دونوں جا چکی ہیں ---- وقت گزر گیا ہے ---- آگے بڑھو

اور گزری باتوں کو بھول جاؤ ---- اور جلدی سے فریش ہو کر باہر آ جاؤ میں اور تمھارے بابا ناشتے پر انتظار کر رہے ہیں --- زمل نے حمزہ کے کندھے پر ہاتھ رکھتے ہوئے کہا اور روم سے باہر نکل گئی ----

زمل کے اپنے دل پر کیا گزر رہی تھی یہ تو وہ خود ہی جانتی تھی مگر وہ حمزہ اور حماد کے سامنے رو دھو کر انھیں پریشان نہیں کرنا چاہتی تھی ---- اسی لئے خود کو دونوں کے سامنے مضبوط ظاہر کر رہی تھی ----

زمل تم نے سارہ کو فون نہیں کیا ؟ ---- حماد نے چائے کا سپ لیتے ہوئے پوچھا ----

نہیں ---- اسی دن کیا تھا جس دن وہ گئی تھی پھر نہیں کیا لیکن آج کروں گی ---- بس ہمت ہی نہیں کر پا رہی تھی ----

میں چاہتی ہوں کہ وہ وہاں دل لگا لے ---- بس اسی وجہ سے اسے ڈسٹرب نہیں کرنا چاہتی ---- زمل نے اپنی آنکھوں میں آئی نمی کو چھپانا چاہا تھا ---- جو کہ حماد اور حمزہ دونوں ہی دیکھ چکے تھے

پھر میری اور حمزہ کی بھی بات کروا دینا ---- حماد نے حمزہ کی طرف دیکھتے ہوئے کہا تو وہ نظریں جھکا گیا -----

مما مجھے دیر ہو رہی ہے ---- یونی جانا ہے ----- یہ کہتے ہوئے وہ وہاں سے اٹھ گیا تھا -----

حمزہ جانے لگا تو زمل نے اسے آواز دی تھی ----

بیٹا یہ سارہ کی کتابیں لیتے جاؤ ---- اسے انٹری ٹیسٹ دینے کے لیے ضرورت ہو گی ---- زمل نے حمزہ کی طرف کتابیں بڑھا دیں ----

میں اور تمھارے بابا شاید کل جائیں ---- مگر ابھی اسے کتابوں کی ضرورت ہو گی --- اس لیے پلیز لے جاؤ ---- زمل نے حمزہ کے چہرے پر ہاتھ رکھتے ہوئے کہا تو اس نے تائید میں سر ہلایا تھا ----

وہ صبح نماز کے بعد سو ہی نہیں سکی تھی ---- شاید اب سکون اس کی زندگی سے ختم ہو چکا تھا ----

مرحا کی طبیعت ٹھیک نہیں تھی ---- اسی لئے وہ فجر کی نماز کے بعد سو گئی تھی ---- تو حبہ نیچے لان میں آ گئی ----

لان جیسے اجڑا چمن بنا ہوا تھا ---- حبہ کو بھی مرحا کی طرح پھولوں سے عشق تھا ---- جب لان کو ایسی حالت میں دیکھا تو اسے بہت دکھ ہوا تھا ---- تب ہی دیکھا کہ مزمل اس کی طرف آ رہا تھا --

اسلام و علیکم ---- آپی ---- کیسی ہیں آپ ؟ مزمل تو حبہ کو دیکھ دیکھ کر خوش ہو رہا تھا ----

وعلیکم السلام ---- میں بالکل فٹ ---- تم سناؤ ---- حبہ نے بھی مسکراتے ہوئے جواب دیا تھا ----

میں تو بہت اچھا ہوں اور اب آپ کے آنے کے بعد بہت زیادہ خوش بھی رہنے لگا ہوں ---- مزمل نے کہا تو حبہ مسکرا دی ----

اچھا ایک کام کرو مجھے سارا سامان لا کر دو میں لان کی حالت بہتر کر دوں گی ---- حبہ نے کہا تو مزمل نے اسے یہ سب کرنے سے منع کیا مگر حبہ کہاں ماننے والی تھی ---- تب ہی مزمل نے ہار مانتے ہوئے ---

اسے ساری چیزیں لا کر دیں --- پھر دونوں نے ملکر لان کی ایکسٹرا جھاڑیوں کی کٹنگ کی ---- گھاس کو بھی کاٹا ---- اور پھر مزمل نے سب صاف کیا ----

آپی وہ اصل میں مالی بابا پچھلے دو ہفتوں سے آ ہی نہیں رہے تب ہی لان کی یہ حالت ہو گئی ہے ---- مزمل نے حبہ سے کہا تو وہ مسکرا دی

کوئی بات نہیں ---- اب میں آ گئی ہوں تو لان کی ذمہ داری اب سے میری ---- حبہ نے کہا تو مزمل نے حیرت سے اس کی طرف دیکھا تھا

کیوں آپی ؟ آپ نے آگے نہیں پڑھنا کیا ----

نہیں بس اب دل نہیں کرتا پڑھنے کو ---- بس گھر کے کام کیا کروں گی ---- حبہ نے بمشکل مسکراتے ہوئے کہا

پر مما تو کہہ رہی تھیں کہ آپ نے انٹری ٹیسٹ دینا ہے -----

مزمل نے حیرت سے آنکھیں پھیلاتے ہوئے کہا تو ---- حبہ تلخی سے مسکرا دی
---- پہلے دینا تھا مگر اب نہیں دینا ---- یہ تم کیا باتیں لے کر بیٹھ گئے ہو
---- چلو جلدی سے لان کو صاف کریں پھر میں نے ناشتہ بھی بنانا ہے ----
حبہ نے کہا تو مزمل نے حیرت سے اس کی طرف دیکھا تھا ----

ایسے کیا دیکھ رہے ہو ---- کیا اپنی آپی کے ہاتھ کا بنا ہوا ناشتہ نہیں کرو گے ؟
حبہ نے اس کے سامنے چٹکی بجاتے ہوئے کہا تو وہ بھی مسکرا دیا ----

ہاں کیوں نہیں ---- یہ کہتے ہوئے وہ جلدی جلدی اس کے ساتھ لان کی صفائی کرنے لگا -----

ابھی لان کی صفائی کر کے فارغ ہی ہوئی تھی کہ پانی کے پائپ سے آتا ٹھنڈا پانی دیکھ کر حبہ نے جلدی سے پودوں کو پانی دیا اور خود بھی پانی سے منہ دھونے لگی

-----

منہ پر پانی پڑتے ہی ---- کچھ آنسو بہتے پانی کی نظر ہو گئے تھے ---- اور یہی موقع تھا کہ وہ تھوڑا رو لیتی اور اس نے اپنی اس خواہش کو عملی جامہ پہنایا تھا

----

منہ پر پانی ڈال کر کچھ فریش ہوئی تھی ----

تب ہی ڈور بیل بجی تھی ---- وہ سوچ رہی تھی دیکھے یا نا دیکھے اتنے میں مزمل نے جا کر گیٹ کھول دیا ----

اسلام وعلیکم ---- کیسے ہو مزمل ---- ارحم اندر آیا تھا ----

وعلیکم السلام ---- ارحم بھائی آپ یہاں کیسے ؟ مزمل نے پوچھا تو تب ہی ارحم کی نظروں نے حبہ کے وجود کو اپنے حصار میں لیا تھا

میں ٹھیک ہوں ---- میں اندر نہیں آؤں گا ---- بس پھپھو جان کو بلا دو بتا دو کہ مجھے کام ہے ---- ارحم کے کہنے پر مزمل مرحا کو بلانے چلا گیا --- اور ارحم حبہ کی طرف بڑھ گیا ----

💞💞💞💞💞💞💞💞💞💞💞

ارحم نے بلیک پینٹ کوٹ آف وائٹ شرٹ پہنے سن گلاسز لگائے تھے

جس میں وہ نظر لگ جانے کی حد تک خوبصورت لگ رہا تھا ---

اس نے حبہ کو دیکھا تو وہ سادہ سے حلیے میں بھی غضب ڈھا رہی تھی ----

سادی سی بلیک شرٹ اور کیپری کے ساتھ لائٹ بلو دوپٹہ پہنے بالوں کو ہلکا سا کیچر میں قید کیا ہوا تھا ---- لمبے سلکی بال اس کی کمر پر پھیلے ہوئے تھے ----

جبکہ کچھ شرارتی لٹیں بار بار اس کے چہرے پر آ کر اس کے چہرے کو مزید حسن بخش رہی تھیں

اسلام و علیکم ---- کیا حال ہے ؟ ارحم نے مسکراتے ہوئے کہا تو

حبہ بھی رسما مسکرا دی ----

وعلیکم السلام ---- میں بالکل ٹھیک ہوں ----

انٹری ٹیسٹ کب ہے ؟ ---- ارحم نے یاد آنے پر پوچھا تو ---- حبہ کے چہرے کا رنگ فق ہو گیا تھا ---- نن نہیں میں نہیں دے رہی انٹری ٹیسٹ ---- حبہ کے کہنے پر ارحم نے حیرانگی سے اسے دیکھا تھا

مگر کیوں ؟--- وہ نا چاہتے ہوئے بھی پوچھ بیٹھا ----

This is none of your business

یہ آپ کا مسئلہ نہیں ہے

💞💞💞💞💞💞💞💞💞💞💞

میری مرضی ---- میری زندگی ہے ---- جیسے میرا دل کرے گا میں ویسے گزاروں گی ---- کسی کو بھی یہ حق نہیں پہنچتا کہ وہ مجھ سے میری ذاتیات کے بارے میں سوال کرے ----

اس کا لہجہ کافی تلخ ہو گیا تھا ----

ایکسکیوزمی ---- اس نے ارحم سے کہا تو اس نے پیچھے ہٹتے ہوئے حبہ کو جانے کا راستہ دیا ---- اور وہ تیزی سے اندر کی طرف بڑھ گئی ----

مگر ارحم کو حبہ کا رویہ سمجھ نہیں آیا تھا ---- کہ ارحم نے تو ویسے ہی پوچھا تھا اور حبہ اتنا غصہ کر گئی تھی ----

محترمہ میں اتنی اکڑ پتہ نہیں کس چیز کی ہے ---- نہیں بات کرنی تھی تو پہلے کہہ دیتی میں اس سے بات ہی نہیں کرتا ----

بے وقوف لڑکی ---- غصے سے سر جھٹکتے ہوئے وہ پھولوں کو دیکھنے لگا ----

اتنے میں پھر سے ڈور بیل بجی تو ارحم نے دروازہ کھولا تھا ----

اور حمزہ کو دیکھ کر نجانے ارحم کا موڈ کیوں مزید خراب ہو گیا تھا مگر پھر بھی رسمی سلام دعا کے بعد حمزہ اندر آ گیا تھا ----

اتنے میں مرحا بھی باہر آ گئی تھی ---- اور ان دونوں سے مل کر وہ بہت خوش ہوئی تھی ----

آؤ نا اندر ---- مرحا نے ان دونوں سے کہا تو ---- ارحم نے ایک فائل مرحا کو دی تھی ---- یہ بابا نے بھجوائی ہے ----

مما بابا شام کو آئیں گے --- ابھی میں جلدی میں ہوں ---- ارحم نے کہا اور وہ جانے کے لیے پلٹ گیا ---- مگر جاتے جاتے اس کے کانوں نے جو الفاظ سنے تھے ---- انھیں سننے کے بعد ارحم کے دل کا سکون غارت ہو گیا تھا ----

آنٹی مجھے سارہ سے بات کرنی ہے ---- اسے بلائیے گا پلیز ----

اور حمزہ کے کہنے پر مرحا حبہ کو بلانے چلی گئی تھی ----

حبہ ڈرائنگ روم میں آئی تو حمزہ صوفے پر بیٹھا اس کا انتظار کر رہا تھا ---- اسے دیکھتے ہی اپنی جگہ سے اٹھ گیا ----

اسلام و علیکم ---- کیسے ہو حمزہ ؟---- حبہ نے سامنے والے صوفے پر بیٹھتے ہوئے پوچھا -----

و علیکم السلام ---- میں بلکل ٹھیک ہوں ----- حمزہ نے بھی مسکراتے ہوئے جواب دیا تھا ----

اور مما بابا کیسے ہیں ؟ ----

ملنے بھی نہیں آئے مجھ سے حبہ نا چاہتے ہوئے بھی شکوہ کر گئی

وہ آئیں گے ---- شاید کل آ جائیں ---

یہ تمہاری بکس ---- مما کہہ رہی تھیں کہ تمہارا ٹیسٹ ہے تو تمھیں ضرورت ہو گی ---- حمزہ نے اسے کتابیں دیتے ہوئے کہا ----

ہمم مما کو میری بہت فکر ہے ---- حبہ مسکرا دی ----

اچھا میں چلتا ہوں ---- حمزہ فوراً سے جانے کے لیے اٹھ گیا ----

بیٹھو ناں ---- چائے پی کر جانا ---- حبہ نے اسے اٹھتے دیکھا تو کہا

نہیں ابھی مجھے یونی جانا ہے ---- پھر کبھی آؤں گا ---- یہ کہتے ہی وہ وہاں سے نکل گیا تھا -----

اور حبہ حمزہ کو جاتا دیکھ کر گہری سانس لے کر رہ گئی -----

میں جانتی ہوں حمزہ کہ تم مجھ سے محبت کرتے ہو ----- لیکن اگر تم میرے ساتھ اتنا برا سلوک نہ کرتے ناں --- تو تم میری پہلی ترجیح ہوتے ---- میں تم پر اپنی چاہت اپنی محبت سب قربان کر دیتی -----

لیکن اب میں تمھیں چاہ کر بھی نہیں اپنا سکتی ---- وہ ذہنی اذیت جو ساری زندگی تم مجھے دیتے رہے ہو ----- اس نے میری شخصیت کو تباہ کر کے رکھ دیا ہے -----

مما آپ بھی مجھے معاف کر دیجئے گا --- اب وہ دل ہی دل میں زمل سے مخاطب تھی

کہ آپ کے کہنے کے باوجود بھی میں نے حمزہ سے شادی نہیں کی ----

مگر ارحم سارے راستے یہی سوچتا رہا تھا کہ حمزہ کو حبہ سے ملنے نہیں آنا چاہیے تھا ---- اور حمزہ پتہ نہیں حبہ سے کیا کہنے آیا تھا ----

ارحم ان خیالات کو ذہن سے جھٹکنے کی کوشش کرتا مگر پھر بھی

جانے کیوں یہ سوچیں اس کا رہا سہا سکون بھی برباد کر رہی تھیں

اسے آج حیدرآباد جانا تھا مگر حبہ کے رویئے اور اس کی تلخ کلامی کی وجہ سے ارحم اب کچھ بھی کرنے کے قابل نہیں رہا تھا ----

اسی لئے طبیعت کی خرابی کا بہانا بنا کر جانے سے منع کر دیا اور واپس گھر آ گیا تھا -----

سارا دن گزر گیا تھا ---- رات کو حبہ لیٹی تو نیند آنکھوں سے کوسوں دور تھی
----

مجھے ارحم کے ساتھ اس طرح بدتمیزی نہیں کرنی چاہیے تھی ----

وہ یہی سوچ رہی تھی کہ روم کا دروازہ ناک ہوا تھا ----

وہ فوراً سے اٹھ کر بیٹھ گئی تھی ----

مرحا روم میں داخل ہوئی تھی ----

کیا کر رہی تھی میری بیٹی ؟ ---- یہ پوچھتے ہوئے وہ حبہ کے پاس آ کر بیٹھ گئی تھی ----

کچھ بھی نہیں مما ---- بس ویسے ہی ---- حبہ نے مرحا سے کہتے ہوئے اسے بیٹھنے کے لیے جگہ دی تھی ----

حمزہ کیا کہہ رہا تھا ؟ ---- مرحا کو یاد آیا تو پوچھا ----

وہ بکس دینے آیا تھا ---- تو میں نے اسے کہا کہ واپس لے جائے اب میرا بکس کے ساتھ کوئی کام نہیں ----- حبہ نے کچھ سوچتے ہوئے کہا -----

کیوں انٹری ٹیسٹ نہیں دینا کیا ؟ ---- مرحا کافی حیران تھی ----

نہیں مما بس دل نہیں کرتا پڑھنے کو ---- آپ سے کچھ کہنا چاہتی ہوں ----
حبہ نے مرحا کا ہاتھ تھامے ہوئے کہا تو وہ اس کی طرف سوالیہ نظروں سے دیکھنے لگی ----

ہاں کہو ناں ---- مرحا نے اس کے چہرے پر پیار سے ہاتھ رکھتے ہوئے کہا ----

مما آپ میری شادی کر دیں ----

اور حبہ کی اس فرمائش پر مرحا کی آنکھیں پھٹی کی پھٹی رہ گئی تھیں ----

مگر کیوں بیٹا ؟ --- میرا مطلب ہے ---- کیا کوئی پسند ہے ؟ ---

مرحا حبہ کی باتیں سن کر کافی پریشان ہو گئ تھی ----

بس مجھے شادی کرنی ہے ---- حبہ بضد تھی ----

اچھا کیسے لڑکے سے ؟ ---- مجھے کچھ بتاؤ کیسا لڑکا ہونا چاہیے

حبہ نے اپنے آنسوؤں پر کنٹرول کرتے ہوئے پوچھا ----

بس مما میری عزت کرے اور دو وقت کی روٹی کھلا سکے بس اتنی سی خواہش ہے ---- اور حبہ کی اس بات پر مرحا خود پر ضبط نہ کر سکی اور رونے لگی ----

مما کچھ لوگ لاوارث ہوتے ہیں ---- سوری مجھے معاف کر دیں مگر میرے وارث ہوتے ہوئے بھی میں لاوارث ہوں ----

جو میرا شوہر ہو گا ---- اس پر میرا حق تو ہو گا ناں ----

اب دیکھیں ناں ---- میرے مما بابا اور نانی جان میرے ساتھ بہت اچھے تھے مگر ان کے اور میرے رشتے کی کوئی حقیقت نہیں تھی

دنیا تو ثبوت مانگتی ہے ---- اور اب زوہیب انکل میرے بابا تو نہیں ہیں کل کو یہ دنیا میرا یہاں بھی رہنا مشکل کر دے گی ---- مگر جس سے میری شادی ہو گی ---- اس کے ساتھ میرا رہنے کا حق ہو گا ----

پھر یہ دنیا مجھ پر انگلی نہیں اٹھا سکے گی ----

حبہ اور بھی پتہ نہیں کیا کچھ کہہ رہی تھی -----

مگر مرحا کو کچھ سنائی نہیں دے رہا تھا -----

حبہ ---- مرحا نے اپنے آنسو صاف کرتے ہوئے اسے مخاطب کیا تھا

جی مما کہیے --- میں سن رہی ہوں ---- حبہ نے اپنی ماں کی طرف دیکھا تھا جس کا چہرہ رونے کی وجہ سے سرخ ہو گیا تھا ----

یہ اس مکان کے کاغذات ہیں جو بی جان یعنی تمھاری دادی جان تمھارے نام کر گئی تھیں ---- اور آج فیصل بھائی اور فریال بھابھی نے یہ کاغذات مجھے دیئے کہ میں تمھیں دے دوں ---- مرحا نے یہ کہتے ہوئے وہ کاغذات حبہ کو دے دیئے تھے ----

فیصل بھائی نے کچھ عرصہ پہلے گھر خرید لیا تھا اور اب وہ اس میں شفٹ ہو گئے ہیں ---- مجھے آج ہی پتہ چلا ---- یہ سب بتاتے ہوئے مرحا کی آنکھیں پھر سے نم ہونے لگی تھیں ----

فیصل بھائی اور فریال بھابھی ----

ارحم کے لیے تمھارا ہاتھ مانگ رہے ہیں ---- کیا جواب دوں ؟

مرحا نے حبہ کی طرف دیکھا جو اب سر جھکائے بیٹھی تھی ---

کیا ارحم مجھ سے شادی کے لیے رضامند ہے ؟ ----

حبہ نے کچھ سوچتے ہوئے پوچھا ----

وہ تمھیں بچپن سے چاہتا ہے ---- اس وقت سے جب سے تم اس دنیا میں آئی تھیں ---- اور مرحا کے اس انکشاف پر حبہ دنگ رہ گئی تھی

ٹھیک ہے پھر میں شادی کے لیے رضامند ہوں ---- لیکن آپ پہلے مما بابا سے پوچھ لیجیے--- اگر وہ رضامند ہیں تو مجھے کوئی اعتراض نہیں --- حبہ زمل اور حماد کے بارے میں کہہ رہی تھی ---- اور اگر وہ رضامند ہو گئے تب بھی میری ایک شرط ہے کہ میں جہیز نہیں لے کر جاؤں گی ---- حبہ کی اس بات پر مرحا نے اسے حیرت سے دیکھا تھا ----

اور شادی کا کوئی فنکشن نہیں ہو گا ---- نہ ہی کوئی رسمیں ہوں گی

اگر منظور ہے تو ٹھیک ہے ورنہ ارحم کے رشتے کے لیے انکار کر دیجئے گا ---- حبہ نے یہ سب کہا اور واشروم کی طرف بڑھ گئی -----

مرحا نے جب فون کر کے فیصل بھائی اور فریال کو بتایا تو انھوں نے کوئی اعتراض نہ کیا بلکہ اس رشتے کے حوالے سے بہت خوشی کا اظہار کیا تھا۔۔۔

ارحم ۔۔۔ ارحم ۔۔۔۔ فریال ارحم کو زور زور سے آوازیں لگا رہی تھیں

ارحم بوجھل دل کے ساتھ اپنے کمرے سے باہر آیا تھا۔۔۔۔

کیا ہو گیا مما ؟ ۔۔۔۔ اتنی خوش کس لیے ہو رہی ہیں ؟ ۔۔۔۔ کیا کوئی پرائز بانڈ نکل آیا ہے ؟ ۔۔۔۔ ارحم نے منہ بناتے ہوئے کہا

ہاں ناں ۔۔۔۔ ہم نے تمھارے لیے حبہ کا ہاتھ مانگا تھا۔۔۔۔

مرحا نے ہاں کر دی ہے ---- فریال نے ہنستے ہوئے بتایا تو ارحم کو ہزار والٹ کا جھٹکا لگا تھا ---- مما یہ سب کیسے ہوا ؟ میرا مطلب آپ نے رشتے کی بات کب کی ؟ ---- ارحم اب بھی بے یقینی سے فریال کو دیکھ رہا تھا ----

آج ہم گئے تھے ناں تو میں نے مرحا سے پوچھا تھا ---- تو اس نے کہا کہ وہ حبہ سے پوچھ کر بتائے گی ---- فریال کی خوشی دیدنی تھی ---

اچھا تھینک یو سو مچ ---- مما آپ بہت بہت اچھی ہیں ----

ارحم نے خوشی سے فریال کو گلے لگایا تھا ----

ہاں ہاں ---- ماں ہی اچھی ہے ---- باپ تو کسی کھاتے میں ہی نہیں ہے

فیصل نے لاؤنج میں داخل ہوتے ہوئے کہا تو ارحم تھوڑا خجل سا ہوا

نن نہیں بابا وہ تو میں بس ویسے ہی ---- ارحم کے الفاظ گڈ مڈ ہونے لگے ----

ہاہاہاہا ۔۔۔۔ پتہ ہی نہیں چلا کہ میرا چھوٹا سا ارحم کب اتنا بڑا ہو گیا

یہ کہتے ہوئے فیصل نے ارحم کو گلے لگایا تھا ۔۔۔۔ خوش رہو ۔۔۔ اللہ تمھیں خوشیوں والی لمبی زندگی عطا فرمائے آمین ۔۔۔۔

دعا دیتے ہوئے فیصل نے ارحم کی پیٹھ تھپتپائی تھی ۔۔۔۔

جی بابا ۔۔۔۔ بس آپ لوگ ایک بات سچ سچ بتائیے گا کہ کیا آپ دونوں مجھ سے راضی ہیں ۔۔۔۔ ارحم کا لہجہ کافی سنجیدہ تھا ۔۔۔۔

ہاں بیٹا ہم تم سے راضی ہیں ۔۔۔۔ اللہ بھی تم سے راضی ہو ۔۔۔۔ آمین

فیصل نے کہا تو ارحم نے فیصل کو خوشی سے گلے لگایا تھا ۔۔۔۔

تھینک یو بابا ۔۔۔۔ ارحم کی آنکھیں نم ہو گئ تھیں ۔۔۔۔

اچھا جی اب مٹھائی کون کھلائے گا؟---- فیصل نے ارحم کو معنی خیز نظروں سے دیکھتے ہوئے کہا تو وہ مسکرانے لگا----

بابا میں ابھی جا کر مٹھائی لاتا ہوں----

اور پھر ارحم فوراً ہی مارکیٹ کی طرف نکل گیا تھا----

💞💞💞💞💞💞💞💞💞💞

وہ تینوں لنچ کر رہے تھے--- تب ہی زمل نے حماد کو مخاطب کیا تھا

حماد--- مرحا کا فون آیا تھا---- کہہ رہی تھی کہ سارہ کے لیے ارحم کا رشتہ آیا ہے---- مرحا نے سارہ سے ارحم کے حوالے سے بات کی تو اس نے کہا ہے کہ مرحا ہم سے بات کر لے اگر ہم دونوں رضامند ہوں تو اسے کوئی اعتراض نہیں ہوگا--- آپ کا کیا خیال ہے حماد؟---- زمل نے سوالیہ نظروں سے حماد کی

طرف دیکھتے ہوئے پوچھا--- ٹھیک ہے اگر ہماری بچی خوش ہے تو ہمیں بھلا کیا اعتراض ہو سکتا ہے ؟

حماد نے مسکراتے ہوئے کہا ---

ویسے ارحم کافی اچھا بچہ ہے ---- ڈاکٹر بن گیا ہے ماشاءاللہ سے ---

زمل نے بتاتے ہوئے حمزہ کی طرف دیکھا جو اب پلیٹ میں چاول ہونے کے باوجود بھی صرف چمچ کو پلیٹ میں ہی چلاتا چاولوں سے کھیل رہا تھا ---- حمزہ تم کھا کیوں نہیں رہے ؟ ---- اور زمل کے اس سوال پر حمزہ جیسے واپس ہوش میں آیا تھا --- نن نہیں مما کھا رہا ہوں --- بس ویسے ہی سوچ رہا تھا کہ اگر سارہ یہیں سے رخصت

ہوتی تو کتنا اچھا ہوتا ناں ؟ ---- حمزہ نے بمشکل مسکراتے ہوئے کہا

ہاں میں بھی یہی سوچ رہی تھی --- مگر مرحا شاید نہ مانے ----

کیوں کہ ساری زندگی وہ ہمارے پاس رہی ہے ---- اس کی سگی ماں کا بھی تو اس پر کچھ حق ہے ناں ---- زمل نے کچھ سوچتے ہوئے کہا

مرحا نے مجھ سے پوچھا تو میں نے اس سے کہہ دیا تھا کہ ہمیں اس رشتے پر کوئی اعتراض نہیں ---- تو پھر مرحا نے بھی انھیں فون کر کے بتا دیا تھا

اسی لئے آج شام ارحم کے والدین سارہ کا رشتہ مانگنے ان کے گھر جا رہے ہیں --- مرحا , زوہیب اور احتشام بھائی نے ہم سب کو مدعو کیا ہے --- شاید احتشام بھائی آپ کو فون کریں --- زمل نے حماد کی طرف دیکھتے ہوئے کہا ---

ہمم --- ٹھیک ہے --- نا بھی کال کرے تو تمھیں تو کہہ دیا ہے ناں ----

ہم چلے جائیں گے ---- ہماری بیٹی کی اتنی بڑی خوشی میں ہم ضرور شامل ہوں گے ---- حماد نے گلاس میں پانی ڈالتے ہوئے کہا ----

زمل بھی بہت خوش تھی ---- حالانکہ اسے اس بات کا دکھ بھی تھا کہ اس نے حمزہ کے مقابلے میں ارحم کو فوقیت دی ---- لیکن اس بات سے بھی خوش تھی کہ ارحم ایک اچھا لڑکا تھا --- اور پھر سارہ کی مرضی بھی اس میں شامل تھی ---- یہ سب سوچ کر وہ مطمئن ہو گئی تھی ----

گھر کے سب لوگ کاموں میں مصروف تھے ---- ارتضیٰ اور مزمل تو صبح سے سپیکر پر گانے لگا کر ناچ رہے تھے ---- اور بیہ بھی کافی خوش دکھائی دے رہی تھی ---- آج تو مرحا سویرا اور بیہ نے خوب کام کیا تھا ---- جبکہ خالہ صرف ہدایات دے رہی تھیں ----

حبہ نے لاکھ کہا کہ وہ بھی کچھ کروا دے ---- لیکن مرحا نے اسے کچن میں بھٹکنے بھی نہیں دیا ---- گھر کی صفائی کے لیے ملازمہ آئی ہوئی تھی مگر اس سے صفائی کروانے کی ذمہ داری بیبہ کی تھی

باقی کچن کے سارے انتظامات گھر کی خواتین نے سنبھالے ہوئے تھے

اور حبہ اکیلی بیٹھی بور ہو رہی تھی ---- دوپہر کے تین بج چکے تھے

تب ہی مرحا اس کے روم میں آئی تھی ----

حبہ ابھی بیوٹیشن آئے گی تو وہ تمھارا فیشل وغیرہ کر دے گی ---- اور تمھیں تیار بھی کر دے گی ---- سویرا نے خاص طور پر اسے تمھیں تیار کرنے کے لیے بلوایا ہے ----

مما مگر میں ایسے ہی ٹھیک ہوں ---- حبہ کچھ کنفیوژ سی تھی ----

ہاں مجھے پتہ ہے ---- کہ میری بیٹی بہت خوبصورت ہے اور اسے کسی چیز ضرورت نہیں --- مگر اب اسے تمھاری پھپھو پلس ممانی نے بلایا ہے ---- اور اگر تم نے انکار کیا تو پھر اپنے ماموں کو خود جواب دینا --- مرحا پہلے ہی حبہ کی بے جا ضد کی وجہ سے بہت خفا تھی ---- اور اب اس نے بہت سنجیدگی سے بات کی تو حبہ کو محسوس ہوا کہ مرحا اس سے ناراض تھی ----

مما آپ مجھ سے ناراض ہیں ---- حبہ نے اپنی ماں کا ہاتھ پکڑ کر اس سے پوچھا تو مرحا کی آنکھوں میں نمی در آئی ----

ہاں میرا تم پر کوئی حق نہیں ہے ---- میں نے تمھیں پالا جو نہیں ہے ---- میرا تم پر کوئی احسان نہیں ---- ابھی بھی میں تمھیں زبردستی یہاں لے آئی ہوں ---- شاید تم یہاں آنا ہی نہیں چاہتی تھیں ---

مگر قسمت نے تمھیں مجھ سے ملا دیا --- تم تو بس حکم دینا جانتی ہو ---- تم کیوں ہماری کوئی بات مانو گی ----

مرحا نے غصے سے کہتے ہوئے اپنا ہاتھ چھڑا لیا تھا ----

نہیں مما ---- پلیز آپ ایسا کیوں سوچ رہی ہیں ---- اچھا سوری اب سے آپ جیسا چاہیں گی ویسا ہی ہو گا ---- حبہ نے کہا تو مرحا نے اس سے منہ ہی پھیر لیا ----

سوری مما ---- یہ کہتے ہوئے وہ مرحا کے گلے لگ گئی ----

مرحا نے بھی اسے گلے لگا لیا تھا ----

اب جلدی کرو دیر ہو رہی ہے ----

مغرب کے بعد وہ لوگ آ جائیں گے ---- اس سے پہلے کہ حبہ رونا شروع کر دیتی --- مرحا نے اس سے الگ ہوتے ہوئے کہا ----

مرحا جیسے ہی گئی ---- حبہ فوراً سے واشروم میں فریش ہونے چلی گئی تھی ---
کیونکہ اب وہ مرحا کی کسی بھی بات سے انکار کر کے اسے ناراض نہیں کرنا چاہتی تھی ----

جیسے ہی وہ باہر آئی تو سویرا بیوٹیشن کے ساتھ اس کے روم میں بیٹھی تھی ----

سویرا حبہ کا بیوٹیشن سے تعارف کروا کر چلی گئی ---- اور پھر بیوٹیشن نے اپنی ساری خدمات انجام دی تھیں ----

جس کے بعد حبہ کے چہرے کو چار چاند لگ گئے تھے ---- جو بھی دیکھ رہا تھا ---- ارحم کی قسمت پر عش عش کر رہا تھا ----

مزمل تو بہت ہی بے باک تھا ---- یا پھر اس کی طبیعت میں لاابالی پن تھا کہ جو بات دل میں آتی فوراً بول دیتا تھا ----

جیسے ہی اس نے حبہ کو دیکھا تھا ---- خوشی سے چلایا تھا ----

واہ بھئی واہ ---- آپ تو چاند کا ٹکڑا لگ رہی ہیں ---- دیکھنا آج تو ارحم بھائی آپ کو دیکھ کر ضرور بے ہوش ہو جائیں گے ---- اور مزمل کی اس بات پر حبہ کا چہرہ شرم سے گلابی پڑ چکا تھا ----

وہ کیا کہتی بس سر جھکا گئی ----

ارتضیٰ بھی کہاں پیچھے رہنے والا تھا ---- اس نے بھی لقمہ دینا اپنا فرض سمجھا تھا ---- اور پھر واپس ہوش میں لانے کے لیے بھی انھیں

حبہ کا چہرہ ہی دکھانا پڑے گا ----

تب ہی سویرا وہاں آئی تھی ---- تم لوگ اسے کیوں تنگ کر رہے ہو ؟

چلو باہر نکلو مہمان آنے والے ہیں ---- سویرا نے چٹکی بجاتے ہوئے ان دونوں کو باہر جانے کا اشارہ کیا تھا---- اور سویرا کے غصے کا ان دونوں کو ہی اچھی طرح پتہ تھا اس لیے بنا چوں چراں کئے کمرے سے نکل گئے ----

حبہ پھپھو کی جان ---- کیسی ہو ؟---- سویرا نے حبہ کے چہرے پر ہاتھ رکھتے ہوئے پوچھا ---- سویرا چاہے جیسے مزاج کی بھی تھی مگر وہ مرحا کے بچوں سے بہت پیار کرتی تھی ---- پھر چاہے وہ حبہ ہو ---- بیہ یا پھر مزمل ---

ٹھیک ہوں پھپھو بس تھوڑی کنفیوژ ہوں ---- حبہ جیسے رو دینے کو تھی ----

کیوں کنفیوژ ہو ---- پتہ ہے جب مرحا شادی کے بعد ملنے آئی تھی تو بالکل تمھاری طرح نروس ہو رہی تھی ----

تم بالکل اپنی ماں پر گئی ہو ----

مگر کنفیوژ ہونے کی بالکل بھی ضرورت نہیں ہے کیونکہ ارحم بہت اچھا ہے ---- تمھیں بہت چاہتا ہے ---- اور سویرا کی اس بات پر حبہ نے اسے حیرت سے دیکھا تھا ----

ایسے کیا دیکھ رہی ہو ---- ساری دنیا کو پتہ ہے کہ وہ تم سے محبت کرتا ہے
--- اور ابھی سے نہیں بچپن سے ---- تم ہی اس کی پہلی چاہت ہو حبہ ----
اب تم بھی اس کے بارے میں سوچنا شروع کر دو ----

سویرا نے حبہ کی طرف معنی خیز نظروں سے دیکھتے ہوئے کہا تو حبہ سر جھکا گئی
----

💞💞💞💞💞💞💞💞💞💞💞💞

ہم نے تو منع کیا تھا مگر فریال بھابھی نہیں مانیں ---- وہ کہہ رہی تھیں کہ ہم
انگوٹھی ضرور پہنائیں گے ----

کیا سوچ رہی ہو حبہ ؟ ---- سویرا نے اس کے سامنے ہاتھ لہراتے ہوئے پوچھا تو
اس نے نفی میں سر ہلایا تھا ----

پھپھو --- کیا مما بابا نہیں آئیں گے ؟ ---- حبہ کو زمل اور حماد بہت یاد آ رہے
تھے

---- میں نے فون کیا تھا تو زمل نے کہا کہ وہ راستے میں ہیں --- پہنچنے والے ہوں گے وہ لوگ ---- جب وہ لوگ آ جائیں گے تو میں انھیں یہیں بھیج دوں گی ---- سویرا حبہ سے کہتی وہاں سے اٹھ گئی تھی ---- میں باہر جا رہی ہوں کسی چیز کی ضرورت ہو تو مجھے بلا لینا --- سویرا نے کہا تو حبہ نے ہاں میں سر ہلایا تھا ----

اور تھوڑی دیر بعد ہی سویرا زمل اور حماد کے ساتھ حبہ کے روم میں داخل ہوئی تھی ----

حبہ نے زمل کو دیکھا تو خود پر قابو نہ رکھ سکی اور اس کے گلے لگ کر رو دی ----

نہیں بیٹا ایسے نہیں روتے ---- آج تو خوشی کا دن ہے ناں ----

زمل نے اس کے آنسو صاف کرتے ہوئے کہا ---

زمل سے الگ ہوئی تو حماد سے ملی تھی ---- حماد نے اس کے سر پر ہاتھ رکھا اور اس کا ماتھا چوما تھا ----

میں آپ دونوں سے ناراض ہوں ---- آپ لوگ تو مجھے بھول ہی گئے

حبہ نے ناراضگی ظاہر کی تو وہ دونوں مسکرا دیئے ----

تم میں اور حمزہ میں بس یہی فرق ہے کہ اللہ نے اسے ہماری اولاد بنا کر بھیجا اور تمھیں مرحا کی ---- ورنہ یقین کرو تم ہمیں حمزہ سے زیادہ عزیز ہو ---- زمل نے کہا تو حبہ نے شکوہ کناں نگاہوں سے اسے دیکھا تھا ---- چلو بیٹا میں باہر ہوں --- تم جب تک اپنی ماں سے باتیں کرو ---- حماد یہ کہتے ہوئے باہر چلا گیا تھا ----

اچھا اب اپنا چہرہ ٹھیک کرو --- وہ لوگ آتے ہی ہوں گے ---- زمل نے حبہ سے کہا تو وہ اپنا میک اپ صحیح کرنے کی کوشش کرنے لگی جو کہ بالکل ناکام

ثابت ہوئی ---- کیونکہ جو بیوٹیشن حبہ کو تیار کرنے آئی تھی وہ تیار کر کے جا چکی تھی ---- اس کے گھر سے کال آئی تھی اور اسی وجہ سے اسے واپس گھر جانا پڑا ----

چھوڑو میں صحیح کرتی ہوں ---- یہ کہتے ہوئے زمل نے حبہ کے چہرے کا میک اپ پھر سے فریش کر دیا تھا ---- زیادہ میک اپ تو ویسے بھی حبہ نے نہیں کیا تھا ---- لیکن اس ہلکے پھلکے میک اپ میں بھی وہ کوئی اپسرا لگ رہی تھی ----

اس ڈر سے کہ اسے نظر نہ لگ جائے زمل نے حبہ پر سے نظریں ہٹا لی تھیں ---- اور پھر تھوڑا سا کاجل اس کے کان کے پیچھے لگایا تھا ----

اللہ میری بچی کو ڈھیر ساری خوشیاں نصیب فرمائے آمین ----

زمل نے حبہ کو دعا دیتے پھر سے گلے لگایا تھا ----

حبہ کو بھی زمل کے گلے لگ کر آج بہت سکون ملا تھا ----

اتنے میں سویرا اندر آئی تھی ---- زمل آپ آ جائیں --- فیصل بھائی فریال بھابھی اور ارحم سب آ گئے ہیں ---- سویرا کا اتنا کہنا تھا کہ حبہ کے ہاتھ پاؤں ٹھنڈے پڑنے لگے ---- اور اس نے فوراً سے زمل کا ہاتھ پکڑ لیا ---- زمل جانے ہی لگی تھی کہ اس کے ہاتھ پکڑنے پر واپس مڑی تھی ---- مما مجھے بہت ڈر لگ رہا ہے ---- اس نے زمل سے کہا تو ---- زمل نے اسے تسلی دی تھی ----

میں ابھی ان لوگوں سے مل کر آتی ہوں ---- ڈرنے کی کوئی بات نہیں

زمل نے اس کے چہرے پر ہاتھ رکھتے ہوئے کہا تو اس نے تائید میں سر ہلایا تھا ----

وہ کمرے میں بیٹھی تھی کہ فریال اس کے روم میں داخل ہوئی تھی

اور فریال کو دیکھ کر حبہ اپنی جگہ سے اٹھ گئی تھی ---- اسلام و علیکم --- حبہ نے فریال کو دیکھا تو سلام کیا تھا

وعلیکم السلام --- ما شاءاللہ ما شاءاللہ --- اللہ نظر بد سے بچائے ---- بہت پیاری لگ رہی ہو ----

حبہ کے چہرے پر نظر پڑتے ہی فریال نے اسے گلے لگایا اور دعائیں دینے لگیں ----

💞💞💞💞💞💞💞💞💞💞💞

اور حبہ شرم سے نظریں جھکا گئی ----

جلدی سے باہر آ جاؤ ---- ارحم تمھارا انتظار کر رہا ہے --- فریال نے اسے معنی خیز نظروں سے دیکھتے ہوئے کہا تو اس کا دل تیزی سے دھڑکنے لگا تھا ----

میں چلتی ہوں ---- زیادہ دیر مت لگانا ---- یہ کہتے ہی فریال باہر نکل گئی
---- اور حبہ گہری سانس لے کر رہ گئی تھی ----

حبہ کو اپنے کپڑے زیادہ ہی فینسی لگ رہے تھے ---- اس نے کبھی اتنا ایمبرائڈڈ
سوٹ نہیں پہنا تھا ----

لائٹ گرے اور پنک کامبینیشن میں گھیرے دار پیروں تک آتی فراک اور دوپٹہ
جس پر گولڈن اور پنک ایمبرائڈری تھی --- اس کے ساتھ چوڑی دار لائٹ پنک کلر
کا پاجامہ

پہنے وہ بہت حسین لگ رہی تھی --- حبہ جان تم تیار نہیں ہوئی ----

مرحا کمرے میں آئی تو اس نے کہا --- حبہ اس کی طرف دیکھ کر مسکرا دی
--- مما بس ریڈی ہوں ----

پھر مرحا نے اس کا ہاتھ پکڑا اور اسے باہر لے گئی تھی ---

جیسے ہی وہ دونوں ڈرائنگ روم میں داخل ہوئیں ---

بچوں نے تیز آواز میں گانے لگا دیئے تھے ----

ارحم نے حبہ کو دیکھا تو کچھ پل کے لیے وہ اس پر سے نظریں ہٹانا ہی بھول گیا تھا ----

فیصل نے آگے بڑھ کر اس کے سر پر ہاتھ رکھا تھا ----

اور پھر احتشام نے بھی اس کے سر پر ہاتھ رکھتے اسے دعا دی تھی

کیونکہ احتشام کو وقت ہی نہیں ملا کہ وہ حبہ کو دیکھ پاتا ---- ابھی دیکھا تو بہت خوش ہوا کہ حبہ نظر لگ جانے کی حد تک خوبصورت لگ رہی تھی ----

مرحا نے حبہ کو صوفے پر بٹھایا تو ارحم جس نے آف وائٹ کلر کے شلوار سوٹ کے ساتھ ڈارک براؤن کلر کی ویس کوٹ پہنے بالوں کو جیل سے سیٹ کئے وہ

بہت خوب صورت لگ رہا تھا--- فریال نے مرحا سے آنکھوں آنکھوں میں اجازت لی تو مرحا نے ارحم کو اس کے پاس بیٹھنے کا کہا----

اندھا کیا چاہے دو آنکھیں----

ارحم تو اسی انتظار میں تھا---- فوراً سے اٹھ کر حبہ کے پاس آ کر بیٹھ گیا---- مگر پھر بھی اپنے اور حبہ کے درمیان اتنا فاصلہ رکھا تھا کہ وہ دونوں ایک دوسرے سے کچھ انچ کے فاصلے پر تھے----

جیسے ہی ارحم حبہ کے پاس آ کر بیٹھا---- حبہ کا جھکا سر مزید جھک گیا تھا ---- میرا خیال ہے کہ انگوٹھی پہنا دیں اب---- سویرا نے کہا تو فریال نے مخملی ڈبیا ارحم کو دی تھی---- حبہ حد سے زیادہ نروس ہو رہی تھی---- آپ جا کر حبہ کے ساتھ بیٹھ جائیں وہ بہت کنفیوژ ہو رہی ہے---- مرحا نے زمل سے کہا تو وہ تائید میں سر ہلاتے ہوئے حبہ کے پاس جا کر بیٹھ گئی تھی----

ارحم نے رنگ نکال لی مگر حبہ نے ہاتھ ہی آگے نہیں کیا-----

تب ہی زمل نے اسے کان میں کچھ کہا تھا----- زمل کے کہنے پر جب حبہ نے ہاتھ آگے کیا تو ارحم اس کے ہاتھ کی کپکپاہٹ کو دیکھ کر حیران رہ گیا کہ یہ وہی حبہ تھی جو دو دن پہلے اسے اتنا سنا رہی تھی اور آج اتنی ڈری ہوئی تھی ---- تب ہی ارحم نے اس کا ہاتھ تھام کر اس کی مخروطی انگلی میں رنگ پہنائی تھی ---- جیسے ہی رنگ پہنائی ---- یا ہووووو ---- مزمل ارتضیٰ اور بیہ خوشی سے چلائے تھے

پھر باری باری سب نے مٹھائی کھلائی اور گفٹس دیئے تھے -----

حبہ کچھ زیادہ ہی کنفیوژ ہونے لگی تھی -----

میرا خیال ہے بچی پریشان ہو رہی ہے ----- اسے روم میں لے جاؤ تا کہ ریلیکس ہو جائے --- فریال نے حبہ کو دیکھا جو حد سے زیادہ ہی کنفیوژ ہو رہی تھی تو مرحا سے کہا --- تب ہی زمل اور مرحا اسے وہاں سے لے کر دوسرے کمرے میں چلی گئیں ----

بیہ تم حبہ کے پاس بیٹھو ---- مرحا نے بیہ سے کہا جو آج اپنی بہن کی منگنی پر کچھ زیادہ ہی خوش نظر آ رہی تھی ----

جی مما میں بیٹھی ہوں ---- بیہ نے چہک کر کہا ----

مرحا جیسے ہی وہاں آئی تو ---- فیصل نے سب کو مخاطب کرتے ہوئے کہا کہ ہم چاہتے ہیں کہ اس جمعے کو حبہ اور ارحم کا نکاح کر دیا جائے ----- اس جمعے کو یعنی پرسوں جمعہ ہے ---- کل کا دن ہے صرف

مرحا نے کچھ سوچتے ہوئے کہا ----

ہاں تو سادگی سے نکاح کر دیں گے ---- پھر رخصتی کے وقت سب کو بلا لیں گے --- فیصل نے مرحا کی بات کو چٹکیوں میں اڑا دیا ---

مرحا بے چاری پریشان ہی ہو گئی ----

اس نے احتشام اور زوہیب کو اشارے سے باہر بلایا تھا ----

بھائی اتنی جلدی کیسے ہو گا سب ---- میری بیٹی کی شادی ہے کوئی چھوٹی بات تو نہیں ہے ناں ---- اتنی جلدی سارا انتظام کیسے ہو گا ---

اور ان لوگوں نے اچانک ہی یہ سب بول دیا ---- پہلے اپنے ارادے سے آگاہ ہی نہیں کیا ---- مرحا واقعی بہت پریشان تھی ----

تم مجھ پر چھوڑ دو میں سب ہینڈل کر لوں گا ----

احتشام نے اسے تسلی دی تھی ----

فیصل بھائی ---- نکاح پرسوں اور پھر رخصتی کب ؟ ----

احتشام بھی کافی پریشان ہو گیا تھا ----

اگر آپ لوگ جہیز کی وجہ سے پریشان ہیں تو ہمیں جہیز کی بالکل بھی ضرورت نہیں ---- اور ارحم تو اس بات کے سخت خلاف ہے ---

باقی اگر حبہ اپنی ضرورت کی تھوڑی بہت چیزیں کپڑے وغیرہ لینا چاہے تو اس کی مرضی ---- ورنہ وہ بھی ہم لے کر دے دیں گے ----

فیصل نے تو ایسے کہا جیسے یہ دو لوگوں کی شادی نہ ہو کوئی گڈے گڑیا کا کھیل ہو ----

وہ تو ٹھیک ہے ---- پھر ہم آپ کو سوچ کر بتائیں گے ----

احتشام نے فی الحال کوئی بھی فیصلہ کرنے سے گریز کیا تھا ----

چلیں کوئی مسئلہ نہیں ہے ---- جیسے آپ کو مناسب لگے ----

فیصل نے مسکراتے ہوئے کہا ----

پھر ارتضیٰ اور مزمل نے پشتو میوزک چلا دیا اور اتن کرنا شروع کر دیا --- اور پھر گھر کے سب ہی مردوں کو بھی اپنے ساتھ زبردستی شامل کیا --- ارحم نے انکار کیا تو ارتضیٰ اور مزمل کی دھمکیاں شروع ہو گئیں ----

سوچ لیں ابھی آپی ہمارے پاس ہیں ---- مزمل نے کہا تو ارحم کی مسکراہٹ کافی گہری ہو گئی تھی -----

پھر ان کی خوشی کے لیے ارحم نے تھوڑا بہت ڈانس کر لیا ----

---- کافی دیر ہو گئی ہے --- اب اجازت ؟----

فیصل اور فریال جانے کے لیے اٹھ گئے تھے ----

اور پھر وہ خدا حافظ کہتے وہاں سے نکل گئے تھے ----

جیسے ہی وہ لوگ گئے ---- حماد نے اپنی شرائط رکھ دی تھیں ----

جسے سنتے ہی وہ لوگ حیران پریشان ایک دوسرے کا منہ دیکھنے لگے تھے ----

حماد کے مطابق ---- حبہ کا نکاح حماد کے گھر میں ہو گا اور دوسرا یہ کہ حبہ کی شادی کا سارا خرچہ حماد کے ذمے ہو گا ---- ورنہ ان کے گھر سے شادی میں کوئی بھی شرکت نہیں کرے گا ----

اچھا ہم پھر کل بتائیں گے ---- احتشام تو پریشان ہی ہو گیا تھا کہ کس کی بات سنے اور کس کی نہیں ---- اسی لئے ابھی فی الحال کسی کو بھی کوئی جواب نہیں دیا تھا ---- اور حماد کو بھی یہ کہہ کر ٹال دیا کہ ہم سوچ کر بتائیں گے

----

آپ لوگ سوچتے رہیں مگر میں سوچ چکا ہوں ---- وہ میری بیٹی ہے اور اتنا حق تو میرا اس پر ہے ہی کہ اس کی شادی پر تھوڑا بہت خرچ کر سکوں ---- باقی رسمیں بے شک آپ اپنے گھر کیجئے گا مگر نکاح میرے گھر ہی ہو گا ----

حماد یہ سب کہتے کافی جذباتی ہو گیا تھا ---

ٹھیک ہے بیٹا ہم پھر کل بتائیں گے ---- اب کی بار سویرا کی امی نے کہا تو حماد نے تائید میں سر ہلایا اور پھر زمل اور وہ خدا حافظ کہتے ہوئے نکل گئے ----

اگلے دن وہ سب حماد کے گھر پر موجود تھے ----

حماد واقعی آپ نے صحیح کہا آپ کا حق ہے آپ کی بیٹی پر لیکن ہمارا بھی تو کچھ حق ہے ناں ---- سارا خرچہ آپ اٹھا لیں گے تو ہم بھی تو حبہ کے کچھ لگتے ہیں ---- اور رہی بات جہیز کی تو فیصل بھائی اور فریال بھابھی نے منع کر دیا ہے ----

ہم راضی ہیں نکاح آپ کے گھر پر ہی ہو گا ---- احتشام کی بات سنتے ہی حماد اور زمل کا چہرہ خوشی سے دمکنے لگا ----

مگر جو فنکشنز ہوں گے ---- جتنی بھی رسمیں ہوں گی ---- جتنا بھی خرچہ آئے گا وہ میرے ذمے ہے ---- حماد نے کہا

اب آپ زیادتی کر رہے ہیں ---- سویرا کی امی نے کہا تو حماد مسکرا دیا ----

بس مہندی اور نکاح پر میری زمہ داری اور شادی پر آپ کر لیجئے گا ---- اب میں آپ کی کوئی بات نہیں سنوں گا ----

احتشام نے حتمی فیصلہ سنایا تھا ----

لیکن حماد کے لیے اتنا ہی کافی تھا کہ وہ سب اس کے گھر آئے تھے اور اسے اتنی اہمیت دی تھی ----

اسی لئے وہ بہت خوش تھا ----

آج حماد کے گھر حبہ اور ارحم کا نکاح تھا --- گھر میں گہما گہمی تھی ----

ارحم جتنا خوش تھا۔۔۔ حمزہ اتنا ہی اداس تھا۔۔۔۔

جب سب لوگ آچکے تو۔۔۔۔ نکاح تو مسجد میں جمعے کی نماز کے بعد پڑھایا جا چکا تھا۔۔۔۔

بس حبہ اور ارحم سے سائن کروانے تھے۔۔۔۔

حبہ اشعر ولد اشعر خان آپ کو ارحم خان ولد فیصل خان کے ساتھ حق مہر دس لاکھ روپے سکہ رائج الوقت یہ نکاح قبول ہے ۔۔۔۔

حبہ حد سے زیادہ کنفیوژ تھی ۔۔۔۔ آنسو اس کی آنکھوں سے رواں تھے ۔۔۔۔ تب ہی زمل نے اس کے ہاتھ پر اپنے ہاتھ رکھا اور حماد نے اس کے سر پر ہاتھ رکھ کر اسے حوصلہ دیا تھا۔۔۔۔

تب ہی روتے ہوئے حبہ نے قبول ہے کہا تھا۔۔۔۔

پھر سے دو بار پوچھا گیا تو ---- حبہ نے روتے ہوئے نکاح قبول کیا تھا ---

ارحم کے دل میں تو لڈو پھوٹ رہے تھے ----

بہت بحث و مباحثے کے بعد رخصتی پندرہ دن بعد طے پائی تھی ----

نکاح کے بعد سب ہی بہت خوش تھے ----

ابھی رخصتی تو نہیں تھی مگر ---- حبہ جیسے ہی جانے لگی تو زمل اور حماد خوش ہونے کے ساتھ بہت افسردہ بھی تھے ----

زمل نے حبہ کو گلے لگایا تو وہ بہت روئی پھر جب حماد نے اسے گلے لگایا تو وہ بھی رو دیا ----

مگر مرحا نے خود پر کنٹرول رکھا ہوا تھا ---- اسی لئے وہ بالکل بھی نہیں روئی تھی ---- البتہ اپنی آنکھوں کے کونوں کو بار بار صاف کر رہی تھی ----

وہ لوگ جمعے کی نماز کے بعد سے یہاں آئے ہوئے تھے تو اب شام کے پانچ بج رہے تھے ---- سو وہ سب اپنے گھروں کو روانہ ہو گئے تھے

آج تو میں بہت خوش ہوں ---- ساس جو بن گئی ہوں ---- فریال نے ارحم کی طرف معنی خیز نظروں سے دیکھتے ہوئے کہا ----

ویسے ارحم تمھاری وجہ سے ہمیں بہت باتیں سننی پڑیں ----

تم نے جو کچھ کہا میں نے ویسا ہی کہہ دیا ----

ہم رشتہ مانگنے گئے تھے اور تمھارے کہنے پر رنگ پہنانی پڑی ----

مرحا نے تو کچھ نہیں کہا مگر سویرا نے باتوں باتوں میں جتا دیا تھا کہ منگنیاں یوں اچانک نہیں کی جاتی ---

اور وہ صحیح کہہ رہی تھی --- میں نے اسے دو گھنٹے پہلے بتایا کہ ہم انگوٹھی بھی پہنائیں گے --- اور نکاح کا سن کر تو مرحا خود بھی پریشان ہو گئ تھی ---- اور وہ حق پر ہے --- شادی کوئی گڈے گڑیا کا کھیل نہیں ہے --- فریال ارحم کو باتیں سنا رہی تھی ---

اچھا ناں ---- مما اب بس بھی کریں ---- اور جلدی سے مجھے اپنی بہو کا نمبر دیں --- مجھے اس سے بات کرنی ہے --- ارحم جانتا تھا کہ اس کی شرائط کچھ

مناسب نہیں تھیں --- مگر اب وہ حبہ کے بنا رہ بھی نہیں سکتا تھا --- اسی لئے جلد از جلد نکاح اور پھر رخصتی کے لیے کہہ دیا تھا ----

اور ارحم کی اس بات پر فریال نے اسے نظر انداز کیا تھا

مما آپ سے کیا کہہ رہا ہوں ---- مجھے حبہ کا نمبر دیجئے ---

ارحم کو اب کوفت ہونے لگی تھی ---

بیٹا اس کے پاس موبائل نہیں ہے --- اور فریال کی اس بات پر ارحم نے اسے حیرت سے دیکھا تھا --- مما مذاق نہ کریں --- پلیز جلدی سے نمبر دیں ---- ارحم اب ضد کرنے لگا ----

اچھا لکھو ---- فریال نے نمبر لکھوانا شروع کیا تو ارحم پھر سے بول پڑا ---- یہ تو چچی جان کا نمبر ہے ---

تو اپنی چچی جان کے نمبر پر کال کر کے اپنی بیوی سے بات کر لو ---

فریال اپنے بیٹے کو کہتی ہوئی وہاں سے اٹھ گئی تھی ---

مما آپ کہہ دیں ناں پلیز --- ارحم کی ہمت ہی نہیں ہو رہی تھی کہ وہ مرحا کو فون کر کے کہتا کہ اسے مرحا کی بیٹی سے بات کرنی ہے ---

تمہارے پاس موبائل فون ہے ناں ؟ ---- تو کر لو فون --- فریال نے خفگی سے اسے دیکھا تھا ----

مما پلیز آپ پھپھی جان سے کہہ دیں ناں ---- ارحم اب فریال کی منتیں کرنے لگا ----

اچھا ---- مرحا کا نمبر ملا کر دو ---- فریال بھی ارحم کے بار بار بولنے سے بیزار سی ہونے لگی تھی ----

اسلام و علیکم --- کیسی ہو مرحا ؟ ---- تمہارا داماد حبہ سے بات کرنا چاہ رہا ہے ---- اور فریال کی بات سن کر مرحا نے حبہ کو آواز دی تھی

حبہ ارحم سے بات کر لو ---- مرحا نے کہا تو وہ پریشان ہو گئ ---

اوہ ہو --- اب وہ تمھارا شوہر ہے --- مرحا نے آہستہ آواز میں کہتے ہوئے

حبہ کو موبائل دیا اور روم سے باہر چلی گئ تھی ---

ہے ہیلو --- اسلام و علیکم ---- حبہ کے منہ سے الفاظ ہی ادا نہیں ہو رہے تھے

---

وعلیکم السلام --- ارحم نے کافی چہک کر جواب دیا تھا ---

اور فریال اس کے اس انداز پر سر ہلا کر رہ گئ تھی ---

میرا بیٹا کتنا خوش ہے --- اللہ اسے ہمیشہ خوش رکھے آمین ---

دل ہی دل میں وہ اپنے بیٹے کی لمبی زندگی اور خوشیوں کی دعائیں مانگنے لگی ----

ارحم بات کرتے کرتے باہر لان میں آ گیا تھا ----

کیسی ہیں آپ ؟ ---- ارحم نے خوشی سے پوچھا

حبہ کا دل زور زور سے دھڑکنے لگا تھا ----

مم میں ؟--- حبہ کو جواب دینے کے لیے الفاظ ہی نہیں مل رہے تھے

نہیں کوئی اور --- ظاہر سی بات ہے آپ سے ہی پوچھ رہا ہوں ناں ---

ارحم نے حیرت سے موبائل کو دیکھا تھا کہ جیسے وہ موبائل نہ ہو حبہ ہو ----

جج جی میں ٹھیک ہوں ---- حبہ نے ہچکچاتے ہوئے کہا

حبہ میں کوئی جن نہیں ہوں آپ کا ہسبینڈ ہوں --- جو کل ہی آپ کی زندگی میں آیا ہے ---

اور ارحم کی اس بات پر حبہ کی دل کی دھڑکنیں منتشر ہوئی تھیں ----

جج جی ---- حبہ نے گلا کھنکارتے ہوئے کہا ----

افف ---- یہ کیا جی جی لگایا ہوا ہے ---- حبہ جان صحیح طرح بات کرو ناں
---- ارحم کو حبہ پر زیادہ ہی پیار آ رہا تھا ---

ہیں ؟ ---- جان ؟ ---- حبہ کا منہ حیرت سے کھلے کا کھلا رہ گیا تھا

کیوں اتنی کنفیوژ ہو ؟ اب ارحم بھی اس کے نروس ہونے سے بیزار ہونے لگا
----

وو وہ مجھے ڈر لگتا ہے ---- حبہ جو نہیں کہنا چاہتی تھی وہ کہہ گئی ---

کس چیز سے ڈر لگتا ہے ؟ --- ارحم کو حبہ کی حالت ٹھیک نہیں لگ رہی تھی
---

اپنی قسمت سے --- حبہ نے بمشکل کہا ----

کیوں ؟ ارحم حبہ کی بات سن کر بہت حیران ہوا تھا ----

بس ویسے ہی ---- حبہ نے کچھ سوچتے ہوئے کہا ----

💞💞💞💞💞💞💞💞💞💞💞💞

اچھا چھوڑو یہ باتیں ---- آپ مجھے یہ بتاؤ کہ انٹری ٹیسٹ کیوں نہیں دے رہی ؟ ---- ارحم اصل مدعے پر آیا تھا ----

بس ویسے ہی ---- حبہ نے اداسی سے کہا ----

ایسے ویسے نہیں مجھے وجہ بتاؤ ---- ارحم نے خفگی ظاہر کرتے ہوئے کہا ----

شوق ہے پڑھنے کا ؟ ارحم نے اس کی خاموشی کو محسوس کرتے ہوئے پوچھا ----

جی ہے ----مگر اب شادی ہو رہی ہے تو اس لیے --- مزید نہیں پڑھنا

حبہ نے بات بدلنی چاہی ----

شادی ہونے کا یہ مطلب بالکل بھی نہیں ہے کہ بندہ جینا چھوڑ دے

کل میں آؤں گا ---- اپنے ڈاکومنٹس نکال کر رکھنا ----

ارحم نے جیسے حکم صادر کیا تھا ----

لیکن میری بکس اور ڈاکومنٹس سب وہاں ہیں ----

حبہ نے کچھ سوچتے ہوئے بتایا ----

اچھا صبح تیار رہنا --- میں دس بجے تک آؤں گا --- پھر آپ کی بکس اور ڈاکومنٹس سب لے آئیں گے ----

ارحم کے کہنے پر حبہ حیران رہ گئی ----

میں ؟--- آپ کے ساتھ ؟---- حبہ نے ہچکچاتے ہوئے پوچھا ----

جی میرے ساتھ اپنے ہسبینڈ کے ساتھ --- ارحم نے معنی خیز انداز میں کہا تو حبہ لاجواب ہو گئی ----

اور ایک اور بات ---- موبائل فون نہیں ہے آپ کے پاس ؟ ارحم کو یاد آیا تو پوچھنے لگا ----

نہیں ---- مما نے لے کر دیا تھا مگر مجھے شوق نہیں تھا اس لیے میں نے مما کو ہی دے دیا تھا --- حبہ زمل کے بارے میں بتا رہی تھی ----

💞💞💞💞💞💞💞💞💞💞💞

مگر میں نہیں جاؤں گی --- حبہ نے کچھ سوچتے ہوئے کہا

کیوں ؟ ارحم نے حیران ہوتے ہوئے پوچھا

سب کیا کہیں گے --- حبہ کچھ کنفیوژ تھی

اوہ اچھا --- تو یہ مسئلہ ہے ---- کوئی کچھ نہیں کہے گا ----

آپ ایسا کرو میری پھپھی جان سے بات کرواؤ ---- ارحم کو اس کی پریشانی کی وجہ سمجھ آئی تو اس نے مرحا سے بات کرنے کا کہا

اچھا بلاتی ہوں ---- حبہ کا اتنا کہنا تھا کہ ارحم پھر سے بول پڑا --

ایک منٹ میری پیاری حبہ ---- بات تو سنو ---- ارحم کو کچھ یاد آیا تھا ----

جی کہیۓ ---- حبہ نے پوچھا

I love you my sweet heart...

اور ارحم کے اظہار پر حبہ کا چہرہ شرم سے سرخ پڑنے لگا ----

مم میں مما سے بات کرواتی ہوں --- اور حبہ کے کہنے پر ارحم قہقہہ لگا کر ہنسا تھا ----

ہاں جی بلائیے اپنی مما کو ---- مما تو کیا دنیا کا کوئی شخص بھی مجھے اپنی بیوی کو ساتھ لے جانے سے نہیں روک سکتا ----

اس سے پہلے ارحم مزید کچھ کہتا ---- حبہ نے جلدی سے جا کر فون مرحا کو دے دیا تھا ----

مرحا ارحم سے بات کر کے فارغ ہوئی تو حبہ کے پاس آئی تھی ----

حبہ بیٹا کل صبح دس بجے تیار رہنا ---- ارحم آئے گا تمھیں لینے ----

مرحا یہ سب بول کر جا چکی مگر حبہ یہی سوچنے لگی کہ کیا واقعی ایک عورت پر اس کے شوہر کے اتنا حق ہوتا ہے کہ کوئی اور کچھ بھی نہیں کہہ سکتا ---- یہ سوچتے ہوئے وہ گہری سانس لے کر رہ گئی ---- یااللہ میری قسمت اچھی کرنا ---- میں اب مزید کسی آزمائش پر پوری نہیں اتر سکتی ---- وہ دل ہی دل میں اپنے اچھے نصیب کے لیے دعا کرنے لگی ----

اگلے دن ارحم اپنے بتائے ہوئے وقت پر حبہ کو لینے پہنچ چکا تھا ----

مرحا کا فون بجا تھا ----- ہیلو وعلیکم السلام ---- اچھا میں بھیجتی ہوں ---- یہ کہتے ہوئے مرحا نے فون بند کر دیا تھا ----

جاؤ حبہ ارحم آیا ہے ---- مرحا نے اسے آواز دی تو حبہ جلدی سے روم سے باہر آئی تھی ----

جی مما ---- وہ کہاں ہیں ؟ ---- حبہ نے ادھر ادھر نظریں دوڑاتے ہوئے پوچھا ----

وہ باہر ہے ---- کہہ رہا ہے واپسی پر آئیگا ---- ابھی لیٹ ہو رہا ہے ---- مرحا نے بتایا تو حبہ خدا حافظ کہتے ہوئے گھر سے نکل گئی تھی

حبہ نے حجاب کیا ہوا تھا ---- عبایا پہنے بالوں کو اسکارف سے چھپائے ---- وہ بہت پیاری لگ رہی تھی -----

ارحم لائیٹ بلو کاٹن کا شلوار سوٹ پہنے بازوؤں کو کہنیوں تک فولڈ کیۓ ----

بالوں کو جیل سے سیٹ کیۓ --- سن گلاسز لگائے --- گاڑی سے باہر کھڑا

حبہ کا انتظار کرنے لگا -----

وہ گیٹ سے باہر آئی تو دیکھا وہ موبائل پر مصروف تھا -----

وہ ارحم کے قریب گئی تو ارحم نے مسکرا کر اس کی طرف دیکھا تھا

💞💞💞💞💞💞💞💞💞💞💞

اسلام و علیکم ---- حبہ نے سلام کیا تو ارحم نے مسکراتے ہوئے اس کے سلام

کا جواب دیا تھا ----

وعلیکم السلام ---- زہے نصیب ---- آئیۓ جی آئیۓ ---- یہ کہتے ہوئے ارحم

نے گاڑی کے دوسری سائیڈ جا کر حبہ کے لیے دروازہ کھولا تو وہ گاڑی میں بیٹھ

گئی تھی ---- حبہ کے دل کو انجانی سی خوشی نے آن گھیرا کہ ارحم نے اسے

دیکھ کر اتنی خوشی کا اظہار کیا تھا -----

کیسی ہیں آپ ؟ ارحم نے گاڑی سٹارٹ کرتے ہوئے پوچھا تو حبہ نے دھڑکتے دل کے ساتھ اس کی طرف دیکھا تھا ----

میں ٹھیک ہوں ---- حبہ نے مسکراتے ہوئے جواب دیا ----

ہمم ---- آج کا دن صرف اور صرف میرا ہے ----

آپ کو سارا دن میرے نام کرنا ہو گا ---- ارحم نے معنی خیز نظروں سے حبہ کی طرف دیکھتے ہوئے کہا ---- تو حبہ نظریں جھکا گئی ---

اپنی زندگی آپ کے نام کر چکی --- یہ دن تو بہت چھوٹی بات ہے ---

اس نے صرف سوچا ہی تھا مگر کہہ نہیں پائی ---

جب حبہ اور ارحم زمل کے گھر پہنچے تو وہ انھیں دیکھ کر بہت خوش ہوئی تھی

---- زمل گھر میں اکیلی ہی تھی ---- حمزہ اور حماد جا چکے تھے -----

ارحم بیٹا بیٹھو ناں ---- پہلی بار آئے ہو اور ایسے ہی جا رہے ہو ----

زمل نے گلہ کیا تھا ----

نہیں آنٹی ابھی دیر ہو رہی ہے پھر کبھی آئیں گے ----

ارحم نے کہا اور پھر وہ دونوں وہاں سے نکل گئے تھے ----

ارحم نے انٹری ٹیسٹ کے لیے حبہ کے ڈاکومنٹس جمع کروائے اور پھر ارحم اسے لے کر شاپنگ مال چلا گیا تھا ----

ارحم نے حبہ کے لیے جو چیزیں خود پسند کیں بس وہی شاپنگ تھی

ورنہ حبہ کو تو کچھ سمجھ ہی نہیں آ رہی تھی ---- کیوں کہ پہلے بھی زمل ہی حبہ کے لیے چیزیں خریدا کرتی تھی ----

زمل جو بھی لے آتی حبہ اسی میں خوش ہو جاتی ----

اسے ویسے بھی شاپنگ کا زیادہ شوق نہیں تھا ---- زمل زبردستی ہی لے جایا کرتی تھی ---- اور آج اسے ارحم لے آیا تھا ----

💞💞💞💞💞💞💞💞💞💞💞

کیسی لڑکی ہو ؟ ---- شاپنگ کا شوق نہیں ---- شکر ہے مجھے شاپنگ کی تھوڑی سمجھ بوجھ ہے ورنہ ہم تو ویسے ہی واپس چلے جاتے---

ارحم نے اسے خفگی سے کہا ----

ابھی ہم کھانا کھانے جائیں گے ---- پھر سی ویو اور پھر گھر ---- ارحم نے کہا تو حبہ نے اسے حیرت سے دیکھا تھا ----

مگر گھر میں سب ہمارا انتظار کر رہے ہوں گے ---- حبہ نے منہ بسورے کہا ----

میں نے پھپھی جان کو میسج کر کے بتا دیا تھا ---- کہ ہم دونوں زرا لیٹ آئیں گے --- ارحم نے حبہ کا ہاتھ پکڑا تو حبہ کے چہرے کی ہوائیاں اڑی تھیں ----

پلیز ارحم ہاتھ چھوڑیں ---- یہ کہتے حبہ ہاتھ چھڑانے کی کوشش کرنے لگی ----

یہ ہاتھ چھوڑنے کے لیے نہیں تھاما میری جان ----

چلو فی الحال رعایت کر رہا ہوں ---- مگر شادی کے بعد کوئی رعایت نہیں برتی جائے گی ---- ارحم نے حبہ کی شہد رنگ آنکھوں میں آنکھیں ڈال کر کہا ---- اور اس کا ہاتھ چھوڑ دیا تھا ----

چلو حبہ جان -- یہ کہتے ہوئے وہ پھر سے حبہ کا ہاتھ پکڑتے اسے لفٹ میں لے گیا----

ارحم اگر لائیٹ چلی گئی تو ہم اس میں بند ہو جائیں گے ----

حبہ نے اپنی بڑی بڑی آنکھیں پھیلاتے ہوئے فکر سے کہا----

💞💞💞💞💞💞💞💞💞💞💞

ہم دونوں لفٹ میں بند ہوں اور لائیٹ چلی جائے ----

لفٹ کا دروازہ جیسے ہی بند ہوا---- ارحم گنگناتا ہوا اس کے قریب آیا تھا----

وہ جیسے جیسے قریب آ رہا تھا حبہ پیچھے ہو رہی تھی ---- اور پھر مزید پیچھے ہونے کی جگہ ختم ہو گئی تو ارحم اس کے مزید قریب آیا تھا---- اتنا قریب کہ ان دونوں کو ایک دوسرے کی سانسوں کی تپش اپنے چہروں پر محسوس ہو رہی تھی ----

اور مرحا کا چہرہ شرم اور خفت سے سرخ پڑنے لگا تھا ---- اااررررحم --- پپ پلیز ایسا مت کریں ---- حبہ نے اب اپنے اور ارحم کے درمیان فاصلہ برقرار رکھنے کے لیے اس کے سینے پر ہاتھ رکھ دیئے تھے ----

اتنے پیار سے کہو گی ناں تو جان بھی دے دوں گا ---- ایک بار کہہ کر تو دیکھو ---- یہ کہتے ہی وہ پیچھے ہٹا تھا --- اور حبہ کی رکی سانسیں بحال ہوئی تھیں

-----

حبہ جان آئسکریم کھانی ہے ؟ --- ارحم نے پوچھا تو حبہ نے کوئی جواب نہیں دیا

---

یار ناراض کیوں ہوتی ہو ---- مذاق کر رہا تھا --- اتنی چھوٹی چھوٹی باتوں کو دل پر نہیں لیتے میری جان ---

ارحم کے لہجے میں جیسے چاشنی گھلی ہوئی تھی ----

آپ مجھے بار بار حبہ جان کیوں کہتے ہیں ----

حبہ نے ارحم کی طرف بغیر دیکھے کہا ----

ہاہاہاہا ---- اتنی دیر سے اسی لئے پریشان ہو ؟ ----

ویسے میرا آپ کو جان کہنا اچھا نہیں لگتا کیا ؟ ----

ارحم نے معنی خیز نظروں سے حبہ کی طرف دیکھتے ہوئے پوچھا

نہیں اگر کسی نے سن لیا تو ؟---- حبہ نے کہنا کچھ اور تھا کہہ کچھ اور گئی ----

اور حبہ کی اس بات پر ارحم کا قہقہہ گونجا تھا ----

ہاہاہاہا یعنی آپ کو میرا جان کہنا اچھا لگتا ہے ؟----

ارحم نے حبہ کی طرف دیکھتے ہوئے پوچھا ----

نن نہیں ---- وہ بس آپ نہ بولا کریں ---- حبہ کے الفاظ کہیں گم ہو گئے تھے ----

چلو ٹھیک ہے ابھی نہیں بولوں گا ---- لیکن شادی کے بعد پھر سب کے سامنے بولوں گا ---- پھر مجھے مت روکنا ---- ارحم آج اسے بہت تنگ کر رہا تھا ----

پلیز ارحم گھر چلیں ناں ---- حبہ اس کی باتوں سے بہت کنفیوژ ہو رہی تھی ---- اسی لئے اب شاید راہ فرار چاہتی تھی ----

ہمم ---- نہیں اس سارے پلان کے بارے میں چچی جان کو بتا چکا ہوں

پہلے ہم کھانا کھائیں گے پھر سی ویو اور پھر گھر ---- لیکن اس سب سے بھی پہلے ہم آپ کے لیے ایک اچھا سا موبائل پسند کریں گے -----

ارحم کے کہنے پر حبہ پریشان ہو گئ تھی ----

ارحم مما کا موبائل ہے ناں ---- اس پر کال کر لیا کریں ----

اور حبہ کی اس بات پر ارحم نے اپنا سر پیٹ لیا تھا ----

واہ واہ واہ --- کیا بات کہی آپ نے ---- بہت اچھے بھئی ----

بندہ اپنی مرضی سے اپنی بیوی کو کال یا میسج بھی نہیں کر سکتا

اب میں پھپھی جان کے موبائل پر تو میسج کرنے سے رہا کہ پھپھی جان حبہ سے کہئے گا کہ وہ مجھے بہت یاد آ رہی ہے ---- یا پھر پھپھی جان حبہ سے کہئے گا کہ ارحم کہہ رہا تھا

I love you

💞💞💞💞💞💞💞💞💞💞💞

تو پھر مجھے وہ چھوٹا سا موبائل دلا دیں ---- وہ بٹنوں والا -----

حبہ کی بات پر ارحم کو اپنے کانوں پر یقین ہی نہیں آیا تھا-----

ہیںننننن----- کیوں بھئی----- ارحم نے حبہ کی طرف حیرت سے دیکھا تھا

----

وہ کیمرے والے موبائل سے معاشرے میں بہت سی برائیاں پھیلتی ہیں---- اگر گم جائے تو ساری تصویریں اور ویڈیوز آؤٹ ہو جاتی ہیں

حبہ اور بھی پتہ نہیں کیا کچھ کہہ رہی تھی---- مگر ارحم اس کا ہاتھ پکڑے اسے موبائل ایجنسی میں لے آیا---- اور حبہ کے لاکھ انکار کرنے کے باوجود اسے آئی فون دلا دیا تھا----

پھر دونوں نے ریسٹورنٹ میں جا کر کھانا کھایا اور اس کے بعد آئسکریم سے لطف اندوز ہوئے اور پھر حبہ کے نا نا کرنے کے باوجود ارحم اسے سی ویو لے گیا----

ابھی میری توجہ ملنے پر اتنا اترا رہی ہو ---- دیکھنا جب ہمارے تین چار بچے ہو جائیں گے ناں تو پھر یہ دن یاد آئیں گے ----

ارحم نے ہنستے ہوئے کہا تو حبہ کا چہرہ شرم سے سرخ پڑنے لگا ----

اوہ ہو ابھی سے اتنی شرما رہی ہے میری وائف ----

ارحم نے حبہ کی تھوڑی پر ہاتھ رکھتے ہوئے کہا تو حبہ نے اس کا ہاتھ پیچھے کیا تھا

----

پلیز ارحم گھر چلیں ---- آپ بہت عجیب باتیں کرتے ہیں ----

یہ کہتے ہوئے وہ خفگی سے رخ پھیر گئی تھی ----

ہمم ابھی تو مجھ سے بچ رہی ہو ---- شادی کے بعد تو میرے ہی گھر جانا ہو گا ---- ارحم کو وہ شرمائی شرمائی سی حبہ بہت پیاری لگ رہی تھی ----

چلو حبہ جان کیا یاد کرو گی ---- گھر چلتے ہیں ----

لیکن آج کا دن بہت یادگار رہے گا ----

ارحم آپ کو بہت چاہتا ہے حبہ ---- ارحم کے دل میں ہمیشہ سے حبہ تھی ---- اور حبہ کی جگہ اس دل میں کوئی اور کبھی بھی نہیں لے سکتا ---- ارحم کی پہلی اور آخری چاہت حبہ ہے ----

💞💞💞💞💞💞💞💞💞💞💞

ارحم کے اظہار محبت پر حبہ نظریں جھکا گئی تھی ----

سارے رستے ارحم کچھ نہ کچھ بولتا رہا یہاں تک کہ گھر آ گیا ----

حبہ جانے لگی تو ---- ارحم نے کہا کہ یہ شاپنگ بیگز تو لے جاؤ ----

میں نہیں لے جا رہی یہ سب آپ بری میں رکھ دیجیئے گا ----

یہ سب بول کر وہ وہ گاڑی سے اتری اور گھر کے گیٹ کے اندر داخل ہو چکی تھی ----

مزمل نے اسے گھر کے اندر داخل ہوتے دیکھا تو ارحم کا پوچھ لیا ----

ارحم بھائی کہاں ہیں ----

وہ باہر ---- حبہ سٹپٹا گئی تھی ----

اوہ ہو --- اندر بلائیں ناں انھیں ---- یہ کہتے ہوئے وہ ارحم کو بلانے گیا مگر ارحم اس وقت تک ان کی گلی سے نکل چکا تھا ---

اسلام وعلیکم مما --- حبہ گھر آئی تو مرحا کچن میں کھانا بنا رہی تھی تب ہی اس نے مرحا کو مسکراتے ہوئے سلام کیا تھا ---

وعلیکم السلام --- کیسی ہو میری جان ؟ یہ کہتے ہوئے مرحا نے حبہ کا ماتھا چوما تھا ---

مما میں ٹھیک ہوں --- باقی سب لوگ کہاں ہیں ؟ گھر میں خاموشی ہے ---
حبہ نے ادھر ادھر نظریں دوڑاتے ہوئے پوچھا ----

سب بازار گئے ہیں ---- تمھاری شادی کی تیاریاں جو کرنی ہیں ----

حبہ نے سالن میں چمچ چلاتے ہوئے کہا ----

آپ کیوں نہیں گئیں ؟ ---- حبہ نے پوچھا ----

میں اور مزمل گھر پر ہی رہ گئے -- ہم تمھارے ساتھ کل جائیں گے ----

مرحا نے کچھ سوچتے ہوئے کہا ----

پاپا بھی گئے ہیں ؟ ---- اور حبہ کے اس سوال پر مرحا نے اس کی طرف حیرت سے دیکھا تھا ---- تم زوہیب کا پوچھ رہی ہو ----

جی مما وہ مجھے بالکل بابا ) حماد ( کی طرح لگتے ہیں ---- میں نے ان کے رویئے سے ایسا کبھی محسوس نہیں کیا --- کہ مجھے لگا ہو کہ وہ مجھے سوتیلا سمجھتے ہیں ---- پہلے پہل میں بہت ڈری ہوئی تھی --- مجھے لگتا تھا کہ پاپا پر میرا کوئی حق نہیں ہے --- شاید میں ان پر بوجھ بن گئی ہوں --- اسی لئے میں نے مزید پڑھنے کا ارادہ ترک کر دیا تھا ---

مگر اب مجھے پتہ چلا کہ میں بالکل غلط تھی --- وہ جیسے بیہ سے پیار سے بات کرتے ہیں مجھ سے بھی ایسے ہی کرتے ہیں ---- اگر وہ فرق نہیں کرتے تو پھر میں کیوں کروں ---- مما رشتے تو احساس سے بنتے ہیں ----

کیونکہ اگر خون کے رشتوں میں احساس ختم ہو جائے تو وہ رشتے نہیں رہتے زنجیریں بن جاتی ہیں ---- اور آخر کار ایک دن ٹوٹ ہی جاتی ہیں ---- اور میں نے تو ساری زندگی احساس کے رشتے ہی دیکھے ہیں ---- میرے سگے تو مجھے اب ملے ہیں ---- ورنہ ساری زندگی میں نے ان لوگوں کے ساتھ گزاری ہے جن سے میرا

خون کا کوئی رشتہ نہیں تھا ---- مما کیا آپ جانتی ہیں کہ مجھے اس دنیا میں سب سے زیادہ محبت کس سے تھی ؟----

اور حبہ کی اس بات پر مرحا نے اسے سوالیہ نظروں سے دیکھا تھا

نانی جان سے ---- حبہ انیسہ بیگم کے بارے میں بات کر رہی تھی ---

کیونکہ انھوں نے مجھے سب سے زیادہ چاہا --- اپنے نواسے سے زیادہ مجھ سے محبت کی --- مجھے ساری زندگی اس بات پر افسوس رہے گا کہ وہ میری خوشیاں نہیں دیکھ سکیں ---- کاش وہ زندہ ہوتیں تو کتنی خوش ہوتیں ---- وہ تو مجھے دیکھ دیکھ کر جیتی تھیں ----

میں اداس ہوتی تو وہ پریشان ہو جاتی تھیں ----

یہ سب کہتے ہوئے حبہ کی آنکھیں بھیگنے لگی تھیں ----

اور پتہ ہے مما --- ان کے بعد مجھے اگر کسی سے محبت ہے تو وہ مما ) زمل ( اور بابا ) حماد ( ہیں ---- کیوں کہ انھوں نے مجھے اس وقت

سنبھالا جب میں بالکل بے یار و مددگار تھی ---- انھوں نے مجھے صرف پالا نہیں تھا --- بلکہ انھوں نے مجھے میری ذات کا اعتماد دیا

وہ تو دنیا نے مجھے بتایا کہ وہ میرے اپنے نہیں تھے ---- ورنہ اگر دنیا والے مجھے نہیں بتاتے تو مجھے کبھی پتہ ہی نہیں چلتا کہ میں انھیں کہیں کسی سڑک سے ملی تھی ---- وہ اور بھی بہت کچھ کہہ رہی تھی مگر مرحا کو کچھ سنائی نہیں دے رہا تھا----

مما مما ---- حبہ پکار رہی تھی ---- مگر مرحا کو سنائی ہی نہیں دے رہا تھا ---- تب ہی حبہ نے اس کا بازو پکڑ کر ہلایا تھا ----

اور تب ہی مرحا جیسے ہوش میں آئی تھی ----

ہا--- ہاں ---- کک کیا ہوا ؟ ---- مرحا نے خود پر ضبط کرتے ہوئے کہا لیکن مرحا کو پتہ ہی نہیں چلا کہ اس کا چہرہ آنسوؤں سے بھیگ چکا تھا ----

کیا ہوا مما ؟ آپ کیوں رو رہی ہیں ؟---- حبہ مرحا کو روتا دیکھ کر پریشان ہو گئ تھی ----

کچھ نہیں بیٹا --- آپ اپنے روم میں جاؤ ----

مرحا نے کہا اور برنر آف کر کے اپنے روم کی طرف بڑھ گئ تھی ----

حبہ پیچھے جانا چاہتی تھی مگر پھر کچھ سوچتے ہوئے وہ اپنے کمرے کی طرف چلی گئ ----

زوہیب سب کے ساتھ بازار گیا تھا اسی لیے وہ روم میں اکیلی تھی ---- اور اب روم میں آ کر دروازہ بند کر کے بہت روئی تھی ----

کیا زوہیب کی آنکھوں میں حبہ کے لیے خلوص تھا ؟ ---- جو میں دیکھ ہی نہیں پائی ---- کیا زوہیب کو حبہ بیہ کی طرح ہی عزیز ہے

وہ رو رہی تھی ---- مگر آج اس کے یہ آنسو صرف ندامت اور پچھتاوے کے تھے ---

آج اس نے رو رو کر خدا سے اپنے گناہوں کی معافی مانگی تھی ----

مگر اسے لگ رہا تھا کہ جو کوتاہیاں وہ کر چکی تھی ---- اس کا ازالہ وہ زندگی بھر نہیں کر سکے گی ----

حبہ پریشان تھی --- اس سے رہا نہیں گیا تو وہ مرحا کے روم میں آئی تھی --- دروازہ ناک کیا تو مرحا نے دروازہ کھولا تھا ----

مما آپ کیوں پریشان ہیں ؟ ---- پلیز مجھے بتائیں ---- حبہ نے فکر سے کہا

---- نہیں بیٹا ---- بس ویسے ہی دل بھر آیا تھا ---- اس لیے رو کر دل ہلکا کر لیا ---- مرحا نے حبہ کے چہرے پر ہاتھ رکھتے ہوئے کہا ----

حبہ کو اپنی ماں کی بات تو سمجھ نہیں آئی مگر پھر وہ بات کو کریدنا نہیں چاہتی تھی اسی لیے چپ ہو گئی ----

حبہ چاہتی تھی کہ مرحا کا موڈ کچھ بہتر ہو جائے تب ہی اس سے باتیں کرنے لگی

اچھا مما ---- آپ آئیں میرے ساتھ آپ کو کچھ دکھانا ہے ----

حبہ نے اس کا ہاتھ پکڑا اور اپنے روم میں لے گئی ----

یہ دیکھیں مما ---- اس نے مرحا کو آئی فون دکھاتے ہوئے کہا

زبردست ---- ارحم نے لے کر دیا ہے ؟ ---- مرحا نے مسکراتے ہوئے پوچھا

ہمم حبہ نے ہاں میں سر ہلایا تھا ----

اللہ تمھیں ارحم کے ساتھ خوشیوں والی لمبی زندگی عطا فرمائے آمین ---- مرحا نے حبہ کا خوشی سے دمکتا چہرہ دیکھا تو اسے دعا دی تھی ----

مما انھوں نے میرے لیے اور بھی بہت سی چیزیں خریدیں تھیں مگر میں نہیں لائی ---- تین چار ڈریسز تھے ، دو جوڑی سینڈلز اور بہت ساری جیولری ---- میں نے ان سے کہا کہ وہ سارا سامان میری بری میں رکھ دیں ---- اور حبہ کی اس بات پر مرحا نے اس کا ماتھا چوم لیا تھا ----

میری بچی بہت سمجھ دار ہے ---- زمل نے تمھاری بہت اچھی تربیت کی ہے ---- وہ واقعی ایک بہت اچھی ماں ثابت ہوئی ہے ----
یہ کہتے ہوئے ایک بار پھر سے مرحا کی آنکھیں نم ہوئی تھیں ----

مما آپ کیوں رو رہی ہیں ---- حبہ مرحا کی نم ہوتی آنکھیں دیکھ کر پریشان ہو گئ تھی --- تب ہی اس سے پوچھنے لگی ---

کچھ نہیں بس ویسے ہی ---- چھوڑو ان باتوں کو --- آ کر میرے ساتھ کھانا لگاؤ ---- وہ لوگ ابھی آتے ہی ہوں گے ----

مرحا نے بمشکل مسکراتے ہوئے کہا ----

حبہ اور مرحا ابھی کھانا لگا رہی تھیں کہ سب لوگ آ گئے ----

اسلام و علیکم ---- سب سے پہلے ارتضیٰ لاؤنج میں داخل ہوا تو اس نے سلام کیا تھا ----

وعلیکم السلام مرحا اور حبہ نے سلام کا جواب دیا تھا ----

ہاں بھئی حبہ صاحبہ تو بہت خوش لگ رہی ہیں ---- ارحم بھائی نے خوب شاپنگ کروائی ہو گی ---- اور موبائل بھی دلایا ہو گا --- ہے ناں ؟

ابھی ارتضیٰ حبہ کو تنگ ہی کر رہا تھا کہ باقی سب لوگ لاؤنج میں داخل ہوئے تھے ----- سب ہی بہت تھکے ہوئے تھے ----

آپ سب لوگ فریش ہو جائیں ہم نے کھانا لگا دیا ہے ----

مرحا کے کہنے پر سب ہی سامان ایک سائیڈ پر رکھ کر فریش ہونے چلے گئے ---- اور پھر سب نے باتیں کرتے ہوئے کھانا کھایا تھا ----

ارتضیٰ مزمل اسوہ اور بیہ کا تو اتنا شور تھا کہ کسی اور کی کوئی بات ہی سمجھ نہیں آ رہی تھی ---- حالانکہ احتشام اور سویرا ان سب کو ڈانٹ رہے تھے مگر مجال ہے کہ ان پر کسی بات کا ذرا سا بھی اثر ہوتا ---- ان کے مطابق شادیاں روز روز تو نہیں ہوتیں ----

سو وہ سب اس سنہری موقع سے فائدہ اٹھانا چاہتے تھے ----

اور پھر گھر کے بڑے بھی زیادہ روک ٹوک نہیں کرتے تھے کہ جانے پھر کب ملنا ہو ----

کھانا کھانے کے بعد سب نے حبہ اور مرحا کو شاپنگ دکھائی ----

حبہ کو تو جمائیاں آ رہی تھیں ---- تب ہی ارتضیٰ زور سے بولا ----

آج ہم اس گھر میں رت جگا منائیں گے ---- اور جو بھی سویا ہم اس کے منہ پر کالک لگا دیں گے ----

زوہیب کی امی بہت تھک گئی تھیں ---- لحاظہ انھوں نے سختی سے منع کیا کہ اگر کوئی غلطی سے ان کے پاس بھٹکا بھی تو اس کی خیر نہیں ہو گی ---- مگر

بچوں کی بھی وہ نانی دادی تھیں سو وہ ان کے لئے الگ سے پلان بنانے لگے تھے

----

💞💞💞💞💞💞💞💞💞💞💞

گھر کے بڑے تو رات دو بجے کے بعد سو گئے مگر بچے ساری رات جاگتے رہے --- مرتا کیا نہ کرتا --- حبہ بھی مجبوراً ان کے ساتھ موجود رہی ----

اور صبح چار بجے جب فجر کی اذان ہوئی تو حبہ نے اللہ کا شکر ادا کیا اور نماز کے لیے اپنے روم میں آ گئی ---- جیسے ہی نماز پڑھ کر فارغ ہوئی تو اپنا بستر سنبھال لیا ---- جیسے ہی لیٹی نیند کی وادیوں میں اتر گئی ---- پھر کسے خبر تھی کہ اس کے موبائل پر کوئی بار بار کال کر رہا تھا ----

رات بھر تو ویسے بھی موبائل روم میں ہی تھا ---- تب بھی ارحم کال کر کر کے تھک گیا تھا ---- اور پھر صبح کی نماز کے بعد بھی دوبارہ سے کال کرنے لگا مگر جواب ندارد ----

حبہ کی بچی ---- میں نے اس لیے تو موبائل لے کر نہیں دیا ناں کہ میری کال ہی ریسیو نہ کرو ---- ایک بار شادی ہو جائے تو پھر دیکھوں گا کہ آپ مجھے کیسے اگنور کرتی ہو ---- وہ دل ہی دل میں سوچتے ہوئے پیچ و تاب کھانے لگا تھا ----

💞💞💞💞💞💞💞💞💞💞💞

ماہی مجھے ناشتہ دو میں نے آفس جانا ہے ---- زوہیب نے مرحا سے کہا تو اسے پتہ ہی نہیں چلا کہ زوہیب نے اس سے کیا کہا تھا ---- وہ تو اپنے ہی خیالوں میں کھوئی ہوئی تھی ----

کیا ہوا ماہی ؟ تمھاری طبیعت تو ٹھیک ہے ناں ؟ زوہیب نے مرحا کے کندھے پر ہاتھ رکھتے ہوئے پوچھا تو جیسے وہ ہوش میں آئی تھی

جج جی ۔۔۔ میں ابھی بنا دیتی ہوں ۔۔۔۔ یہ کہتے ہوئے وہ اٹھنے ہی لگی تھی کہ زوہیب نے اسے ہاتھ پکڑ کر پھر سے بٹھا دیا تھا ۔۔۔۔

کوئی مسئلہ ہے تو بتاؤ ۔۔۔ زوہیب نے اپنے دونوں ہاتھوں میں مرحا کا ہاتھ ہلکا سا دباتے ہوئے پوچھا تو مرحا نے ناں میں سر ہلایا تھا ۔۔۔۔

اچھا جب مناسب لگے تو بتا دینا ۔۔۔ اور اگر طبیعت ٹھیک نہیں ہے تو تم آرام کرو میں آفس جا کر چائے پی لوں گا ۔۔۔ زوہیب نے کہا تو مرحا فورا سے اٹھ گئی تھی یہ کہتے ہوئے کہ میں ٹھیک ہوں ۔۔۔۔

مرحا جیسے ہی روم سے گئی زوہیب گہری سانس لے کر رہ گیا ۔۔۔

جانے کیا ہو گیا ہے اسے ؟ ۔۔۔ یہ سوچتا ہوا وہ خود بھی روم سے باہر چلا گیا

۔۔۔۔

ناشتے کے دوران بھی زوہیب کو مرحا کچھ اداس سی لگی ----

مگر ابھی وہ زوہیب کو کچھ نہیں بتا رہی تھی سو اس نے بھی مرحا کو مجبور نہیں کیا ----

💞💞💞💞💞💞💞💞💞💞💞

زوہیب کے آفس جانے کے بعد مرحا برتن اٹھا کر کچن میں جانے لگی تو احتشام سامنے سے جاتا ہوا نظر آیا --- شاید احتشام باہر جا رہا تھا

تبھی مرحا نے اسے مخاطب کیا تھا ----

بھائی --- کہاں جا رہے ہیں آپ ؟ ---- مرحا نے آواز دی تو وہ اس کی طرف آ گیا ---- ہاں مرحا بولو ----

بیٹھیں بھائی میں آپ کے لیے چائے لاتی ہوں ---- پھر وہ دونوں ڈائننگ ٹیبل پر بیٹھ کر چائے پینے لگے ----

بھائی آپ مجھ سے ناراض ہیں کیا ---- مرحا نے احتشام کی طرف دیکھتے ہوئے پوچھا ----

نہیں تو ---- میں بھلا اپنی بہن سے کیوں ناراض ہونے لگا ؟ ----

احتشام کا لہجہ کسی بھی تاثر سے عاری تھا ----

پتہ ہے مرحا تم ایک بہت اچھی بہن ، بہت اچھی بیٹی ،بہت اچھی ماں ---- اور بہت اچھی شریک حیات ثابت ہوئی مگر صرف اشعر کی ، زوہیب کی نہیں ---- میں نے ہمیشہ سے تمھارے رویے کو محسوس کیا لیکن مجھے لگتا تھا کہ شاید یہ میرا وحم ہو ---- مگر جب سے حبہ اس گھر میں آئی ہے ---- زوہیب کے ساتھ تمھارا رویہ انتہا سے زیادہ سرد ہو گیا ہے ---- مرحا جب سے حبہ ملی ہے تمھیں صرف حبہ ہی نظر آتی ہے ---- حتیٰ کہ تم بیہ اور مزمل کو بھی نظر انداز کر رہی ہو ---- اور زوہیب تو کسی کھاتے میں ہی نہیں ہے ---- اس دن جب نکاح کی بات کرنے کے لیے تم نے مجھے اور زوہیب کو ڈرائنگ روم سے باہر بلایا تو ایک

بار بھی تم نے زوہیب سے کچھ نہیں پوچھا ---- کوئی مشورہ نہیں لیا ----
کیوں ؟

کیوں کہ وہ حبہ کا سوتیلا باپ ہے ---- ہے ناں ؟ یہی وجہ ہے ناں ----

مرحا تم نے لوگوں کی اچھائی اور برائی کا پیمانہ بنایا ہوا ہے ----

اور اس کے مطابق جس نے حبہ کو ڈھونڈا وہ اچھا تھا ---- اور جس نے نہیں ڈھونڈا وہ برا تھا ---- جس نے حبہ سے محبت کی وہ بہترین اور جس نے نہیں کی وہ بدترین ----

چلو مان لیا کہ زوہیب نے اسے ڈھونڈنے کی کوشش نہیں کی تو کیا تم اس کے وہ سارے احسانات بھول گئیں کہ اس نے اس وقت تمھارا ہاتھ تھاما جب ساری دنیا نے تمھیں چھوڑ دیا ---- تم بیوہ ایک بچی کی ماں تھیں ---- لیکن زوہیب

نے تمھیں عزت مان مقام وہ سب دیا جس کے بارے میں تم دوبارہ کبھی سوچ بھی نہیں سکتی تھیں ----

اس نے تمھیں آج تک خوش رکھا ---- کوئی تکلیف نہیں ہونے دی ----

لیکن تم نے اس کی شکر گزاری کرنے کی بجائے کفر کیا ---- ہمیشہ حبہ کو لیکر زوہیب کی ذات کو نظر انداز کرتی رہیں ----

💞💞💞💞💞💞💞💞💞💞💞💞

لیکن مرحا یہ بات صرف میں جانتا ہوں کہ جہاں تک ہو سکا اس نے حبہ کو تلاش کیا --- اس نے کئی بار میرے ساتھ جا کر اسے ڈھونڈا ہے

لیکن اس کا کہنا تھا کہ وہ تمھیں نہیں جتانا چاہتا تھا کہ وہ حبہ کو ڈھونڈ رہا تھا ---- اس نے مجھے کہا تھا کہ میں مرحا کو سرپرائز دوں گا جس دن حبہ مل جائے گی میں اسے گھر لے کر آ جاؤں گا ----

مگر شاید اس کے نصیب میں ہی نہیں لکھا تھا کہ حبہ اسے ملتی ----

لیکن مجھے یہ سب تمھیں نہیں بتانا چاہئے ---- کیونکہ میں بھی تمھاری نظر میں جھوٹا ہی ہوں گا ----

لیکن مرحا میری صرف اتنی گزارش ہے کہ وقت پر اس فرشتہ صفت انسان کی قدر کر لو یہ نہ ہو کہ وقت گزر جائے اور تم خالی ہاتھ رہ جاؤ --- اگر میری کوئی بات بری لگی ہو تو اس کے لیے میں معذرت خواہ ہوں ---- لیکن تم میری بہن ہو اسی لئے سمجھا رہا تھا ----

تم مجھے میری بیٹی کی طرح عزیز ہو ---- میں چاہتا ہوں کہ تم خوشیوں سے بھرپور زندگی گزارو ----

میں نے یہ سب تمھیں شرمندہ کرنے کے لیے نہیں کہا بلکہ اس لیے کہا ہے کہ تمھارے اور زوہیب کے درمیان وہ فاصلے جو تم نے بنا دئے ہیں انھیں ختم کر دو ---- میں چاہتا ہوں کہ ہماری آنے والی زندگی میں بھی ہم کبھی جدا نہ ہوں

اسی لئے میں نے زوہیب سے بیہ کا ہاتھ ارتضیٰ کے لیے مانگا تھا ---- جانتی ہو اس نے کیا کہا ؟ ----

احتشام کے سوال پر بھی مرحا نے سر اٹھا کر اس کی طرف نہیں دیکھا تھا بلکہ وہ تو سر جھکائے آنسو بہا رہی تھی -----

اس نے مجھے کہا کہ اگر مرحا رضامند ہو گی تو مجھے بھی کوئی اعتراض نہیں -----

مرحا زندگی کا ایک طویل عرصہ تم نے لاعلمی اور کوتاہیاں کرتے گزار دیا ---- مگر اب وقت ہے کہ زوہیب کی طرف قدم بڑھاؤ ---- اس سے بات کرو اور اپنے ہر اس عمل کی معافی مانگو جس کی وجہ سے تم ہمیشہ اسے دکھ پہنچاتی رہی ہو ----

بیہ اور ارتضیٰ کے رشتے کے بارے میں سوچ کر مجھے بتانا ----

اور بہتر ہے کہ پہلے زوہیب اور خالہ سے مشورہ کر لینا ----

تمہارا جو فیصلہ بھی ہو مجھے منظور ہو گا ---- یہ کہتے ہوئے احتشام نے مرحا کے سر پر ہاتھ رکھا تھا ---- اب رونا بند کرو سب اٹھنے والے ہیں ---- یہ سب بول کر احتشام باہر چلا گیا تھا -----

مگر مرحا اب خود سے نظریں ملانے کے قابل بھی نہیں رہی تھی

کہ کل اسے حبہ نے اور آج احتشام نے آئینہ دکھایا تھا -----

زوہیب آفس سے واپس آ رہا تھا تب ہی اس کا ایکسیڈنٹ ہو گیا ----

احتشام کا فون بجا تھا ---- ہیلو ---- اسلام و علیکم ---- دوسری طرف سے کچھ پوچھا گیا تھا ---- جی جی میں ہی احتشام ہوں ----

کیا --- کب ---- کک کہاں ہیں --- میں ابھی پہنچتا ہوں ----

یہ کہتے ہی احتشام نے فون بند کیا اور ارتضیٰ کو لے کر ہسپتال روانہ ہو گیا ---- ابھی فی الحال اس نے زوہیب کے ایکسیڈنٹ کے بارے میں کسی کو بھی نہیں بتایا تھا ---- حتی کہ ارتضیٰ کو بھی نہیں ----

بابا ہم کہاں جا رہے ہیں ؟ ارتضیٰ نے احتشام سے پوچھا ---

بیٹا تمھارے ماموں جان کا ایکسیڈینٹ ہوگیا ہے --- اور وہ ہسپتال میں ہیں ---- اور احتشام کی اس بات پر ارتضیٰ کو بہت حیرت ہوئی تھی ---- بابا تو آپ نے گھر میں کسی کو کیوں نہیں بتایا ؟ ---

ارتضیٰ بہت حیران تھا ----

ہاں تاکہ گھر میں ہنگامہ کھڑا ہو جاتا --- پھر میں اور تم کس کس کو سنبھالتے ---- مرحا سویرا خالہ مزمل بیہ یہ سب لوگ پریشان ہو جاتے

احتشام نے کچھ سوچتے ہوئے کہا ---

لیکن بابا بعد میں بھی تو پتہ چلے گا ناں ؟ --- ارتضیٰ بھی ٹھیک کہہ رہا تھا ----

ہاں لیکن پہلے ہم خود تو دیکھ لیں کہ کیا صورت حال ہے ---- پھر فیصلہ کریں گے کہ گھر میں بتانا بھی ہے کہ نہیں ---- ویسے بھی جس کا فون آیا تھا اس بندے نے کہا تھا کہ پریشانی کی کوئی بات نہیں --- تو پھر ہم گھر کے باقی لوگوں کو کیوں پریشان کریں

احتشام واقعی بہت سمجھدار تھا ----

کیا ہوا زوہیب ؟ ---- احتشام جیسے ہی ہسپتال کے روم میں داخل ہوا تو فکر سے زوہیب سے پوچھا ---- جو بیڈ پر لیٹا ہوا تھا ----

کچھ نہیں بس گاڑی چلا رہا تھا تو یو ٹرن لیتے ہوئے سامنے سے آتی گاڑی سے ٹکر ہو گئی ---- وہ تو شکر ہے کہ میری اور اس کی گاڑی کی سپیڈ بہت کم تھی --- ورنہ جانے کیا ہو جاتا ----

ماموں جان زیادہ چوٹ تو نہیں آئی ناں ---- ارتضیٰ نے زوہیب کا سر سے پیر تک جائزہ لیتے ہوئے پوچھا ----

ارے نہیں یار شکر ہے بچت ہو گئی ---- گھر میں تو میرے بارے میں کسی کو نہیں بتایا ناں ؟ ---- زوہیب نے فکر سے پوچھا ---

نہیں مجھے جیسے ہی پتہ چلا تو میں ارتضیٰ کو لے کر فوراً سے ہسپتال آ گیا ---- احتشام نے زوہیب کو تسلی دیتے ہوئے کہا ----

اتنے میں ڈاکٹر روم میں داخل ہوا تھا ---- ڈاکٹر صاحب سب خیریت ہے ناں ؟ ---- احتشام نے ڈاکٹر سے پوچھا ----

جی بس ان کے بازو میں ذرا جھٹکا آیا ہے ---- باقی سب خیریت ہے

ڈاکٹر نے تسلی دیتے ہوئے کہا ----

کیا ہم انھیں گھر لے جا سکتے ہیں ؟ ---- احتشام نے ڈاکٹر سے پوچھا

جی بالکل ۔۔۔ آپ انھیں لے جائیے ۔۔۔۔ ڈاکٹر نے احتشام سے کہا

بس تھوڑی احتیاط کیجئے گا ۔۔۔۔ ایک ہفتہ ریسٹ کریں اور کوئی وزن وغیرہ نہ اٹھائیں ۔۔۔ یہ میڈیسنز لے لیجئے گا ۔۔۔۔

ایک ہفتے کی ہیں اگر آرام نہ آئے تو میرے پاس دوبارہ سے چیک اپ کے لیے آ جائیے گا ۔۔۔ ڈاکٹر نے زوہیب کی طرف دیکھتے ہوئے کہا ۔۔۔۔

💞💞💞💞💞💞💞💞💞💞💞

جی ان شاءاللہ ۔۔۔۔ زوہیب بھی ہلکا سا مسکرا دیا ۔۔۔

دوپہر تین بجے کے قریب ڈور بیل بجی تھی ۔۔۔۔ مزمل نے گیٹ کھولا تو زمل حمزہ اور حماد تھے ۔۔۔۔ اسلام و علیکم ۔۔۔۔ کیسے ہیں آپ لوگ ۔

وعلیکم السلام ---- ہم بالکل ٹھیک ہیں آپ کیسے ہو بیٹا ؟

حماد نے اس سے پوچھا تو وہ ان سے حال احوال کرنے کے بعد انھیں اندر لے آیا تھا ----

مما مما ---- مزمل زور زور سے چلا رہا تھا ----

کیا ہو گیا بھئی ایسے کیوں چلا رہے ہو ---- مرحا نماز کے بعد اپنے کمرے میں آرام کی غرض سے لیٹی تھی تو مزمل کی آواز پر اٹھ کر باہر آئی تو دیکھا کہ زمل حماد اور حمزہ آئے ہوئے تھے ----

اوہ آپ لوگ --- ایسے اچانک ---- مرحا انھیں دیکھ کر بہت خوش ہوئی تھی ----

کیوں ہم نہیں آ سکتے کیا ؟ ---- ہماری بیٹی کا گھر ہے ---- جب دل چاہے گا ملنے آ جائیں گے ---- زمل نے ہنستے ہوئے کہا تو مرحا بھی مسکرا دی --- جی بالکل آپ روزانہ آ جایا کریں ---- آپ لوگ بیٹھیں ---

مرحا ابھی ان لوگوں سے باتیں ہی کر رہی تھی کہ حبہ اپنے روم سے آ گئی تھی ---- شاید اسے مزمل نے بتا دیا تھا ----

حبہ زمل اور حماد سے مل کر بہت خوش ہوئی تھی ----

وہ لوگ بھی اسے خوش دیکھ کر کافی مطمئن ہو گئے تھے ----

مگر حمزہ خود کو خوش ظاہر کرنے کی ایکٹنگ کر رہا تھا ----

حالانکہ وہ اندر سے بہت اداس تھا ----

کیسے ہو حمزہ ؟ حبہ نے اس سے پوچھا تو وہ بمشکل مسکرا دیا ----

میں بالکل ٹھیک ہوں ---- پتہ ہے تمھارے جانے کے بعد گھر بالکل سونا ہو گیا ہے ---- میں اور بابا تو باہر چلے جاتے ہیں اور مما سارا دن اکیلی بور ہوتی رہتی ہیں --- حمزہ نے بتایا تو حبہ اداس ہو گئی ----

پھر کسی خیال کے آتے ہی وہ مسکرانے لگی ---- مما ایک آئیڈیا ہے میرے پاس ---- اس نے زمل کی طرف دیکھتے ہوئے کہا تو سب ہی اس کی طرف متوجہ ہو گئے ----

آپ حمزہ کی شادی کر دیں اس طرح گھر میں رونق بھی ہو جائے گی اور آپ بور بھی نہیں ہوں گی ---- اور حبہ کی اس بات پر حماد زمل اور خاص کر حمزہ نے اسے شکوہ کناں نگاہوں سے دیکھا تھا ----

ہاں میں بھی یہی سوچ رہی تھی کہ اس کی شادی بھی جلد از جلد کر دوں مگر یہ مانتا ہی نہیں ہے ---- زمل نے وجہ بتائی تو حبہ نے کہا اچھا اکیلے اکیلے بہو پسند کر لی اور مجھے بتایا بھی نہیں ----

نہیں ابھی دیکھی نہیں ہے ---- فی الحال سوچ رہی ہوں -----

زمل نے بتایا تو حبہ پھر سے بول پڑی ---- جی بالکل میرے بغیر اگر آپ نے یہ کارنامہ سر انجام دیا تو پھر سوچ لیجئے گا کہ میں آپ سے ناراض ہو جاؤں گی ----

نہیں جناب ہماری اتنی مجال کہاں کہ آپ کی اجازت کے بنا کوئی کام کر سکیں ---- اب کی بار حمزہ نے لقمہ دیا تھا جس پر سب ہی ہنسنے لگے ---- پھر وہ سب باتیں کر رہے تھے کہ مزمل آیا تھا ---

مما --- مزمل نے مرحا کو مخاطب کیا تھا ---

جی بولو بیٹا ---- مرحا نے مڑ کر اسے دیکھا تو مزمل نے اشارے سے اسے باہر بلایا تو وہ چلی گئی ----

اور پھر باہر سے کچھ شور سنائی دیا تھا --- تب ہی حبہ ڈرائنگ روم سے باہر گئی تو دیکھا کہ احتشام اور ارتضیٰ زوہیب کو سہارے سے اندر لا رہے تھے ---- مرحا تو

پہلے ہی ڈسٹرب تھی زوہیب کی یہ حالت دیکھ کر رونے لگی ---- کیا ہوا زوہیب ؟ ---- آپ کی یہ حالت کیسے ہوئی ؟ ---- مرحا بہت زیادہ پریشان ہو گئی تھی ----

💞💞💞💞💞💞💞💞💞💞💞

کچھ نہیں ہوا ---- ٹھیک ہوں بس ہلکی سی چوٹ لگ گئی تھی

پریشان کیوں ہو رہی ہو --- زوہیب جانتا تھا کہ مرحا ہر بات پر بہت زیادہ ٹینشن لے لیتی ہے تب ہی اسے تسلی دینے لگا ----

وہ لوگ اندر آئے تو حماد حمزہ اور زمل بھی زوہیب کی یہ حالت دیکھ کر پریشان ہو گئے تھے ----

لیکن پھر احتشام نے ساری تفصیل بتائی تو سب ہی مطمئن ہو گئے تھے سوائے مرحا اور زوہیب کی امی کے --- اور مرحا تو اس سب کا ذمہ دار خود کو سمجھ رہی تھی ----

اچھا ہم چلتے ہیں ---- ہمیں آئے ہوئے کافی دیر ہو گئی ہے ---- زمل نے اٹھتے ہوئے کہا تو مرحا بھی اپنی جگہ سے اٹھ گئی ----

نہیں مرحا تم بیٹھو ---- زمل نے اسے اٹھتے دیکھا تو منع کر دیا

مما آپ بیٹھ جائیں میں انھیں سی آف کر آتی ہوں ---- حبہ یہ کہتے ہوئے ان کے ساتھ باہر آ گئی تھی --- احتشام بھی انھیں باہر تک چھوڑنے آیا تھا ---- حبہ گیٹ پر زمل اور حمزہ سے باتیں کر رہی تھی کہ ارحم صاحب آ گئے ---- اور حبہ کو حمزہ سے بات کرتے دیکھ کر ارحم کے تن بدن میں آگ لگ گئی تھی

----

باہر تو حمزہ سے بہت اچھی طرح ملا مگر دل چاہ رہا تھا کہ ایک دو حمزہ کو لگا دیتا ---- مگر مجبوری تھی اس لیے کچھ بھی نہیں کہہ سکا -----

وہ لوگ چلے گئے تو ارحم اندر آ گیا تھا -----

پھر زوہیب کا پتہ چلا تو وہ بھی زوہیب سے حال احوال کرنے لگا ----

💞💞💞💞💞💞💞💞💞💞💞

حبہ ارحم سے سلام دعا کے بعد اس کے سامنے ہی نہیں آئی ----

کہاں چلی گئی ؟ ---- جس کی خاطر آیا ہوں وہ تو سیدھے منہ بات ہی نہیں کر رہی ---- دل ہی دل میں کڑھتا وہ حبہ کو زبردست القابات سے نواز رہا تھا ----

کوئی کام تھا ؟ آخر کار مرحا نے پوچھ ہی لیا ----

نہیں وہ بس ویسے ہی حبہ سے پوچھنا تھا کہ انٹری ٹیسٹ کب ہے ؟

اور اس کی بے تکی سی بات پر مرحا اپنے چہرے پر آتی مسکراہٹ کو نہ چھپا سکی ---- اور ارحم خود اپنی بات پر سخت شرمندہ ہونے لگا

میں بلاتی ہوں اسے ---- مرحا یہ کہہ کر جانے ہی لگی تھی کہ احتشام نے کہا کہ ارحم کو بھی ساتھ ہی لے جاؤ --- جس پر ارحم نے دل ہی دل میں خدا کا بہت شکر ادا کیا ----

پھپھی جان میں لان میں ہوں آپ حبہ کو وہیں بھیج دیجیئے گا ----

ارحم نے کہا تو مرحا تائید میں سر ہلاتی حبہ کو بلانے چلی گئی ----

حبہ جاؤ ارحم بلا رہا ہے ---- مرحا نے کہا تو حبہ نے جانے سے صاف انکار کر دیا --- مما ایسے اچھا نہیں لگتا ---- سب کیا کہیں گے ---- اور ارتضیٰ کا تو پتہ ہی ہے آپ کو وہ پھر میرا کتنا ریکارڈ لگائے گا ----

اور حبہ کی اس بات پر مرحا ہنسنے لگی ----

کوئی کچھ نہیں کہے گا ---- وہ شوہر ہے تمہارا ----

جلدی جاؤ وہ لان میں تمھارا انتظار کر رہا ہے ----

مرحا یہ سب کہہ کر نکل گئی تو حبہ کو نا چاہتے ہوئے بھی جانا پڑا

حبہ جب لان میں آئی تو دیکھا وہ اپنے موبائل میں مصروف تھا ----

مجھے کیوں بلایا ہے ---- اور حبہ کے اس سوال پر ارحم کا غصہ سوا نیزے پر پہنچ چکا تھا -----

میں آپ کا شوہر ہوں ---- اس بات کا حق رکھتا ہوں ---- آج تو ارحم کے مزاج ہی نہیں مل رہے تھے ----

تو پھر آرام سے بات کریں ---- اتنا غصہ کس بات کا ہے -----

حبہ نے بھی اسی ٹون میں جواب دیا تھا -----

میں فون کرتا ہوں تو فون نہیں اٹھاتی ---- مجھے اتنا اگنور کیوں کر رہی ہو ؟ ---- ارحم کا لہجہ مزید تلخ ہو گیا تھا ----

حبہ نے کوئی بات نہیں کی ---- اور فورا سے جا کر اس کا دیا ہوا موبائل واپس لا کر اسے دے دیا ----

یہ آپ اپنے پاس رکھیئے ---- اور اگر مجھ سے بات کرنی ہوئی تو مما کے فون پر کر لیجئے گا ---- اس کے ہاتھ میں موبائل تھما کر وہ تیز تیز قدم اٹھاتی اپنے روم کی طرف بڑھ گئی ----

حبہ حبہ بات تو سنو ---- ارحم کا سارا غصہ ہوا ہو چکا تھا ----

اتنے میں مزمل آگیا ---- کیا ہوا ارحم بھائی خیریت ؟ ---- مزمل کے پوچھنے پر ارحم نے اسے موبائل دیتے ہوئے کہا کہ یہ اپنی حبہ آپی کو دے دینا ---- میں ذرا جلدی میں ہوں پھر کبھی آؤں گا ----

یہ سب بول کر ارحم تیزی سے ان کے گھر سے نکل گیا تھا ----

اور مزمل ہونق سا ارحم کو دیکھتا ہی رہ گیا ----

خیر دے دیتا ہوں ---- وہ کندھے اچکاتا حبہ کے روم کی طرف بڑھ گیا

آپی دروازہ کھولیں ---- حبہ دروازہ کیسے کھولتی وہ تو رونے میں مصروف تھی

----

مزمل کے اتنا کہنے پر بھی جب حبہ نے دروازہ نہیں کھولا تو مزمل نے جا کر مرحا کو موبائل دے دیا ----

مرحا آئی تو دروازہ ناک کرنے سے پہلے ہی حبہ نے دروازہ کھول دیا

کیا ہوا ہے حبہ ؟ ---- مرحا نے پوچھا تو حبہ نظریں چرا گئی ----

کچھ نہیں مما ---- مجھے کیا ہونا ہے ؟ حبہ نے آئینے میں اپنا جائزہ لیتے ہوئے کہا

----

یہ موبائل ارحم دے کر گیا ہے ---- تم دونوں کے درمیان جو بھی مسئلہ ہے اسے جلد از جلد حل کرو ---- اور اس سے بات کر لینا ---

یہ سب بول کر مرحا باہر چلی گئی تھی ----

اور حبہ اپنی ماں کی بات سن کر گہری سانس لے کر رہ گئی ----

موبائل کو اٹھا کر ایک نظر دیکھا اور پھر بیڈ پر اچھالتے وہ روم سے باہر چلی گئی تھی ----

💞💞💞💞💞💞💞💞💞💞💞

زوہیب حبہ کو دیکھ کر اُٹھنے لگا تو اس نے اُٹھنے سے منع کر دیا ----

پاپا اب آپ کی طبیعت کیسی ہے ؟ حبہ نے پوچھا تو زوہیب کی مسکراہٹ کافی گہری ہو گئی تھی ---- میرے لیے سب اتنے فکر مند ہیں حالانکہ مجھے کچھ بھی نہیں ہوا اور ہو بھی کیسے سکتا ہے کہ آپ سب لوگوں کی دعائیں جو میرے ساتھ ہیں ---- حبہ کافی دیر زوہیب اور احتشام سے باتیں کرتی رہی پھر اٹھ کر اپنے کمرے میں آ گئی ----

حبہ نے موبائل ہی چیک نہیں کیا تھا اب جو دیکھا تو تقریباً پچاس مسڈ کالز آئی ہوئی تھیں

اور کتنے ہی میسیجز تھے ----

میں بھی شاید اوور ری ایکٹ کر گئی ---- مگر ارحم بھی تو مجھ سے آرام سے بات کر سکتے تھے ناں ----

اتنا غصہ کرنے کی کیا ضرورت تھی ؟ ---- حبہ کو اپنی غلطی کا احساس ہونے لگا تھا تب ہی فون بجا تھا ---- ارحم کا نمبر موبائل کی سکرین پر جگمگا رہا تھا ----

اسلام و علیکم ---- حبہ نے فون ریسیو کیا تو ارحم نے دل ہی دل میں خدا کا شکر ادا کیا تھا ----

وعلیکم السلام ---- کیسی ہیں آپ ؟ ارحم نے پوچھا تو حبہ کو بھی اطمینان ہوا تھا کہ ارحم اس سے ناراض نہیں تھا ----

میں ٹھیک ہوں ---- حبہ نے کہا

اتنے نخرے کیوں دکھاتی ہو ؟ آپ کو کتنی کالز کیں مگر آپ نے کوئی جواب نہیں دیا ---- مصروف تھی تو بتا دیتی کہ بات نہیں کر سکتیں

ارحم پھر سے شروع ہو گیا تھا ----

حبہ نے ارحم کو ساری تفصیل بتائی تو ارحم کچھ مطمئن ہوا ----

دراصل عادت بھی نہیں ہے ناں تو اس لیے موبائل ساتھ نہیں رکھتی

حبہ نے وجہ بتائی تھی ---- تو عادت ڈال لو ---- ایک عدد شوہر آپ کی کال کا منتظر رہتا ہے ---- اور ارحم کی اس بات پر حبہ مسکرا دی ----

حبہ پلیز آپ حمزہ سے بات مت کیا کرو ---- وہ مجھے بالکل پسند نہیں --- اور ارحم کی بات سننے کے بعد حبہ کو ارحم کے غصے کی اصل وجہ سمجھ آئی تھی

----

مطلب کیا ہے آپ کا؟ ---- حبہ تپ گئی تھی ----

بس مجھ سے برداشت نہیں ہوتا کہ وہ آپ کو دیکھے بھی ---- اور آپ بھی تو کیسے اس سے ہنس ہنس کر باتیں کر رہی تھی ----

ارحم کی اس بات پر حبہ کا خون کھولنے لگا ----

ارحم شرم آنی چاہیے آپ کو ---- کیسی اوچھی بات کی ہے آپ نے ----

اور اگر آپ کو یہ لگتا ہے ناں کہ میں اس میں انٹرسٹڈ ہوں تو آپ کی اطلاع کے لیے عرض ہے کہ آپ سے بہت پہلے میرے سامنے حمزہ کا آپشن موجود تھا ---- مگر میں نے آپ کو چنا ---- کیوں کہ حمزہ کے حوالے سے میرے ذہن میں کبھی ایسی کوئی بات تھی ہی نہیں ---

اور ہاں ایک اور بات کہ جب مما نے مجھ سے آپ کے رشتے کے بارے میں بات کی تو انھوں نے مجھ سے میری مرضی پوچھی تھی ---- انھوں نے مجھ پر کوئی زبردستی نہیں کی ------

آپ میرا انتخاب تھے ---- ورنہ اگر میں آپ کے ساتھ شادی کرنے سے انکار کر دیتی تو دنیا کی کوئی طاقت مجھے آپ سے شادی کرنے پر مجبور نہیں کر سکتی تھی ----- اگر شادی کرنے کا اتنا شوق ہے تو اپنے ذہن کو صاف رکھئے ورنہ شادی کرنے کی ضرورت نہیں ----

یہ سب کہتے ہوئے اس نے کال ڈسکنیکٹ کر دی تھی ----

نن نہیں حبہ قسم سے ---- ارحم اپنی صفائی میں کچھ بولتا اس سے پہلے ہی حبہ نے کال ڈسکنیکٹ کر دی تھی -----

لعنت ہو تجھ پر ارحم ---- یہ کیا کر دیا ---- ارحم دل ہی دل میں خود کو لعنت ملامت کرنے لگا ----

وہ لان میں کھڑا حبہ سے فون پر بات کر رہا تھا اور جب حبہ نے فون بند کر دیا تو ارحم نے زور سے کرسی کو لات مار کر گرا دیا تھا ---- پھر اپنا موبائل پھینکنے لگا تو خیال آ گیا کہ ایک اور غلط کام کر دیا تو پھر سے افسوس ہو گا کہ پچھلے مہینے ہی تو ایک لاکھ کا موبائل خریدا تھا اب اسے توڑ دیتا تو اپنا ہی نقصان تھا ویسے بھی وہ بنا سوچے سمجھے اپنا کافی نقصان کر چکا تھا -----

فریال ڈرائنگ روم کی کھڑکی سے ارحم کی ساری کاروائی دیکھ چکی تھیں ---- اسے غصے میں دیکھا تو لان میں آ گئیں ----

میرے بیٹے کو کس چیز پر اتنا غصہ آ گیا ہے ----

فریال کے اس سوال پر ارحم سر جھکا گیا ----

حبہ سے لڑائی ہوئی ہے کیا ؟ ---- اور فریال کی اس بات پر ارحم نے اسے حیرت سے دیکھا تھا ---- جی مما مگر آپ کو کیسے پتہ چلا ؟

میں ڈرائنگ روم میں آئی تھی تو تمھیں غصے سے بات کرتے ہوئے دیکھا تو مجھے لگا کہ شاید حبہ پر ہی غصہ ہو ---- فریال نے کہا تو ارحم نے منہ دوسری طرف پھیر لیا ----

مما وہ فون ہی ریسیو نہیں کرتی پھر نخرے دکھاتی ہے ----

ارحم اصل بات چھپا گیا تھا ----

ابھی تمھارا اور اس کا رشتہ نیا نیا ہے پھر اسے موبائل کی عادت بھی نہیں تھی --- آہستہ آہستہ وہ تمھاری اور موبائل کی عادی ہو جائے گی ---- اور جب اسے تمھاری عادت ہو جائے گی تو تمھارے بغیر ایک پل بھی نہیں رہے گی ---- اسے اور اپنے رشتے کو کچھ وقت دو --

سب ٹھیک ہو جائے گا ---- وہ ابھی بہت چھوٹی ہے لا ابالی طبیعت ہے اس کی --- شادی ہو جائے گی تو سب سمجھ آ جائے گی اسے ---- تم بھی کچھ صبر سے کام لو --- یہ سب بول کر وہ جانے لگی تو ارحم نے فریال کو زوہیب کے بارے میں بتایا تھا ---- اوہ اچھا چلو اللہ نے خیر کی ہم شام میں چلیں گے --- فریال نے کچھ سوچتے ہوئے کہا تو ارحم نے جانے سے انکار کر دیا ---- مما میں نہیں جاؤں گا ---

💞💞💞💞💞💞💞💞💞💞💞

اتنا غصہ صحت کے لیے اچھا نہیں ہوتا ----

فریال نے ارحم سے کہا تو وہ نا چاہتے ہوئے بھی مسکرا دیا ----

سب اپنے کمروں میں چلے گئے تو مرحا زوہیب کے پاس آ کر بیٹھ گئی تھی ----
کیسی طبیعت ہے اب آپ کی ؟

مرحا نے زوہیب کے پاس بیٹھتے ہوئے پوچھا ----

میں تو ٹھیک ہوں مگر تم مجھے ٹھیک نہیں لگ رہی ---- زوہیب نے مرحا کو جانچتی نظروں سے دیکھتے ہوئے کہا تو مرحا رونے لگی

زوہیب آپ مجھے معاف کر دیں ---- میں آپ کی حق تلفی کرتی رہی

نہیں ماہی ایسا مت کہو تم نے ہمیشہ میرا بہت خیال رکھا ہے ----

زوہیب جانتا تھا کہ مرحا کیا کہنا چاہتی تھی اسی لیے اسے تسلی دینے لگا ----

حبہ کی وجہ سے میں آپ کے بارے میں غلط سوچتی رہی کہ شاید آپ اسے ڈھونڈنا ہی نہیں چاہتے تھے ---

مرحا کے آنسو ہی نہیں رک رہے تھے ---

اوہ اچھا تو دو دن سے اسی وجہ سے اداس ہو ؟ ---- زوہیب نے مرحا کا ہاتھ پکڑتے ہوئے پوچھا ----

اور یہ انکشاف آپ پر کب ہوا کہ میں نے اسے ڈھونڈنے کی کوشش کی تھی ؟---- احتشام نے بتایا ؟

زوہیب سوالیہ نظروں سے مرحا کی طرف دیکھنے لگا ---

ہمم --- مرحا نے تائید میں سر ہلایا تھا ----

پتہ ہے ماہی مجھے تمہاری یہی عادت بہت پسند ہے کہ تم نے مجھ سے کبھی جھوٹ نہیں بولا ----

اور ہاں اگر تم اسی وجہ سے میرے بارے میں کچھ الٹا سیدھا سوچتی رہی تو کوئی بات نہیں --- میں سمجھ سکتا ہوں کہ اولاد کی تڑپ کیا ہوتی ہے ------ بے شک قرآن پاک میں کھلے الفاظ میں بیان کیا گیا ہے کہ مال اور اولاد فتنہ ہیں ---- یعنی مال اور اولاد کی وجہ سے انسان کسی کے ساتھ کچھ بھی کر سکتا ہے

مگر تم نے تو ایسا کچھ نہیں کیا ---- ہمیشہ میری ہر بات مانی ہے --- میرے بچوں کی اچھی تربیت کی میری ماں کا خیال رکھا

ماہی میں تمہاری صرف ادنی سی غلطی کی وجہ سے تمہارے ان سب احسانات کو فراموش نہیں کر سکتا جو تم مجھ پر کرتی رہی ہو

بے شک تم ایک اچھی بیوی ہو ---- میں تم سے راضی ہوں اور میں دعا کرتا ہوں کہ میرا رب بھی تم سے راضی ہو آمین ---- ثم آمین

آمین --- مرحا روتے ہوئے بھی مسکرانے لگی تھی ----

رات کے تقریباً نو بجے فریال فیصل اور ارحم زوہیب کی طبیعت پوچھنے آئے تھے--- حبہ کو جیسے ہی پتہ چلا تو وہ سوتی بن گئی

مرحا اسے بلانے اس کے کمرے میں آئی تو اس نے طبیعت کی خرابی کا بہانہ بنا کر ملنے سے انکار کر دیا----

مرحا کے لاکھ کہنے پر بھی حبہ ٹس سے مس نہ ہوئی تو مرحا بھی واپس چلی گئی

----

وہ آج دراصل جلدی سو گئی ہے --- سر میں درد تھا ناں اسی لئے ---

مرحا نے شرمندہ ہوتے ہوئے کہا---

کوئی بات نہیں --- اب تو آنا جانا لگا رہے گا ناں ---

فریال نے بمشکل مسکراتے ہوئے کہا کیوں کہ وہ ارحم اور حبہ کی آپس کی ناراضگی کے بارے میں جانتی تھیں ---

مگر اب فریال کو لگا کہ لڑائی شاید زیادہ شدت اختیار کر چکی تھی تب ہی حبہ ان لوگوں سے ملنے بھی نہیں آئی تھی ----

مرحا زرا باہر آنا مجھے تم سے بات کرنی ہے ---- یہ کہتے ہوئے فریال اٹھ گئی اور مرحا کے ساتھ باہر لان میں آ گئی تھی ---

جی کہیں فریال بھابھی ---- مرحا نے سوالیہ نظروں سے فریال کو دیکھا تھا ----

حبہ اور ارحم کی آپس میں کیا بات ہوئی تھی ؟ اور فریال کی اس بات پر مرحا فریال کو حیرت سے دیکھنے لگی ----

آج دوپہر میں ارحم فون پر بات کرتے ہوئے بہت غصے میں تھا ---- مگر شاید اس نے مجھے صحیح بات نہیں بتائی ----

فریال بھی تو فریال تھی اپنے بیٹے کی رگ رگ سے واقف تھی ----

آپ ارحم کو بلائیں میں حبہ کو بلاتی ہوں ---- دونوں کی سامنے بات ہو جائے تو اچھا ہے ----

مرحا اور فریال اسی کے کمرے میں آ گئی تھی ---- جبکہ ارحم باہر ہی کھڑا تھا ----

حبہ نے آنکھوں پر بازو رکھا تھا اس لیے اسے پتہ ہی نہیں چلا کہ مرحا کے ساتھ کوئی اور بھی روم میں داخل ہوا تھا ----

حبہ اٹھو ارحم آیا ہے ---- مرحا نے اس سے کہا تو حبہ نے روتے ہوئے کہا کہ ان سے کہہ دیں مجھے شادی ہی نہیں کرنی ---- اور حبہ کی اس بات پر ارحم کو اپنی جان نکلتی محسوس ہوئی تھی ----

فریال بھی حبہ کی بات سن کر پریشان ہو گئ تھی ---

تب ہی وہ حبہ کے پاس آ کر بیٹھی تھی ----

حبہ بیٹا اٹھو ---- فریال کی آواز سن کر حبہ کو جیسے کرنٹ لگا تھا

اٹھ کر دیکھا تو فریال اس کے پاس بیٹھی تھی ----

حبہ کی آنکھیں رو رو کر سرخ ہو رہی تھیں ----

ارحم اندر آؤ ---- فریال نے ارحم کو آواز دی جو روم کے دروازے پر ہی کھڑا تھا

---- جی مما --- ارحم نے ایک چور نگاہ حبہ پر ڈالی تھی ----

کیا کہا ہے تم نے حبہ سے ؟ فریال کا چہرہ غصے سے سرخ پڑنے لگا

مما وہ میں نے ---- ارحم کو وضاحت دینے کے لیے الفاظ ہی نہیں مل رہے تھے ----

سچ سچ بتاؤ ورنہ اچھا نہیں ہو گا ---- فریال نے ارحم کی طرف غصے سے دیکھتے ہوئے کہا تو وہ نظریں جھکا گیا ----

اچھا تم نہیں بتاؤ گے تو میں حبہ سے ہی پوچھ لیتی ہوں ----

یہ کہتے ہوئے فریال نے حبہ کی طرف دیکھا تو حبہ کی نظر جب ارحم پر پڑی تو ارحم التجائی نظروں سے حبہ کی طرف دیکھنے لگا ----

اتنا اونچا لمبا شخص چھٹانک بھر لڑکی کی منتیں کر رہا تھا

شاید حبہ کو بھی اس کی حالت پر ترس آ گیا تھا ----

تب ہی ارحم کے خلاف کچھ نہ کہا ----

نہیں تائی جان وہ بس ویسے ہی مجھے ارحم پر غصہ آ گیا تھا

فریال اور مرحا کو حبہ کی بات پر یقین کیسے آتا کیونکہ وہ ارحم کو اشارہ کرتے ہوئے دیکھ چکی تھیں ----

ٹھیک ہے جیسے تمھاری مرضی مگر اب تم دونوں اپنے آپس کے معاملات خود حل کرنا --- یہ کہتے ہوئے فریال روم سے نکل گئی اور مرحا بھی روم سے باہر چلی گئی --- البتہ ارحم ابھی تک وہیں کھڑا تھا ----

آپ یہاں کیا کر رہے ہیں ؟ ---- حبہ نے کہا تو ارحم ہاں میں سر ہلاتا وہاں سے نکل گیا ----

حبہ دروازہ بند کرنے کے لیے اٹھی تو جیسے ہی دروازے پر پہنچی تو ارحم پلٹ کر واپس آیا تھا ---- تھینک یو حبہ جان ----

اور ارحم کی اس بات پر حبہ نے اسے آنکھیں دکھائیں تو وہ ڈرنے کی ایکٹنگ کرتا وہاں سے چلا گیا ----

💞💞💞💞💞💞💞💞💞💞💞

ارحم اور حبہ کی جب سے لڑائی ہوئی تو تب ہی سے ارحم میسج کر کر کے حبہ سے معافیاں مانگ رہا تھا ---- کیوں کہ حبہ نے موبائل آف کر دیا تھا --- پھر کچھ دیر بعد جب اس نے موبائل آن کیا تو

کوئی پچاس ساٹھ میسجز تو ارحم نے اسے کر ہی دیئے تھے ----

میں آپ سے بہت محبت کرتا ہوں ----

حبہ آئندہ ایسا نہیں ہو گا ----

پلیز مجھے معاف کر دو ----

اور پتہ نہیں کیا کچھ اس نے میسیجز میں لکھ دیا تھا ----

حبہ نے ارحم کے میسیجز کا کوئی جواب نہیں دیا ----

اور موبائل دوبارہ سے آف کر کے رکھ دیا تھا ---- اور جب مرحا نے آ کر بتایا کہ ارحم اور اس کی فیملی آئی ہے تو حبہ نے بھی سوچ لیا تھا کہ کس طرح ارحم سے بدلہ لے --- اسی وجہ سے وہ ان لوگوں کے سامنے ہی نہیں گئی ---- اور جب ارحم اس کی طرف التجائی نظروں سے دیکھ رہا تھا تو حبہ کو دل ہی دل میں بہت خوشی محسوس ہوئی تھی ---

مگر ایک تو وہ ابھی ارحم کے سامنے کسی قسم کی نرمی نہیں برتنا چاہتی تھی اور دوسرا یہ کہ ارحم نے اس کے کردار پر انگلی اٹھائی تھی جس کا اسے بہت دکھ ہوا تھا --- اور اسی وجہ سے وہ ابھی ارحم کو دل سے معاف نہیں کر پائی تھی مگر وہ

سب کے سامنے تماشہ نہیں بنانا چاہتی تھی تب ہی ارحم کی بات کو چھپا گئی

----

ارحم سمجھ رہا تھا کہ حبہ نے اسے معاف کر دیا مگر وہ نہیں جانتا تھا کہ اس کی اس غلطی کی اسے کتنی بڑی سزا ملنے والی تھی ----

💞💞💞💞💞💞💞💞💞💞💞

اگلی صبح مرحا خالہ کے پاس آئی تھی خالہ وہ خرم بھائی آئے ہیں

خالہ حیران سی مرحا کو دیکھنے لگیں ---- اچھا میرا بیٹا آیا ہے ----

بلاؤ ناں اسے ---- خالہ بھی خوشی سے اٹھ کر کھڑی ہو گئیں ----

خرم مرحا کے ماموں کا اکلوتا بیٹا تھا ---- وہ لگ بھگ احتشام کی عمر کا ہی تھا جب وہ تقریباً بارہ سال کا تھا تو اس کے ماں باپ ایک حادثے میں انتقال کر گئے تھے تو اس کی پرورش کی ذمہ داری مرحا کی خالہ نے لے لی تھی --- نا صرف زوہیب کی امی نے اسے اپنا بیٹا سمجھا بلکہ سویرا اور زوہیب بھی خرم کو اپنا

بھائی سمجھتے تھے ۔۔۔ لیکن جب انھوں نے خرم کی شادی کی اور اس کا بیٹا پیدا ہوا اور احتشام کی بیٹی اسوہ پیدا ہوئی تو کہا کرتا تھا کہ اسوہ میری بہو بنے گی مگر شادی کے تین سال بعد ہی اس کی بیوی اپنے کسی کزن کے توسط سے اسے کینیڈا لے گئی ۔۔۔۔

اور پھر وہیں خرم کو جاب بھی مل گئی ۔۔۔۔ شروع شروع میں تو خرم فون کر کے حال احوال کر لیا کرتا تھا مگر جیسے ہی احتشام کے جیل جانے اور اشعر کی ڈیتھ کی خبر ملی تو خرم نے تعلق ہی ختم کر لیا تھا ۔۔۔۔ اور مڑ کر کبھی خبر ہی نہیں لی ۔۔۔۔ اور اب جب کہ وہاں اس کی جاب بھی ختم ہو گئی تو اتنے سالوں کے بعد وہ واپس پاکستان لوٹ آیا تھا ۔۔۔۔ گھر کے باقی سب لوگ تو خوش تھے مگر احتشام نے جب خرم کو دیکھا تو اس کا حلق تک کڑوا ہو گیا تھا ۔۔۔۔

لیکن پھر بھی دنیا داری نبھانے کی خاطر اس سے مل لیا ۔۔۔۔

اس کے بیوی بچے بھی اس کے ساتھ ہی آئے تھے ۔۔۔۔

خالہ ہم کچھ دن یہیں رہیں گے ---- پھر کوئی گھر دیکھ کر میں اپنی رہائش کا انتظام کر لوں گا ---- خرم نے کہا تو خالہ نے بھی اسے اپنے گھر میں رکھنے سے انکار نہیں کیا تھا ----

باتوں باتوں میں اس نے اپنے ارادے ظاہر کر دیئے تھے ----

خالہ میں چاہتا ہوں کہ اسوہ کا رشتہ اپنے بیٹے افنان سے کر دوں ----

بیٹا تم اس کے ماں باپ سے پوچھ لو اگر وہ رضامند ہیں تو مجھے بھلا کیا اعتراض ہو سکتا ہے ---- انھوں نے احتشام اور سویرا کی طرف دیکھتے ہوئے کہا تو احتشام تو پہلے ہی تپا ہوا تھا ---- فوراً سے اٹھ کر کھڑا ہو گیا --- خالہ ان سے کہہ دیں کہ یہ جتنے دن یہاں رہنا چاہتے ہیں رہیں مگر میری بیٹی پر نظر رکھنے کی بالکل بھی ضرورت نہیں ہے ---- اور ویسے بھی میں ان لوگوں کو اپنی بیٹی نہیں دے سکتا

----جو صرف مطلب کے پجاری ہوں ---- یہ سب کہتا وہ تن فن کرتا وہاں سے چلا گیا تھا ----

ان لوگوں نے وہ دن تو ان کے گھر گزار لیا مگر اگلے ہی دن وہ سب ان کے گھر سے چلے گئے تھے ----

💞💞💞💞💞💞💞💞💞💞💞

بیٹا تم انھیں معاف کر دیتے ---- خالہ نے احتشام سے کہا تو اس نے بمشکل خود پر ضبط کیا تھا ----

خالہ آپ معاف کر سکتی ہیں مگر میں نہیں ---- اور ویسے بھی انھوں نے میرے ساتھ ایسا کچھ نہیں کیا کہ میں انھیں معاف کروں ---- لیکن میں اپنی معصوم بچی کا رشتہ انھیں نہیں دے سکتا ----

احتشام بہت غصے میں تھا ----

اچھا چلو چھوڑو اس بات کو ---- اللہ ہماری اسوہ کا نصیب اچھا کرے

لیکن اس کی بھی شادی کی عمر ہو رہی ہے کوئی اچھا سا رشتہ دیکھ کر اس کی شادی کر دو ----

خالہ نے کہا تو احتشام نے تائید میں سر ہلایا تھا ----

جی خالہ اسوہ کے ایک دو رشتے آئے ہوئے ہیں ---- سوچ رہا ہوں کہ

جیسے ہی اسوہ کا رشتہ طے ہو جائے گا میں ارتضیٰ کی شادی بھی ساتھ ہی کر دوں گا ---- احتشام نے کچھ سوچتے ہوئے کہا ----

حبہ --- مرحا حبہ کے کمرے میں آئی تو اسے مخاطب کیا تھا

جی مما --- حبہ نے مرحا کی طرف دیکھا تھا

زمل کا فون آیا تھا --- وہ کہہ رہی تھی کہ وہ تمھیں بازار لے جانا چاہتی ہے ---- تمھیں کچھ شاپنگ کروانی ہے اس نے ----

مرحا نے کہا تو حبہ نے کوئی جواب نہیں دیا ----

حبہ تم نے سنا نہیں میں کیا کہہ رہی ہوں وہ تھوڑی دیر میں آتی ہو گی تیار ہو جاؤ ---- مرحا نے اسے منہ پھلائے دیکھا تو حیرت سے پوچھا ----

مما مجھے نہیں جانا ---- حبہ نے جانے سے صاف انکار کر دیا

نہ جانے کی وجہ جان سکتی ہوں ؟

حمزہ بھی ہو گا ان کے ساتھ ؟ حبہ نے کچھ سوچتے ہوئے پوچھا

ہاں ظاہر سی بات ہے مگر تمھیں حمزہ سے کیا مسئلہ ہے ؟

مما وہ ارحم کو حمزہ پسند نہیں ہے ---- انھوں نے مجھے سختی سے منع کیا ہے کہ میں اس کے سامنے بھی نہ جاؤں ---- اور حبہ کی اس بات پر مرحا نے حیرانی سے حبہ کی طرف دیکھا تھا ----

کیوں منع کیا ہے ؟ مرحا کو حبہ کی بات پر یقین ہی نہیں آرہا تھا

پتہ نہیں مما شاید اس لیے کہ میرے سر پر میرے سگے باپ کا سایہ نہیں ہے ---- یہ سب کہتے ہوئے حبہ کی آنکھیں نم ہو گئی تھیں -----

تم ایسا کیوں سوچتی ہو میری جان ؟ میں ہوں ناں تمھارے ساتھ --

مرحا کو آج اشعر کی کمی شدت سے محسوس ہوئی تھی ---- اپنے لیے نہیں بلکہ اپنی بیٹی کے لیے -----

مما آپ بھی تو رشتوں میں گھری ہوئی ہیں ----- پاپا بیبہ مزمل

آپ بھلا میرے لیے کیا کر سکتی ہیں ---- کوئی بھی میرے لیے کچھ نہیں کر سکتا ---- بس آپ مما کو انکار کر دیں کہ میں ان کے ساتھ نہیں جا سکتی ---- حبہ نے کہا تو مرحا نے تائید میں سر ہلایا تھا ----

ہیلو زمل وہ حبہ پہلے ہی بازاروں کے چکر لگا لگا کر تھک گئی ہے ----

اب وہ نہیں جانا چاہتی ۔۔۔۔ آپ لوگ ایسا کریں کہ اس کے لیے جو کچھ خریدنا ہے وہ خود ہی خرید لیں ۔۔۔۔ مرحا کو یہ سب کہتے بہت شرمندگی محسوس ہو رہی تھی ۔۔۔۔

جی اچھا ٹھیک ہے ۔۔۔ زمل مرحا کی بات سن کر اتنی شاکڈ ہو گئی کہ اس سے مزید کچھ بولا ہی نہیں گیا اور اس نے کال ڈسکنیکٹ کر دی

کیا ہوا زمل کس کا فون تھا ۔۔۔ حماد نے گاڑی کی چابیاں اٹھاتے ہوئے پوچھا تھا ۔۔۔

کک کچھ نہیں وہ مرحا کا فون تھا کہہ رہی تھی کہ سارہ ) حبہ ( ہمارے ساتھ نہیں جا سکتی اس کی طبیعت کچھ ٹھیک نہیں ہے ۔۔۔۔ زمل نے حماد کو سچ نہیں بتایا تھا ۔۔۔۔

تو ہم کل چلے جائیں گے پرسوں سے فنکشن شروع ہیں ناں ؟ کل کا دن تو ہے ناں ہمارے پاس ---- حماد نے کچھ سوچتے ہوئے کہا

نہیں حماد ہم آج ہی چلے جاتے ہیں ویسے بھی مجھے اس کی پسند کا پتہ ہے --- وہ ویسے بھی تھک گئی ہے روز روز بازار جا کر ----

زمل کی بات سنتے ہوئے حماد نے اس کے چہرے کے تاثرات کو سمجھنے کی کوشش کی تھی جو مسکرانے کی کوشش کر رہی تھی مگر حماد کو زمل کے چہرے پر صرف کرب کے تاثرات نظر آ رہے تھے

زمل تم ٹھیک ہو ؟ حماد نے جیسے ہی زمل کو بازوؤں سے پکڑا اس نے رونا شروع کر دیا ----

کیا ہوا ہے زمل ؟ مرحا نے کیا کہا ہے تم سے ؟ حماد نے اسے صوفے پر بٹھاتے ہوئے پوچھا ----

اگر سارہ ہماری سگی بیٹی ہوتی تو ہمیں اس کو کہیں بھی ساتھ لے جانے کے لیے کسی کی اجازت کی ضرورت نہ پڑتی ---- ہم پورے حق سے اسے ساتھ لے جاتے ناں ---- زمل کی آواز رندھ گئی تھی ----

کیا کہا ہے مرحا نے ؟ حماد کو زمل کی باتیں سن کر بہت تکلیف ہو رہی تھی ---- اسی لئے زمل سے پوچھنے لگا

شاید مرحا سچ ہی کہہ رہی ہو گی کہ سارہ تھک گئی ہے ----

زمل نے حماد کے ساتھ ساتھ خود کو بھی تسلی دینے کی کوشش کی تھی ----

اب تم کیا چاہتی ہو ؟ حماد نے زمل کا ہاتھ پکڑے ہوئے پوچھا ----

ہم بازار چلتے ہیں ---- جیولر سے سیٹ بھی اٹھانے ہیں ----

اپنے اور سارہ کے کپڑے بھی سلنے کے لیے دیئے ہوئے تھے وہ بھی تو لینے ہیں اور تھوڑی شاپنگ کرنی ہے --- ابھی نکلیں گے تو ہی سب ہو پائے گا --- زمل نے خود کو نارمل ظاہر کرتے ہوئے کہا تو حماد نے تائید میں سر ہلایا تھا ----

ٹھیک ہے میں انتظار کر رہا ہوں ---- اور وہ حمزہ کہاں ہے ؟ اس نے نہیں جانا کیا ؟ حماد کو یاد آیا تو اس نے پوچھ لیا ----

اس نے کہا کہ لیڈیز کی شاپنگ میں میرا کیا کام ہے آپ لوگ چلے جائیں --- اور ایک طرح سے صحیح کہا اس نے اب سارا دن وہ میرے ساتھ شاپنگ کے لیے کہاں خوار ہوتا پھرے گا ----

بلکہ میں نے سوچا تھا کہ آپ بھی مجھے اور سارہ کو ڈراپ کر دیتے اور جب ہم شاپنگ کر لیتے پھر واپس پک کر لیتے ہمیں مگر چلیں جیسے اللہ کی مرضی --- زمل گہری سانس لے کر رہ گئی تھی ----

چلو جلدی کرو دیر ہو رہی ہے ----

حماد یہ کہتے ہوئے باہر نکل گیا تھا ---- اور پھر زمل نے بھی جلدی سے گیٹ لاک کیا اور گاڑی میں آ کر بیٹھ گئی

💞💞💞💞💞💞💞💞💞💞💞

حماد یہ دیکھیں یہ سوٹ اچھا لگ رہا ہے ناں ---- ہماری سارہ پر بہت جچے گا ---- زمل ایک سوٹ کی طرف اشارہ کر کے حماد سے پوچھنے لگی تو حماد نے بھی زمل کی بات کی تائید کی تھی ----

ہاں ہماری سارہ پر تو سب کچھ ہی اچھا لگتا ہے ----

ہاں بس ایک مسئلہ ہے پتہ نہیں اسے پسند آئے یا نہیں ----

حماد نے بہت دکھ سے یہ بات کہی تھی ----

تب ہی شاپ میں چار لوگ داخل ہوئے تھے ---- زمل اور حماد تو اپنی ہی دھن میں ایک دوسرے سے باتیں کر رہے تھے کہ جب ان لوگوں پر نظر پڑی تو دو منٹ کے لیے زمل اپنی آنکھیں نہیں جھپک سکی ----

کیوں کہ وہ کوئی اور نہیں سارہ ) حبہ ( ارحم فریال اور فیصل تھے ----

اور جب حبہ کی نظر زمل اور حماد پر پڑی تو اس کا دل کیا کہ یہ دھرتی پھٹ جائے اور وہ اس میں سما جائے ----

حبہ تو مسکرا بھی نہ سکی --- شرمندگی سے اس کا رنگ فق ہو گیا تھا کیونکہ ابھی اس نے مرحا سے کہلوایا تھا کہ وہ تھک گئی تھی اور ابھی وہ ان سب کے ساتھ بازار آئی ہوئی تھی----

زمل باقی سب سے بھی ملی اور پھر زمل نے خود کو نارمل ظاہر کرتے ہوئے حبہ کو گلے لگایا تھا -- حماد نے بھی حبہ کے سر پر ہاتھ رکھا تھا

چلو اچھا ہے تم مل گئی ---- یہ سوٹ کیسا ہے ؟ ہم لوگ یہی سوچ رہے تھے کہ سارہ ہوتی تو خود پسند کر لیتی ---- دیکھو کبھی کبھی دل سے نکلی ہوئی دعائیں کیسے قبول ہو جاتی ہیں ----

اب بتاؤ یہ اچھا ہے یا کوئی اور پسند ہے ---- اور اگر یہی پسند ہے تو کلر چوز کر لو ---- زمل نے پوچھا تو حبہ کے گلے سے آواز ہی نہیں نکل رہی تھی ---- مما جو بھی آپ کو پسند ہو لے لیں ---- حبہ نے بمشکل الفاظ ادا کئے تھے ----

ناراض ہو ہم سے ؟ --- زمل نے سارہ ) حبہ ( کو پریشان ہوتے دیکھا تو پوچھ لیا

---

نن نہیں --- مما --- مم میں ناراض نہیں ہوں ----

سارہ ) حبہ ( بہت شرمندہ تھی ---- مگر وہ کسی سے کہہ بھی نہیں سکتی تھی

-----

یہی ٹھیک ہے ---- بلکہ بہت پیارا ہے ---- مجھے بہت اچھا لگا ----

اور سارہ ) حبہ ( کے کہنے پر زمل نے وہ سوٹ اور تین چار اور سوٹ اس کی پسند سے پیک کروا لئے تھے ----

جیسے ہی مرحا نے زمل کو فون کر کے حبہ کے ساتھ جانے سے منع کیا تھا ----
اس کے فوراً بعد ہی فریال بھابھی کا فون آیا تھا ----

ہیلو مرحا کیسی ہو ---- حبہ سے کہو کہ جلدی سے تیار ہو جائے اس کی سینڈلز لینی ہیں --- اور کچھ جیولری وغیرہ بھی لینی ہے ----

ہم پندرہ منٹ میں پہنچ رہے ہیں ---- اس سے پہلے مرحا کچھ کہتی فریال بھابھی نے فون بند کر دیا ----

اور حبہ نہ چاہتے ہوئے بھی جانے کے لیے مجبور ہو گئی ----

زمل نے بس اسی شاپ سے اس کے پسند کے سوٹ لئے تھے اور پھر دوبارہ اسے نہیں کہا کہ وہ اس کے ساتھ مزید شاپنگ کرے ---

اور پھر خداحافظ کہتے زمل اور حماد وہاں سے نکل گئے تھے ----

جیسے ہی حبہ کی شاپنگ مکمل ہوئی اس نے ارحم سے گھر جانے کا کہہ دیا ----

ارحم پلیز مجھے آپ سے بات کرنی ہے ---- جب وہ شاپنگ مال میں بنے فوڈ پوائنٹ کی طرف لنچ کے لیے جانے لگے تب ہی حبہ نے ارحم کو الگ سے بات کرنے کا کہا تھا ----

مما ایک منٹ --- فریال کو کہہ کر وہ حبہ کے ساتھ تھوڑا سا دور چلا گیا تھا ----

ہاں بولو حبہ ---ارحم اسے پریشان دیکھ کر خود بھی پریشان ہو گیا تھا ----

مجھے گھر جانا ہے ---- حبہ نے ارحم سے کہا تو وہ حیران سا اسے دیکھنے لگا ----

حبہ کھانا کھالیں پھر چلتے ہیں ----

مجھے بھوک نہیں ہے ---- حبہ نے ناراضی سے کہا ----

پلیز مما بابا مائنڈ کریں گے ناں ---- چاہے دو نوالے کھا لو مگر انکار مت کرو پلیز حبہ ---- اور ارحم کے اتنا کہنے پر حبہ نے تھوڑا بہت کھا لیا تھا ----

لنچ کے بعد فریال اور فیصل وہیں شاپنگ مال میں ہی تھے جبکہ ارحم حبہ کو ڈراپ کرنے گھر کی طرف روانہ ہو گیا تھا ----

حبہ آپ ٹھیک ہو ؟ ارحم نے پوچھا تو حبہ نے ارحم کی بات کا کوئی جواب نہیں دیا تھا ----

حبہ پلیز بات کرو ---- ارحم کے اسرار پر بھی حبہ خاموش ہی رہی تھی ----

حبہ آپ اس دن والی بات پر ناراض ہو تو میں پھر معافی مانگتا ہوں

ارحم نے کہا تو حبہ نے ارحم کی طرف دیکھا بھی نہیں تھا----

آپ دھیان سے گاڑی چلائیں مجھے مرنے کا کوئی شوق نہیں ہے----

حبہ نے بہت سنجیدگی سے کہا تھا مگر ارحم نے بہت محبت سے اسے دیکھتے ہوئے

کہا کہ جی مجھے بھی آپ کے ساتھ بہت جینا ہے-----

ابھی تو ہمارے ننھے ننھے بچے بھی آنے ہیں اس دنیا میں-----

اور ارحم کی اس بات پر حبہ نے کوئی رسپانس نہیں دیا تھا----

اتنے میں گھر آگیا تو وہ خدا حافظ کہتے ہوئے گھر میں داخل ہو گئی تھی----

بہت ہی بے مروت ہے اندر آنے کا نہیں کہہ سکتی تھی----

ارحم تیری تو کوئی عزت ہی نہیں ہے ---- خود سے کہتے اس نے سر جھٹکتے گاڑی اسٹارٹ کر دی تھی

---

حبہ بیٹا آ گئی ؟ مرحا نے اسے آتے دیکھا تو اس کے ماتھے کو چومتے ہوئے پوچھا

--- جی مما میں اپنے روم میں ہوں ---- مجھے کوئی ڈسٹرب نہ کرے ---- حبہ نے مرحا سے کہا اور اپنے کمرے میں چلی گئی ---- مرحا جانتی تھی کہ وہ کس وجہ سے پریشان تھی اسی لیے اس سے وجہ پوچھنی مناسب نہیں سمجھی ----

---

ارحم اپنے روم میں سونے کے لیے جا رہا تھا تب ہی فریال نے اسے بلایا تھا ---

جی مما بولئے --- ارحم وہیں فریال کے پاس بیٹھ گیا تھا ---

مجھے سچ سچ بتاؤ --- حبہ اور تمھارے درمیان کیا مسئلہ چل رہا ہے

فریال سخت برہم تھیں -----

کچھ بھی نہیں ہے مما ---- اس چھٹانک بھر کی لڑکی نے سب کو پریشان کیا ہوا ہے ---- اسے بھی بہت غصہ تھا حبہ پر جو اب اپنی ماں کے سامنے نکال رہا تھا ----

ہاں اور تم اسی چھٹانک بھر کی لڑکی کے پیچھے پاگل تھے ----

فریال نے بھی اسی ٹون میں جواب دیا تھا ----

مما میں تو اب بھی اس کے پیچھے پاگل ہوں ----

وہی مجھے منہ نہیں لگاتی ---- ارحم منہ میں بڑبڑایا تھا

مما اگر آپ نے مجھ سے یہی سب باتیں کرنی ہیں تو مجھے اجازت دیں کہ میں جا کر سو جاؤں --- یہ حبہ نامے پر کل بھی بات ہو سکتی ہے --- ساری زندگی اس نے یہیں رہنا ہے ہمارے ساتھ پھر اسی سے سب پوچھ لیجیے گا کیونکہ میں تو ویسے بھی آپ سے جھوٹ ہی بولوں گا ---- یہ کہتے ہی ارحم اٹھا اور اپنے کمرے میں آتے ہی بیڈ پر لیٹا اور نیند کی وادیوں میں اتر گیا تھا ----

کتنا بدتمیز ہو گیا ہے یہ ---- اپنی ماں کا بھی کوئی خیال نہیں رہا ہے اسے ----- جانے ان دونوں کے درمیان میں کیا چل رہا ہے جو دونوں ہی بتانے کو تیار نہیں ہیں ---- خود سے کہتی وہ اپنے کمرے کی طرف چلی گئی ----

💞💞💞💞💞💞💞💞💞💞💞

زمل اور حماد صبح گیارہ بجے کے گھر سے نکلے اور رات دس بجے گھر واپس آئے تھے ----

حمزہ بیٹا کھانا کھایا تم نے ؟ زمل نے پوچھا تو حمزہ مسکرا دیا ----

مما آپ کو میری صحت دیکھ کر لگتا ہے کہ میں کبھی کھانا مس کر سکتا ہوں ؟ ---- اور حمزہ کی اس بات پر زمل اور حماد ہنسنے لگے

مما سارہ کیسی ہے ---- کیا کیا شاپنگ کی ؟ اس کی مرضی سے کروائی ناں آپ نے ساری شاپنگ ؟---- وہ اپنی ہی دھن میں سوال کیئے جا رہا تھا ----

ہاں آؤ میں اس کی ساری چیزیں دکھاتی ہوں ----

یہ دیکھو گولڈ کا سیٹ کیسا ہے ؟ ---- اور یہ گولڈ کے کڑے ہیں ----

یہ سیٹ میری اور حماد کی طرف سے اور یہ کڑے امی جان کی طرف سے

زمل ان کڑوں کو دیکھ کر کچھ اداس ہوئی تھی ----

ہمم مما زبردست بہت پیارے ہیں ----

اور یہ کپڑے دیکھو کچھ سوٹ تو میں نے سلوا لئے تھے اور کچھ ان سلے ہی دوں گی اسے ---- سینڈل کے لیے اس نے منع کر دیا کہہ رہی تھی بہت زیادہ جمع ہو گئی ہیں ---- تو اس لیے میں نے نہیں لیں ----

اور یہ دیکھو جیولری ---- زمل نے دکھایا تو حمزہ بہت خوش ہوا ----

مما یہ سارہ کو ہم کب دینے جائیں گے ---- حمزہ بظاہر خوش دکھنے کی کوشش کر رہا تھا مگر اندر سے بہت اداس تھا ----

حمزہ ایک بات پوچھوں ؟ زمل نے کچھ سوچتے ہوئے کہا

جی مما کہیۓ --- حمزہ نے زمل کی طرف دیکھا تھا

امی جان کی وصیت تھی کہ یہ کڑے میں تمھاری دلہن کو پہناؤں

مگر اب یہ میں سارہ کو دینے لگی ہوں ---- تمھیں کوئی اعتراض تو نہیں ہے ---- اور زمل کی اس بات پر حمزہ تلخی سے مسکرایا تھا ---

کیونکہ وہ جانتا تھا کہ انیسہ بیگم کی ہمیشہ سے یہی خواہش تھی کہ سارہ اس کی دلہن بنتی ---- اور یہی وجہ تھی کہ انھوں نے زمل سے ایسا کہا تھا ----

مما میری طرف سے آپ سارہ کو پورا گھر اٹھا کر دے دیں مجھے کوئی اعتراض نہیں

اور یہ زیورات سونا چاندی پیسہ دولت یہ کچھ نہیں ہوتا ہے ---

اصل چیز تو دل کا سکون ہوتا ہے جو اگر میسر نہ ہو تو دنیا کی کوئی دولت آپ کے

کام نہیں آ سکتی --- بس میری دعا ہے کہ وہ ہمیشہ خوش رہے

یہ سب کہتے ہوئے حمزہ زمل کے گلے لگا تھا ----

اور چپ کے سے ایک آنسو حمزہ کے گال سے پھسل کر زمل کے دوپٹے میں

جذب ہو گیا تھا ----

💞💞💞💞💞💞💞💞💞💞💞

اگلے دن جب مرحا کچن میں چائے بنا رہی تھی تب ہی احتشام وہاں آیا تھا ----

مرحا سب خیریت ہے ناں ؟

جی بھائی سب خیریت ہے ---- لیکن آپ کیوں پوچھ رہے ہیں ؟

مرحا نے احتشام کی طرف حیرانگی سے دیکھا تھا ----

مجھے لگ رہا ہے کہ حبہ کچھ ٹھیک نہیں ہے ---- اس سے پوچھو اگر اسے کوئی مسئلہ کوئی پریشانی ہے تو وہ ہم سے کہہ سکتی ہے ----

مرحا میں یہ نہیں چاہتا کہ زندگی میں جو پریشانیاں تم نے اٹھائی ہیں ---- ان سب کا سامنا اسے بھی کرنا پڑے ----

احتشام یہ سب بول کر رکا نہیں تھا ---- اور مرحا بس گہری سانس لے کر رہ گئی تھی ----

حبہ میری جان تم باہر کیوں نہیں آ رہی ؟ سب تمہارا پوچھ رہے ہیں

مرحا حبہ کے روم میں آئی تو وہ دوسری طرف کروٹ لئے لیٹی تھی

اور مرحا کی آواز سنتے ہی حبہ نے آنکھیں بند کر لی تھیں جو کہ رو رو کر سوجھ چکی تھیں -----

مجھے پتہ ہے کہ تم جاگ رہی ہو ---- اگر بات نہیں کرنا چاہتی تو یہ اور بات ہے ---- مرحا نے حبہ کے بازو پر ہاتھ رکھتے ہوئے کہا تو حبہ فوراً سے اٹھ کر مرحا کے گلے لگ کر رونے لگی ----

کیا ہوا میری بچی ؟

اگر تم ارحم کی وجہ سے پریشان ہو تو میں اور زوہیب اس سے بات کریں گے کہ اس نے تمھیں ایسا کیوں کہا ؟ مرحا نے اس سے الگ ہوتے ہوئے کہا ----

نہیں مما وہ بات نہیں ہے ---- کل جب ہم ایک شاپ میں انٹر ہوئے تو

وہاں مما بابا پہلے سے موجود تھے ---- وہ میرے بارے میں کیا سوچتے ہوں گے ؟ آپ کو نہیں پتہ مما کہ اس وقت میرے دل پر کیا گزر رہی تھی ---- اور شاید مما بابا بھی مجھے دیکھ کر کافی حیران تھے ----

اور پتہ ہے مما میں تو مما بابا سے نظریں ہی نہیں ملا پا رہی تھی ---

حبہ اب بھی رو رہی تھی ----

پتہ ہے ماں باپ اپنے بچوں سے کبھی ناراض نہیں ہوتے ----

اور اب جلدی سے فریش ہو جاؤ زمل اور حماد بھائی ابھی تھوڑی دیر میں پہنچ رہے ہیں ---- وہ ساری چیزیں لے کر آ رہے ہیں جو تمھارے لئے خریدی ہیں ----

مرحا یہ سب کہہ کر جانے ہی لگی کہ حبہ پھر سے بول پڑی --- مما مگر پھر ارحم ---

ابھی حبہ کی بات بھی مکمل نہیں ہوئی تھی کہ مرحا نے اسے چپ کروا دیا --- اسے میں دیکھ لوں گی --- تم ریلیکس ہو جاؤ ----

یہ دیکھو سارہ ---- یہ سیٹ کیسا لگا تمھیں ---- زمل نے دکھایا تو وہ بھی مسکرا دی ---- مما سب کچھ بہت اچھا ہے ----

اچھا یہ کچھ سوٹ میں نے سلوا دیئے ہیں ---- پہن کر دیکھ لو فٹنگ وغیرہ صحیح ہے یا نہیں ---- پھر مجھے بتا دو -----

زمل نے کہا تو حبہ نے کہا مما آپ بھی میرے ساتھ آ جائیں ----

کیسی لگ رہی ہوں ؟ حبہ سوٹ پہن پہن کر دکھا رہی تھی اور زمل اسے دیکھ کر خوش ہو رہی تھی ---- اللہ میری بچی کو نظر بد سے بچائے آمین ---- زمل نے دل ہی دل میں دعا دیتے ہوئے اس کا ماتھا چوما تھا ----

پھر لڑکیوں نے ڈھولکی رکھی تھی --- اور رات گئے تک ان کے گھر شغل میلہ جاری رہا تھا ----

اگلے دن مایوں کا فنکشن تھا گھر میں بہت گہما گہمی تھی ----

جہاں ہر کوئی بہت خوش تھا وہاں بیبہ بہت اداس تھی کہ جس بہن کو وہ اپنا دشمن سمجھ رہی تھی اس بہن نے کچھ ہی دنوں میں اس کے دل میں گھر کر لیا تھا ----

حبہ آپی آپ کے بنا میں کیسے رہوں گی ؟ بیبہ نے حبہ کے پاس بیٹھ کر رونا شروع کر دیا ----

اوہ ہو میں آتی رہوں گی ناں ---- اور کبھی تم ملنے آ جایا کرنا ----

حبہ نے اس کے آنسو صاف کرتے ہوئے کہا ----

وہ دونوں ابھی باتیں ہی کر رہی تھیں کہ مرحا وہاں آئی تھی ----

چلو حبہ تیار ہو جاؤ زمل آنے والی ہے پارلر جانا ہے تم نے ----

پھر کچھ دیر میں زمل آئی تو وہ زمل کے ساتھ پارلر چلی گئی ----

بیہ بات سنو ---- حبہ چلی گئی تو مرحا بیہ کے پاس آ کر بیٹھ گئی تھی ----

جی مما --- وہ اپنی ماں کو سوالیہ نظروں سے دیکھنے لگی ----

ارتضیٰ تمھیں کیسا لگتا ہے ؟ ---- اور مرحا کے اس سوال پر بیہ اچھل ہی تو گئی تھی ----

مم مطلب ---- بیہ کے چہرے کا رنگ زرد پڑا تھا ----

بیہ تم اتنی نا سمجھ نہیں ہو کہ میری بات نہ سمجھ سکو ---- احتشام بھائی نے ارتضیٰ کے لیے تمھارا ہاتھ مانگا ہے اگر تمھیں کوئی اعتراض نہیں تو میں ہاں کہہ دیتی ہوں ---- مرحا نے صاف گوئی سے کام لیا تھا ----

مما پتہ نہیں ---- آپ کی مرضی ---- جیسا آپ چاہیں ----

بیہ کافی کنفیوژ ہو گئی تھی ----

💞 💞 💞 💞 💞 💞 💞 💞 💞 💞 💞

پھر میں ہاں کہہ دوں ---- حبہ نے بیہ کی طرف دیکھا تو وہ سر جھکا گئی تھی

----

خاموشی کا مطلب رضامندی ہی ہوتا ہے ---- مگر پھر بھی اگر کوئی اشو ہو تو ضرور بتانا ---- یہ کہہ کر مرحا وہاں سے اٹھ گئی تھی ---

مما آپ مجھ سے ناراض تو نہیں ہیں ؟ --- حبہ نے زمل سے پوچھا

مائیں اپنے بچوں سے کبھی ناراض نہیں ہوتیں ----

زمل نے کہا تو حبہ سر جھکا گئی تھی ----

وہ مما کل میں بازار نہیں جانا چاہتی تھی مگر تائی جان نے کہا کہ وہ ہر حال میں مجھے لے کر جائیں گی تو پھر نا چاہتے ہوئے بھی مجھے ان کے ساتھ جانا پڑا ----

حبہ کافی شرمندہ تھی ---- کوئی بات نہیں میری جان ---- میں ان چھوٹی چھوٹی باتوں کو دل پر نہیں لیتی --- تم بھی بھول جاؤ ---

زمل نے اس کے گال پر ہاتھ رکھتے ہوئے کہا --- تو حبہ نے زمل کے بازو پر سر رکھ دیا تھا ----

حماد صاحب گاڑی چلاتے ہوئے بس خاموشی سے ان دونوں کی باتیں سن رہے تھے

💞💞💞💞💞💞💞💞💞💞💞

ابھی وہ باتیں ہی کر رہی تھیں کہ پارلر پہنچ گئیں ----

واپس کب لینے آؤں ---- حماد نے پوچھا ----

میں کال کر کے بتا دوں گی --- زمل نے کہا اور وہ دونوں گاڑی سے نکل کر پارلر کی طرف بڑھ گئیں ----

پھپھو جان ---- مرحا اپنے کمرے میں اپنی کبرڈ سے کپڑے نکال رہی تھی تب ہی اسوہ نے اسے مخاطب کیا تھا ----

جی پھپھو کی جان ---- آؤ ناں وہاں کیوں کھڑی ہو ---- مرحا نے اسے کمرے کے دروازے کے پاس کھڑے دیکھا تو کہا ----

وہ مجھے آپ سے بات کرنی تھی --- اسوہ کچھ کنفیوژ سی تھی

اب تمھیں مجھ سے بات کرنے کے لیے میری اجازت کی ضرورت کب سے پڑنے لگی ؟ مرحا نے اس کے چہرے کو بغور دیکھتے ہوئے پوچھا

پھپھو جان وہ حارث تھا ناں میرا کلاس فیلو --- وہ مجھے لائک کرتا ہے اور مجھ سے شادی کرنا چاہتا ہے ----

اور اسوہ کی اس بات پر مرحا نے اسے حیرت سے دیکھا تھا ----

اور تم ؟ مرحا نے اس کی طرف سوالیہ نظروں سے دیکھا تھا ----

میں بھی ---- پہلے اسی نے کہا مجھ سے ---- پھر مجھے بھی اس میں انٹرسٹ ہو گیا ---- اسوہ نے چور نظروں سے مرحا کو دیکھا تھا ----

تو اب میں آپ کی کیا مدد کر سکتی ہوں ؟ --- مرحا نے انجان بنتے پوچھا

پھپھو پلیز آپ بابا سے کہیں ناں ---- اسوہ مرحا کے ہاتھ پکڑے اس کی منتیں کرنے لگی----

تمھارے بابا کا تو مسئلہ نہیں تمھاری ماں کے غصے کا تو تمھیں پتہ ہی ہے --- خوامخواہ میں بھی سویرا کے غصے کی زد میں آ جاؤں گی

مرحا کی بات سنتے ہی اسوہ جیسے رو دینے کو تھی

اچھا اچھا اب رونا شروع مت کر دینا ---- کہاں ہے وہ ؟

پھپھو وہ لوگ اسلام آباد میں رہتے ہیں مگر آج کل کراچی آئے ہوئے ہیں ----

اسوہ نے بتایا ----

اوہ ہو تو رابطے میں ہیں ---- مرحا نے کافی سنجیدگی سے کہا تو اسوہ گھبرا گئی

----

چلو یہ تو اچھی بات ہے کہ وہ لوگ اسی شہر میں ہیں ---- اس سے کہو کہ اپنے گھر والوں کو لے آئے ---- میں تمھارے ماں باپ سے بات کرتی ہوں ----

مرحا نے اس کے ہاتھ کو اپنے ہاتھ میں لیتے تسلی دی تو وہ مرحا کے گلے لگ گئی

---- تھینکس پھپھو جان ----

ہاں لیکن ایک بات یاد رکھو کہ تمھاری شادی کا فیصلہ صرف اور صرف احتشام بھائی ہی کریں گے اگر انھوں نے انکار کر دیا تو میں کچھ نہیں کر سکوں گی اور ایک اور بات کہ اگر وہ اس قابل ہوا کہ تمھیں سنبھال سکے تو ہم ضرور اس رشتے کے بارے میں سوچیں گے

ورنہ تمھیں ہر طرح کی صورتحال کے لیے تیار رہنا ہو گا ----

باقی جو تمھارے نصیب میں ہے وہ تمھیں ضرور ملے گا ----

مرحا نے اسے کہا تو اسوہ نے تائید میں سر ہلایا تھا ----

شام میں مایوں کی رسم تھی ---- فیصل اور فریال اور ان کے کچھ رشتے دار رسم کرنے آئے تھے ---- حبہ پیلا جوڑا پہنے سادگی میں بھی بہت حسین لگ رہی تھی ---- آج ارحم نہیں تھا ---- وہ گھر میں بیٹھا حبہ کو مس کر رہا تھا --- اور کہیں نہ کہیں حبہ کو بھی ارحم کی کمی بہت محسوس ہو رہی تھی

رسمیں کرنے کے بعد ان لوگ نے کھانا کھایا اور گھر روانہ ہو گئے ---- اور ان کے نکلنے کے بعد رات گئے تک گھر میں کافی رونق لگی رہی تھی

💞💞💞💞💞💞💞💞💞💞💞

اگلے دن زمل حمزہ کے ساتھ پاس ہی کی مارکیٹ تک گئی تھی اب واپس آ رہے تھے تو اس نے حمزہ کو گاڑی روکنے کا کہا --- حمزہ گاڑی روکنا ذرا --- یہاں میڈیکل سٹور سے حماد کی میڈیسن لے آؤ ----

مما آپ بھی آ جائیں ---- حمزہ نے گاڑی روکتے ہوئے کہا ----

حمزہ میں تھک گئی ہوں تم لے آؤ ---- زمل کافی تھک گئی تھی اس لیے جانے سے منع کر دیا ----

حمزہ جیسے ہی میڈیسنز لے کر وہاں سے نکلنے لگا ایک لڑکی اس سے ٹکرائی تھی ---- وہ اپنا توازن برقرار نہ رکھ سکی اور دھڑام سے نیچے گر گئی --- اور حمزہ نے بھی اسے سہارہ دینے کی غلطی نہیں کی تھی

ہے مسٹر دیکھ کر نہیں چل سکتے ---- وہ بہت غصے میں مگر آہستہ آواز میں حماد سے مخاطب تھی ----

میڈم آپ اپنے چہرے پر آئی زلفوں کو آنکھوں کے سامنے سے ہٹائیں گی تو کچھ نظر آئے گا ناں ----

حمزہ تو سدا کا منہ پھٹ تھا ---- اس نے زندگی میں کسی کی جائز بات نہیں سنی تو ناجائز کیسے سن لیتا ----

وہ بے چاری خود ہی اپنے ہاتھ اور کپڑے جھاڑتی اٹھ گئی تھی ----

جیسے ہی اٹھی تو اس کی ماں بھی اس میڈیکل سٹور میں انٹر ہوئی تھی ---- کیا ہوا اجالا ؟ ابھی تک میڈیسن نہیں لی آپ نے ؟

ارد گرد کے لوگوں کو نظر انداز کیئے وہ اپنی بیٹی سے بات کر رہی تھی --

آنکھوں کے سامنے تو اندھیرا رہتا ہے نام اجالا رکھا ہے واہ بھئی واہ

حمزہ منہ میں ہی بڑبڑایا تھا ---- لیکن اس لڑکی کے کان پتہ نہیں کتنے تیز تھے جو اس نے سن لیا ---- اور حمزہ کو گھور کر دیکھا تھا

ابھی حمزہ وہاں سے نکلنے کا سوچ ہی رہ تھا کہ زمل وہاں آئی تھی

حمزہ بیٹا منرل واٹر کی ایک بوٹل بھی لے لینا بہت پیاس لگی ہے ---

اور تب ہی اس لڑکی کی ماں نے زمل کو مخاطب کیا تھا ---

تم زمل ہو ناں ؟ ---- ارے کتنی بدل گئی ہو تم --- یہ کہتے ہوئے اس نے زمل کو گلے لگایا تھا ---- تم ہادیہ ہو ؟ تم تو آج بھی ویسی ہی لگتی ہو ---- وہ دونوں حال احوال کرنے لگیں ---- اور حمزہ دل ہی دل میں اپنا سر پیٹ کر رہ گیا تھا ---- لو جی اب مما ان اندھیرے اجالوں کے ساتھ سر کھپائیں گی ----

مما میں گاڑی میں ویٹ کر رہا ہوں آپ آ جائیے گا پھر ----

حمزہ تو ویسے ہی سدا کا بد مزاج ---- اخلاق تو ویسے بھی اس میں نام کو نہیں تھا تو آج کہاں سے لاتا بھلا ---- سلام کیے بنا ہی جانے لگا تب ہی زمل نے اسے روکا تھا ----

حمزہ آنٹی کو سلام کرو ----

حمزہ نے بھی پیچ و تاب کھاتے ہوئے ان سٹائلش سی آنٹی کو سلام کیا تھا ---

وعلیکم السلام کیسے ہو بیٹا --- زمل کی دوست حمزہ پر کچھ زیادہ ہی مہربان ہو رہی تھیں ----

میں ٹھیک ہوں ---- حمزہ نے بمشکل مسکراتے ہوئے جواب دیا

کیا کر رہے ہو آج کل وہ زیادہ ہی فری ہونے کی کوشش کر رہی تھیں

سٹڈیز --- آنٹی میری کال آ رہی ہے ایکسکیوزمی --- زمل کی دوست سے جان چھڑاتا وہ وہاں سے نکل گیا تھا ---

تمھاری بیٹی تو بہت پیاری ہے ---- گھر کہاں ہے ؟ زمل اصل مدعے پر آئی تھی ---- اور وہ زمل کی بات کو کچھ کچھ سمجھتے ہوئے دل ہی دل میں خوش ہو رہی تھی ---- ویسے بھی حمزہ پہلی نظر میں ہی اسے اپنی بیٹی کے لیے اک دم پرفیکٹ لگا تھا

ہاں ہاں زمل کیوں نہیں بلکہ میں تو کہتی ہوں کہ ابھی چلو ----

وہ ضرورت سے زیادہ ہی مسکرا رہی تھی ----

نہیں ابھی نہیں ---- تم فون نمبر لکھو پھر جب آنا ہو گا تو بتا دوں گی ---- یہ کہتے ہی زمل نے اسے فون نمبر نوٹ کروایا اور خدا حافظ کہتے ہوئے وہاں سے نکل گئی ----

💞💞💞💞💞💞💞💞💞💞💞

مرحا حبہ کے کمرے میں آئی تھی جب ہی مرحا نے دیکھا کہ حبہ کا فون مسلسل بج رہا تھا اور وہ کال ریسیو ہی نہیں کر رہی تھی ----

بلکہ مزے سے آئینے کے سامنے اپنے بال سنوار رہی تھی ----

حبہ تمھارا فون بج رہا ہے ---- اور جب مرحا نے یہ کہتے ہوئے فون کی سکرین پر دیکھا تو ارحم کا نمبر جگمگا رہا تھا ----

ارحم ڈارلنگ کالنگ ---- لکھا ہوا آ رہا تھا ----

مرحا نے دیکھا تو اس کے چہرے پر مسکراہٹ پھیل گئی ----

حبہ کے فون میں سارے نمبرز ارحم نے ہی سیو کیئے تھے----

اپنے ڈارلنگ کا فون ریسیو کر لو ----

مرحا نے حبہ کو معنی خیز نظروں سے دیکھتے ہوئے

اسے فون دیا تو حبہ نے منہ بناتے ہوئے فون ریسیو کرنے سے انکار کر دیا تھا

----

کیوں حبہ ؟ مرحا حیران تھی کہ وہ ایسے بی ہیو کیوں کر رہی تھی

مما اگر انھوں نے مما بابا سے بھی بات کرنے سے منع کر دیا تو میں کیا کروں گی ؟ ---- حبہ حماد اور زمل کے لیے پریشان تھی ----

افف ہو ---- حبہ خود سے پتہ نہیں کیا کچھ سوچ لیتی ہو ----

نہیں کرتا منع ---- میں اپنے روم میں ہوں تم سے کچھ بات کرنی ہے ---

ارحم سے بات کرو اور پھر میرے پاس آؤ --- مرحا یہ سب کہہ کر وہاں سے چلی گئی تھی ----

البتہ اب فون بجنا بند ہو گیا تھا ----

ارحم کو بہت غصہ آ رہا تھا ---- اتنی بار تو معافی مانگ لی ہے مگر جانے کیوں یہ میرے ساتھ ایسا کرتی ہے ---- ٹھیک ہے مت کرو بات

ایک بار آ جاؤ پھر میں دیکھوں گا کہ کس طرح آپ مجھے اگنور کرتی ہو ---- اب میں بھی آپ کی کال ریسیو نہیں کروں گا ----

یہ سوچتے ہوئے ارحم کو پھر سے غصہ آنے لگا تھا ----

ارحم صاحب اتنی خوش فہمی میں مت رہو ---- وہ تمہاری کال تو ریسیو کر نہیں رہی تو کال بیک کیا خاک کرے گی ----

خود سے کہتے ہوئے اس نے موبائل سائیڈ پر رکھا اور آنکھیں موند لیں ---- تب ہی موبائل بجا تھا ---- پتہ نہیں کون ہے ؟ -----

خود سے کہتے ہوئے اس نے جب فون اٹھا کر دیکھا تو حبہ ڈول کالنگ

ارحم نے حبہ کا نمبر حبہ ڈول کے نام سے سیو کیا ہوا تھا ----

ارحم کو اپنی آنکھوں پر یقین ہی نہیں آیا تو پھر سے آنکھیں مسلنے کے بعد موبائل سکرین پر دیکھنے لگا ----

💞💞💞💞💞💞💞💞💞💞💞

پہلے سوچا کہ فون نہ اٹھائے لیکن پھر دل کے ہاتھوں مجبور ہو کر فون ریسیو کر لیا -----

دل تو جھوم رہا تھا مگر فی الحال وہ حبہ کو کسی خوش فہمی میں مبتلا نہیں کرنا چاہتا تھا ---- اس لیے اپنا لہجہ نارمل رکھتے ہوئے بات کی ----

ہیلو ---- ارحم کا لہجہ بے تاثر تھا ---- اسلام و علیکم ---- حبہ کچھ کنفیوژ تھی ----

وعلیکم السلام ---- جی کہیں ---- ارحم کو حبہ پر بہت غصہ تھا مگر کنٹرول کر گیا ----

کیسے ہیں آپ ؟ حبہ کے پوچھنے کی دیر تھی کہ ارحم برس پڑا ----

آپ کو کیا مطلب ؟ میں کیسا ہوں ؟ ---- آپ کو تو میری کوئی فکر ہی نہیں ہے ---- شوہر ہوں میں آپ کا ---- اتنی کالز کرتا رہا مگر مجال ہے کہ آپ نے جواب دیا ہو ---- اگر مصروف تھی تو کہہ دیتی ---- کم از کم انسان ایک میسج ہی کر دیتا ہے مگر شاید میں آپ کے لیے کوئی اہمیت ہی نہیں رکھتا ---- ارحم بول رہا تھا اور حبہ سن رہی تھی ----

ارحم غصے میں اور بھی پتہ نہیں کیا کچھ کہہ گیا تھا---- مگر مجال ہے کہ حبہ نے ایک لفظ بھی کہا ہو---- چپ سادھے سب سن رہی تھی

تب ہی ارحم کو احساس ہوا کہ وہ کچھ زیادہ ہی بول گیا تھا----

💞💞💞💞💞💞💞💞💞💞💞

کیا ہوا حبہ ؟ آپ جواب کیوں نہیں دے رہی ؟ ارحم کو لگا کہ وہ پھر سے ناراض ہو جائے گی تب ہی ساری ناراضگی بھلا کر وہ اس سے پوچھنے لگا---- اور اب ارحم کا لہجہ کافی نرم تھا-----

کچھ نہیں ---- وہ سوری ---- حبہ بس اتنا ہی کہہ سکی ----

حبہ جان میں نے آپ سے بات کرنی تھی مگر آپ میری کال ہی ریسیو نہیں کرتی ---- اب ارحم کے لہجے میں جیسے چاشنی گھلی ہوئی تھی -----

جی کہیں ---- میں سن رہی ہوں ---- حبہ کی آنکھوں میں نمی در آئی

شادی کی ساری تیاری ہو گئی ؟ ارحم نے پوچھا

جی تقریباً ساری ہو گئی ---- حبہ نے کہا تو ارحم کو اب شرارت سوجھی تھی ----

آپ تیار ہو ؟ اور ارحم کی یہ بات حبہ کو سمجھ ہی نہیں آئی تھی

نہیں میں تو شادی والے دن ہی پارلر جا کر تیار ہوں گی ----

اور حبہ کی اس بات پر ارحم کی مسکراہٹ کافی گہری ہو گئی تھی

بچی ہو ---- اس لئے میری باتیں آپ کو سمجھ نہیں آئیں گی ----

ارحم نے کہا تو حبہ اپنا غصہ اور دکھ بھلا کر موبائل کو دیکھنے لگی جیسے وہ موبائل نہ ہو ارحم ہو ----

نہیں میں بچی نہیں ہوں اب بڑی ہو گئی ہوں ----

حبہ کی اس بات پر ارحم کا قہقہہ گونجا تھا ----

اچھا کتنی بڑی ہو گئی ہو ؟ ارحم کو اب اس کی معصومیت پر پیار آ رہا تھا ----

میں ابھی کچھ دنوں میں پورے اٹھارہ سال کی ہو جاؤں گی ---- حبہ نے کچھ سوچتے ہوئے بتایا -----

ہاہاہاہا ---- اوہ اچھا کب اتنی بڑی ہو گئی آپ ---- پتہ ہی نہیں چلا

💞💞💞💞💞💞💞💞💞💞💞

حبہ کی معصومانہ باتوں پر ارحم کو بہت حیرت ہو رہی تھی -----

آج کل کی لڑکیاں اتنی تیز ہیں اور یہ دیکھو پتہ نہیں کس جہاں سے آئی ہے ----- اس کی باتیں سنتا وہ دل ہی دل میں اس کے بارے میں سوچ رہا تھا ----

پھر کافی دیر تک وہ اور حبہ باتیں کرتے رہے ----

آج ارحم بہت خوش تھا کہ اس کی بیوی نے اس سے بات تو کی ----

یقین نہیں آتا کہ یہ میڈیکل کی سٹوڈنٹ ہے ---- لگتا ہے اسے ابھی تک سب کچھ سہی سے سمجھ نہیں آیا ---- چلو میں سمجھا دوں گا --

یہ سوچتے ہوئے اس کے چہرے پر معنی خیز مسکراہٹ پھیل گئی تھی ----

مما آپ نے بلایا تھا ---- حبہ مرحا کے کمرے میں گئی تو پوچھا ----

ہاں بیٹھو ---- وہ دراصل احتشام بھائی نے ارتضیٰ کے لیے بیہ کا رشتہ مانگا تھا ---- بیہ تو راضی ہے تم کیا کہتی ہو ؟ مرحا نے حبہ سے پوچھا تو حبہ مسکرا دی --- مما اگر وہ راضی ہے تو مجھے کیا اعتراض ہو سکتا ہے ---- ارتضیٰ سے پوچھ لیں اگر وہ راضی ہے تو

جب دلہا دلہن راضی تو پھر کیا کرے گا قاضی ----

حبہ نے کہا تو مرحا ہنسنے لگی ----

اچھا بتاؤ ارحم سے بات کی ؟ مرحا کو یاد آیا تو پوچھ لیا ----

جی مما مگر ان کی کچھ باتیں مجھے سمجھ نہیں آتیں ----

کہہ رہے تھے کہ ابھی میں بچی ہوں ان کی باتیں سمجھ نہیں سکتی

💞💞💞💞💞💞💞💞💞💞💞💞

حبہ کی باتیں سنتے ہوئے مرحا نے ہنستے ہوئے نفی میں سر ہلایا تھا

تم واقعی بہت معصوم ہو میری بچی ---- اور آئندہ اگر ارحم کچھ کہے تو مجھے مت بتانا کہ اس نے تم سے کیا کہا ----

میاں بیوی ایک دوسرے کا لباس ہوتے ہیں ----

مرحا نے کہا تو حبہ نے بہت حیرت سے مرحا کی طرف دیکھا تھا ----

اور مرحا نے حبہ کی حیرت کو بھانپتے ہوئے اسے سب کچھ بتایا تو وہ کچھ دیر تک گم سم سی بیٹھی رہی ----

کیا یار تم میڈیکل پڑھ کر جھک مار رہی ہو ---- مرحا نے حبہ کے ماتھے پر ہاتھ مارتے ہوئے کہا ----

مما میں نے اتنی گہرائی سے کبھی سوچا ہی نہیں ---- وہ اب بھی حیرت کے سمندر میں ڈوبی ہوئی تھی ----

تو اب سوچنا شروع کر دو ---- شادی میں چار دن رہ گئے ہیں ----

مرحا کو اپنی بیٹی کی معصومیت پر بہت پیار آ رہا تھا ----

💞💞💞💞💞💞💞💞💞💞💞

مما مجھے شادی نہیں کرنی ---- حبہ سب کچھ سوچ کر پریشان ہونے لگی ----

ہاہاہاہا ---- کچھ نہیں ہوتا ---- میری جان بالکل پریشان ہونے کی ضرورت نہیں ہے ---- ارحم بہت اچھا ہے ---- تمھارا بہت خیال رکھے گا

مرحا نے حبہ کی حیرت سے پھیلتی ہوئی آنکھیں دیکھیں تو ہنسنے لگی ----

مگرررررر ---- حبہ کو کچھ سمجھ ہی نہیں آ رہی تھی کہ کیا کہے

اگر مگر کچھ نہیں ---- جاؤ اور ریلیکس ہو جاؤ -----

رات آٹھ بجے سب بیہ اور ارتضیٰ کے رشتے کے بارے میں بات کریں گے ----
تم بھی یہیں آ جانا ---- بلکہ ارحم کو بھی بلا لینا ----

وہ بھی آ جائے گا ---- مرحا نے کہا تو حبہ کا چہرہ شرم سے گلابی ہوا تھا --- مما میں ارحم کے سامنے نہیں جاؤں گی ----

اچھا ابھی اپنے روم میں جاؤ ---- پھر دیکھتے ہیں کہ کیا کرنا ہے -----

مرحا اس کی حالت سے واقف تھی تب ہی فی الحال اسے ریلیکس رہنے کا کہا ----

احتشام نے جب ارتضیٰ سے بیہ سے شادی کے لیے کہا تو وہ کافی حیران ہوا تھا

----

بابا میں اور بیہ ؟ کیسے ہو سکتا ہے ؟

وہ تو اتنا لڑتی ہے مجھ سے ---- ارتضیٰ حیران سا احتشام کو دیکھنے لگا----

تسلی سے سوچ کر بتانا---- احتشام ارتضیٰ کو بتا کر جا چکا تھا----

اور ارتضیٰ فوراً سے سویرا کے پاس گیا تھا----

مما آپ لوگوں نے بیہ کا رشتہ میرے لیے مانگا ہے ؟----

ہاں تو اس میں کیا حرج ہے --- اچھی بچی ہے پھر تمھاری پھپھو پلس ماموں کی بیٹی ہے ---- خوبصورت بھی ہے اور گھر کے کام بھی کر لیتی ہے --- سویرا نے ایک ہی سانس میں ارتضیٰ کو بیہ کی ساری خوبیاں گنوائی تھیں----

ایک خوبی رہ گئی مما ---- ارتضیٰ کو شرارت سوجھی تھی ----

کون سی خوبی ؟

سویرا نے آنکھیں چھوٹی کرتے ہوئے اسے دیکھا تھا ----

وہ جو اتنی لمبی زبان ہے ---- جو ہر وقت قینچی کی طرح چلتی رہتی ہے ---- اور ارتضیٰ کی اس بات پر سویرا نے تکیہ اٹھا کر اسے دے مارا تھا ----

ہاہاہاہا ---- اب وہ آپ کو بھتیجی اتنی پیاری ہو گئی کہ اس کے پیچھے اپنے بیٹے کو مارنے لگیں ---- حد ہے بھئی ----

سویرا سے خاندان کے سب ہی بچے ڈرتے تھے حتیٰ کہ اسوہ بھی --- ایک نہیں ڈرتا تھا تو ارتضیٰ نہیں ڈرتا تھا ---- اب بھی اپنی ماں کو تنگ کرنے لگا ----

زیادہ فضول باتیں کرنے کی ضرورت نہیں ہے ---- کرنی ہے تو کرو نہیں کرنی تو تمھیں تو پتہ ہی ہے کہ اچھی لڑکیوں کے لئے رشتوں کی کمی نہیں ہوتی ----

اور سویرا کی اس بات پر ارتضیٰ حیران رہ گیا

مما آپ پہلے یہ بتائیں کہ آپ میری ماں ہیں یا اس کی ----

ارتضیٰ عورتوں کی طرح کمر پر ہاتھ رکھے اپنی ماں سے پوچھنے لگا

ویسے اچھے لڑکوں کے لئے بھی اچھی لڑکیوں کی کمی نہیں ہوتی ----

لیکن اگر آپ کو مناسب لگے تو اس اچھی لڑکی کی شادی اپنے اچھے بیٹے سے کر سکتی ہیں ---- اس سے پہلے کہ سویرا کچھ کہتی ارتضیٰ اپنا موبائل اٹھا کر گنگناتے ہوئے کمرے سے نکل گیا ----

اور سویرا سر ہلا کر رہ گئی ----

جب سے بیہ کو پتہ چلا تھا کہ اس کا رشتہ ارتضیٰ سے طے کیا جا رہا ہے --- اس کے تو ہاتھ پیروں میں جان ہی نہیں رہی تھی ----

جس شخص کو وہ دوبدو جواب دے دیا کرتی تھی آج اس کے سامنے جانے سے کترا رہی تھی ---- ابھی تھوڑی دیر پہلے اس نے لان میں احتشام کو ارتضیٰ سے

بات کرتے دیکھا تھا ---- اسے یہی لگا کہ ارتضیٰ لان میں ہی ہو گا تب ہی کچن کی کھڑکی سے ارتضیٰ کو دیکھنے کی کوشش کر رہی تھی ---- اسے یہ ڈر تھا کہ کہیں وہ کچن سے نکلے اور ارتضیٰ اس کے سامنے آ جائے --- اس خیال سے ہی اس کے ہاتھ پاؤں ٹھنڈے ہونے لگے تھے ----

اب جب کہ اسے یقین ہو گیا کہ ارتضیٰ لان میں نہیں تھا تو وہ ادھر ادھر دیکھتے ہوئے جب کچن سے نکلی تو دیکھا کہ ارتضیٰ صاحب سامنے سے گنگناتے ہوئے بظاہر موبائل میں مصروف اسی کی طرف آ رہے تھے ----

ارتضیٰ کہاں بعض آنے والا تھا ---- مجھے ذرا ایک گلاس پانی دینا ---

ارتضیٰ کی نظریں اب بھی موبائل پر ہی تھیں --- مگر بات وہ بیہ سے کر رہا تھا

---

بیہ ارتضیٰ کو نظر انداز کرتے ہوئے وہاں سے جانے لگی تو ارتضیٰ نے پھر سے اسے کہا تھا --- بیہ میں تم سے کہہ رہا ہوں --- ایک گلاس پانی دو مجھے ----

بیہ نا چاہتے ہوئے بھی اس کے لیے پانی لائی تو دیکھا کہ وہ اب ڈائننگ ٹیبل پر بیٹھ کر موبائل پر مصروف تھا۔۔۔۔

ارتضیٰ ۔۔۔ یہ پانی لے لو ۔۔۔ بیہ نے پانی کا گلاس ٹیبل پر رکھتے ہوئے کہا تو ارتضیٰ نے اسے وہیں کرسی پر بیٹھنے کا کہا تھا۔۔۔۔

💞💞💞💞💞💞💞💞💞💞💞

بیہ نے ارتضیٰ کو کبھی بھائی کہہ کر نہیں بلایا۔۔۔۔

حالانکہ وہ اس بات پر بہت چڑتا تھا۔۔۔ کتنی ہی بار ارتضیٰ اسے کہہ دیا کرتا کہ وہ اسے بھائی کہے مگر مجال ہے کہ بیہ پر کوئی اثر ہوتا ہو لیکن اس میں بھی زیادہ ہاتھ ارتضیٰ کا ہی تھا وہ ہر وقت

بیہ کو تنگ کرتا رہتا تھا۔۔۔ اس نے خود ہی اپنی عزت نہیں چھوڑی تھی ۔۔۔

اور بیہ مزمل اور ارتضیٰ کو ایک طرح سے ڈیل کرتی تھی ۔۔۔۔

مم میں ؟---- بیہ پہلے ہی کنفیوژ تھی اور اب ارتضیٰ کے کہنے پر وہ اسے یک ٹک دیکھے گئی ----

جی آپ ---اور آپ کے علاوہ یہاں کوئی ہے بھی نہیں ----

ارتضیٰ نے اب بھی بیہ کی طرف نظر اٹھا کر نہیں دیکھا تھا----

بیہ میں تم سے کچھ پوچھنا چاہتا ہوں ---- اب ارتضیٰ نے موبائل سائیڈ پر رکھ دیا تھا----

💞💞💞💞💞💞💞💞💞💞💞

جی ---- بیہ کے منہ سے بے اختیار 'جی کا لفظ ادا ہوا تھا--- جس پر ارتضیٰ نے اپنی حیرت کو کمال مہارت سے چھپایا تھا---

بیٹھو یہاں --- اور ارتضیٰ کے کہنے پر وہ وہاں بیٹھ بھی گئی تھی --

میں نے سنا ہے تم نے میرے حق میں فیصلہ دے دیا ہے ؟

ارتضیٰ نے بہت سنجیدگی سے پوچھا تھا---- البتہ آنکھوں میں شرارت جھلک رہی تھی ----

جی صحیح سنا آپ نے ---- بیہ کا سر جھکا ہوا تھا----

یہ سب کہہ کر بیہ جانے ہی لگی تھی کہ ارتضیٰ پھر سے بول پڑا----

مجھ سے میری مرضی نہیں پوچھو گی کیا؟----

آپ احتشام ماموں کو بتا دیجیے گا----

بیہ یہ سب کہہ کر تیز تیز قدم اٹھاتی وہاں سے چلی گئی تھی ----

بتا دیجیے گا---- ہاہاہاہا---- کتنی تمیز دار بن رہی ہے ----

ارتضیٰ نے بہت آہستہ آواز میں خود سے کہا مگر حبہ پتہ نہیں کہاں سے آگئی تھی وہاں --- اور تو اور اس نے ارتضیٰ کی بات بھی سن لی تھی ---

ہیننننن --- کون ؟ کس کے بارے میں بول رہے ہو --- حبہ نے حیرت سے آنکھیں پھیلائیں تھیں ----

آپ کی بہن کے بارے میں ----

ویسے اب ذرا میری عزت کیا کرو تمھارا ہونے والا بہنوئی جو ہوں ----

ارتضیٰ کچھ زیادہ ہی خوش نظر آ رہا تھا ----

تم کبھی نہیں سدھرو گے ---- حبہ تو بس سر ہلا کر رہ گئی ----

حمزہ یہاں آؤ --- بیٹھو میرے پاس --- حمزہ لاؤنج میں ٹی وی دیکھ رہا تھا جب زمل نے اسے بلایا تھا ----

جی --- حمزہ اب زمل کے پاس آ کر بیٹھ گیا تھا ----

وہ جو اس دن مجھے میڈیکل سٹور پر ملی تھی ناں --- وہ میری کالج کی فرینڈ تھی اور وہ جو اس کے ساتھ پیاری سی لڑکی تھی ناں --- وہ اس کی بیٹی تھی --- زمل نے خوش ہوتے ہوئے بتایا ----

تو مما آپ یہ سب مجھے کیوں بتا رہی ہیں ؟ ---- حمزہ نے انجان بنتے پوچھا ----

وہ میں سوچ رہی تھی کہ تمہاری شادی اجالا سے کر دوں ---- اس بارے میں تمہارا کیا خیال ہے ؟ --- اب زمل نے اسے سوالیہ نظروں سے دیکھا تھا ----

مما آپ سارہ کے جانے کی وجہ سے اپ سیٹ ہیں ---- آپ کی خواہش تھی کہ وہ آپ کی بہو بنتی ---- میری بھی یہی خواہش تھی --- مگر ایسا نہیں ہو سکا ----

اور حمزہ کی اس بات پر زمل نے اسے کافی حیرانگی سے دیکھا تھا کہ وہ کیسے بے باکی سے اپنی خواہش کا اظہار کر رہا تھا ----

💞💞💞💞💞💞💞💞💞💞💞💞

مما مجھے اس کے جانے کے بعد احساس ہوا کہ مجھے اس سے محبت تھی ---- لیکن جو ہونا تھا سو ہو چکا ----

اس کی کمی کوئی بھی پوری نہیں کر سکتا ----

اور اگر آپ ابھی میری شادی کرنا چاہتی ہیں تو میں اس بات کے لیے تیار نہیں ہوں کیوں کہ میں ابھی فی الحال اپنی سٹڈیز کمپلیٹ کرنا چاہتا ہوں --- اپنے

پیروں پر کھڑا ہو جاؤں پھر اس بارے میں کچھ سوچوں گا ---- حمزہ کی بات بھی ٹھیک تھی ----

مگر بیٹا میں تو --- زمل کو کچھ کہنے کے لیے الفاظ ہی نہیں مل رہے تھے ----

مما پلیز --- کسی لڑکی کے لیے چھوٹی عمر میں شادی کرنا بے شک تھوڑا مشکل ہوتا ہے مگر کسی لڑکے کے لیے یہ بے حد مشکل کام ہوتا ہے اب آپ دیکھیں کہ اگر میں شادی کر لیتا ہوں تو میں تو خود آپ پر ڈیپینڈ کر رہا ہوں ---- تو مجھے تو بالکل اچھا نہیں لگے گا کہ میری بیوی چھوٹی چھوٹی ضرورتوں کے لیے مجھے کہے اور میں اس کے اخراجات برداشت نہ کر سکوں --- اور پھر بابا سے کہوں ----

میں پہلے کچھ بننا چاہتا ہوں پھر اس سب کے بارے میں سوچیں گے

ابھی فی الحال آپ اپنی لاڈلی کی شادی کی تیاریاں کریں ----

حمزہ نے زمل کا ہاتھ پکڑے ہوئے کہا تو زمل تائید میں سر ہلاتے ہوئے مسکرا دی ----

حارث کے گھر والے آج اسوہ کو دیکھنے آئے تھے ---- مگر احتشام کو نہ ہی حارث پسند آیا اور نہ ہی اس کے گھر والے ---- جیسے ہی وہ لوگ اٹھ کر گئے تھے --- احتشام نے اس رشتے پر ناپسندیدگی کا اظہار کر دیا--- اور نہ صرف احتشام بلکہ مرحا سویرا زوہیب اور اس کی امی سب کی ایک ہی رائے تھی کہ اسوہ کے لیے وہ رشتہ کسی طور بھی مناسب نہیں تھا----

البتہ اسوہ کچھ اداس تھی ---- مگر کسی نے بھی اس کو سمجھانے کی کوشش نہیں کی تھی سوائے مرحا کے ---

ہم اپنی بیٹی کے لیے کوئی اچھا لڑکا دیکھیں گے --- اگر وہ اس قابل ہوتا تو کسی کو تو پسند آتا ناں --- اور پھر اس کے گھر والے دیکھے تھے کس طرح کی باتیں کر

رہے تھے ---- لیکن پھر بھی اگر تم وہیں شادی کرنا چاہتی ہو تو میں بھائی سے بات کروں گی کیونکہ میں نہیں چاہتی کہ تمھاری محبت ہم سب کے لیے رسوائی کا باعث بنے

تم بتا دو اسوہ --- اگر تم اس کے علاوہ کسی اور کے بارے میں نہیں سوچ سکتی یا پھر اس کی محبت میں کل کلاں کو تم گھر سے بھاگ گیئں تو ہم سب کیا کریں گے ---- تم اچھی طرح سے سوچ لو ----

جو بھی تمھارا حتمی فیصلہ ہے مجھے بتا دینا ---- میں تمھارے ساتھ ہوں ---- مگر جھوٹ مت بولنا ---- اور کوئی بھی فیصلہ کرنے سے پہلے اپنے ماں باپ کے بارے میں ضرور سوچ لینا جو تم سے بہت محبت کرتے ہیں ---- مرحا نے اسوہ کے گال پر ہاتھ رکھتے ہوئے کہا تو اس نے تائید میں سر ہلایا تھا -----

زوہیب میں چاہتا ہوں کہ ارتضیٰ اور بیہ کا نکاح بھی ساتھ ہی کر دیں ----

احتشام کی بات سنتے ہی مرحا اور زوہیب دونوں نے ایک دوسرے کی طرف دیکھا تھا ----

زوہیب قدرے پر سکون تھا لیکن مرحا تھوڑی پریشان ہو گئ تھی

بھائی میں ایسے اچانک دوسری بیٹی کو رخصت نہیں کر سکتی ---

میں صرف نکاح کا کہہ رہا ہوں ---- اور ویسے بھی میری کراچی میں ٹرانسفر ہو گئی ہے ---- اب میں نے بھی یہیں رہنا ہے ----

اسلام آباد والا گھر کچھ دنوں میں بک جائے گا تو میں یہاں گھر لے لوں گا ----

تمھاری بیٹی قریب ہی ہو گی جب دل چاہے مل لیا کرنا ---

احتشام نے کہا تو مرحا نے زوہیب کو باہر آنے کا کہا تھا ---

زوہیب اتنی جلدی نکاح ؟ سب کیسے ہو گا ----

مرحا واقعی بہت پریشان ہو گئ تھی ----

جیسے حبہ کا ہو گیا ---- ویسے ہی بیہ کا بھی ہو جائے گا ----

مگر بیہ ابھی بہت چھوٹی ہے ---- مرحا نے کچھ سوچتے ہوئے کہا

تو حبہ کون سا بہت بڑی ہے ان دونوں میں صرف ڈیڑھ دو سال کا فرق ہے ---- زوہیب کے پاس ہر سوال کا جواب موجود تھا ----

اگر تم نہیں چاہتی تو میں اس رشتے سے انکار کر دیتا ہوں ---- مجھے تمھاری خوشی سے بڑھ کر اس دنیا میں کوئی اور چیز عزیز نہیں ہے

زوہیب نے مرحا کا ہاتھ تھامے ہوئے کہا ----

جیسا آپ مناسب سمجھیں ---- مرحا نے سب کے فیصلے کے سامنے ہتھیار ڈال دیے تھے ----

اور سب کی باہمی رضامندی سے طے پایا تھا کہ حبہ کی رخصتی کے دن ہی بیہ اور ارتضیٰ کا نکاح ہو جائے گا ----

آج حبہ کی بارات تھی ---- ڈیپ ریڈ اور گولڈن کلر کا مبینیشن

کے برائیڈل سوٹ میں وہ نظر لگ جانے کی حد تک خوبصورت لگ رہی تھی ---- پہلے ارحم کو اسٹیج پر بٹھایا گیا تھا جو آف وائٹ شیروانی اور سر پر میرون کلر کا کلا پہنے ہلکی داڑھی کے ساتھ بہت پیارا لگ رہا تھا اور پھر کچھ دیر بعد حبہ آئی تو ارحم کچھ پل بس حبہ کو یک ٹک دیکھے گیا ---- وہ اپنے حسین سراپے میں ارحم کے دل پر بجلیاں گرا رہی تھی --- حبہ کے ساتھ تقریباً سب ہی تھے مرحا سویرا احتشام زوہیب زمل اور حماد ---- اور سب بچے بھی ساتھ تھے

حماد نے حبہ کا ہاتھ ارحم کے ہاتھ میں دیا تو اس نے مضبوطی سے حبہ کا ہاتھ تھام کر اسے اسٹیج پر چڑھنے میں مدد کی تھی ----

بیہ اور ارتضیٰ کا نکاح حبہ کی بارات آنے کے بعد ہونا تھا ----

جیسے ہی بارات آئی ---- اس کے کچھ دیر بعد ہی ارتضیٰ اور بیہ کا نکاح کر دیا گیا تھا ---- ارتضیٰ بہت خوش تھا مگر بیہ اپنی کیفیت خود بھی سمجھنے سے قاصر تھی ---- شاید وہ بہت چھوٹی تھی اس لیے بہت کنفیوژ اور چپ چپ سی تھی

-----

بیہ ہلکی ایمبرائیڈری والا گولڈن برائڈل سوٹ پہنے ہلکے میک اپ میں بہت پیاری لگ رہی تھی ---- جبکہ ارتضیٰ وائٹ شلوار قمیض پر براؤن ویس کوٹ پہنے بالوں کو جیل سے سیٹ کئے بہت جاذب نظر لگ رہا تھا ----

دونوں کپلز ہی بہت پرفیکٹ لگ رہے تھے ----

مرحا جہاں دونوں بیٹیوں کے اچھے نصیب پر بہت زیادہ خوش تھی وہاں حبہ کے جدا ہونے پر اداس بھی تھی ----

حبہ کی رخصتی کا وقت ہوا تو ---- وہ لوگ جانے کے لیے اٹھ گئے تھے

حماد اور زمل آج بھی حبہ سے ملکر بہت روئے تھے ----

اور رخصتی کے وقت سب سے ملتے ہوئے حبہ بھی اپنے آنسوؤں کو روک نہیں پائی تھی ---- اور ان سب کے علاوہ کوئی اور شخص بھی تھا جو حبہ کو کسی اور کا ہوتے دیکھ کر بہت اداس تھا -----

اور وہ تھا حمزہ ---- جس نے شاید اب حالات سے سمجھوتا کر لیا تھا

💞💞💞💞💞💞💞💞💞💞💞

گھر پہنچے تو گھر میں بھی کافی مہمان تھے ---- فریال کے بھائی بھابی ان کے بچے صدف کی فیملی اور دوسرے رشتے دار موجود تھے

آج تو ارحم کے کزنز تابش ، علیزہ اور دوست سعد نے ارحم کا بہت ریکارڈ لگایا تھا

----

اب تو بھابی آ گئی ہیں ہمیں کس نے لفٹ کروانی ہے ---- علیزہ نے کہا تو سعد بھی بول پڑا --- ارے نہیں نہیں جب بھابی غصے میں کمرے سے نکال دیں گی تو اس وقت یہ ہمارے پاس ہی آیا کرے گا ----

اور پھر اس وقت ہم اسے گھاس نہیں ڈالیں گے ---- تابش نے بھی باتوں میں حصہ لیا تھا وہ بھی کہاں پیچھے رہنے والا تھا ----

حبہ کو روم میں لے گئے تو فریال نے ارحم سے روم میں جانے کے لیے کہا تھا تب ہی کزنز کی طرف سے ہوٹنگ ہوئی تھی ---- اوووو ----

جائیں جائیں ---- شوق سے جائیں مگر ہمارا حصہ دیتے جائیں -----

علیزہ روم کے دروازے پر ہی کمر پر ہاتھ رکھے کھڑی ہو گئی تھی -----

میں کوئی پیسے ویسے نہیں دے رہا ---- جب سے نکاح ہوا ہے تم لوگ مجھے لوٹ رہے ہو ---- کبھی نکاح کی خوشی میں آئسکریم کھلا دو کبھی برگر اور کبھی ڈنر کروا دو ---- تم لوگوں کے چکر میں کنگلا ہو گیا ہوں میں ---- ارحم انھیں نظر انداز کرتے ہوئے جانے لگا تو اب کی بار صدف نے اس کا رستہ روکا تھا ----

چلو شاباش دروازہ رکائی دو

اپنی خالہ کو تو انکار نہیں کرو گے ناں ---- صدف نے کہا تو ارحم مسکرا دیا ----

صدف خالہ قسم سے مجھے آپ سے یہ امید نہیں تھی کہ آپ بھی انھیں لوگوں کے ساتھ مل جائیں گی ----

اور یہ صرف میں اپنی پیاری خالہ کی وجہ سے دے رہا ہوں ----

پچاس ہزار سے ایک روپیہ کم نہیں ---- علیزہ نے آواز لگائی تھی ----

میں کوئی منسٹر کی اولاد نہیں ہوں ---- اور ابھی نیا نیا ڈاکٹر بنا ہوں ---- اتنا نہیں ہے میرے پاس ---- یہ دس ہزار پکڑیں ----

ارتضیٰ اور مزمل نے جوتا چھپائی کے نام پر ویسے ہی چالیس ہزار اینٹھ لیے تھے ---- اور پھر ارحم دس ہزار دودھ پلائی کی رسم کے دے چکا تھا

ارحم نے صدف کے ہاتھ میں پیسے تھمائے تو علیزہ پھر سے چلائی تھی ---- پچیس ہزار چاہیئے--- اور نا نا کرتے ہوئے بھی ارحم نے بیس ہزار دے کر اپنی جان چھڑائی اور کمرے میں آ گیا تھا----

وہ روم میں آیا تو حبہ اس کی موجودگی کو محسوس کرتے ہوئے مزید سمٹ گئی تھی ---- جیسے ہی وہ حبہ کے پاس آ کر بیٹھا تو فون بجنے لگا

کزنز کبھی مسڈ کالز دیتے تو کبھی دروازہ ناک کرتے ---- آخر تنگ آ کر ارحم نے فریال کو فون کر کے سب کو منع کرنے کا کہا --- فریال نے سب کی میٹھی میٹھی بے عزتی کی تو پھر سب ٹھنڈے ہو کر بیٹھ گئے -----

ارحم نے حبہ کا ہاتھ پکڑا تو حبہ کا سر شرم سے جھک گیا تھا ----

کیسی ہیں آپ ؟ ---- ویسے بہت خوب صورت لگ رہی ہیں ---- حبہ ارحم کی گہری نظریں خود پر محسوس کرتے ہوئے کنفیوژ ہونے لگی تھی ----

ٹھیک ہوں ---- حبہ بس اتنا ہی کہہ پائی ----

جان ارحم آپ ریلیکس ہو کر بیٹھ جائیں ----

کھانا کھایا تھا آپ نے ؟ ارحم نے اس کی آنکھوں میں جھانکتے ہوئے پوچھا ---

جی --- حبہ نے ہاں میں سر ہلایا تھا ----

پھر ارحم نے گولڈ کا بریسلٹ اس کی نازک کلائی میں پہنایا تھا ---

ایسا لگتا ہے کہ آپ کی خوبصورت کلائی نے اس بریسلٹ کو مزید حسن بخش دیا ہے ---- یہ کہتے ہی ارحم نے حبہ کے حنائی ہاتھ پر اپنے لب رکھے تو وہ کسمسا کر رہ گئی ----

حبہ میں آپ سے بہت محبت کرتا ہوں ---- اب سے نہیں اس وقت سے جب سے آپ اس دنیا میں آئی تھی ---- اور آپ کو میں ڈول کہتا تھا

آپ تو اب بھی میری ڈول ہو ---- حبہ ڈول ---- ارحم نے نچھاور ہوتی نظروں سے اسے دیکھا تو حبہ یک دم بول پڑی ---- میں ڈول نہیں ہوں اب بڑی ہو گئی ہوں -----

ہاہاہاہا --- لیکن میرے لیے ہمیشہ ڈول ہی رہو گی ----

میں فریش ہو کر آتا ہوں جب تک آپ چینج کر لیں ----

وہ واشروم سے باہر آیا تو اس کے نازک سراپے پر نظر پڑی تھی ----

اور وہ اسے دس منٹ پہلے جیسی حالت میں چھوڑ کر گیا تھا ----

وہ اسے واپس ویسے ہی ملی تھی ----

وہ آئینے کے سامنے کھڑی اپنے بھاری بھرکم برائیڈل سوٹ میں تمام ہتھیاروں سے لیس تھی ----

یہ کیا --- آپ نے چینج نہیں کیا ؟ وہ حیرت سے دیکھتے ہوئے اس کا پھر سے جائزہ لینے لگا

💞💞💞💞💞💞💞💞💞💞💞

اور حبہ کا چہرہ شرمندگی اور خفت سے سرخ پڑنے لگا ----

ووو وہ پنز نہیں کھل رہیں --- آپ تائی جان کو بلائیں پلیز ----

ارحم کی گہری نظریں اسے اپنے وجود کے آر پار ہوتی محسوس ہونے لگی تھیں

----- تب ہی وہ تھوڑی دیر کے لیے اس کی نظروں سے اوجھل ہو جانا چاہتی تھی ----

کلک کیا ---- دماغ تو ٹھیک ہے ناں ؟ ----

مجھے مار پڑوانے کا ارادہ رکھتی ہیں آپ ----

اپنی بیوی کی بات سن کر اس کا منہ حیرت سے کھلے کا کھلا رہ گیا تھا ----

وہ مجھ سے پنز نہیں کھل رہیں --- وہ جیسے رو دینے کو تھی ----

may I help you?

کیا میں مدد کروں ؟

💞💞💞💞💞💞💞💞💞💞💞

اس نے اس کے پاس آ کر کہا تو اس کے دل کی دھڑکنیں تیز ہونے لگی تھیں --- وہ اس کے تھوڑا اور قریب ہوتا تو شاید اس کے دل کی دھڑکنوں کو محسوس کر لیتا --

اس کے قرب پر حبہ کا سر جھکا تو ارحم کے سینے سے لگا تھا ----

تو وہ تھوڑا پیچھے ہوئی تھی ----

آئی تھنک کہ پہلے ہیئر پنز نکالنی چاہیئں ---- ارحم نے کچھ سوچتے ہوئے کہا اور پھر

ارحم نے حبہ کی خاموشی کو رضامندی جانتے ہوئے پنز نکالنا شروع کی تھیں

----

جیسے ہی آخری ہئیر پن نکالی تو دوپٹہ سر سے ڈھلکا تھا ----

اب ارحم اس کے ہئیر اسٹائل کو صحیح سے دیکھ پایا تھا ----

بالوں کا جوڑا بنایا گیا تھا ---- جبکہ کچھ بال لٹوں کی صورت میں کرل کیئے ہوئے تھے ہئیر اسٹائل کو رونق بخشنے کے لئے بالوں میں بیڈز لگائے گئے تھے ----
کانوں میں جھمکے ماتھے پر ٹیکا جھومر اور ناک میں نتھ ابھی تک موجود تھی ----
اس کے وجود سے اٹھتی پرفیوم کی بھینی بھینی خوشبو ارحم کے اندر اترنے لگی تھی

----

تو وہ کچھ مدہوش سا ہوا تھا اس سے پہلے کے وہ بہک جاتا ---- مم میں کر لوں گی --- حبہ کی کمزور سی مزاحمت سے وہ تھوڑا پیچھے ہٹا تھا ----
سس سوری ---- حبہ مجھے پنز نکالنے دو --- کچھ نہیں کروں گا

پرامس --- ورنہ ساری رات بھی پنز نکالتی رہو گی تو آپ سے نہیں نکلیں گی ---
وہ پھر سے اس کے قریب آیا تھا ----

ہئیر پنز نکالنے کے بعد ارحم نے اس کی بیک پنز نکالی تھیں ---

اور جیسے ہی کندھے پر لگی پنز نکالنے کے لئے ارحم نے ہاتھ بڑھائے تو اس کے ٹھنڈے ہاتھ حبہ کی گردن سے ٹچ ہوئے تھے ---- جس پر وہ لرز کر رہ گئی تھی ----

بلش شون کی بالکل بھی ضرورت نہیں تھی --- میری ڈول تو ویسے ہی بلش کر رہی ہے ---- ارحم نے اس کا سرخ پڑتا چہرہ دیکھا تو اس کے کان میں سر گوشی کی تھی ----

جسے سنتے ہی اس کے دل کی دھڑکنیں منتشر ہوئی تھیں ----

اور پھر جیسے ہی ارحم نے اس کے شولڈرز سے پنز نکالیں تو اس سے پہلے کہ حبہ دوپٹہ سنبھالتی دوپٹہ نیچے گر چکا تھا ----

جیولری بھی میں اتاروں یا آپ خود کر لیں گی ----

آنکھوں میں شرارت لئے وہ اس سے پوچھ رہا تھا ----

اور ارحم کے اس سوال پر وہ نظریں جھکا گئی ----

اس نے شرما کے میرے سوالات پہ

ایسے گردن جھکائی مزہ آ گیا

💞💞💞💞💞💞💞💞💞💞💞

اس کو نروس ہوتا دیکھ کر ارحم اس سے کچھ دور ہوا تھا ----

آئی تھنک--- یہ آپ خود ایزی لی کر سکتی ہیں ---- پھر بھی

اگر نہ ہو پائے تو بندہ حاضر ہے ----

حبہ کو معنی خیز نظروں سے دیکھتے ہوئے کہا تو حبہ نے جلدی سے تائید میں سر ہلایا تھا ----- جج جی میں کر لوں گی ----

ارحم نے اس کے حنائی ہاتھوں کو اپنے ہاتھوں میں لے کر لبوں سے لگایا تھا

---- شکریہ میری جان ---- میری زندگی میں آنے کے لیے ---

فی الحال حبہ کچھ بھی سمجھنے سے قاصر تھی ---

اسے بس ایک ہی بات سمجھ آرہی تھی کہ ارحم کو اس وقت اس سے تھوڑا دور ہو جانا چاہیے تب ہی وہ کچھ کر پائے گی مگر وہ اتنی نروس تھی کہ اس سے ایک لفظ بھی نہ کہہ سکی ----

اور وہ اس کو مزید پریشان نہیں کرنا چاہتا تھا سو اس لیے جا کر بیڈ پر لیٹ گیا ----

بظاہر تو وہ موبائل میں بزی تھا مگر ارحم کی نظریں اب بھی حبہ کے وجود کا تواف کر رہی تھیں ----

جیولری سے آزاد ہونے کے بعد وہ اپنا لہنگا سنبھالتی ارحم کے پاس آئی تھی ----

اب ارحم بھی موبائل سائیڈ پر رکھتے ہوئے اٹھ کر بیٹھ گیا تھا ----

جی کہئے ---- ارحم نے اسے پریشان دیکھا تو پوچھنے لگا ----

وہ مجھے چینج کرنا ہے ---- وہ بمشکل کہہ پائی تھی ----

💞💞💞💞💞💞💞💞💞💞💞

تو کر لیں چینج ---- اس میں کیا مسئلہ ہے --- ارحم نے انجان بنتے کہا تو اس کی بات سن کر حبہ کا وجود کانپنے لگا تھا ----

اس کو پریشان ہوتا دیکھ کر ارحم اپنی جگہ سے اٹھ کر کھڑا ہو گیا تھا ----

میں کپڑے نکال دوں ---- ارحم نے پوچھا تو حبہ نے ناں میں سر ہلایا تھا ----

مم میں خود نکال لوں گی --- آپ جائیں ----

آپ کے پاس پانچ منٹ ہیں جلدی سے چینج کر لیں ---- اگر اس سے زیادہ ٹائم لگایا تو میں کمرے میں واپس آ جاؤں گا ---- اس کے کان میں سرگوشی کرتا ہوا وہ ٹیرس کی طرف بڑھ گیا ----

اور ٹھیک پانچ منٹ بعد حبہ نے کپڑے چینج کر لئے تھے ---- اس ڈر سے کہ کہیں وہ بن بلائے ہی کمرے میں واپس نہ آ جائے ----

وہ ٹیرس کی گرل پر ہاتھ رکھے کھڑا تھا تب ہی روم کا دروازہ کھلا تھا ---- آ جائیں ---- حبہ کے کہنے پر وہ اندر آیا تو دیکھ کر حیران رہ گیا کہ حبہ نے سلیو لیس شرٹ پہنی تھی ----

اتنی سردی میں سلیو لیس شرٹ پہنی ہے ؟ ارحم پوچھے بنا نہ رہ سکا ---- مجھے عادت ہے رات میں ایسے ہی کپڑے پہن کر سوتی ہوں

اور حبہ کی اس بات پر ارحم نے کندھے اچکائے تھے ----

کہنیوں تک مہندی لگی تھی جب کہ کہنیوں سے کندھے تک اس کے بے داغ اور دودھیا بازو اسے بہکنے پر مجبور کر رہے تھے ----

تب ہی ارحم نے اپنی نظروں کا زاویہ بدلہ تھا ----

وہ ابھی اپنے رشتے اور حبہ کو وقت دینا چاہتا تھا ----

اس لئے اپنے بڑھتے قدموں کو روک لیا تھا ----

آپ کہاں سوئیں گے ؟ حبہ کے سوال پر ارحم نے اسے خفگی سے دیکھا تھا ----

جہاں آپ وہاں میں ---- ارحم نے معنی خیز نظروں سے دیکھتے ہوئے کہا تو حبہ کے ہاتھ پاؤں ٹھنڈے پڑنے لگے ----

ادھر آؤ ---- یہاں بیٹھو میرے پاس ---- ارحم نے اسے بیڈ پر بیٹھنے کا اشارہ کیا تو وہ کچھ سوچتے ہوئے وہاں بیٹھ گئی ---- البتہ نظریں اب بھی جھکی ہوئی تھیں ----

ارحم نے حبہ کا ہاتھ اپنے ہاتھ میں لیا تو وہ دانتوں سے اپنے لب کاٹنے لگی

----

کسی بھی رشتے کی بنیاد اعتبار پر ہوتی ہے ----

آپ نہیں چاہتی کہ میں آپ کے پاس آؤں ---- تو نہیں آؤں گا ---

اس وقت تک جب تک آپ نہیں چاہو گی ---

ارحم نے ہاتھ کے انگوٹھے سے اس کے ہاتھ کی پشت کو سہلاتے ہوئے کہا تو پہلی بار حبہ نے اسے نظر اٹھا کر دیکھا تھا ----

اور اتنا قریب ہونے پر وہ اس کے وجیہ چہرے کو دیکھنے میں محو ہو گئی تھی ---- ڈارک براؤن آنکھیں ستواں ناک عنابی ہونٹ اور ہلکی داڑھی کے ساتھ وہ کسی بھی لڑکی کا آئیڈیل ہو سکتا تھا ----

حبہ کو اپنی طرف محو پا کر ارحم کے چہرے پر معنی خیز مسکراہٹ پھیلی تھی ----
اور پھر حبہ کی نظریں اس کے گال پر پڑنے والے ڈمپل پر پڑی تھیں ----
اس کا دل کیا کہ ایک بار اس کے ڈمپل کو چھو لے مگر پھر دل کو ڈپٹ دیا کہ ابھی وہ ایسی کوئی غلطی نہیں کرنا چاہتی تھی ----

نظر لگانے کا ارادہ ہے کیا؟

ارحم نے اسے اپنی طرف متوجہ پایا تو مسکراتے ہوئے اس کی آنکھوں میں دیکھتے ہوئے پوچھا ----

ویسے اس ڈمپل پر اور بھی بہت سی فدا ہیں ----

ارحم کی بات سن کر حبہ کی مسکراہٹ غائب ہوئی تھی ----

دل کو برا لگا تھا یہ جان کر کہ کوئی اور بھی اسے ایسے دیکھتا ہے

صحیح بیویوں کی طرح ری ایکٹ کر رہی ہو ----

ارحم نے حبہ کے چہرے کے بدلتے رنگ دیکھے تو ہنستے ہوئے کہا ----

مم مجھے نیند آ رہی ہے ---- اس سے پہلے ارحم مزید فری ہو جاتا حبہ نے اپنا ہاتھ چھڑاتے ہوئے اس سے دور ہو جانے میں ہی عافیت جانی تھی ----

جی جی بالکل ---- مگر کمفرٹر ایک ہی ہے ---- اب آپ فیصلہ کر لیں کہ یہ آپ لیں گی یا میں ؟ ---- ارحم نے حبہ سے پوچھا تو وہ بنا کچھ کہے ہی دوسری سائیڈ کروٹ لئے لیٹ گئی ----

افف ---- ارحم اب تجھے اپنی بیوی کے نخرے بھی اٹھانے ہوں گے ----

خود سے کہتے وہ بھی لیٹ گیا مگر سونے سے پہلے وہ حبہ کو کمفرٹر اوڑھانا نہیں بھولا تھا ----

رات کے کسی پہر جب ارحم کی آنکھ کھلی تو اسے اپنے کندھے پر وزن محسوس ہوا تھا ---- آنکھیں کھول کر دیکھا تو حبہ اس کے کندھے پر سر اور سینے پر ہاتھ رکھے سو رہی تھی ----

پہلے حیران ہوا اور پھر جیسے سب سمجھتے ہوئے اپنا بازو اس کی کمر کے گرد حمائل کرتے ہوئے ارحم نے آنکھیں موند لیں تھیں

💞💞💞💞💞💞💞💞💞💞💞

ارتضیٰ تم پتہ نہیں کب سدھرو گے --- ابھی کچھ ہی دیر پہلے وہ حال سے گھر واپس آئے تھے اور سویرا پچھلے پندرہ منٹ سے اس کو سنا رہی تھی ----

بس بھی کریں مما --- ایسا بھی کیا کر دیا میں نے ؟

تم نے آج ارحم کو کتنا تنگ کیا تھا ---- وہ بھی بھلا مانس --- کہ تمھیں اس نے کچھ نہیں کہا --- اور تو اور خود اپنی عزت کا ہی خیال کر لیتے --- سب لوگ ہنس رہے تھے کہ دلہے کو دیکھو کیسے چہک رہا ہے ---- تمھیں تو اتنا بھی

احساس نہیں رہا تھا کہ تمہارا اسی وقت نکاح ہوا تھا ---- سویرا کو ارتضیٰ پر رہ رہ کر غصہ آ رہا تھا ----

اچھا ناں مما --- آپ دیکھئے گا کہ میں اپنی شادی پر کیسے چپ چاپ بیٹھا رہوں گا ---- ارتضیٰ نے سویرا کے گلے میں بانہیں ڈالتے ہوئے کہا

پیچھے ہٹو اتنے بڑے ہو گئے ہو ---- اب بھی میرے کندھے پر جھول رہے ہو --- سویرا نے اسے پیچھے کیا تھا ----

تو کس نے کہا تھا کہ حبہ کی شادی والے دن میرا نکاح کرتے ----

اچھا اب جانے دیں رات گئی بات گئی ----

ارتضیٰ نے جیسے بات کو چٹکیوں میں اڑا دیا تھا ----

اچھا جاؤ آرام کرو ---- سویرا بھی اس سے مزید بات نہیں کرنا چاہتی تھی اسی لیے اسے روم سے جانے کا کہا ----

اچھا بات سنو تمھاری اسلام آباد کی ٹکٹس ہو گئیں ؟

سویرا کو یاد آیا تو پوچھا ---

جی مما میری سٹڈیز کا بہت حرج ہو گیا ہے ---

پیپرز کے بعد ہی اب واپس آؤں گا ---

ارتضیٰ نے کچھ سوچتے ہوئے کہا ---- تو سویرا نے سمجھتے ہوئے سر ہلایا تھا ---

ہاں خیر سے جاؤ اللہ تمھیں اپنے حفظ و امان میں رکھے آمین --- سویرا نے اسے دعا دی تو ارتضیٰ مسکراتے ہوئے کمرے سے نکل گیا ----

زوہیب کی آنکھ کھلی تو اسے کسی کی دبی دبی سسکیاں سنائی دیں

دیکھا مرحا جائے نماز پر بیٹھی رو رہی تھی ----

وہ مرحا کے پاس ہی آ کر بیٹھ گیا ----

کیا ہوا ماہی ؟ ایسے کیوں رو رہی ہو ---- آج تو خوشی کا دن ہے تمھیں خوش ہونا چاہیۓ ناں ----

وہ اسے روتا دیکھ کر گھبرا گیا تھا --- اسی لئے تسلی دینے لگا ----

زوہیب مجھے لگتا ہے کہ اللہ مجھ سے ناراض ہے ---- مرحا سر جھکائے اب بھی رو رہی تھی ----

مرحا تم ایسا کیوں کہہ رہی ہو --- تم تو اللہ کی اتنی عبادت کرتی ہو تم باقاعدگی سے نماز ادا کرتی ہو حتی کہ تم نے تو کبھی تہجد بھی نہیں چھوڑی ---- تو تم

نے یہ کیسے سوچ لیا کہ تمھاری عبادتیں قبول نہیں ہوئیں --- زوہیب مرحا کی باتیں سن کر بہت حیران تھا----

نہیں زوہیب میں ہمیشہ سجدوں میں اللہ سے شکوے کرتی رہی -----

دعاؤں میں ہمیشہ چھن جانے والی چیزوں پر ناشکری کرتی رہی ----

تشکر کے الفاظ تو میں نے کبھی اپنی زبان سے ادا ہی نہیں کئے ----

آج میں اپنے رب سے بہت شرمندہ ہوں ----

اس رب نے مجھے کبھی گرنے نہیں دیا---- گرنے سے پہلے ہی مجھے تھام لیا --- میری دعائیں قبول ہوتی رہیں ---- مگر میں پھر بھی نا سمجھی اور حبہ کے نا ملنے پر خدا سے خفا رہی ---- ہمیشہ خدا سے گلہ کرتی رہی ----پتہ نہیں میرا رب مجھے معاف بھی کرے گا یا نہیں

زوہیب اس کی باتیں سن کر سر جھکا گیا تھا کہ وہ تو اتنی عبادت گزار ہونے کے باوجود خدا سے ڈر رہی تھی ---- مگر زوہیب اس نے تو کبھی اپنی نمازوں کے بارے میں غور بھی نہیں کیا تھا کہ وہ قبول بھی ہوئی تھی کہ نہیں -----

زوہیب آپ سو جائیں ---- آج ساری رات میں شکرانے کے نفل ادا کروں گی ---- آج میری دعاؤں میں اللہ سے کوئی شکوہ نہیں ہو گا ----

آج بس میں اپنے رب سے اپنے گناہوں کی معافی مانگوں گی ----

اور مجھے امید ہے کہ وہ مجھے ضرور معاف کر دے گا ----

مرحا نے اپنے آنسو صاف کرتے ہوئے کہا تو ----

زوہیب نے بھی اس کی بات کی تائید کی تھی ----

بے شک وہ بہت غفور الرحیم ہے ----

مگر آج تم اکیلی نہیں ہو گی ---- آج زوہیب اس نیک کام میں تمہارے ساتھ ہو گا ---- زوہیب نے مرحا کا ہاتھ تھامے ہوئے کہا

اور پھر وہ دونوں صبح تک نوافل ادا کرتے رہے یہاں تک کہ فجر کی اذان ہو گئی ----

وہ کسی باغ میں کھڑی تھی ہر طرف اندھیرا تھا ---- اندھیرا ہونے کے باوجود بھی اسے کسی قسم کا کوئی خوف محسوس نہیں ہو رہا تھا لیکن پھر اذان کی آواز سنائی دی ---- شاید یہ صبح صادق کا وقت تھا ---- اذان سنتے ہی اس کے اندر تک سکون اترتا چلا گیا ----

تب ہی اسے کچھ فاصلے پر روشنی دکھائی دی تھی ----

وہ اس روشنی کی طرف بڑھ گئی ---- آہستہ آہستہ روشنی اتنی زیادہ ہو گئی کہ اس کی آنکھیں چندھیا گئیں ----

اور پھر اس روشنی میں سے ایک وجود نمودار ہوا تھا ----

اس نے روشنی کی وجہ سے اپنے ہاتھوں کو اپنی آنکھوں کے سامنے کیا ہوا تھا ---- مگر پھر بھی آنکھیں چھوٹی کیۓ اس وجود کو دیکھنے کی کوشش کرنے لگی ---- تب ہی روشنی کچھ کم ہوئی تو اسے شناسا چہرہ دکھائی دیا ---- اور وہ کوئی اور نہیں انیسہ بیگم تھیں ---

نانی جان آپ --- وہ فوراً سے جا کر انیسہ بیگم کے گلے لگ گئ تھی

نانی جان آپ مجھے چھوڑ کر کیوں چلی گئ تھیں ----

میں آپ سے بہت محبت کرتی ہوں ---- اب دوبارہ آپ مجھے چھوڑ کر کبھی بھی نہیں جائیں گی ---- تب ہی انیسہ بیگم نے اسے خود سے الگ کیا اور اس کے آنسو صاف کیۓ تھے ---- اور اپنے پاس سے کپڑے میں لپٹی کوئی چیز اسے دی تھی ----

نانی جان یہ کیا ہے ؟ وہ حیران سی انھیں دیکھنے لگی ----

انھوں نے آنکھوں سے اشارہ کیا تھا جیسے کہہ رہی ہوں کہ خود ہی دیکھ لو ---- اور اس نے ان کا اشارہ سمجھتے ہوئے جب کپڑا ہٹا کر دیکھا تو ایک گول مٹول بہت پیارا سا بچہ اسے دیکھ کر مسکرا رہا تھا ----

نانی جان یہ کس کا ہے ؟ وہ اس بچے کو دیکھ کر بہت خوش تھی ---

تب ہی بچے کے بارے میں پوچھنے لگی ----

یہ عبدالہادی ہے ---- تمھارا اور ارحم کا عبدالہادی ----

یہ کہتے ہوئے وہ مسکرا دیں اور پھر سے آنکھوں سے پیچھے کی طرف اشارہ کیا تھا ----

اس نے انیسہ بیگم کی نظروں کی سیدھ میں پیچھے دیکھا تو اس کے پاس ارحم کھڑا تھا

اور ارحم بھی اس بچے کو دیکھ کر مسکرا رہا تھا ----

ارحم دیکھیں ناں ---- نانی جان آئی ہیں ---- یہ کہتے ہوئے اس نے جیسے ہی واپس مڑ کر دیکھا تو وہاں کوئی نہیں تھا ---- وہ بچے کو ارحم کے حوالے کر کے انیسہ بیگم کو ڈھونڈنے لگی --- نانی جان آپ کہاں چلی گئیں --- وہ روتے ہوئے انھیں ڈھونڈ رہی تھی ----

تب ہی اس کی آنکھ کھل گئی ---- دیکھا کہ ارحم اس سے کچھ فاصلے پر لیٹا تھا

----

حبہ کا چہرہ آنسوؤں سے بھیگا ہوا تھا ---- ارحم کی آنکھ کھلی تو دیکھا کہ حبہ پریشان سی بیٹھی تھی ----

کیا ہوا حبہ ؟

Are you ok?

آپ ٹھیک ہو؟

ارحم نے اس کا بھیگا چہرہ دیکھا تو پریشان ہو گیا ----

جج جی میں ٹھیک ہوں --- وہ نانی جان آئی تھیں ---- ارحم وہ پھر سے مجھے چھوڑ کر چلی گئیں --- حبہ بتاتے ہوئے پھر سے رونے لگی تھی ----

اچھا خواب میں دیکھا انھیں ؟ ارحم نے کچھ سمجھتے ہوئے پوچھا

جی ---- حبہ نے تائید میں سر ہلایا تھا ----

جو لوگ اس دنیا سے چلے جاتے ہیں تو ہم انھیں قرآن پڑھ کر بخش دیں تو ان کو فائدہ ہو سکتا ہے ---- اور ان کے لیے مغفرت کی دعا کر کے ----

ورنہ ہمارے رونے سے تو ہمارے پیاروں کو صرف تکلیف ہی ہوتی ہے

ارحم اس کا ہاتھ اپنے ہاتھ میں لیے اسے سمجھانے لگا تھا ----

فریال کچن میں تھیں کہ فون بجا تھا ----

ہاں بولو ارحم ---

مما حبہ سے کہئے گا کہ شام میں تیار رہے بلکہ آپ اسے اچھا سا تیار کر دیجئے گا --- اسے تو کچھ بھی نہیں آتا --- ارحم نے کہا تو فریال نے مسکرا کر حبہ کو دیکھا جو لاؤنج میں صوفے پر بیٹھی اپنی کتابیں پڑھنے میں مصروف تھی ---- اچھا ٹھیک ہے میں کر دوں گی تم فکر نہ کرو ---- ابھی میں کھانا بنا رہی ہوں بعد میں بات کرتے ہیں ----

فریال فون بند کرنے لگی تو ارحم پھر سے بول پڑا ----

ایک منٹ مما اسے مت بتائیے گا کہ میں شام میں جلدی آؤں گا ----

اور ارحم کی بات پر فریال مسکرا دی ---- اچھا بابا نہیں بتاتی ----

فون بند کر کہ فریال پھر سے اپنے کام میں مصروف ہو گئیں تھی ----

فریال حبہ کے روم میں آئی تھی۔ ----

حبہ شادی کو دو مہینے ہی ہوئے ہیں اور تم ایسے سادہ سے حلیے میں پھرتی رہتی ہو ---۔ تمہارا شوہر ہر وقت ہسپتال میں خوبصورت ڈاکٹرز کے ساتھ ہوتا ہے ---- کوئی اور پسند آ گئی تو ----

💞💞💞💞💞💞💞💞💞💞💞

فریال کی بات سن کر حبہ پریشان ہو گئی تھی -----

ہاہاہاہا مذاق کر رہی تھی ---- حبہ وہ تمہارا شوہر ہے بے شک وہ تم سے محبت کرتا ہے مگر ایک شوہر کا اپنی بیوی پر حق ہے کہ اس کی بیوی اس کے لیے سجے سنورے ---- اور اگر کوئی عورت اپنے شوہر کے لیے تیار نہیں ہوتی تو خدا اس عورت سے ناراض ہوتا ہے ----

میں تمھارے کپڑے نکال رہی ہوں ---- تم جلدی سے فریش ہو کر آ جاؤ

پھر میں تمھیں تیار کر دوں گی ---- فریال نے کپڑے نکالے اور جانے لگی تب ہی حبہ بول پڑی --- تائی جان ارحم تو آج گھر نہیں آئیں گے

ان کی نائیٹ ڈیوٹی ہے ----

تو پھر بھی تمھیں تیار ہونا چاہیے آج میں کچھ نہیں سنوں گی ---

فریال نے حبہ کی ایک نہیں سنی ---

حبہ فریش ہو کر آئی تو فریال نے اس کے ہاتھوں پر مہندی لگائی اس کے بال بنائے میک اپ کیا تو وہ جیسے کوئی حور لگ رہی تھی ----

ارے واہ میری بھو تو بہت پیاری لگ رہی ہے ----

ایک منٹ --- فریال نے موبائل اٹھایا اور حبہ کی تصویریں لیں تو وہ کچھ کنفیوژ سی ہو گئی تھی ----

💞💞💞💞💞💞💞💞💞💞💞

ارحم کا موبائل بجا تھا --- دیکھا تو واٹس ایپ پر میسج آیا تھا----

جب چیک کیا تو فریال نے حبہ کی ابھی کی فریش پکچرز بھیجی ہوئی تھیں ---- واہ بیگم واہ ---- آج تو ارحم کے ہاتھوں آپ کی خیر نہیں ہو گی --- خود سے کہتا وہ مسکرانے لگا----

حبہ مجھے ذرا کام ہے یہاں کمرے میں رہنا ہے تو ٹھیک ورنہ لاؤنج میں آ جانا --- یہ کہتے ہوئے فریال باہر چلی گئیں ----

حبہ کا فون بجا تھا----

زمل کی کال تھی ----

ہیلو مما اسلام و علیکم کیسی ہیں آپ ----

وہ زمل سے حال احوال کرنے کے بعد اسے اپنے خواب کے بارے میں بتانے لگی ---- اس نے زمل کو خواب کے بارے میں سب کچھ بتایا تھا

اور اس کے خواب کو سن کر زمل کی آنکھیں نم ہو گئیں ---- کیونکہ زمل نے بھی یہی خواب دیکھا تھا بس فرق صرف اتنا تھا کہ زمل نے جو خواب دیکھا تھا اس میں زمل ان لوگوں سے کچھ فاصلے پر کھڑی سب دیکھ رہی تھی ----

ماشاءاللہ---- تم نے ارحم کو بتایا ؟

نہیں مما نہیں بتا سکی ----

کیا کوئی ایسی بات ہے ---- زمل نے خوشی سے پوچھا----

نہیں مما ابھی نہیں ---- یہ سب سوچ کر حبہ کے دل کی دھڑکنیں تیز ہونے لگی تھی ---

چلو اللہ تمھیں اولاد کی خوشیاں نصیب فرمائے آمین ----

سارہ میں بعد میں بات کرتی ہوں ابھی مجھے ذرا کام ہے ----

زمل نے فون بند کیا تو جیسے ہی حبہ پلٹنے لگی ارحم نے پیچھے سے آکر فوراً سے اسے اپنی بانہوں کے حصار میں لیتے ہوئے اس کے کندھے پر اپنی تھوڑی رکھ دی تھی ----

اور حبہ نے نچلا لب دانتوں تلے دبائے اپنی آنکھیں میچ لی تھیں

جان ارحم ---- پھر کیا خیال ہے ---- ارحم آج حبہ کو بخشنے کے موڈ میں بالکل بھی نہیں تھا ----

کس بارے میں --- حبہ بمشکل پوچھ سکی ----

ارحم حبہ اور زمل کے مابین ہونے والی ساری گفتگو سن چکا تھا ۔۔۔

عبدالہادی کے بارے میں ۔۔۔۔ ظاہر سی بات ہے وہ آسمان سے تو نہیں آئے گا ناں ۔۔۔۔ ارحم نے کہتے ہوئے اس کے کان کی لو کو چوما تو وہ لرز گئی تھی

۔۔۔۔ ارحم چھوڑیں ناں ۔۔۔۔ حبہ اس کو پیچھے ہٹاتے اس سے الگ ہوئی تھی

۔۔۔۔

آپ فریش ہو جائیں میں کھانا لگاتی ہوں ۔۔۔۔ یہ کہتے ہوئے وہ باہر جانے لگی تو ارحم نے اسے بازو سے پکڑ کر اپنے سامنے کیا تھا ۔۔۔۔

کھانا ہم باہر کھائیں گے ۔۔۔۔ اور یہ میں نے نہیں کہا آپ کی تائی جان نے کہا ہے ۔۔۔۔ اب جلدی سے جانے کی تیاری کریں ہمیں ٹھیک پندرہ منٹ بعد نکلنا ہے ۔۔۔۔ حبہ کو بتاتے ہوئے وہ واشروم کی طرف بڑھ گیا

ارحم کمرے میں آیا تو حبہ آئینے کے سامنے کھڑی اپنا جائزہ لے رہی تھی ----

looking so beautiful

بہت پیاری لگ رہی ہو ---- ارحم نے اسے گہری نظروں سے دیکھتے ہوئے کہا تو حبہ کا چہرہ سرخ پڑا تھا ---- کیونکہ وہ جانتی تھی کہ ارحم آج اسے بخشنے والا نہیں ----

جلدی کرو نکلیں ---- ارحم اسے کہتا خود بھی گاڑی کی چابیاں اٹھاتے اس کا ہاتھ تھامے کمرے سے نکل گیا تھا ----

پھر ارحم اسے ساتھ لئے ریسٹورنٹ کی طرف روانہ ہو گیا تھا ----

اور پھر وہ دونوں رات 1 بجے واپس گھر آئے تھے ----

حبہ چینج کر کے آئی تو ارحم اس کا انتظار کر رہا تھا ----

آپ سوئے نہیں ابھی تک ؟ حبہ نے ارحم کے ارادے جانتے ہوئے پوچھا

آج آپ کو سلا کر سوؤں گا ---- یہاں آؤ میرے پاس آ کر لیٹ جاؤ ----

حبہ جانتی تھی کہ آج اس کی بالکل بھی خیر نہیں تھی ----

مگر مجبوری تھی ارحم کو ناراض بھی نہیں کر سکتی تھی لحاظہ اس کے پاس آ کر لیٹ گئی ---

جیسے ہی وہ اس کے پاس آ کر لیٹی ارحم کہنی تکیے سے ٹکائے اپنے ہاتھ پر سر رکھے حبہ کو دیکھنے لگا ----

آج آپ کا سارا وقت صرف اور صرف آپ کے ہسبینڈ کا ہو گا ----

لیکن ارحم ---- حبہ کچھ بول ہی نہیں پا رہی تھی ----

کیا آپ نہیں چاہتی کہ عبدالہادی اس دنیا میں آئے ؟ ارحم نے معنی خیز نظروں سے دیکھتے ہوئے پوچھا تو حبہ کے ہاتھ پاؤں ٹھنڈے پڑنے لگے ----

ارحم مجھے تھوڑا ٹائم چاہیئے ---- حبہ نے اس کو قریب ہوتے دیکھا تو گھبرا گئی ----

ششش ---- کہا ناں آج آپ کا سارا وقت میرا ہے صرف اور صرف میرا یہ کہتے ہوئے ارحم نے حبہ کے ہونٹوں پر انگلی رکھ کر اسے کچھ بھی بولنے سے منع کر دیا اور لائٹ آف کر دی تھی ----

💞💞💞💞💞💞💞💞💞💞💞

ارحم مجھے آپ سے ایک بات کرنی ہے ----

حبہ کچھ پریشان دکھائی دے رہی تھی ----

جی بولیں ---- میں سن رہا ہوں ---- ارحم حبہ کے پاس آکر بیٹھ گیا تھا ----

مجھے وہ گھر دیکھنا ہے جس میں کبھی مما بابا بی جان اور آپ سب مل کر رہا کرتے تھے ---- حبہ کی فرمائش پر ارحم مسکرا دیا ----

ہمم یہ تو اچھی بات ہے شام میں چلیں گے ---- تیار رہنا --- ابھی تو مجھے نکلنا ہے ---- اور ہاں کل عدالت بھی جانا ہے ---- وہ گھر آپ کے نام ہے تو آپ کو کچھ پیپرز پر سائن کرنے ہوں گے ---- پھر وہ ہمیشہ ہمیشہ کے لیے آپ کا ہو جائے گا ---- ارحم نے بتایا

سائن کس لیے ؟ --- حبہ کچھ سمجھ ہی نہیں پائی تھی ---

بی جان نے وہ گھر آپ کے نام کیا تھا ---- آپ کھو گئی تو پھر چچی جان نے ہمیں اس گھر میں رہنے کی اجازت دی تھی ---- مگر رولز کے مطابق اٹھارہ سال کی عمر میں وہ گھر آپ کے نام ہونا تھا ---- لیکن آپ واپس مل گئیں اور اس

بات کی تصدیق کروانی ہے انھوں نے تو آپ کو بلایا ہے ---- ارحم نے بتایا تو حبہ نے پھر سے پوچھا تھا ----

اگر میں نہ ملتی تو ؟ ----

اگر آپ نہ ملتی تو اس صورت میں یہ گھر ٹرسٹ میں چلا جاتا ----

یہ بی جان کی وصیت تھی کہ دوسری صورت میں گھر ٹرسٹ میں چلا جائے گا

ارحم ساری تفصیل بتا کر ہسپتال کے لئے نکل گیا تھا ----

حبہ آج اس کمرے میں کھڑی تھی جس میں کبھی اس کے ماں باپ رہا کرتے تھے ---- وہ جیسے ہی کمرے میں داخل ہوئی تو سامنے

دیوار پر مرحا اور اشعر کی تصویریں لگی ہوئی تھی ----

وہ یک ٹک کتنی ہی دیر تک ان تصویروں کو دیکھتی رہی ----

اور پھر وہ کمرے کی ہر چیز کو چھو کر دیکھنے لگی ----

کمرے کی ساری چیزیں ویسی کی ویسی ہی تھیں ----

ارحم ہر دو دن بعد آ کر گھر کی صفائی کرواتا تھا ----

اس لیے گھر بالکل بھی اجڑا ہوا اور ویران نہیں لگ رہا تھا ---

مرحا کے اس گھر سے جانے کے بعد فریال کبھی اس کمرے میں آ ہی نہیں سکی کوئی چیز اٹھانا تو بہت دور کی بات تھی ----

فریال نے مرحا کے سارے زیورات حبہ کو دے دیئے تھے ----

کیونکہ جب اس نے مرحا کو دیئے تو اس نے یہ کہہ کر انکار کر دیا تھا کہ اس پر اب میرا کوئی حق نہیں ----

ارحم اس سامان میں سے جو چیزیں قابلِ استعمال ہیں وہ ضرورت مندوں کو دے دیں اور یہ تصویریں ہم گھر لے جائیں گے ---- حبہ نے کہا تو ارحم نے اس کی بات کی تائید کی تھی ----

سر میں چاہتی ہوں کہ یہ گھر ٹرسٹ میں چلا جائے ----

اور حبہ کی اس بات پر وکیل اور ارحم دونوں نے اسے حیرت سے دیکھا تھا ----

آپ ایک بار پھر سوچ لیں ---- وکیل نے پوچھا تو حبہ گہری سانس لے کر رہ گئی ----

سر اگر میں کبھی نہ ملتی تو تب بھی یہ گھر ٹرسٹ میں ہی جاتا ناں

حبہ کے جواب پر وکیل لاجواب ہو گیا تھا ----

ٹھیک ہے پھر آپ سائن کر دیں ---- وکیل نے پیپرز سامنے رکھے تو حبہ نے فوراً سائن کر دیئے تھے ----

حبہ آپ کی پراپرٹی تھی ---- آپ نے جو بھی کیا آپ اس کا حق رکھتی تھیں --- مگر آپ نے ایسا کیوں کیا ؟ ---- ارحم کو حبہ کے اس فیصلے کی وجہ اب تک سمجھ نہیں آئی تھی ----

گھر وہ ہوتا ہے جس میں لوگ رہتے ہوں ---- خوشیوں سے بھرپور زندگی ہو --- یہ تو ایک ایسا مکان تھا جو میرے ماں باپ کی اور میری خوشیوں کو ہی کھا گیا ---- میں اس مکان کو رکھ کر کیا کرتی ---

جو ہمیشہ ہمارے دکھوں کی وجہ بنتا رہا ---- اب حبہ کی آنکھیں نم ہونے لگی تھیں ----

ہمم آپ نے بالکل ٹھیک کیا ---- ارحم بھی وکیل کی طرح لاجواب ہو چکا تھا ----

حبہ ارحم سے کبھی بحث نہیں کرتی تھی لیکن جب کبھی کبھی بولتی تو ایسا بولتی تھی کہ ارحم کچھ بولنے کے قابل نہیں رہتا تھا

اور آج بھی تو ایسا ہی ہوا تھا ---- باقی سارا رستہ خاموشی میں ہی گزرا تھا ----

💞💞💞💞💞💞💞💞💞💞💞

تین سال بعد

احتشام کے دوست نے اپنے بیٹے کے لیے اسوہ کا رشتہ مانگا لیا تھا۔۔۔ سو آج اسوہ کی شادی تھی ۔۔۔۔ ارتضیٰ اور بیہ کی شادی اگلے سال ہونی تھی

ارحم اور حبہ ایک پیارے سے بچے عبدالہادی کے ماں باپ بن چکے تھے ۔۔۔ اور اب تو عبدالہادی بھی دو سال کا ہو چکا تھا۔۔۔۔ بہت کیوٹ تھا۔۔۔ بالکل ارحم کی طرح ۔۔۔۔

اس نے ابھی نیا نیا بولنا سیکھا تھا۔۔۔۔ ارحم کو تو بابا ہی کہتا مگر حبہ کو اس کے نام سے بلاتا تھا۔۔۔۔ الفاظ صحیح ادا نہیں کر پاتا تھا تو حبہ کو عبہ کہہ کر پکارتا تھا ۔۔۔۔ جس پر حبہ کا اچھا خاصہ موڈ خراب ہو جاتا۔۔۔۔

ابھی بھی وہ حبہ کو عبہ ہی کہہ رہا تھا۔۔۔۔

نہیں بیٹا بری بات ۔۔۔ مما ۔۔۔ میں آپ کی مما ہوں بولو مما۔۔۔۔

حبہ نے پھر سے کوشش کی تھی کہ اس سے مما کہلوائے مگر وہ تو اپنے باپ کے نقش قدم پر چل رہا تھا کہ وہ بھی تو اس کی ماں کو حبہ ہی کہتا تھا۔۔۔

پہلے حبہ کو منہ بناتے ہوئے غور سے دیکھا پھر مسکراتے ہوئے --- کہا عبہ

----

اب کی بار حبہ تپ گئی تھی --- اور ارحم اس کو غصے میں دیکھ کر ہنس رہا تھا

----

اچھا چلو میں بھی اسے اپنا نام سکھا دیتا ہوں ---- ارحم نے حبہ کے بگڑتے تیور دیکھے تو اس کا موڈ صحیح کرنے کے لیے کہا ----

💞💞💞💞💞💞💞💞💞💞💞

عبدالہادی --- بولو ارحم ---- میرا نام ارحم ہے ---- بابا کا کیا نام ہے

ارحم ---- اب جلدی سے بتاؤ ---- بابا کا کیا نام ہے ----

ارحم اس کی طرف دیکھ رہا تھا ----

نئیں بابا ---- عبدالہادی کو شاید ارحم بولنا نہیں آتا تھا تب ہی فوراً سے بابا کہہ دیا

---- اور عبدالہادی کے جواب پر ارحم قہقہہ لگا کر ہنسا تھا ----

مجھے پتہ ہے دونوں باپ بیٹے ملے ہوئے ہیں ---- یہ کہتے ہوئے حبہ جانے لگی تو

عبدالہادی رونے لگا ---- عبہ عبہ ----

اور اس کی معصومیت پر حبہ کو ہنسی آ گئی تھی ----

حبہ اور ارحم دونوں باتیں کرتے ہوئے مسکرا رہے تھے ----

اور دور کھڑی مرحا انھیں خوش دیکھ کر پر سکون ہو گئی تھی ----

کہ اگر مرحا نے خدا پر بھروسہ کیا اس کی عبادت کی تو خدا نے بھی نہ صرف اسے

بلکہ اس کے بھائی اور بیٹی حبہ کو ذلیل و خوار ہونے سے بچا لیا تھا کہ احتشام جیسے

پھنس گیا تھا تو اس کی امید اسے نہیں تھی کہ وہ کبھی واپس آ سکے گا یا پھر حبہ

دوبارہ کبھی زندگی میں اسے مل بھی سکے گی ---- اور پھر اشعر کے چلے جانے بعد

کیسے اسے زوہیب جیسا ہمسفر ملا کہ اگر مرحا کو اس کا ساتھ نہ ملتا تو وہ زمانے کی ٹھوکریں کھا رہی ہوتی ۔۔۔۔ مگر سچ ہے کہ اس نے کبھی صبر کا دامن ہاتھ سے نہیں چھوڑا ۔۔۔۔ اور عبادتوں میں کبھی غفلت نہیں برتی تو خدا نے بھی اس کو رسوا ہونے سے بچا لیا ۔۔۔۔۔

ختم شد